دسمبر لوٹ آنا
ناولز کلب
از ناصر حسین

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

دسمبر لوٹ آنا

از

ناصر حسین

www.novelsclubb.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"میں لندن جانا چاہتی ہوں امی"_____

عمارہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑے___وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگیں_____

"پاگل تو نہیں ہو گئی آیت یہ کس طرح کی باتیں کر رہی ہے_____؟"انہوں نے بے یقینی سے پوچھا_____

"امی آپ جانتی ہیں لندن جانا میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے_"_وہ متلجائیہ انداز میں عمارہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بولی_____

www.novelsclubb.com

ہوا کے تیز جھونکے سے بند کھڑکی کھل گئی___ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا راستہ بناتا ہوا اندر داخل ہوا___

"تو جانتی ہے یہ ممکن نہیں ہے اور انسان کی ہزاروں خواہشات ہوتی ہیں ہر خواہش پوری ہو ایسا ضروری نہیں جو پوری ہوتی ہے اسے زندگی کہتے ہیں خواہشات نہیں_" وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر خفگی سے بولیں_____

"آپ نے ایک بار مجھ سے وعدہ کیا تھا"_____ وہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی_____

"وہ وعدہ میں نے تمہیں صرف بہلانے کے لیے کہا تھا وہ کوئی باقاعدہ وعدہ نہیں تھا___ تم سمجھتی کیوں نہیں یہ ناممکن ہے_"_____

"کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا مما_ ہم انسان ہر شے کو ناممکن بنا دیتے ہیں___ ویسے بھی یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے"_____

"اتنی بڑی بات نہیں ہے"___؟ عمارہ بیگم نے خفگی سے اسے دیکھا_____

"آیت تو اسلام آباد سے کراچی جانے کی بات نہیں کر رہی___پاکستان سے لندن جانے کی بات کر رہی ہے اور تمہیں اچھی طرح معلوم ہے ایسا نہیں ہو سکتا پھر بھی بے کار میں مجھ سے بحث کیے جا رہی ہے"_____

"امی والدین تو اپنی اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے آپ صرف مجھے اجازت نہیں دے سکتیں_"_؟وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

""اجازت میں نے نہیں دینا___اجازت تیرے ابو نے دینا ہے اور وہ کبھی نہیں دیں گے"_____

"تو آپ مناو ناں انہیں___"_وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر پر امید انداز میں بولی___

"ہوش میں تو ہے وہ مجھے دو باتیں سنا کر چپ کرا دیں گے___پتا تو ہے ناں تمہیں وہ کتنے دقیانوسی خیالات کے ہیں"____

"مجھے یقین ہے امی آپ انہیں قائل کر لیں گی_ یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے میری ساری فرینڈز جا رہی ہیں_ صرف ایک سال کی ہی تو بات ہے___ آپ لوگوں نے مجھے اجازت نہیں دی تو میرا مستقبل برباد ہو جائے گا____ اگر آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا ہی کرنا تھا تو اب تک مجھے اتنی تعلیم کیوں دلوائی"_____ وہ ناراض ہوتے ہوئے بولی_____

"یہی ہماری سب سے بڑی غلطی تھی___ نہ تجھے شہر میں تعلیم کے لیے بھجواتے اور نہ ہی تم اتنے اونچے خواب دیکھتی___ دنیا کیا کہے گی زمانہ کیا کہے گا___ ہمارے خاندان میں تو دور پورے گاؤں میں لڑکی تو کیا کوئی لڑکا بھی لندن نہیں گیا اور تم سات سمندر پار کر کے اس اجنبی ملک جانا چاہتی ہے_ اور دنیا والے بھی کیا سوچیں گے اکیلی بیٹی کو بھیج دیا ملک سے باہر"_____

عمارہ بیگم صوفے پہ سر تھام کر بیٹھ گئیں وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں آیت کو کیسے سمجھائے____ آیت بھی ان کے برابر جا کر صوفے پہ بیٹھ گئی____

www.novelsclubb.com

"مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ گاوں والے میرے بارے میں کیا سوچیں گے میرے لیے یہ بات زیادہ معنی رکھتا ہے کہ میرے اپنے میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں___ مجھے تعلیم گاوں والوں نے نہیں دلوائی مجھے شہر انہوں نے نہیں بھیجا مجھ پہ خرچا انہوں نے نہیں کیا تو میں ان کے بارے میں کیوں سوچوں امی"_____

"یہ سب افسانوی باتیں ہیں آیت___ اصل زندگی میں ایک عورت کے لیے اس کا گھر اس کا خاندان سب سے بڑھ کر ہوتا ہے___ تمہارے ابو تمہارے لیے لڑکا ڈھونڈ رہے ہیں کچھ ہی دنوں میں تمہاری شادی ہو جائے گی___ بچے ہوں گے تب تمہیں یاد بھی نہیں ہو گا تم نے ایسی کوئی خواہش کی ہے_ یہ صرف وقتی خواب ہوتے ہیں جن چیزوں کو حاصل کرنا انسان کے بس میں نہ ہو ان کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے"_____ وہ اب اسے پیار سے سمجھانے لگیں_____

www.novelsclubb.com

ان سب کے لئے پوری زندگی پڑی ہے مما_ میں شادی کے لیے اپنا مستقبل اپنا کیریئر نہیں برباد کر سکتی____ میں بھی ہر عورت کی طرح اپنی زندگی دوسروں پہ وقف کر دوں گی ساری زندگی بچوں اور شوہر کے نام کر دوں گی___ اور میرا اپنا کیا ؟میری خواہشات کا کیا___ ؟کچھ تو ایسا کروں جس سے مجھے لگے میں نے بھی اپنی زندگی کے کچھ پل جیے ہیں____

زندگی صرف ایک بار ملتی ہے اور میں اپنی زندگی دوسروں کے نام وقف نہیں کر سکتی___ اتنا بڑا ظرف نہیں ہے میرا امی"____

"بس زندگی کے کچھ پل پھر ملیں نہ ملیں یہ موقع پھر ہاتھ آئے یا نہ آئے اس لیے میں ان لمحوں کو گوانا نہیں چاہتی"_____

www.novelsclubb.com

وہ خوابوں خیالوں میں کھو گئی____

"اتنا پڑھ لکھ کر کیا کرنا ہے تو نے___ سب کچھ تو ہے تمہارے پاس"____ اس کی مما نے اسے ٹوکا____

"مما تعلیم دولت کے لئے کوئی حاصل نہیں کرتا اور پیسہ ہی زندگی میں سب کچھ نہیں ہوتا___ کچھ چیزیں کچھ خواہشات جو پیسے سے نہیں خریدے جاتے___ آخر مسئلہ کیا ہے کوئی اکیلی تو نہیں ہوں گی وہاں اور بھی لڑکیاں ہوں گی"_____

""تجھے تو اللہ سمجھائے لڑکی"___ عمارہ بیگم ماتھے پہ ہاتھ مارتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں___

وہ دوپٹہ شانوں پر پھیلائے کھڑکی تک آئی___ ہوا کے زور کی وجہ سے کھڑکی کبھی کھلتی اور کبھی بند ہوتی___ وہ ہاتھ باندھ کر دور آسمان پہ موجود چاند کو دیکھنے لگی___ لاکھوں ستاروں کے بیچ وہ چاند ایک شان سے ہی سر اٹھائے نظر آرہا تھا___ اس چاند کو اپنے آپ پہ آخر غرور کیوں نہ ہوتا آسمان پہ موجود سبھی ستارے تو اس کی پہرے دادی کر رہے تھے___ جیسے ایک تخت پہ بیٹھا بادشاہ اور اس کے ارد گرد ہزاروں کی تعداد میں رعایا_____

www.novelsclubb.com

لیکن چاند میں ایک خامی ہے یہ کبھی مستحکم نہیں رہتا ہمیشہ بھاگتا رہتا ہے___انسانوں کی بستی سے دور دل والوں کی دنیا سے دور جانے کہاں اس کا سفر مکمل ہوتا ہے_____

کیا چاند کی کوئی منزل بھی ہے_____

پھر سے ہوا نے زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن اس بار وہ اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی___ہوا کو اندر جانے کے لیے اس کا مقابلہ کرنا تھا___

"میں لندن ضرور جاوں گی"____اس نے چاند کو بتانے کی کوشش کی___

_"_جس دیس میں میرا دل ہے جہاں میرے خوابوں کی دنیا آباد ہے___جہاں میرے سپنوں کا تاج محل ہے میں وہاں آرہی ہوں"_____

""""میرا انتظار کرنا لندن میں جلد ہی تیری سرزمین پہ اپنے قدم رکھوں گی"

_____ وہ ہلکا سا مسکرائی اور ایک بار پھر چاند کو دیکھنے لگی یہ سوچ کر کہ لندن میں بھی یہی چاند روشنی پھیلا رہا ہو گا_____

_____

ہوا کے ایک جھونکے سے خوبصورت سرسبز کھیت لہلانے لگتے ان میں زندگی کی ایک لہر دوڑ پڑتی___ درخت بھی ان کھیتوں کے ساتھ رقص کرنے لگتے اور کچھ ایسا ہی حال پرندوں کا بھی تھا___ وہ اپنی مدھر آواز میں گانا گاتے اس ٹہنی سے اس ٹہنی تک پرواز کرتے_____

لیکن اسے سب اداس لگا___ آسمان زمین ہوا کا ہر جھونکا، ندی میں بہتا وہ پانی وہ کھیتوں میں کام کرتے لوگ_____ کیونکہ وہ خود اداس تھی_ انسان ہر احساس کو جیسے اپنے اندر محسوس کرتا ہے وہی اسے دوسرے کے اندر محسوس ہوتا ہے جیسے وہ محسوس کر رہی تھی_____

وہ اس وقت کسی سایادار شجر کے نیچے رجو کے ساتھ بیٹھ کر قلفی کھا رہی تھی___اور آس پاس کنویں سے پانی بھرتی ان دیہاتی عورتوں کو دیکھ رہی تھی___ہائے ان کی بھی کیا زندگی تھی ایک ایک لمحہ پانی بھرتے اور گھاس کاٹتے گزر جانا تھا___وہ تاسف سے انہیں دیکھ رہی تھی اور رجو قلفی ایسے کھا رہی تھی جیسے پہلی بار کھا رہی ہو یا آخری بار___رجو اور اس کا ساتھ بہت پرانا تھا وہ خوش مزاج اور زندہ دل چہکنے والی لڑکی تھی___پڑھی لکھی نہیں تھی لیکن انگلش سیکھنے کی شوقین تھی اور اس شوق کی وجہ سے وہ انگلش کی بینڈ بجا دیتی___وہ بالوں کی لمبی سی چوٹی بنائے رکھتی اور پنجابیوں کی طرح کھلی شلوار اور تنگ قمیض پہنتی___البتہ دوپٹے سے بے نیاز____

www.novelsclubb.com

"اوئے تیرا کیا بنا آیت"____؟رجو کی آواز پہ وہ چونکی اور نگاہیں ان عورتوں سے ہٹا کر رجو کی طرف پھیر لیں____

"کیا"؟اس نے سنا نہیں تھا____

"ارے تو وہ جانے والی تھی ناں جہاز پہ بیٹھ کر ڈنڈن" ____ وہ مسکرا دی

"ڈنڈن نہیں لندن رجو___ ابھی پتا نہیں کیا ہو گا امی نے بات کی بھی ہے یا نہیں" ____ وہ افسردگی سے بولی___ "وہاں جانا تیری بڑی خواہش ہے کیا" ___؟ رجو نے تجسس سے پوچھا____

"ہاں بڑی سے بھی بڑی خواہش" ____

"اور اگر تو نہ جا سکی تو" ____؟ رجو نے قلفی کا آخری حصہ منہ میں ڈالا____

"تو میں مر جاؤں گی" ___ رجو منہ پہ ہاتھ رکھ کر حیرانی سے اسے دیکھا____

"ہائے ربا ایسا کیا ہے وہاں___؟ کہیں تیرا دل تو وہاں کسی پہ نہیں آیا" ____

www.novelsclubb.com

"چپ کر بکواس مت کر ایسا کچھ بھی نہیں میں بس پڑھنا چاہتی ہوں" ____ وہ خفگی سے بولی اور درخت کے منڈیر سے کھڑی ہو گئی اور آہستہ آہستہ چلنے لگی ___ رجو بھی جمپ کھا کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی___

"اور اگر وہاں تجھے تیرے سپنوں کا شہزادہ مل گیا تو___؟ واپس کبھی نہیں آئے گی کیا"___؟اس نے رجو کو گھور کر دیکھا_____

"ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا رجو یہ سب فلمی باتیں ہیں اور میں وہاں صرف پڑھنے کے لیے جانا چاہتی ہوں کاش میں کوئی پرندہ ہوتی تو اڑ کر پہنچ جاتی"___اس نے کھیت سے گھاس کا ایک تیلا کھینچا_____

رجو کچھ نہیں بولی___وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی گھر کی طرف جا رہی تھیں ویسے بھی وہ کافی دور نکل آئیں تھیں___ہوا بدستور تیز تیز چل رہا تھا بچے درختوں کے اوپر بندروں کی طرح چڑھ رہے تھے کچھ بچے پاس ندی میں نہا رہے تھے وہاں کی مقامی عورتیں گھاس کاٹنے میں مصروف تھیں___وہ منظر دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا لیکن محسوس کرنے میں وہ کافی تکلیف دہ تھا___جو نظارہ اس کی آنکھوں کو خوبصورت لگ رہا تھا وہاں کام کرتی عورتوں کے لیے ایک تکلیف تھا جس سے وہ جلد ہی جان چھڑانا چاہتی تھیں___

www.novelsclubb.com

"ہائے ربا چوڑیاں" ____ رجو چلائی اس نے چونک کر پہلے رجو کو پھر چوڑیوں کے ٹھیلے کو دیکھا ___ وہ بے اختیار مسکرا دی چوڑیوں کو دیکھ کر رجو کا ہمیشہ یہی حال ہوتا تھا اور اس وقت بھی وہ بھاگتی ہوئی ٹھیلے تک گئی اور رنگ برنگی چوڑیوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی ___ وہ بھی آہستہ سے چلتی ہوئی ٹھیلے تک گئی اسے چوڑیوں کا خاص شوق نہیں تھا _____ اس لیے وہ بس رجو کو دیکھ رہی تھی _____

لیکن رجو کے کافی اسرار پر اسے چوڑیاں خریدنی ہی پڑیں اس نے پیلے رنگ کی چوڑیاں ہاتھوں میں پہنی اور رجو سے وداع ہو کر گھر کی طرف روانہ ہو گئی _____

لیکن اچانک چلتے چلتے اس نے محسوس کیا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو اس نے رک کر پیچھے دیکھا مگر کوئی نہیں تھا ___ دائیں بائیں بھی کوئی نہیں تھا وہ سر جھٹک کر ایک بار پھر سے چلنے لگی اسے اپنا وہم لگا _____

www.novelsclubb.com

سامنے ایک بیری کا بہت بڑا درخت تھا جس کے نیچے پانی کی چھوٹی سی ندی ___ وہ وہیں ندی کے پاس رک کر پاوں دھونے لگی ____ وہ پاوں دھونے میں مگن ہو گئی پھر اس نے ہاتھ منہ بھی دھوئے ____ پانی کافی ٹھنڈا محسوس ہوا اسے _____

اچانک کسی نے جیسے اس کی پیٹھ پہ زور سے پتھر مار دیا ہو ___ وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہو گئی اس کے منہ سے ہلکی چیخ بر آمد ہوئی ____ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر دور دور تک کوئی نہیں تھا ___ دائیں بائیں بھی آس پاس کوئی نہیں تھا تو پھر ____ ؟

اس نے نیچے پڑے ہوئے پتھر کو دیکھا لیکن وہ پتھر نہیں تھا کسی اخبار کو گول کر کے لپیٹا گیا تھا ____ حیران ہوتے ہوئے اس نے وہ اخبار اٹھایا اس کے اندر کچھ تھا ___ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے اخبار کو کھولا اور ایک بار پھر اسے حیرت ہوئی اخبار کے اندر لال رنگ کی چوڑیاں تھیں _____

اور ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی پرچی ___ چوڑیوں سے توجہ ہٹا کر اس نے پرچی کھولی ___ اس پہ اردو میں کوئی تحریر لکھی تھی _____

www.novelsclubb.com

"پاگل لڑکی لال رنگ کے کپڑوں کے ساتھ پیلی چوڑیاں کوئی نہیں پہنتا"

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں___ ہونٹ بھینچے وہ سوچ میں پڑ گئی یہ پرچی اور یہ چوڑیاں کس نے پھینکی ہوں گی___ اس کا مطلب جب وہ چوڑیاں خرید رہی تھی تب کوئی اسے دیکھ رہا تھا مگر کون____؟اور اب یہ چوڑیاں کہاں سے پھینکی گئیں تھیں___ کس طرف سے آئیں یہ چوڑیاں چاروں طرف کوئی نہیں تھا___ اس پہ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا اس کی زندگی میں_____

وہ برف بن چکی تھی___ سوچ سوچ کے بھی وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی____ لیکن کچھ تو تھا جو نظر نہیں آ رہا تھا___ وہ یہ بھی نہیں سوچ سکتی تھی یہ سب کسی اور کے لیے تھا اور غلطی فہمی کے بنا پہ اسے مل گیا کیونکہ لال رنگ کے کپڑے اور پیلی چوڑیاں اس نے ہی پہن رکھی تھیں___ کوئی اس کا پیچھا کیوں کر رہا تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہاں سے پھینکی گئیں تھیں کیونکہ چاروں طرف دور دور تک

www.novelsclubb.com

کوئی نہیں تھا___اور اگر کوئی دور تھا بھی تو وہ اتنی دور سے نشانہ نہیں لگا سکتا تھا___اگر وہ پڑھی لکھی نہ ہوتی تو یہ سوچتی یہ سب کسی جن بھوت کا کام ہے لیکن اب وہ ایسا بھی نہیں سوچ سکتی تھی____دماغ کام کرنا چھوڑ رہا تھا_____

"جو بھی ہے بھاڑ میں جائے" وہ جب سوچنے میں ناکام ہوئی تو غصے سے بڑبڑائی ____وہ چوڑیاں اس نے غصے سے ندی میں پھینک دیں_____اور گھر کی طرف روانہ ہو گئی_____

رات کے وقت وہ کھڑکی کے سامنے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ میں ایک ناول تھا. وہ پورے انہماک کے ساتھ ناول پڑھ رہی تھی جب اس کی بڑی بہن عروہ اندر آئی..اس کے ہاتھوں میں ایک ٹرے تھا وہ اس کے لیے کھانا لے کر آئی تھی رات کا کھانا وہ دونوں اکثر کمرے میں کھاتی تھیں.....

عروہ نے خونخوار نظروں سے اسے اور اس کے ناول کو دیکھا...اسے یاد تھا یہ ناول وہ کافی عرصہ پہلے خرید لائی تھی اور اس کے بعد وہ ہمیشہ ایک ہی ناول میں کھوئی

www.novelsclubb.com

رہتی..اس کے اوراق بوسیدہ ہو چکے تھے جلد بھی کافی پرانی ہو چکی تھی لیکن آیت جیسے اس ناول سے عشق کرتی تھی.....

دراصل وہ ناول سے نہیں ناول کے ہیرو کو پسند کرتی تھی...وہ اکثر اس ہیرو کا ذکر اس کے سامنے کرتی اس کی آنکھیں ایسی ہیں اس کا انداز ایسا ہے...یہ سب کرتے ہوئے اسے اپنی چھوٹی بہن احمق ترین لڑکی لگتی.....

آیت اس ناول کو بند کرو اور آکر کھانا کھاو...اس نے غصے سے آیت کو ٹوک دیا...وہ گہری سانس لے کر بے بسی سے مسکرائی جیسے یہ کافی مشکل کام ہو...پھر ناول کو دراز میں رکھ کر بیڈ پر آکر اس کے پاس بیٹھ گئی.....

تم پاگل ہو کیا...؟ تمہیں معلوم ہے اس ناول میں جو ہیرو ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا....بلکہ وہ تو کہیں بھی نہیں ملے گا وہ محض ایک فرضی کردار ہے پھر بھی تم اسے پسند کرتی ہو.....عروہ نے اسے جھڑک دیا...وہ اب چاولوں کا چمچ منہ میں ڈال رہی تھی.....

کچھ بھی ناممکن نہیں ہے اگر کسی کو سچے دل سے چاہو تو وہ ضرور ملے گا..... عروہ نے اسے گھور کر دیکھا اس وقت وہ احمقوں کی ملکہ لگ رہی تھی...

امی نے ابو سے بات کر لی کیا...؟ وہ موضوع تبدیل کرتے ہوئے بولی.....

کس بارے میں...؟

میرے لنڈن جانے کے بارے میں...

نہیں اور مجھے نہیں لگتا وہ کریں گی... اور کر بھی لیا تو ابو کبھی نہیں مانیں گے.

..لنڈن جانے کا خواب چھوڑ دو..... عروہ نے اسے مشورہ دیا.....

نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا... وہ ہٹ دھرمی سے بولی...

تو کیا کرو گی تم..؟ جو چیز ناممکن ہے وہ تم ممکن نہیں بنا سکتیں... ابو جماعت اسلامی کے اتنے بڑے رکن ہیں یوں اکیلے بیٹی کو لنڈن بھیج دیں.. ایسا ہو ہی نہیں ہو سکتا.

www.novelsclubb.com

..اور وہ تمہارے لیے لڑکا بھی ڈھونڈ رہے ہیں جلد تمہاری شادی ہو جائے گی اور.....آیت نے غصے سے اس کی بات کاٹ دی....

شادی کے علاوہ بھی ایک زندگی ہے..اور ان سب چیزوں کے لیے پوری زندگی ہے یوں اپنے آپ کو شادی کے بندھن میں باندھ کر میں اپنی لائف برباد ہر گز نہیں کروں گی.....میں کسی کے اصولوں کے لیے اپنا فیوچر خراب نہیں کروں گی. ..زندگی میں ایسے موقعے بار بار نہیں آتے...چاہے کچھ بھی ہو جائے لنڈن تو میں جا کر ہی رہوں گی...کوئی من مجھے نہیں روک سکے گا.....وہ غصے میں کھانا نہیں کھا رہی تھی..عروہ اسے تاسف اور بے بسی سے دیکھتی رہ گئی..

آسمان سیاہ تھا اور سیاہ اس لیے تھا کیونکہ بادلوں کی چادر نے آسمان کو لپیٹ رکھا تھا___وہ کھڑکی کے پاس بیٹھ کر باہر کے نظارے کو دیکھ رہی تھی____

ہاتھوں میں جو اردو ناول تھا وہ اس کی توجہ کا منتظر تھا مگر وہ بیٹھے بیٹھے جانے کہاں کھو گئی____

www.novelsclubb.com

وہ چونکی تو تب جب اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی___ اس کی امی آ کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئیں___ ان کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں لیکن کہہ نہیں پا رہی تھیں وہ شاید کوئی تمہید سوچ رہی تھیں_____

آیت خاموشی سے انہیں دیکھے گئی پھر اس نے ہی ان کی یہ مشکل آسان کر دی____

"کیا بات ہے امی کچھ کہنا چاہتی ہیں آپ"____ اور اسی بات سے انہیں حوصلہ ملا____

"دیکھ آیت___ بیٹا جو بات میں تم سے کہنے جا رہی ہوں اس پہ کوئی تماشا مت کھڑا کرنا"____ ایسا کیا کہنے والی ہیں اس نے سوچا_____

عمارہ بیگم کچھ پل خاموش رہیں یہ سوچنے کے لیے کیسے بات شروع کرے____

www.novelsclubb.com

ویسے ان کی دو بیٹیاں تھیں لیکن آیت سے وہ بہت زیادہ محبت کرتی تھیں___اس کی وجہ وہ خود تھی_ تھوڑی شرارتی تھوڑی جذباتی اور تھوڑی نرم دل...ان کی دوسری بیٹی عروہ تھی جو خاموش اور تحمل مزاج..___ویسے تو ماں باپ کے لیے ہر اولاد خوبصورت ہوتی ہے_____

لیکن آیت کی بات ہی کچھ اور تھی وہ صرف اپنی ماں کے لیے ہی نہیں سب کے لئے پرکشش تھی___

"پتا ہے آج تمہارے ابو ایک لڑکے کی بات کر رہے تھے_" ____آیت نے خشک اور سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا وہ نہیں جانتی تھی امی کس لڑکے کی بات کر رہی ہیں لیکن ایک گھنٹے سے امی نے کسی روحل آفتاب نامی ایک لڑکے کی تعریفیں کر کر کے اس کے کان پکا دیے_ وہ اس سے کبھی نہیں ملی نہ ہی اس نے اسے دیکھا___اور ایسا بھی نہیں تھا وہ اس کی باتیں سننے میں دلچسپی رکھتی تھی پھر بھی جانے امی کے پاس اس ٹاپک کے علاوہ دوسرا کوئی ٹاپک کیوں نہیں تھا

www.novelsclubb.com

___ جیسے دنیا جہان میں ایک وہی لڑکا ہی باقی رہ گیا ہو بس _____ اس کا نام روحل آفتاب تھا _____

بقول امی کے وہ پہلی بار ابو کو کہیں ملا تھا ایک مہینے پہلے اور اس نے پہلی نظر میں ابو کو متاثر کیا ہو گا اور ابو نے یہ بات امی تک پہنچائی اور امی اس کے کانوں میں انڈیلنے کی کوشش کر رہی تھیں ___ لیکن اس کے کانوں میں کہاں جوں رینگنے تھے

_____

اور امی اس میں وہ وہ خوبیاں نکال رہی تھیں جو اس میں شاید ہوں گی بھی نہیں...

اسے بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی تھی یہ جاننے میں وہ کتنا اچھا کتنا باشعور اور کتنا امیر کتنا خوبصورت ہے _____

www.novelsclubb.com

وہ اتنی نادان تو نہیں تھی جو مما کی ان باتوں کا مطلب ہی نہ سمجھتی لیکن وہ جان کر انجان بن رہی تھی اس معاملے میں اسے رتی بھر بھی دلچسپی نہیں تھی ___

"تمہیں پتا ہے آیت وہ بہت خوبصورت لڑکا ہے___ آہستہ مدھم آواز___ نماز قرآن پابندی سے ادا کرتا ہے___ سلجھا ہوا انداز___ وہ آج کی لڑکوں سے بہت مختلف ہے اور بہت مذہبی بھی ہے_ اور تو اور تمہارے ابا بتا رہے تھے وہ حافظ قرآن بھی ہے"_ مما جانے کہاں کھو گئیں اور وہ انہیں "یہ کبھی باز نہیں آئیں گی "والی نگاہوں سے دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں ایک بار امی یونہی دو کسی کی تعریفیں کرتی رہی ان تعریفوں کے بعد اس نے صرف اتنا کہا "تو میں کیا کروں"

اس کے بدلے میں امی نے اسے آس پاس کے پڑوسیوں کی مثالیں دینی شروع کر دیں فلاں لڑکی کی عمر اتنی ہے اور فلاں کے اتنے بیٹے ہو چکے ہیں فلاں عورت نواسے نواسیوں کے مزے لے رہی ہے.. اور فلاں لڑکی ہنسی خوشی زندگی گزار رہی ہے_____ یہ سب سننے سے بہتر تھا وہ خاموش ہی رہتی___

www.novelsclubb.com

"اور ایک مزے کی بات بتاوں؟" انہوں نے پوچھا اور اگر وہ نہ بھی کہتی تب بھی وہ اپنی بات بتا کر ہی رہتیں___

اسے ایک بار گردن گھما کر انہیں دیکھنا ہی پڑا___

"تمہارے ابو کو وہ تمہارے لیے بہت پسند آیا___پڑھا لکھا ہے شہر میں رہتا ہے اور کل شام وہ تمہیں دیکھنے آرہے ہیں"_____

دھڑاز_____

کے ٹوکی پوری پہاڑی اس کے سر پہ گر گئی_____

_اس کی امی نے مسکرا کر کہا تھا اگر یہ مذاق تھا تو بہت گھٹیا مذاق تھا_کچھ لمحے لگے تھے اسے کانوں سنی بات پہ یقین کرنے کے لیے پہلے وہ حیران ہوئی پھر شاکڈ اور پھر کرنٹ کھا کر کھڑی ہو گئی.

www.novelsclubb.com

"واٹ"

وہ حلق کے بل چلائی عمارہ بیگم بھی کھڑی ہو گئیں___اس کا چہرہ یک دم سرخ ہو گیا___اب اس کی یہی اوقات رہ گئی تھی کسی بھی راہ چلتے لڑکے کو اس کے لیے پسند

کیا جاتا_ جسے نہ وہ جانتی ہو نہ اس نے دیکھا ہو___ ابھی تو اس کی شادی کی عمر ہی نہیں تھی چوبیس سال شادی کی کوئی عمر نہیں ہوتی اور اس کا دور دور تک کوئی ارادہ بھی نہیں تھا وہ ابھی پڑھائی کرنا چاہتی تھی_ لندن والا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا اور یہاں ایک اور بکھیڑا کھڑا ہو گیا_ لندن جانا اس کی زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا_ اور یوں اس طرح یہ سب____ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ابو ایسا کچھ کریں گے اتنی بڑی بے وقوفی کی توقع اسے ان سے نہیں تھی___ وہ ان کی حاکمانہ طبیعت سے واقف تھی لیکن اس نے یہ نہیں سوچا تھا ابو یوں کسی کو بھی اس کے گلے کا ڈھول بنا کر پیش کریں گے_____

امی آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں...؟

www.novelsclubb.com

اس نے آس پاس دیکھ کر کوئی چیز ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی جس پہ وہ اپنا غصہ نکالتی___ پھر اس نے ناول کو اٹھا کر دور پھینک دیا_____ عمارہ بیگم ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگیں اتنے غصے کی توقع وہ اس سے نہیں کر رہی تھیں____

اس کی آنکھوں سے ایک سمندر رواں ہو گیا وہ ابھی بھی بے یقین تھی دو دن پہلے تو اس نے لندن جانے کی بات کہی تھی____اس بارے میں تو کسی نے نہیں سوچا_____

"آیت ابھی صرف"____جانے ان کے منہ سے کیا نکلنے والا تھا لیکن آیت غصے میں کبھی ان کی بات پوری نہیں ہونے دیتی تھی____

"نو.....نو...نو....امی نو."...وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی عمارہ بیگم کے دل کو کچھ ہونے لگا___لیکن وہ بھی کیا کرتیں شوہر کے سامنے ان کی بھی نہیں چلتی تھی

____

وہ غصے سے مٹھیاں بھینچے آئینے کے سامنے جا کر بیٹھ گئی_اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں_جن سے آنسو بہہ رہے تھے_ماتھے پہ پسینہ تھا بال تھوڑے آگے کو بکھرے ہوئے تھے___وہ یک ٹک بنا پلکیں جھپکائے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھے جا

رہی تھی____پھر اس نے آئینے کے سامنے رکھا ہوا وہ آخری خوبصورت جاپانی کلاک بھی زور سے دیوار پر دے مارا_____

ایک چھنک کی آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی اور وہ کلاک کئی حصوں میں تقسیم ہو کر ادھر ادھر پھیل گیا___کچھ لمحے وہ یونہی کھڑی اسے دیکھتی رہیں___

اور اس کے پاس چلی آئیں____انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ بڑی محبت سے اسے دیکھا مگر وہ انہیں نہیں غصے سے آئینے کو دیکھے جا رہی تھی_____

"آیت"____

"آیت میری بات سنو"____

وہ اس کا چہرہ اپنی طرف گھما کر بولیں___ایک لمحہ صرف ایک لمحہ وہ انہیں دیکھتی رہی پھر ان کا ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہو گئی___

"چلی جائیں یہاں سے مما_"___وہ جیسے بہت ضبط کر کے بولی تھی___اگر وہ اس کی ماں نہ ہوتی تو یقیناً وہ چلا کر گیٹ لاسٹ کہہ دیتی____مگر رشتے انسان کو کمزور بنا دیتے ہیں_دل کو ان کے سامنے جھکنا پڑتا ہے_____

"لیکن_"___

"میں نے کہا چلی جائیں یہاں سے_آپ مجھ سے زرا پیار نہیں کرتیں آپ کو اپنی اس بیٹی سے بالکل بھی محبت نہیں ہے_"..اس کی آواز میں بلا کا دکھ تھا____اور آج تو تکلیف کی وجہ بھی زیادہ تھی___عمارہ بیگم کا دل تڑپ اٹھا____

"میں نے کچھ نہیں کیا آیت یہ سب تمہارے ابو نے کیا ہے اور تم جانتی ہو میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں"____وہ بے بسی سے بولیں____

"یہ پیار کرتی ہیں آپ"____وہ پھٹ پڑی

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ میری زندگی برباد کر دینا چاہتی ہوں یوں کیریئر کے آخری سٹیج پہ لا کر آپ سب ختم کر دینا چاہتی ہیں___ آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں___ کیا بیٹیاں واقعی بوجھ ہوتی ہیں کیا والدین ان سے محبت بالکل بھی نہیں کرتے_____ ہر قدم پہ بیٹی ہی کیوں قربانی دے"_____

اس نے شکوے سے عمارہ بیگم کو دیکھا____

"کیونکہ ایک عورت پیدا ہی قربانی دینے کے لیے ہوتی ہے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اسے قربانی دینی ہی پڑتی ہے مرد کبھی قربانی نہیں دیتا وہ صرف حکومت کرنا جانتے ہیں سمجھوتہ ہمیشہ عورتوں کو ہی کرنا پڑتا ہے"_____

"عورتوں کو ہی کیوں مما___ کیا وہ انسان نہیں ہیں کیا ان کے پاس دل نہیں ہے ___ آپ سوچیں تو سہی آپ میرے ساتھ کیا کر رہے ہیں جہاں سب کچھ شروع ہونا تھا آپ وہیں آ کر سب ختم کر رہی ہیں____ یوں کسی بھی راہ چلتے لڑکے کو

آپ لوگ کیسے میرے لیے منتخب کر سکتے ہیں___ پسند کی جیون ساتھی کا انتخاب تو اسلام میں بھی دیا گیا ہے"_____

اس کی آواز جیسے خلا سے کہیں آ رہی تھی_____

"دیکھو آیت جن سے ہم محبت کرتے ہیں ان کے ساتھ ہماری کئی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ہم ان پہ اپنا حق سمجھتے ہیں ہم انہیں اچھی چیزیں اس لیے بھی دینا چاہ رہے ہوتے ہیں تاکہ وہ کسی غلط شے کی تمنا نہ کریں.....اور والدین کبھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہ سکتے تم جانتی ہو ہر ماں باپ کی طرح ہماری بھی تمنا ہے تمہیں دلہن بنی دیکھوں...اگر ہم نے ایسی کوئی خواہش کی بھی ہے تو اس میں کیا غلط ہے. کیا ایک ماں باپ کو اتنا بھی حق نہیں ہوتا وہ اپنے بچے کے لیے جیون ساتھی کا انتخاب کرے".....

وہ آہستہ آواز میں بولیں ان کی آواز میں نمی تھی....آیت انہیں دیکھے جا رہی تھی. .ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی باپ ایسا کیسے کر سکتا ہے ملکیت اور محبت اپنی جگہ لیکن

www.novelsclubb.com

یوں اسے زندگی کے سب سے بڑے فیصلے سے دستبردار کر دینا یہ کہاں کا انصاف تھا.....جو تعریف وہ انہیں سمجھا رہی تھیں وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی_____

"میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تمہاری جیون ساتھی بہت اچھا ہو جیسی تم ہو. ...اور یقین جانو تمہارے ابو کہہ رہے تھے اس جیسا لڑکا تمہیں پوری دنیا میں کہیں نہیں ملے گا".....

(اف پھر سے وہی لڑکا وہی شادی...یہاں یہ بات معنی نہیں رکھتا میں سب سے پہلے لندن جانا چاہتی ہوں اس کے بعد کچھ سوچوں گی ان جھمیلوں کے بارے میں)

www.novelsclubb.com

اس نے خاموشی سے اپنی مما کو دیکھا سکینڈ کے ہزارویں حصے میں ایک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں کوندا____اور اس نے اپنے آنسو صاف کر کے مما کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا_____

"آپ اور ابو جو چاہتے ہیں وہیں ہو گا امی لیکن.."....وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے دباتے ہوئے بولی....

"لیکن؟"عمارہ بیگم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا___

"لیکن میری ایک شرط ہے امی"____؟وہ ان کی گود میں سر رکھ کر کافی دیر بعد بولی____عمارہ بیگم نے اسے اسے دیکھا وہ ان کی گود سے سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی_____

"مجھے لندن جانا ہے"____عمارہ بیگم کے چہرے پہ ایک رنگ آیا_کافی دیر تک وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں___

****

www.novelsclubb.com

آیت کو سمجھ نہیں آیا والدین کو کیسے راضی کرے_

آپ لوگ میری زندگی برباد کر دینا چاہتی ہیں یوں کیریئر کے آخری سٹیج پہ لا کر آپ سب ختم کر دینا چاہتی ہیں___ آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں___ کیا بیٹیاں واقعی بوجھ ہوتی ہیں کیا والدین ان سے محبت بالکل بھی نہیں کرتے_____ ہر قدم پہ بیٹی ہی کیوں قربانی دے"_____

اس نے شکوے سے عمارہ بیگم کو دیکھا____

"کیونکہ ایک عورت پیدا ہی قربانی دینے کے لیے ہوتی ہے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اسے قربانی دینی ہی پڑتی ہے مرد کبھی قربانی نہیں دیتا وہ صرف حکومت کرنا جانتے ہیں سمجھوتہ ہمیشہ عورتوں کو ہی کرنا پڑتا ہے"_____

"عورتوں کو ہی کیوں مما___ کیا وہ انسان نہیں ہیں کیا ان کے پاس دل نہیں ہے ___ آپ سوچیں تو سہی آپ میرے ساتھ کیا کر رہے ہیں جہاں سب کچھ شروع ہونا تھا آپ وہیں آ کر سب ختم کر رہی ہیں____ یوں کسی بھی راہ چلتے لڑکے کو

آپ لوگ کیسے میرے لیے منتخب کر سکتے ہیں___ پسند کی جیون ساتھی کا انتخاب تو اسلام میں بھی دیا گیا ہے"_____

اس کی آواز جیسے خلا سے کہیں آ رہی تھی_____

"دیکھو آیت جن سے ہم محبت کرتے ہیں ان کے ساتھ ہماری کئی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ہم ان پہ اپنا حق سمجھتے ہیں ہم انہیں اچھی چیزیں اس لیے بھی دینا چاہ رہے ہوتے ہیں تاکہ وہ کسی غلط شے کی تمنا نہ کریں.....اور والدین کبھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہ سکتے تم جانتی ہو ہر ماں باپ کی طرح ہماری بھی تمنا ہے تمہیں دلہن بنی دیکھوں...اگر ہم نے ایسی کوئی خواہش کی بھی ہے تو اس میں کیا غلط ہے. کیا ایک ماں باپ کو اتنا بھی حق نہیں ہوتا وہ اپنے بچے کے لیے جیون ساتھی کا انتخاب کرے".....

وہ آہستہ آواز میں بولیں ان کی آواز میں نمی تھی....آیت انہیں دیکھے جا رہی تھی. .ایسا کیسے ہو سکتا ہے کوئی باپ ایسا کیسے کر سکتا ہے ملکیت اور محبت اپنی جگہ لیکن

www.novelsclubb.com

یوں اسے زندگی کے سب سے بڑے فیصلے سے دستبردار کر دینا یہ کہاں کا انصاف تھا.....جو تعریف وہ انہیں سمجھا رہی تھیں وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی_____

"میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تمہاری جیون ساتھی بہت اچھا ہو جیسی تم ہو. ...اور یقین جانو تمہارے ابو کہہ رہے تھے اس جیسا لڑکا تمہیں پوری دنیا میں کہیں نہیں ملے گا".....

(اف پھر سے وہی لڑکا وہی شادی...یہاں یہ بات معنی نہیں رکھتا میں سب سے پہلے لندن جانا چاہتی ہوں اس کے بعد کچھ سوچوں گی ان جھمیلوں کے بارے میں)

www.novelsclubb.com

اس نے خاموشی سے اپنی مما کو دیکھا سکینڈ کے ہزارویں حصے میں ایک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں کوندا____اور اس نے اپنے آنسو صاف کر کے مما کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا_____

"آپ اور ابو جو چاہتے ہیں وہیں ہو گا امی لیکن.."....وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے دباتے ہوئے بولی....

"لیکن؟"عمارہ بیگم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا___

"لیکن میری ایک شرط ہے امی"____؟وہ ان کی گود میں سر رکھ کر کافی دیر بعد بولی____عمارہ بیگم نے اسے اسے دیکھا وہ ان کی گود سے سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی_____

"مجھے لندن جانا ہے"____عمارہ بیگم کے چہرے پہ ایک رنگ آیا_کافی دیر تک وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں___

"تم جانتی ہو یہ ناممکن ہے تمہارے ابو کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے ....."

"ناممکن کچھ نہیں ہوتا مما دنیا میں ہر شے ممکن ہے آپ ایک بار ابو سے بات تو کریں کیا پتا وہ مان جائیں"_____

"ٹھیک ہے میں ایک بار کوشش کروں گی"_____عمارہ بیگم نے اسے امید دلائی وہ خوشی سے ان کے گلے لگ گئی_____

وہ جانتی تھی وہ جھوٹ بول رہی ہے وہ ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتی یوں کسی سے شادی وہ خواب میں بھی نہیں کر سکتی لیکن وہ اپنی مما کو مزید دکھ نہیں دینا چاہتی تھی جو اس نے سوچا تھا وہ وہی کرنا چاہتی تھی_____اور اس مسئلے کا حل وہ بعد میں آرام سے سوچنا چاہتی تھی.....

اپنے کمرے میں آ کر بھی وہ یونہی ٹہلتی رہی تقریباً آدھا مسئلہ تو وہ حل کر چکی تھی لیکن پھر بھی وہ ٹینشن میں تھی_____پہلے اگر سوچنے کے لیے صرف لندن تھا تو اب اس کی سوچ میں ایک اجنبی لڑکے کا بھی اضافہ ہو گیا_____

لندن کا خواب اپنی جگہ لیکن وہ اپنی سب سے بڑی خواہش کی تکمیل کے لیے اتنی بڑی قربانی تو کبھی نہیں دے سکتی تھی___

یوں راہ چلتا کوئی بھی لڑکا اس کی زندگی میں یوں تو نہیں آ سکتا تھا....اپنی زندگی اور اپنے جیون ساتھی کو لے کر ہر انسان کے دل میں کئی خواب ہوتے ہیں____

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا...وہ سر تھام کر جیسے بے بس ہو گئی اور صوفے پہ بیٹھ گئی. تھوڑی دیر پہلے تک وہ بالکل پر سکون تھی لیکن آنے والے کچھ لمحے کچھ گھڑیاں انسان کی زندگی کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہیں.....

اچانک اس کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی طرح آیا... گو کہ یہ کام کافی حد تک رسکی تھا لیکن اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہیں تھا.....اس آئڈیے کے تحت اسے یقین تھا اب کچھ نہ کچھ تو ہو ہی جائے گا..اس لیے اس کی ٹینشن میں کافی حد تک کمی آئی.....

دوپٹہ اتار کر وہ بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹی لیکن کھلی آنکھوں سے وہ سو نہیں سکتی تھی وہ خاموشی سے چھت کو دیکھے جا رہی تھی.....

ابو کی عجیب اور احمقانہ ضد کی وجہ سے اسے کتنا خوار ہونا پڑ رہا تھا.. پاپا سے ٹکر لینے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ کافی غصیلے اور سخت تھے مگر اس سب کے باوجود بھی وہ کسی بھی لڑکے کو شادی کے لئے منتخب نہیں کر سکتی تھی...

اب اسے کوئی ایسا طریقہ نکالنا تھا جس سے سانپ بھی مر جاتا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹتی.....

شام کا وقت تھا___

آیت نے موبائل چارجنگ سے نکال کر وقت دیکھا... شام کے پانچ بج رہے تھے اس وقت ابو یقیناً نماز پہ گئے ہوں گے یہی سہی موقع تھا اپنے کام کو سرانجام دینے

www.novelsclubb.com

کا..وہ جو کل سے سوچ رہی تھی اس کام کو کرنے کا وقت آ چکا تھا... لیکن یہ کام کافی رسکی تھا کچھ بھی ہو سکتا تھا مگر زندگی میں کبھی نہ کبھی رسک لینا ہی پڑتا ہے.

....وہ اپنے کمرے سے باہر نکل آئی... سام سامنے اسے مماد کھائی دیں جو صوفے پہ بیٹھ کر ٹی وی پہ کوئی اسلامی پروگرام دیکھ رہی تھیں....اسے مما کو کسی کام میں مصروف کرنا تھا تبھی وہ اپنا کام آسانی سے کر سکتی تھی.....وہ صوفے پہ ان کے برابر آ کر بیٹھ گئی.....

"کیا دیکھ رہی ہیں آپ امی..."؟سوال بے تکا تھا لیکن بات شروع کرنے کے لیے اس سے بہتر جملہ اسے نہیں مل سکتا تھا.....

"بس یونہی."....اس کی مما نے ریموٹ رکھ کر اسے غور سے دیکھا.....

"عروہ آپی کہاں ہے.."؟اس نے اپنی بڑی بہن کا پوچھا.....

"وہ نادیہ کے گھر گئی ہے خیر تو ہے."...عمارہ بیگم کو اس کا یہ عجیب و غریب انداز دیکھ کر تشویش ہونے لگی.....

www.novelsclubb.com

"جی امی"..... اچھا امی آج موسم کافی اچھا ہے ناں تو کیوں نہ آپ میرے لیے بریانی بنائیں".....

"یہ اچانک بریانی کا خیال کیسے آیا تمہارے دل میں"...؟

"بس ویسے ہی پلیز بنا دیں ناں"..... عمارہ بیگم گہری سانس لے کر کچن میں چلی گئیں.... اور اس نے بھی اطمینان کا سانس لیا اور بھاگتی ہوئی ابو کے کمرے میں آئی.... ان کا موبائل اس وقت کمرے میں ہی ہوتا تھا وہ نماز پہ جانے سے پہلے موبائل چارجنگ پہ لگا کر جاتے تھے_____ اس نے دروازہ بند کر کے موبائل کو چارجنگ سے نکال کر بیڈ پہ بیٹھ گئی_____

کنٹیکٹ اوپن کر کے وہ روحل آفتاب کا نمبر ڈھونڈنے لگی....

اور جلد ہی اس نے وہ نمبر حاصل کر لیا پھر وہ نمبر اپنے موبائل میں نوٹ کرنے لگی.

.اس نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا اور موبائل چارجنگ پہ لگا کر کمرے سے باہر نکل کر اپنے کمرے میں آئی.....

سب سے پہلے اس نے اس نمبر پہ ایس ایم ایس کیا جس میں اس نے صرف سلام لکھا....اس نے جواب کا انتظار کیا جو آدھے گھنٹے بعد ملا.....

"?..Wa salam Kon"

اس نے میسج کو پڑھا اور اس کا ریپلائی لکھنے لگی.....

".I am Ayat and I want to meet you"

(میں آیت ہوں اور تم سے ملنا چاہتی ہوں)

دوسری طرف سے جواب آیا...جو کافی دیر بعد دیا گیا تھا.....

"?...Why"

www.novelsclubb.com

وہ جنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگی.....اس کا مطلب وہ اسے جانتا تھا اس لیے اس نے یہ نہیں پوچھا کون آیت...

پھر اسے وہ چوڑیاں یاد آئیں___اب ساری بات وہ سمجھ چکی تھی ضرور اس لڑکے نے کہیں اسے دیکھا ہو گا اور پسند کیا پھر وہ ابو کو متاثر کرنے کے لیے ان کا من پسند روپ دھارنے لگا____اور اس دن وہ چوڑیاں بھی اسی نے ہی پھینکی تھیں مگر کہاں سے پھینکی گئیں تھیں یہ سمجھنا اس کی سوچ سے باہر تھا___وہ جو بھی تھا اس کے لیے وہ اپنے دل میں غصہ محسوس کرنے لگی تھی____

Kal Subh 10 Bje city park me Thumara " wait karon gi Aa jana...Why ka jawab "....thumen wohin mily ga...bye

دھڑکن کی رفتار بے قابو تھی اسے ڈر تھا کہیں کسی کو پتا نہ چل جائے.....

www.novelsclubb.com

".....Ok"

اس نے ایک ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا..ایک کام تو وہ کر چکی تھی اب جانے آگے کیا ہونا تھا...جو وہ سوچ رہی تھی وہ ممکن تھا بھی یا نہیں.... لیکن کل کی کل دیکھی جائے گی اس نے سوچا.....

نیلے آسمان کی چادر تلے دور دور تک پھیلا وہ خوبصورت پہاڑی علاقہ جو قدرتی حسن سے مالا مال تھا... برف کی خوبصورت سفید چادر سے ڈھکے وہ پہاڑ اور ان کے درمیان درخت اس علاقے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے.....

وہ گویا زمین پہ ایک جنت کا ٹکڑا ہو... خوبصورت پانی کے آبشار صبح صبح پرندوں کی خوبصورت چہچہاہٹ...

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں رنگ بھر دینے والا تھا وہ علاقہ..دل کو مسحور کر دینے والا وہ منظر.

.....

وہ ایک خوبصورت صبح تھی جب آسمان کو بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا جو کسی بھی پل اس پہاڑی علاقے کو بھگو سکتے تھے... ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ..اس علاقے میں آبادی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس گھرانے تھے وہ بھی ایک دوسرے سے اتنے فاصلے پہ کہ سب کے درمیان ایک دوری حائل رہتی.....

یہ گاوں شہر سے کافی دور ایک روپوش علاقے میں واقع تھی یہاں شہروں جیسی مصروف اور مشینی زندگی نہیں تھی سادہ سے لوگوں کی سادہ سی زندگی.....

ایسا نہیں تھا یہاں کے لوگ جاہل یا گوار تھے وہ سبھی نہایت سلجھے ہوئے اور نئے طرز سے زندگی گزارنے والے لوگ تھے لیکن پھر بھی شہری زندگی اور اس زندگی میں زمین و آسمان کا فرق تھا... شاید یہی وہ فرق اس علاقے کو ایک خوبصورت گاوں بنا رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

اور اسی گاوں کے ڈھلوان میں واقع وہ خوبصورت اور بڑی حویلی جو دو کنال کے رقبے پر پھیلی ہوئی تھی جس کے چاروں طرف چار فٹ کی دیوار تھی.....

اس حویلی کے آنگن میں ایک بہت بڑا آم کا درخت تھا. ویسے عموماً ایسے علاقوں میں عام کے درخت ہوتے نہیں تھے لیکن کئی کئی مقامات پر پائے جاتے...

اسی بڑے درخت کی ایک ٹہنی پہ ایک کوئل اپنی خوبصورت آواز میں کوئی گانا گا رہا تھا.. اور بھی کئی پرندے اس درخت کے اوپر اپنا آشیانہ بنائے ہوئے تھے اور اس درخت کی ایک شاخ پہ بہت بڑا جھولا بندھا ہوا تھا.....

اور اس جھولے پہ ایک آٹھ سال کی خوبصورت بچی بڑے مزے سے جھولے لے رہی تھی ___ ہوا میں اڑتے کسی پرندے کی طرح مسکراتی ___ دنیا اور غموں سے بے خبر ___ وہ زور زور سے جھولے لینے میں مصروف تھی اتنی بے خبر تھی کہ اسے معلوم ہی نہیں ہو سکا اس کے پیچھے کون کھڑا شرارت سے اسے دیکھ رہا ہے ___

کئی لمحے وہ اسے یونہی دیکھتا رہا پھر وہ آٹھ سال کا شرارتی لڑکا چپکے سے بنا کوئی آواز پیدا کیے آم کے درخت کے اوپر چڑھ گیا____ وہ بچی ابھی بھی جھول رہی ہے اس نے نہ کسی کی آمد کو محسوس کیا اور نہ ہی محسوس کر سکتی تھی کیونکہ وہ اتنے مگن انداز میں جھولے لے رہی تھی_____

وہ لڑکا بالکل اسی شاخ پہ جا پہنچا جس سے جھولا بندھا ہوا تھا اس نے آہستہ سے جیب میں ہاتھ ڈال کر چھوٹا سا چاقو نکالا اور جھولے کی رسی کاٹنے لگا___ اس کے ننھے اور شریر ہاتھ بڑی پھرتی سے رسی پہ چل رہے تھے_____

وہ لڑکی بے نیاز تھی___ اور کوئی نغمہ گنگناتے ہوئے بڑے مزے لے رہی تھی نہیں جانتی تھی اگلے لمحے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے___ اس لڑکے نے مسکراتے ہوئے ایک آخری بار اس لڑکی کو دیکھا اور اگلے ہی پل رسی ٹوٹ کر شاخ سے چھلک گئی اور وہ لڑکی زور سے جھولے کھاتے ہوئے اڑتی ہوئی منہ کے بل زمین پہ جا گری___ ایک دلخراش چیخ اس کے منہ سے برآمد ہوا_____

www.novelsclubb.com

"ہائے میں مر گئی" ___ وہ کراہتے ہوئے بولی اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگی ___ کپڑے سارے خراب ہو گئے پاوں میں بھی ہلکے ٹیس کا احساس ہوا اسے ____

وہ لڑکا زور زور سے قہقہے لگانے لگا ___ اس لڑکی نے قہقہہ سن کر پیچھے دیکھا اور پھر درخت کے اوپر وہ بڑی بے نیازی سے امرود کھا رہا تھا اور ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا ___ وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوئی اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں اور آنکھیں نکال کر اس لڑکے کو دیکھنے لگی _____

"اوئے موٹے کھوتے دے پتر_ بلی جیسی آنکھوں والے تیری ہمت کیسے ہوئی رسی کاٹنے کی" ____ اس نے زور سے چلا کر اپنا غصہ نکالنا چاہا لیکن اس لڑکے پہ جیسے بالکل اثر ہی نہیں ہوا _____

"دادی ___ دادی ___ "_ اس بچی نے زور زور سے چلا کر دادی کو آواز دی ____

www.novelsclubb.com

"ارے کیا مصیبت ہے کم بخت___اب کون سی آفت آگئی کیوں گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہی ہے_"___دادی لاٹھی سنبھالتی بہ مشکل باہر نکلیں___اس کی چیخ سن کر پورا گھر اکھٹا ہو گیا_____اماں، عروج، جنت اور دادی بھی_____

"یہ دیکھیں دادی آپ کے لاڈلے نے کیا کر دیا"؟ گڑیا روتے ہوئے بولی اس کے ٹانگ میں ابھی بھی درد تھا سب نے چہرہ گھما کر رام کو دیکھا_____

"ارے میں نے کیا کیا"___؟ وہ دنیا بھر کے معصوم لوگوں کا ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا....

"تم نے جھولے کو کاٹ دیا اور میں نیچے گر گئی_اب معصوم بن کے ایکٹنگ کر رہے ہو___"وہ اسے چبانے کے لیے تیار کھڑی تھی___سب کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا کریں_____

"تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو گڑیا میں نے تمہیں گرایا ہے___ وہ تو تم زور زور سے جھولے لے رہی تھی رسی ٹوٹ گئی اور تم گر گئیں"_____ گڑیا کے تلے لگی اور سر پہ آن بجھی____

"اچھا تو درخت کے اوپر کیا کرنے گئے تھے_"گڑیا نے ہاتھ کمر سے ٹکا کر غصے سے اسے دیکھا___ ایک پل کے لیے رام شرمندہ نظر آیا مگر اگلے ہی پل اس نے چہرے کے تاثرات نارمل کیے ایسا کرنے میں وہ مہارت رکھتا تھا_____

"وہ....وہ....تو....میں امرود کھانے گیا تھا...."؟

اس نے گڑبڑا کر جواب دیا.....

"اور آم کے درخت پہ امرود کہاں سے آئے.."...سب نے سوالیہ نگاہوں سے رام کو دیکھا.....

"وہ تو میں نیچے سے لے کر گیا تھا... یہ دیکھیں دادی..."اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا امرود دکھایا.....

"یہ... یہ جھوٹ بول رہا ہے دادی.."....وہ دھواں دھار آنسو بہاتے ہوئے بولی.....

"ارے چپ کر منحوس.....رام کبھی جھوٹ نہیں بولتا. یہ سب تمہارے اس منحوس تل کی وجہ سے ہوا ہے.. کہا بھی تھا مت کھا اتنے لمبے لمبے جھولے مگر تو کسی کی سنے نہ تب....اور اس معصوم پہ الزام لگانا بند کر... کتنا پیارا بچہ ہے"...دادی نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا یا لیا...اس نے کھا جانے والی نگاہوں سے رام کو دیکھا....رام فاتحانہ انداز میں مسکرا رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

اور سب گھر والے واپس اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے..ان کے لیے یہ شاید کوئی بہت بڑی بات نہیں ہو گی..اس کے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا ہے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں تھی دادی کبھی بھی رام کے سامنے اس کی سائیڈ نہیں لیتیں

تھیں... ویسے بھی دادی کی نظر میں وہ دنیا جہان کی نکمی اور منحوس لڑکی تھی اور اس کی سب سے بڑی وجہ رام تھا.....

اس برفانی خوبصورت علاقے کے دامن میں چوہدری افضل کا خوبصورت گھر تھا جو تقریباً دو کنال کے رقبے پر مشتمل تھا. پکا گھر اور ایک بہت بڑا آنگن اور آنگن میں آم کا بہت بڑا درخت تھا.... چوہدری افضل اس گاوں کے سرپرست مانے جاتے تھے ایک طرح سے وہ وڈیرہ تھے جو دوسروں کے فیصلے کرتے اور ان کے جھگڑے سلجھاتے.. غرور انہیں وراثت میں ہی ملا تھا وہ خود کو خدا سمجھنے والوں میں سے تھا جو کبھی بھی اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں وہ کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتے... پیسہ انسان کے کئی عیب چھپاتا ہے اور چوہدری صاحب بھی پیسے کا استعمال چادر کے طور پر کر رہے تھے.....

www.novelsclubb.com

والدین میں سے ان کی ماں حیات تھیں والد کافی عرصہ پہلے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے... ان کے بعد ساری ذمہ داری اور ساری جاگیر ان کے ہاتھ آگئی جسے

انہوں نے اپنی مرضی سے استعمال کیا... وہ بیوی بچوں کو بھی دبا کر رکھتے تھے اور پورے گھر میں ان کی وحشت ہوتی.....

ان کا نام سن کر ان کے بچے ڈر جاتے... ان کی صرف دو بیٹیاں تھیں عروج اور گڑیا.... گڑیا کو پیار سے گڑیا کہا جاتا تھا کیونکہ ایک تو وہ عروج سے ایک سال چھوٹی تھی اس کی دوسری وجہ خوبصورتی تھی... وہ معصوم گول مٹول سی لڑکی واقعی ہی کوئی گڑیا تھی.... اور ان کی ایک جوان بہن جنت بھی ان کے گھر کا حصہ تھی.... وہ اپنے آپ میں مگن رہنے والی ایک مذہبی لڑکی تھی... اسلام اور اللہ سے محبت کرنے والی... ہر وقت اسکارف اوڑھے رکھتی وہ کام ہر گز نہیں کرتی جو اللہ کو پسند نہیں ہوتا.....

www.novelsclubb.com

ہر بات میں ہر پہلو میں وہ اسلام کے دلائل ڈھونڈ لاتی.. وہ زیادہ پڑھی لکھی نہیں تھی لیکن قرآن پاک ترجمے کے ساتھ وہ حفظ کر چکی تھی..... نماز روزے کی

پابند تھی سال میں تقریباً چھ مہینے وہ روزے رکھتی اور رات کے آدھے حصے تک وہ عبادت کرتی.. وہ نہایت نرم مزاج اور خوش اخلاق سی معصوم لڑکی تھی.....

چوہدری صاحب کے برابر والا گھرانہ ایک ہندو اکشے اگروال کا تھا.. وہ گھر ان کے گھر سے کچھ ہی میٹر کے فاصلے پر تھا اور ان دو گھروں کے علاوہ وہاں آس پاس کوئی گھر نہیں تھا.....

ان دونوں گھروں میں کوئی پردہ نہیں تھا.. ان کا رشتہ ایسا تھا جیسے خونی رشتے ہوں ...اکشے کی بیوی مدھو نامی ایک صابر و شاکر عورت تھی... ان دونوں کا ایک ہی آٹھ سال کا بیٹا رام اگروال تھا جو زیادہ تر وقت چوہدری صاحب کے گھر میں ہی گزراتا... اس کی وجہ ایک تو ان دونوں گھرانوں میں بے تکلفی تھی اور دوسری وجہ ان کے آس پاس کوئی ایسا گھر نہیں تھا جہاں وہ کھیلتا یا وقت گزارتا... دور وہ جا نہیں سکتا تھا اور یہاں سارا دن وہ ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ ہی کھیلتا..... وہ بہت شرارتی تھا اور سب سے زیادہ تنگ وہ گڑیا کو کرتا.... گڑیا کی اور اس کی جنگ

www.novelsclubb.com

برسوں سے چلی آرہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلے بازی میں لگے رہتے.... لیکن اکثر رام ہی جیتتا.... کیونکہ وہ بہت ہوشیار تھا اور گڑیا دادی کے سامنے کبھی ثابت نہیں کر پاتی تھی فلاں شرارت رام نے کی ہے...

دادی کی نظروں میں وہ ہمیشہ فرشتہ تھا اس گھر میں سب سے زیادہ دادی ہی اسے پسند کرتی تھیں.. کیونکہ وہ ان کی سو سال پرانی کہانیاں بڑی دلچسپی سے سنتا تھا جن میں گڑیا کو کبھی دلچسپی محسوس نہیں ہوئی... دادی اسے پسند کرتی ہے اس حد تک سب ٹھیک تھا لیکن وہ دادی کو گڑیا کے خلاف الٹی سیدھی پٹیاں پڑھاتا اور خود کو اچھا بناتا.....

اور دادی اتنی بھولی تھیں اس کی بات پہ آنکھ بند کر کے یقین کر تیں جیسے اس نے کچھ عرصہ پہلے کہا تھا اس کے انگلش میں چار سو نمبر آئے اور گڑیا کے ستر... اسی بات پہ دادی نے یقین کر کے گڑیا کو نالائقی کے کئی طعنے دیے... وہ بیچاری چپ چاپ سنتی رہتی اگر کچھ بولنے کی کوشش کرتی تو رام اسے جھوٹا ثابت کرتا.. اب

www.novelsclubb.com

دادی کو یہ بات کون سمجھاتا کہ انگلش میں تو کیا پورے کورس بک میں بھی چار سو نمبر کسی کے نہیں آئے.....اور بالکل ایسے ہی کچھ مہینے قبل اس نے دادی کے کانوں میں یہ بات پھونک دی کہ گڑیا کے رخسار پہ جو کالا تل ہے وہ بد بختی کی علامت ہے اور دادی نے لگے ہاتھوں اس بات پہ یقین بھی کر لیا اب تو وہ اٹھتے بیٹھتے اسے تل کے طعنے دیتیں... گھر میں جو بھی چھوٹا بڑا نقصان ہوتا اس کا ذمہ دار وہ تل ہوتا.....بلی چوزے کھا گئی تل کی منحوسیت کی وجہ سے.... کسی کو بخار ہو گیا تل کی وجہ سے...اور اگر کسی کو نزلہ بھی ہوا تو اس کا ذمہ بھی اس تل کے سر پہ ہوتا. ..تل نہ ہوا گویا کالا سانپ ہو گیا...رام کی پڑھائی پٹی اتنی ہی مضبوط ہوتی کہ دادی اس کے علاوہ کچھ دیکھ ہی نہ پاتیں.....

www.novelsclubb.com

دادی اتنے یقین سے کہتیں کبھی کبھی وہ خود بھی سوچ میں پڑ جاتی واقعی یہ تل کوئی منحوس ہے..لیکن تعجب کی بات تو یہ تھی اس تل کی دیوانی اس کی ساری سہیلیاں تھیں وہ جب سکول جاتی تو سبھی اس پہ رشک کرتے ہائے گڑیا تیرے گالوں پہ کتنا

خوبصورت تل ہے.....اب وہ انہیں کیا کیا بتاتی اسی تل کی وجہ سے گھر میں کئی نقصانات ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے اس کا دل چاہتا وہ تل نوچ کر کہیں دور پھینک دے وہ تل کسی آسیب کی طرح اس کے پیچھے پڑا تھا.....

مگر اس سب کے باوجود وہ جانتی تھی یہ سب رام کی کارستانی ہے اور اسی وجہ سے اس کے اور رام کے بیچ نفرت کی دیوار کھڑی تھی..

عروج البتہ ان دونوں کے مقابلے بازی سے ہمیشہ دور ہی رہتی اسے ان معاملات میں بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی مگر ہاں وہ رام کی شرارتوں سے واقف تھی لیکن گڑیا کی طرح اس کے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں ہوتے تھے جنہیں وہ دادی کو دکھا کر اسے دادی کی نگاہوں سے گراتی.....

www.novelsclubb.com

عروج اور گڑیا اسے جتنا ہی ناپسند کیوں نہ کرتے مگر وہ کھیلنے کے لیے انہی دونوں کے پاس آتا کیوں ان دونوں کے علاوہ اس کا کوئی دوست ہی نہیں تھا...وہ بعض دفعہ ان دونوں کے ساتھ گڑیاں اور گھر گھر بھی کھیلتا.....

گڑیا اکثر غصے سے اسے موٹے کہتی... کیوں وہ تھوڑا بھرا ہوا جسم رکھتا تھا گوری رنگت اور سنہری آنکھیں... اور انہی آنکھوں کی وجہ سے وہ اسے بلی جیسی آنکھوں والا کہتی... جس پہ وہ ناراض ہونے کی بجائے کھلکلا کر ہنس پڑتا.....

اس وقت بھی جب وہ دادی کے سامنے اس کے لاڈلے کی غلطی ثابت نہیں کر پائی تو آم کے نیچے آ کر بیٹھ گئی... اور اس نے ایک ہاتھ سے اپنے پاوں کو چھوا جو تھوڑا بہت درد کر رہا تھا.....

کیا بہت درد کر رہا ہے.... اس کے پاس سے ہی کہیں آواز ابھری..... اس نے سر کو اٹھا کر سامنے دیکھا.. غصے کی ایک لہر اس کے وجود میں پیدا ہو گئی....

"تم."..؟ وہ زور سے چلائی...

"دفعہ ہو جاو یہاں سے."..وہ ایک بار پھر پاوں مسلنے لگی.....

www.novelsclubb.com

"آئم سوری...." .وہ کان پکڑ کر بولا... کبھی کبھی وہ معافی مانگ لیا کرتا لیکن وہ اسے معاف نہیں کرتی کیا فائدہ معاف کرنے کا تھوڑی دیر بعد اسی نے وہی شرارتیں شروع کر دینی تھیں...

""گڑیاں کھیلو گی"".....؟عروج پاس ہی کھڑی تھی اس کے ہاتھوں میں گڑیاں تھیں...وہ کھیلنے کے لئے تیار ہو گئی....اور درخت کے تنے کا سہارا لیتی ہوئی کھڑی ہو گئی....رام ابھی بھی وہیں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا.....

"میں بھی آپ کے ساتھ کھیلوں گا...." .وہ پر جوش ہو کر بولا....گڑیا نے غصے سے اسے دیکھا.....

نہیں کوئی ضرورت نہیں.....وہ پیر پکڑ کر لنگڑاتی ہوئی جا رہی تھی....رام کو افسوس ہوا.....

"اپنی گڑیا کی شادی مجھ سے کرو گی."...؟اس نے پیچھے سے آواز دی.....

"بالکل نہیں.."...وہ چلتے ہوئے بولی تھی...رام مسکرادیا اس کی آنکھیں چمک اٹھیں.....

"اچھا تم شادی کرو گی مجھ سے".....اس نے شرارت سے پوچھا....یہ بات کہہ کر وہ ہمیشہ اسے چڑاتا تھا اور وہ ہمیشہ چڑتی تھی.....اس وقت بھی وہ کھڑی ہو کر زمین پہ متلاشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی رام جانتا تھا وہ اسے مارنے کے لیے کچھ ڈھونڈ رہی ہے پھر اسے فرش پہ ربڑ کا بال نظر آیا جو اس نے اٹھا کر رام کی طرف اچھال دی...وہ جانتی تھی وہ بھاگ جائے گا اور بال اسے نہیں لگے گی لیکن وہ غلط ثابت ہوئی وہ وہیں کھڑا رہا اور بال سیدھا جا کر اس کے منہ پہ لگی...رام تو مسکرادیا مگر وہ شرمندہ ہوئی..یہ سہی تھا اس نے نشانہ درست لگایا مگر اسے یقین تھا وہ بھاگ جائے گا مگر آج وہ پہلی بار کھڑا رہا....اور بال بھی اسے لگ گئی اور وہ غصہ ہونے کی بجائے مسکرا رہا تھا....عروج بھی ان دونوں کے تماشے کو انجوائے کر رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

"تم بھاگے کیوں نہیں بلی جیسی آنکھوں والے"...؟اس نے حیران ہو کر پوچھا

.....

"تاکہ تمہارا بدلہ پورا ہو....."وہ کندھے اچکا کر بولا...وہ سر جھٹک کر ایک بار پھر اپنے گڑیوں والے گھر کے پاس جا رہی تھی جب اندر سے جنت بوا کی آواز آئی

.....

"گڑیا، عروج اندر آجاو....پکوڑے بنائے ہیں."وہ دونوں پر جوش ہو گئیں اور گڑیا رکھ کر اندر جانے لگیں....

"رام کو بھی لیتے آنا..."...دادی کی آواز بھی زور سے گونجی جو رام نے سن لیا....اور اندر کی طرف بھاگا...یہ اس کی اچھی عادت تھی جب تک اسے کچھ کھلانے کے لیے بلایا نہیں جاتا وہ کبھی نہیں جاتا....وہ لاکھ فری تھا لیکن اس معاملے میں اس کے اندر ایک جھجک تھی اور یہ جھجک اس کے اندر اس کی ماں نے پیدا کیا تھا..اس کی پرورش لاجواب تھی.....

دوپہر کا وقت تھا عروج اور گڑیا چپکے سے گھر کے اندر داخل ہوئیں ان کی جھولیاں خوبانی سے بھرے ہوئے تھے ___ جو وہ اپنے ہی باغیچے سے چوری کر کے لائے تھے اور چوری انہوں نے اس لئے کیا تھا کیونکہ وہ ابھی کچے تھے اور اگر پکے بھی ہوتے تب بھی دادی انہیں ہاتھ لگانے نہیں دیتی تھی ___ جیسے وہ خوبانی نہ ہوئے کوئی سونے کا انڈہ دینے والی مرغی ___ اس وقت دوپہر کا وقت تھا کھانے کے بعد سبھی سو چکے ہوں گے یہی سوچ کر وہ باغیچے میں گئیں جہاں بیٹھ کر انہوں نے خوب پیٹ بھرا اور باقی بچا ہوا مال جھولیوں میں ڈال کر گھر لائے تھے یہ سوچ کر کہ بعد میں کھائیں گے _____

www.novelsclubb.com

چھپ وہ اس لیے رہے تھے کیونکہ دادی کا سامنا کرنے پہ انہیں ڈانٹ کے ساتھ لاٹھی کا وار بھی سہنا پڑتا اور اگر سامنا جنت سے ہو جاتا تو وہ دنیا بھر کے اقوال اور احادیث سنا دیتی تھی _____ اور جس سے وہ بچنا چاہ رہے تھے وہی ہوا ___ سامنے

سے جنت بوا آتی نظر آئی دونوں کی ہوائیاں اڑ گئیں اور وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں_____

جنت ان کے پاس آئی اور ایک ایک نظر دونوں پہ ڈال کر اس نے ان دونوں کی جھولیوں کو دیکھا_____

'تم لوگوں کی جھولی میں کیا ہے_"___؟دونوں نے تھوک نگلا_____

"بوا اگر ہم آپ کو بتا دیں کہ ہماری جھولی میں خوبانی ہیں تو آپ ہمیں ڈانٹیں گی____"گڑیا بھرپور معصومیت سے بولی جنت نے اپنی مسکراہٹ چھپائی_____

"اور اگر تم لوگ نہیں بتاو گی تو میں زیادہ ڈانٹوں گی"___وہ مصنوعی غصے سے بولی

___

www.novelsclubb.com

"یہ خوبانی ہیں_"___اب کی بار عروج نے بتایا جیسے پہلے گڑیا نے تو پتا ہی نہیں لگنے دیا___

"تم لوگوں نے چوری کی ہے____"؟وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گئی_ دونوں نے نگاہیں جھکا لیں البتہ انہیں یقین تھا اب جنت کا لیکچر شروع ہو جائے گا____

"نہیں چوری نہیں کی وہ گرے پڑے تھے تو___"_ گڑیا نے جھوٹ بول کر صفائی دینے کی کوشش کی لیکن جنت نے اسے گھور کر "مجھے سب پتا ہے" والی نگاہوں سے دیکھا___ وہ مزید شرمندہ ہو گئی_____

"بس چھوٹی سی چوری کی ہے_"___ وہ گردن جھکائے مدھم آواز میں بولی____ جنت نے اس کے گالوں پہ ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے دیکھا_____

"چوری تو چوری ہے چھوٹی ہو یا بڑی____ اور

چوری کرنا بہت بری بات ہے____ چوری کرنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پکڑا جاتا ہے___ چوری مطلب کسی بھی چیز کو غلط طریقے سے حاصل کرنا اور جو چیز غلط طریقے سے ہم حاصل کر لیں وہ کبھی بھی ہمارے لیے سہی نہیں ہو سکتی___ غلط

راستے کی منزل ہمیشہ غلط ہوتی ہے گڑیا یاد رکھنا___اور تم نے صرف چوری ہی تو نہیں کی تم نے کچے خوبانی توڑ کر نقصان بھی کیا ہے اور جھوٹ بھی بولا ہے___ جھوٹ معلوم ہے کیا ہوتا ہے جھوٹ برف کی طرح ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ پھگل کر ختم ہو سکتی ہے جھوٹ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور جھوٹ بولنے والا کبھی بھی سہی منزل نہیں پا سکتا____اور جھوٹ بولنے والے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے_"___

"مجھے ڈر لگا اگر میں سچ بولوں گی تو آپ مجھے ڈانٹیں گی"____وہ رونے والی شکل بنا کر بولی___

"کچھ بھی ہوتا____لیکن تمہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا جھوٹ بولنا بری بات ہے.... چاہے انسان کتنی مشکل میں ہی کیوں نہ ہو اسے ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا چاہیے. جھوٹ کے پاوں نہیں ہوتا اس لیے یہ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی..اور

www.novelsclubb.com

جھوٹ بولنے والا کبھی نہ کبھی زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر ٹھوکر کھا کر گر ہی جاتا ہے"۔_____

وہ دونوں خاموشی سے اسے سن رہی تھیں___

"چلو میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں___ قادر جیلانی جب چھوٹا سا تھا تبھی اس کی ماں نے اسے تلقین کی تھی کہ زندگی میں کچھ بھی ہو جائے لیکن کبھی جھوٹ مت بولنا___ اور ایک رات وہ کسی قافلے کے ساتھ سفر پہ روانہ تھا اس کی قمیض کے اندر اس کی ماں نے چالیس دینار باندھ دیے تھے___ اچانک اس قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور سبھی سے ان کا مال پیسہ سب چھین لیا___ ایک ڈاکو قادر جیلانی کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگا کیا تمہارے پاس کچھ ہے تو قادر جیلانی کو اپنی ماں کی نصیحت یاد آئی اور اس نے سچ سچ بتا دیا کہ اس کے پاس چالیس دینار ہیں_____ اس آدمی کو یقین نہیں آیا وہ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گیا اور اسے سارا ماجرا سنایا تو ڈاکوؤں کے سردار نے آکر اس کی تلاشی لی___ اور چالیس دینار برآمد کیے___ پھر

www.novelsclubb.com

اس سردار نے قادر جیلانی سے پوچھا تم نے سچ کیوں بولا تم جھوٹ بول کر بھی اپنے دینار بچا سکتے تھے تب قادر جیلانی نے معلوم ہے کیا کہا"____؟

دونوں نے سوالیہ نگاہوں سے جنت کو دیکھا____

"اس نے کہا میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کبھی جھوٹ مت بولنا... یہ بات سن کر سردار کو پچھتاوا ہوا ایک معصوم بچہ سچ بول سکتا ہے اور وک کیا کر رہے تھے تبھی انہوں نے سب کا چھینا ہوا مال واپس کر دیا"____

"یہ تھا سچ کا انعام___ اگر وہ جھوٹ بولتا تو وہ ڈاکو ناں تو خود سیدھے راستے پہ آتا اور نہ ہی وہ کسی کا مال واپس کرتا."....

وہ دونوں بور نظر آنے لگی تھیں جنت کا لیکچر کافی لمبا ہو چکا تھا.....

"شروع شروع میں جب تم غلط کرو گی تو ضمیر تمہیں منع کرے گا___ پھر تمہیں لعنت ملامت کرے گا___ پھر ایک ایسا وقت آئے گا جب ضمیر تمہیں کبھی نہیں روکے گا کیونکہ اس

وقت تمہارے دل پہ تالے پڑ چکے ہوں گے ___ اور انسان کو جب ضمیر کی آواز

سنائی نہ دے تو وہ دنیا کی کوئی آواز نہیں سن سکتا ___ جب وہ خدا سے نہ ڈرے تو وہ کسی سے ڈرے نہ ڈرے کیا فرق پڑتا ہے.

.آئی بات سمجھ میں." ..... عروج اور گڑیا نے سر اثبات میں ہلا دیا.....

جنت نے دونوں کے گال کی چٹیاں کاٹیں اور کھڑی ہو گئی... پھر وہ اندر چلی گئی اور ان دونوں نے اس کے جانے پہ خدا کا شکر ادا کیا اور وہیں آم کے درخت کے نیچے خوبانی کے مزے لینے لگیں.....

****

www.novelsclubb.com

اکشے اپنی بیوی مدھو کو غصے سے ڈانٹ رہا تھا..

تم ایک نمبر کی بے غیرت پتنی (بیوی) ہو." .... رام نے اپنے پتا (باپ) کو اونچی آواز میں چلاتے سنا اور کنچے پھینک کر بھاگتے ہوئے کمرے میں آ گیا ___ جہاں اس

کے پتا بری طرح سے اس کی ماں پہ چلا رہا تھا اور ماں خاموش تھی وہ ہمیشہ ہی خاموش رہتی رام نے کبھی انہیں پتا جی کو جواب دیتے نہیں سنا....

"تم سے وواہ (شادی) میری زندگی کا سب سے بڑا پاپ (گناہ) ہے".....اس کے پتا نے زوردار تھپڑ اس کی ماں کے گالوں پہ مار دیا ماں تب بھی خاموش رہیں...پتا جی کمرے سے باہر نکل گئے وہ دوڑتے ہوئے ماں کے قدموں سے لپٹ گیا.

..مدھو اس کے سر کو سہلانے لگا.....اسے ہمیشہ دکھ ہوتا جب اس کے پتا اس کی ماں پہ چلاتے...اور ماں تھوڑی دیر آنسو بہانے کے بعد پھر سے وہی پہلے جیسی بن جاتیں...پھر سے وہی گھر کے کام کرتیں.....

وہ کئی بار سوچتا ماں بولتی کیوں نہیں وہ بھی پتا جی کی طرح زور سے کیوں نہیں چلاتی لیکن اس سوال کا جواب اسے کبھی نہیں ملا.....جب پہلی بار اس نے پتا کو ماں پہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو وہ حیران ہوا....پتا جی زور زور سے ماں کو مار رہے تھے اور وہ

www.novelsclubb.com

برف کی طرح جم چکی تھیں اسے کافی برا لگا... وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا لیکن پتا جی سے وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس دن پہلی بار اس نے ماں سے پوچھا....

"پتا جی نے آپ کو کیوں مارا اماں"....؟ اس نے معصومیت سے ان کی گود میں سر رکھ کر سوال کیا...."بس یونہی..." وہ دوپٹے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں.....

"پتا جی بہت برے ہیں ناں..."؟ اس نے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھا.....

"ایسا نہیں کہتے رام... وہ برے نہیں ہیں بس زرا غصہ والے ہیں."... اس کی ماں نے اسے تسلی دی تھی لیکن وہ جانتا تھا ماں جھوٹ بول رہی ہے پتا جی بہت برے ہیں.... اس کے بعد اس نے ماں سے کبھی نہیں پوچھا وہ انہیں کیوں مارتے ہیں وہ چپ چاپ کھڑے ہو کر ایک تماشائی کی طرح سب دیکھتے کچھ روکنے یا بدلنے کی ہمت اس آٹھ سال کے لڑکے میں نہیں تھے.. اسے سب برا لگتا لیکن زندگی میں بہت کچھ برا لگتا ہے لیکن سب کچھ بدلا نہیں جا سکتا.... وقت کے ساتھ ساتھ اسے

ہر شے کی عادت ہونے لگی شروع شروع کے کچھ دن اس نے پتا جی کو صرف ماں پہ غصہ کرتے دیکھا ہے لیکن پھر وہ اسے بھی بات بات پہ ڈانٹنے لگتے اور کبھی کبھی اسے مارتے بھی تھے لیکن وہ بھی ضدی تھا وہ جس کام سے منع کرتے وہ بھی جان بوجھ کر وہی کرتا..... وہ اسے جتنا مارتے لیکن وہ اپنی ضد سے کبھی نہیں ہٹتا.... وہ نہ روتا تھا اور نہ جواب دیتا بس خاموشی سے مار کھاتا... ہمیشہ ماں اسے چھڑانے کی کوشش کرتیں اور پھر پتا جی اسے چھوڑ کر ماں کو مارنا شروع کر دیتے یہ بات اسے اور بھی بری لگتی.... وہ چاہتا تھا وہ اسے جتنا ماریں لیکن ماں کو کچھ بھی نہ کہیں... مگر وہ صرف سوچ سکتا تھا کبھی کبھی وہ سوچتا اس کے پاس کوئی جادو کی چھڑی ہوتی یا اللہ دین کا کوئی چراغ ہوتا جیسا گڑیا کی دادی کہانیوں میں بتاتی تھی جس سے وہ سب ٹھیک کرتا..... لیکن اصل زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا نہ جادو کی چھڑی اور نہ ہی اللہ دین کا چراغ یہاں سب خود اپنے بازوؤں سے حاصل کرنا ہوتا ہے.....

www.novelsclubb.com

مدھو اور اکشے اگروال کی شادی دس سال پہلے ہوئی تھی مدھو اس سے پہلی بار رکشے میں ملی. وہ دونوں بھارت کے ایک گاؤں درگا نگر میں رہتے تھے..اکشے رکشہ چلاتا تھا اور وہیں سے ہی ان کی دوستی کا آغاز ہو گیا...اور پھر رفتہ رفتہ دوستی محبت میں بدل گئی پھر ایک دن اکشے نے اسے شادی کے لئے پرپوز کیا...اور مدھو نے یہ بات اپنے گھر والوں تک پہنچائی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا...انکار کی وجہ جہاں ذات اور برداری تھی وہیں انہیں اس بات پہ بھی انکار تھا اکشے آٹو چلاتا ہے جبکہ ان کا شہر میں ایک بہت بڑا نام تھا...جسے وہ یوں گوانا نہیں چاہتے تھے..جوانی کا پہلا پیار تھا اور پہلے پیار کا نشہ ہی کچھ ایسا ہوتا ہے دیکھنے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھن جاتی ہے یہی ان کے ساتھ بھی ہوا....جب انہیں ہر راستہ بند نظر آیا تو اکشے کے کہنے پہ ہی ان دونوں نے بھاگنے کا فیصلہ کیا....مگر یہ فیصلہ اتنا آسان نہیں تھا وہ گھر سے تو بھاگی مگر بھاگنے کے بعد اس کے گھر والوں کو علم ہو گیا...اب جو لوگ سوسائٹی میں اتنا اونچا نام رکھتے تھے وہ یہ کیسے برداشت کرتے ان کی بیٹی بھاگ گئی.

www.novelsclubb.com

...انہوں نے اپنے اثر ورسوخ کا خوب استعمال کیا جہاں تک کر سکتے تھے ان کی پہنچ کافی دور تک اور کافی بلندی تک تھی.. وہ اکشے اور مدھو کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جاتے اگر وہ بھارت میں ہوتے.... وہ دونوں تو اپنا تھوڑا بہت ساز و سامان لے کر ریل گاڑی کے اوپر (اس دور میں آمد رفت کے لیے زیادہ ریل گاڑی کا استعمال ہوتا تھا) پاکستان چلے آئے. یہاں آنے کے بعد انہیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا. ..اجنبی ملک تھا اجنبی لوگ.. وہ کسی کو جانتے بھی نہیں تھے یہاں قدم قدم پر ٹھوکریں ان کی منتظر تھیں. پھر بھی انہیں اپنے فیصلے پہ پچھتاوا نہیں تھا.... کچھ دن تک تو ان کے پاس رہنے کے لیے پیسے وغیرہ تھے لیکن بعد میں اکشے نے دماغ کا استعمال کر کے ایک بہت بڑے وکیل کے بنگلے پہ کام کرنا شروع کر دیا.. مدھو بھی اس کے ساتھ تھی یہاں سب سے بڑی بات تو یہ تھی انہیں شہریت قومیت کے ساتھ ساتھ اپنا مذہب بھی سب سے چھپانا تھا... وہ اگر

******

دس بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے... آیت اس وقت سٹی پارک کے ایک بنچ پر بیٹھی تھی.... اور بار بار موبائل پہ ٹائم دیکھ رہی تھی.. وہ اس وقت نیلے فراک میں ملبوس تھی کاندھوں پہ سفید دوپٹہ تھا... بالوں کو پونی میں قید کر کے وہ پیچھے کندھے پہ دھکیل چکی تھی.. اس کے چہرے سے ہی اضطراب واضح نظر آرہا تھا. اس نے روحل کو اسی پارک میں ملنے کے لیے بلایا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا... اور اس لیے نہیں آیا کیونکہ مقررہ وقت سے وہ بیس منٹ پہلے آئی تھی اور پہلے اس لیے آئی تھی کیونکہ اس کے دل دماغ پہ ایک بوجھ تھا.....

مگر وہ ڈر بھی بہت رہی تھی اسے نہیں معلوم تھا آگے کیا ہونے والا ہے وہ جو کرنے آئی تھی وہ کافی حد تک رسکی کام تھا لیکن کچھ کام رسک لیے بنا نہیں ہو سکتے.....

www.novelsclubb.com

بہر حال یہ تو اسے کرنا ہی تھا وہ اپنے لندن جانے والے خواب کے ساتھ سمجھوتہ کبھی نہیں کر سکتی تھی اور حالیہ دور میں اس کی راہ کی رکاوٹ یہی رشتہ تھا___

اس نے بے تابی سے ایک بار پھر وقت کو دیکھا___ صرف پانچ منٹ ہی وقت آگے بڑھا___ پتا نہیں کبھی کبھی گھڑی کی سوئیاں اتنی سست ہو جاتی ہیں یا انسان بہت تیز ہو جاتا ہے___ بہر حال وقت انسان کا محتاج نہیں ہے انسان کو وقت کے ساتھ ساتھ چلنا پڑتا ہے_____

پارک میں بیٹھے لوگ کھیلتے بچے___ وہ درخت جس کے سائے تلے وہ بیٹھی تھی پہلی بار ان سب سے وہ الجھن محسوس کرنے لگی___ جب کچھ اچھا نہیں ہوتا تو کچھ اچھا نہیں لگتا___

اور اس وقت جب موبائل نے وقت مکمل ہونے کی اطلاع دی تبھی اسے پارک کے دروازے سے ہی ایک شخص اپنی طرف آتا دکھائی دیا_____

www.novelsclubb.com

جانے وہ کھڑی کیوں ہو گئی___ اس کے چلنے کا انداز کافی حد تک متاثر کون تھا ___ آنکھوں پہ سن گلاسز چڑھائے ہوئے تھے اس نے_____ ہلکی سی چھوٹی داڑھی

اور درمیانہ قد____ کافی گڈ لکنگ تھا___ لیکن اس حد تک بھی نہیں جہاں تک مما نے تعریف کی___

اس نے پاس آتے ہی اسے سلام کیا سلام کا جواب دینے کے بعد آیت نے اسے بیٹھنے کی آفر کی وہ بے تکلفی سے بیٹھ گیا وہ بھی جھجکتے ہوئے بیٹھ گئی سامنے والا بندہ کافی پر اعتماد نظر آ رہا تھا لیکن اسے اپنا اعتماد کیوں رخصت ہوتا نظر آیا وہ چاہ کر بھی پہلے جیسا خود کو ریلکس نہیں کر پا رہی تھی____

دل کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی جو بات وہ کہنے جا رہی تھی اس کے لیے اسے ہر قسم کے ری ایکشن کے لیے تیار ہونا تھا_____

وہ اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ملنے کے لیے اس نے بلایا تھا تو بات بھی اس نے ہی شروع کرنی تھی___ اگر وہ لندن کے خواب کو الگ رکھ کر سوچتی تو اس میں بظاہر کوئی خامی نہیں تھی وہ ایک اچھا جیون ساتھی ہو سکتا تھا___ لیکن لندن جانے کا خواب ہر شے کے بیچ میں آ رہا تھا_

کچھ سیکنڈز اسے دیکھنے کے بعد اس نے گلہ کھنگار کر بات شروع کرنے کی کوشش کی____ اور وہ خود کو پہلے کی نسبت پر سکون کر چکی تھی____

"دیکھے جو بات میں کہنے جا رہی ہوں ہو سکتا ہے آپ کو عجیب لگے یا آپ کو برا لگے لیکن مجھے یقین ہے آپ میری مجبوری سمجھیں گے"____

بنا تمہید کے ہی اس نے صاف صاف بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا___ وہ غور سے اسے سن رہا تھا اور اس کے منہ سے نکلنے والے اگلے جملے کا منتظر نظر آ رہا تھا...

"میں آپ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتی... یہ رشتہ میرے گھر والے میری مرضی کے خلاف کر رہے ہیں جس شخص کو میں نے دیکھا نہیں جس سے ملی نہیں اس کے ساتھ میں اپنی زندگی کبھی نہیں گزار سکتی".....

لمحہ بھر کو وہ رکی اس کے تاثرات دیکھنے کے لیے وہ تھوڑا غمگیں نظر آ رہا تھا ..... لیکن وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولی.....

"میں ایک پڑھی لکھی لڑکی ہوں اور ہمارے مذہب میں لڑکی کو بھی اپنی مرضی کا شوہر چننے کا اتنا ہی اختیار ہے جتنا ایک لڑکے کو ہے یہ مت سوچیے گا آپ اگر پیچھے نہیں ہٹیں گے تو یہ رشتہ ہو جائے گا.. میں آپ کے ساتھ شادی کبھی بھی نہیں کروں گی اگر آپ منع نہیں کریں گے تب بھی نہیں....اور مجھے لگتا ہے آپ بھی پڑھے لکھے ان فضول کے جھیملوں میں پڑ کر اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے...بعد کے مسائل سے بہتر ہے ابھی سے ہی اس راستے پہ نہ چلا جائے جس کی منزل نہیں. ...."...

اپنی بات پوری کر کے وہ خاموش ہوئی....اور اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی ....کافی دیر تک وہ بھی ہونٹ بھینچے خاموش رہا..پھر اس کے موبائل پہ بیپ ہوئی شاید کوئی میسج آیا تھا جسے اوپن کر کے وہ پڑھنے لگا...وہ اس پر سے نگاہیں ہٹا کر بظاہر ادھر ادھر دیکھنے لگی....

www.novelsclubb.com

"کیا آپ صرف اس وجہ سے یہ رشتہ نہیں کرنا چاہتیں کیونکہ آپ مجھے پسند نہیں کرتیں...."؟اس نے موبائل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے پوچھا تھا.....

"نہیں کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں."...

اس نے سراسر جھوٹ بولا. یہ ترپ کا وہ آخری پتا تھا جس پہ اس بازی کی جیت یا ہار کا فیصلہ ہونا تھا...

اس کے پاس ہی درخت کے اوپر ایک پرندہ پھڑ پھڑاتا ہوا زمین پہ آ گرا اور پھر اڑتا ہوا ایک بار پھر خلا سے باتیں کرنے لگا....اس نے روحل کے چہرے کو مرجھاتے دیکھا....اس نے مٹھیاں بھینچ لیے....اسے غصہ تھا یا غم وہ سمجھ نہ سکی.....

"اوکے میں آئندہ آپ کے راستے میں نہیں آؤں گا."...

وہ اٹھ کھڑا ہوا...وہ بھی پرس سنبھالتی کھڑی ہو گئی اس نے سن گلاسز لگائے جبکہ آیت نے اسے مشکور نگاہوں سے مسکرا کر دیکھا...جو اس نے سوچا بھی نہیں تھا وہ

ہو گیا... سامنے کھڑا شخص حساس تھا سلجھا ہوا تھا عقل مند تھا یا بے وقوف وہ بالکل بھی نہیں جان سکی.....

وہ ایک قدم الٹا چلتا ہوا گھوما.... آیت کو کچھ یاد آیا...

"چوڑیوں کے لیے تھینکس."..... وہ جاتے جاتے رک گیا.. اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا...

"چوڑیاں..."؟ اس نے سن گلاسز اتارتے ہوئے حیران ہو کر سوالیہ انداز میں لفظ دہرایا.....

"ہاں جو وہ آپ نے دیں تھیں مطلب پھینکی تھیں بائی دی وے تھینکس."

.....

اس کے ماتھے پہ بل پڑتے ہوئے دکھائی دیے...

www.novelsclubb.com

"میں نے کوئی چوڑیاں نہیں دی تھیں آپ کو..."اب کی بار حیران ہونے کی باری آیت کی تھی....

جواب دے کر وہ رکا نہیں...لمبے لمبے ڈگ بھرتا پارک سے باہر نکل گیا جب کہ وہ وہیں کھڑی تھی..ایک نئی سوچ ایک نئی الجھن کے ساتھ....؟

پھر سے ایک نیا سوال جنم لینے لگا اگر وہ چوڑیاں اس نے نہیں بھیجیں تو پھر.

.....؟

وہ اگر کوئی خواب تھا تو کوئی بہت ہی خوبصورت خواب تھا اگر حقیقت تھی تو اس سے حسین حقیقت کوئی ہو ہی نہیں سکتی لیکن خواب تو بند آنکھوں سے دیکھے جاتے ہیں جبکہ اس کی آنکھیں تو کھلی تھیں اور اسے سب کچھ نظر آ رہا تھا.....

اس نے آنکھوں کو مسلتے ہوئے بے یقینی سے سامنے والے منظر پر یقین کرنے کی کوشش کی اور بس ایک لمحہ لگا تھا اسے یقین آنے میں _____ اور اگلے ہی پل اس نے مسکراتے ہوئے دائیں بائیں اپنے ہاتھ ایسے پھیلائے جیسے شاہین اپنے پر پھیلاتا ہے.....

اور پھر ایڑی پر زور دے کر دائرے کی صورت میں گول گول گھومی....اس کا سیاہ فراک بھی اس کے ساتھ گھومنے لگا.....

"یاہو.....میں آگئی لندن....." وہ اتنی زور سے چلائی کہ ائیر پورٹ پہ کھڑے سیکڑوں کے حساب سے وہ انگریز اور سیاہ فام لوگ اسے دیکھنے پر مجبور ہو گئے....وہ انگلینڈ کے سب سے بڑے شہر کی سب سے بڑے ائیر پورٹ کے اندر کھڑی تھی.

.....

www.novelsclubb.com

انگلینڈ کی سرزمین کو وہ اپنے پاوں تلے محسوس کر رہی تھی....آس پاس گزرتے لوگوں کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہونے لگا لیکن رک کر اس پاکستانی لڑکی کا تماشا دیکھتے اتنی فرصت کسی کو نہ تھی.....

میں نے کہا تھا ناں میں آؤں گی تیری جاگیر پر.....

اس نے اتنی ہی زور سے کہا جتنی زور سے وہ چیخ مار چکی تھی...پھر اس کے منہ سے ایک بے اختیار قہقہہ گونج اٹھا....

خواب اتنے بھی حسین ہوتے ہیں اور یوں بھی پورے ہو جاتے ہیں یہ اس نے نہیں سوچا تھا سب کتنا آسان تھا...وہ اس وقت اپنے خوابوں کے شہر اپنے سپنوں کے لندن کھڑی تھی...

www.novelsclubb.com

دنیا کے اتنے بڑے ائیر پورٹ میں ہزاروں انگریزوں کے درمیان میں کھڑی وہ پاکستانی لڑکی سب سے نمایاں تھی اس وقت وہ سیاہ جالی دار آستینوں والے فراک

میں ملبوس تھی....دوپٹہ گردن میں رسی کے انداز میں پڑا ہوا تھا اس کا دراز قد اور پتلی جسامت تقریباً سبھی کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا.....

مگر وہ سب سے بے نیاز کسی پاگل کی طرح عمارت کے اندر آرائش وزیبائش کو اور وہاں ٹہلتے لوگوں کو دیکھنے میں مصروف تھی....

"Excuse me You are Ayat From Pakistan"

(آپ آیت ہیں پاکستان سے)

اسے اپنے پاس ہی کسی لڑکی کی آواز سنائی دی وہ گھومی اور اس کی نگاہیں اس لڑکی کے چہرے سے ٹکرائیں بے اختیار اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی...

وہ کوئی سیاہ فام تھی بڑے بڑے موٹے موٹے ہونٹ..چھوٹے سے بال....آواز کے علاوہ کسی بھی انداز سے وہ لڑکی نہیں لگتی تھی.....

اس کے ہاتھ میں آیت نام کی تختی تھی...

www.novelsclubb.com

(اف... تو یہ نمونے انگلینڈ میں بھی ہوتے ہیں)

وہ شاید یونیورسٹی کی طرف سے آئی تھی جس میں اس نے اپلائی کیا تھا...

وہ سیاہ فام لڑکی آگے آگے چل رہی تھی اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چل کم اور ادھر ادھر زیادہ دیکھ رہی تھی... کئی بار وہ لوگوں سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی

.....پھر وہ ائیر پورٹ کے اندرونی احاطے سے باہر نکل آئے..

اس نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا کئی گھنٹوں بعد اسے آسمان دیکھنا نصیب ہوا تھا....آسمان بالکل ویسا تھا جیسے پاکستان میں ہوتا تھا اور یہ وہ واحد چیز تھی جو مشابہت رکھتی تھی ورنہ وہاں کی ایک ایک چیز مختلف تھی....

اس کا دل چاہا زور سے چیخ چیخ کر آسمان کو بتا دے میں انگلینڈ آگئی ہوں...کالے بادلوں کو...اڑتے پرندوں کو.....لندن کی بڑی بڑی عمارتوں کو.....

پھر اس نے ایسا کیا بھی.. جانے کیوں وہ خود بھی قابو نہ رکھ سکی اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ لندن کی فضا میں گونج اٹھی.....

اس سیاہ فام لڑکی نے مڑ کر تشویش سے اسے دیکھا.. یہ پاکستانی اس کے لیے ہمیشہ عجیب ہوتے تھے..

"?...What Happened"

اس نے ناگواری سے پوچھا.....

"....Nothing"

وہ خجالت سے مسکراتی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی حالانکہ ابھی اس کا قید ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ وہاں کی ایک ایک چیز کو چھو کر محسوس کرنا چاہتی تھی.... لیکن خیر ابھی بہت وقت تھا لندن کو دل اور آنکھوں میں قید کرنے کے لیے.....

لندن اس کا خواب تھا اور یہ اس خواب کی تعبیر.. ایک ہفتہ پہلے جب اس نے روحل کو رشتے کے لیے منع کیا تھا تو گھر میں اس موضوع پہ دوبارہ بات نہیں کی گئی اسے سر سے منوں بوجھ ہٹتا دکھائی دیا... گلے کا کانٹا وہ نکال چکی تھی لیکن لندن جانے والی بات ابھی بھی وہیں کھڑی تھی... مما نے وعدہ کیا تھا وہ ابو سے بات کریں گی لیکن بات کرنے کی ان کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی ابو ہمیشہ سے ہی کچھ سخت مزاج اور غصیلے تھے...

مما بہت ڈرتی تھیں ان سے... لیکن وہ اٹھتے بیٹھتے مما کو ان کا وعدہ یاد دلاتی بہر حال ایک دن عمارہ بیگم نے اپنے اندر ہمت پیدا کر کے بات کرنے کی ٹھانی...

وہ ان کی بیٹی تھی اور سب سے پیاری بھی والدین اولاد کی خوشی کے لیے آخری حد کو بھی چھو لیتے ہیں تو وہ کیوں نہ کرتیں.... اولاد کی محبت ہے ہی ایسی ظالم شے.....

www.novelsclubb.com

مگر جس دن انہوں نے آیت کے ابو سے بات کی تو ان کی سوچ کے مطابق وہ بھڑک اٹھے...ان کا بھڑکنا لازمی تھا وہ اکیلی بیٹی کو بیرون ملک بھیجنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے...ہر بات کے بیچ میں ذات برادری حائل رہی....

عمارہ بیگم کافی دیر تک تحمل مزاجی اور رسانیت کے ساتھ ان سے بحث کرتی رہیں ..وہ یہ کہہ کر ان کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنے لگیں...

کہ گاوں والے ان پہ فخر کریں گے ان کی بیٹی لندن سے پڑھ کر آئی ہے....

ان کی عزت ہو گی کتنا اونچا نام ہو گا...جس گاوں میں کسی لڑکے نے بھی لندن میں تعلیم حاصل نہیں کی وہاں ہماری بیٹی تعلیم حاصل کر کے ہماری عزت کو چار چاند لگائے گی.....اور بھی کچھ ایسی باتیں وہ ان کے دماغ میں ڈالتی رہیں...شوہر تھا ان کا ساری زندگی ساتھ گزرا تھا ان سے بڑھ کر ان کے مزاج کو کون سمجھ سکتا تھا.

.....

وہ سوچ میں ضرور پڑ گئے لیکن پوری طرح رضامند نہیں ہوئے..اور ایسے ہی کچھ دن مزید کوششوں کے بعد انہوں نے ان کو مطمئن کر ہی لیا....آیت اتنی ہی خوش تھی جتنا اسے ہونا چاہیے تھا.....

اس کی ٹکٹ ہو گئی پاسپورٹ بنا..یہ سب ایک سپنا لگ رہا تھا اسے....اس نے اسی دن سے ہی سامان کو پیک کرنا شروع کیا...اس کے قدم گویا زمین پہ ہی نہیں ٹک رہے تھے.....

اور وقت کی سوئیوں نے زندگی کو تھوڑا آگے دھکیلا اور وہ دن بھی آ گیا جب وہ پاکستان ایئرپورٹ پر کھڑی تھی...اسے وداع کرنے اس وقت مما ابو اور اس کی بہن آئے تھے...اسے اس وقت سب کچھ اچھا لگ رہا تھا...آخری بار اسے اللہ حافظ کہتے وقت اس کے باپ نے اسے کرختگی کے ساتھ کچھ نصیحتیں کی تھیں....

تمہیں معلوم ہے آج تک ہمارے خاندان میں کوئی بیرون ملک نہیں گیا ہم تمہیں رعایت دے رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں تم ہماری عزت اور ہمارے بھروسے کا

www.novelsclubb.com

خون کرو... بہت یقین کے ساتھ تمہیں بھیج رہے ہیں ہمارا یقین کبھی مت توڑنا.....

اس وقت وہ اتنی خوش تھی کہ اسے اپنے باپ کی نصیحت بھی بری نہیں لگی جو اسے ہمیشہ سے ہی برے لگتے تھے.....

پھر یوں ہوا خوابوں خیالوں میں رہنے والی وہ دیوانی سی لڑکی لندن پہنچ گئی... وہ سیاہ فام لڑکی گاڑی خود ڈرائیو کر رہی تھی اور وہ پچھلی سیٹ پہ بیٹھی منہ کھولے سڑکوں کو اور بڑی بڑی عمارتوں کو دیکھ رہی تھی..... ٹی وی ڈراموں میں دیکھنا الگ بات تھی لیکن سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا کس قدر دلکش تھا یہ کوئی آیت سے ہی پوچھتا.....

www.novelsclubb.com

اس کی بڑی بڑی آنکھیں ان خوبصورت مناظر کو اپنے اندر قید کرنے کی کوشش کر رہی تھیں... اسے روڈ پہ ایک چھوٹے بالوں والی بوڑھی نظر آئی.... جس نے جینز

کے اوپر ٹی شرٹ پہنی تھی وہ اس لباس میں کافی عجیب لگ رہی تھی.. وہ کافی دیر تک اسے دیکھ کر مسکراتی رہی.....

وہ سیاہ فام لڑکی البتہ بے نیازی سے ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھی...

دوسرے ملکوں سے آئے لوگ کیسے پاگل ہو جاتے ہیں یہ تجربہ وہ پہلے بھی کافی بار کر چکی تھی خصوصاً پاکستانیوں کے بارے میں وہ کچھ اچھے خیالات نہیں رکھتی تھی.....

اور ایسے ہی ایک آدھ بار اس نے بیک ویو مرر میں سے اس عجیب احمق لڑکی کو دیکھا جو ونڈو سے زرافے کی طرح سر باہر نکال کر جانے کیا کھوجنے میں مصروف تھی.....

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک عالیشان اونچی بلڈنگ کے سامنے آکر رک گئی. وہ منہ کھولے حیرت سے ایسے بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سامنے ہزار سال پرانا ڈائنوسار کا مجسمہ رکھا ہوا ہو.... سیاہ فام لڑکی نے اسے تین بار آواز دی مگر وہ بنا سانس لیے

یونیورسٹی کی عمارت کو دیکھے جا رہی تھی.... لندن کی بڑی بڑی عمارتوں کے درمیان میں وہ عمارت ایک شان سے سر اٹھائے کھڑی نظر آ رہی تھی... سب سے الگ سب سے منفرد....

"ایکسکیوزمی...."..اس لڑکی نے زور سے گاڑی پہ ہاتھ مار کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی اور وہ ہوش میں بھی مکمل طور پر نہیں آئی اس لیے ونڈو کھول کر نکلنے کی بجائے کھڑکی سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی....اس سیاہ فام کو وہ واقعی پاگل لگی اس نے ونڈو کو اوپن کیا اور وہ شرمندہ شرمندہ سی باہر نکلی.....

وہ بالکل اس عمارت کے سامنے کھڑی تھی اس عمارت کی قد اس کی قد سے کہیں زیادہ اونچی تھی... جب پیسہ ہو تو کیا نہیں ہوتا... کاغذ کے وہ ٹکڑے واقعی بہت طاقتور تھے.....

پھر اچانک اسے اپنا بیگ یاد آیا وہ دوڑتی ہوئی ڈگی سے بیگ نکالنے لگی جو کافی حد تک بھاری لگی اسے... مما نے ٹھوس ٹھوس کر اس میں جو دنیا جہان کی چیزیں بھری

www.novelsclubb.com

تھیں ان سے بیگ کو بھاری ہی ہونا تھا...بیگ کو نکال کر اس نے ایک امید بھری نگاہ سے اس لڑکی کو دیکھا. اگر اس وقت وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ لڑکی بیگ اٹھانے میں اس کی مدد کرے گی تو وہ احمق ترین تھی یہ پاکستان نہیں تھا جہاں مروت کے ڈھول پہن کر لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتا وہ اس وقت لندن میں کھڑی تھی جہاں جس کا کام اسی کو ساجھے کے تحت کام ہوتا تھا.....

اس غصے سے گھور کر دیکھنے کے بعد وہ اپنا بیگ گھسیٹی اندر داخل ہوئی...اور اندر آ کر وہ ایک بار پھر برف بن گئی....ہزاروں فیٹ دور دور تک پھیلا وہ خوبصورت لان، وہ بڑا سا خوبصورت تالاب، وہ فوراہ، وہ خوبصورت سرسبز گھاس، وہ پھولوں کے باغ.....

www.novelsclubb.com

آہ کیا منظر تھا...وہ بھاری بیگ کو کھینچتی گھاس کے درمیان بنے راستے سے سامنے والی بلڈنگ میں جا رہی تھی. اس عمارت کے اندر بھی کئی اور عمارتیں تھیں

آس پاس گھاس پہ بیٹھے ہوئے سٹوڈنٹس آنکھیں اٹھا اٹھا کر اس پاکستانی لڑکی کو دیکھ رہے تھے...

مگر وہ انہیں نہیں اس وسیع و عریض خوبصورت عمارت کو دیکھے جا رہی تھی جو اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت تھی...نیٹ پہ جو تصاویر اس نے دیکھی تھیں وہ تو کچھ بھی نہیں تھیں اس لائیو منظر کے سامنے جو اس کی کالی کالی آنکھیں دیکھ رہی تھیں....

وہ سیاہ فام لڑکی رک رک کر اسے گھور کر دیکھتی اور وہ خجل سے سر جھٹک کر پھر سے چلنے لگتی.

ہونہہ ایک تو بیگ نہیں اٹھاتی کم بخت اور اوپر سے کچھ دیکھنے بھی نہیں دیتی...یہ تو روز دیکھتی ہو گی میں دیکھوں یا نہ دیکھوں اسے کیا پرواہ.....

وہ بری طرح زچ ہو کر سوچنے لگی.....

وہ اسے دوسری منزل پہ ایک کمرے میں لے آئی... وہ بیگ کے ساتھ اس کمرے تک کیسے پہنچی یہ بڑی لمبی کہانی ہے... وہ کمرہ کافی بڑا اور خوبصورت تھا یہ سرسری سا دیکھنے پہ ہی اسے اندازہ ہوا.... لیکن پہلے کی طرح وہ منہ کھولے دیکھنے نہیں کھڑی ہوئی بس اس لڑکی سے کچھ انفارمیشن لینے لگی.....

انفارمیشن کے مطابق اسے اپنا کھانا خود بنانا تھا یہ پہلا دھچکا تھا... اچھی سی لنچ کا خواب پھر سے اڑ گیا....

دوسرا دھچکا اسے تب لگا جب اسے بتایا گیا اس کمرے میں وہ اکیلی نہیں ہے... اور تیسرا دھچکا سب سے زیادہ خطرناک تھا اس کے مطابق اس کمرے میں ایک اور افریقن لڑکا بھی اس کے ساتھ رہے گا.... وہ منہ کھولے بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی یہ کیسے ممکن تھا وہ اپنا کمرہ کسی لڑکے کے ساتھ کیسے شئر کرتی.

.... تھوڑی سی مزید انفارمیشن دینے کے بعد وہ گدھے کے سر سینگ والے محاورے کی طرح غائب ہوئی.... کافی عجلت میں لگ رہی تھی.... لیکن اس کی

www.novelsclubb.com

سب سوچوں کے درمیان یہی ایک سوچ آرہا تھا وہ کسی لڑکے کے ساتھ کیسے رہے گی.... یہ تو ناممکن سی بات تھی... اس لڑکی کے سامنے وہ اس لیے کچھ نہیں بولی کیونکہ ان کے لیے یہ غیر معمولی بات نہیں تھی.. مگر اس پاکستانی لڑکی کے لیے یہ سب سے بڑا مسئلہ تھا.....

شام کا وقت ہو رہا تھا سورج کی سنہری سنہری روشنی پورے لندن کو اپنے رنگ میں رنگ رہی تھی.. وہ شال اوڑھے کھڑکی کے پاس کھڑی نیچے کے منظر کو دیکھ رہی تھی کبھی کبھی زندگی کتنی حسین لگتی ہے عام لوگ بھی کتنے خوبصورت لگنے لگتے ہیں.. جیسے اس وقت وہاں سے نظر آتے وہ سٹوڈنٹس، وہ پھولوں کو پانی دیتے مالی، آسمان پہ گول گول چکر کاٹتے وہ رنگ برنگے پرندے.... ایک گھنٹے سے وہ وہاں کھڑی سب دیکھ رہی تھی لیکن ابھی بھی اس کا دل نہیں بھرا ایسے خوبصورت مناظر

www.novelsclubb.com

سے بھی بھلا کسی کا دل بھر سکتا ہے.... لندن تو لندن ہے لندن کی کیا ہی بات ہے.....

اسے بھوک کا احساس ہوا.. ائیر پورٹ سے یہاں آ کر بھی اس نے کچھ نہیں کھایا اور وہ سیاہ فام عادتاً کچھ ایسی بد اخلاق واقع ہوئی اس نے ایک بار مروتا بھی نہیں پوچھا کچھ کھاو گی.....

وہ جو پاکستان سے بڑے بڑے لنچ کا سوچ کر نکلی تھی اس کی ہر سوچ پر پانی پھر چکا تھا.... اس لڑکی نے صرف اتنا بتایا یہ کچن ہے یہ سامان اور یہ ہو تم..... اب آگے تم جانو تمہارا کام جائے اور وہ ایسے بھاگی جیسے اس کے پیچھے افریقہ کے کوئی شکاری کتے پڑ گئے ہوں.....

www.novelsclubb.com

انداز سے ایسا لگ رہا تھا وہ صبح سے جان چھڑانے کے چکروں میں تھی.....

اف اگر اتنی ہی بد اخلاق تھی تو ائیر پورٹ تک ہی کیوں آئی وہ وہاں سے یہاں خود بھی آسکتی تھی اس نے غصے سے سوچا اور کچن میں چلی آئی.... کچن کیا تھا کمرے سے اٹیچ ایک چھوٹا سا حصہ جسے کچن کی شکل دے رکھی تھی انہوں نے.....

پورا آدھا گھنٹہ وہ چیزوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھتی رہی جیسے کچن میں نہیں کسی میوزم میں پہنچ گئی ہو... ایک چیز مختلف... وہ جتنی ہی پڑھی لکھی اور ماڈرن کیوں نہ تھی یہاں آکر اس کی بھی عقل دنگ ہو رہی تھی.... نئ نئ چیزیں اور انہیں استعمال کرنے کے بھی نئے نئے طریقے..... اسے سامنے منی فریج نظر آئی جیسے پاکستان میں چھوٹے واٹر فلٹر مشین ہوتے ہیں... اس وقت اس نے شدت سے دعا کی کاش فریج میں سے کچھ بنا بنایا مل جائے مگر وہ ایک حقیقی فریج تھی کسی ڈرامے کا نہیں. ..البتہ اگر ڈرامے کا ہوتا تو وہاں ڈھیر ساری فروٹس کے ساتھ ساتھ کئ قسم کے سالن بھی ہوتے مگر افسوس اس فریج میں کچے گوشت کے علاوہ کچھ نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

اس گوشت کو دیکھا وہ بھی کچھ الگ قسم کا محسوس ہوا جانے کس چیز کا تھا اسے مفت میں ہی کراہت ہونے لگی....

انہیں واپس اپنی جگہ پر رکھ کر اس نے فریج کو ڈھکن بند کر دیا...اور کاونٹر کی طرف گھومی سامنے چولہا رکھا تھا اور اس نے چولہے کے بٹن کو آن کیا..اور متلاشی نگاہوں سے ہر طرف کا جائزہ لے کر کھانے کے لیے کچھ ڈھونڈنے لگی....الماری پر بھی کئی قسم کے مثالہ جات رکھے تھے مگر کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا....اس سیاہ فام لڑکی نے اسے یہ بتایا کہ اسے کھانا خود بنانا ہے مگر اس نے یہ نہیں بتایا سامان بھی اسے ہی خود ہی منگوانا ہے..

وہ بیچاری خواہ مخواہ ہی لندن کی تعریف کر رہی تھی اتنے بڑے ملک کے اتنے بڑے شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں کھانا خود بنانا تھا...لو یہ انسانیت ہے پتا نہیں یہ انگریز چاہتے کیا ہیں.... خیر کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا مگر وہ چائے تو بنا ہی سکتی تھی ناں... چینی تو وہ سکینڈز میں پا چکی تھی لیکن اب پتی کی تلاش تھی...اس لڑکی

www.novelsclubb.com

نے بتایا یہاں ایک افریقن لڑکا بھی ہوتا ہے پتا نہیں وہ انسان تھا یہ جانور ہر چیز ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں... پورے کچن کی بینڈ بجی ہوئی تھی. دو چار گالیاں اسے نوازنے کے بعد وہ پھر سے پتی کی تلاش میں لگ گئی.... مگر اس وقت پتی اور عید کے چاند میں کوئی فرق نظر نہیں آ رہا تھا.. چلو میری قسمت بنا پتی والی چائے ہی بنا لیتی ہوں. جب وہ کافی دیر تک ڈھونڈنے میں ناکام نظر آئی تبھی کندھے اچکا کر بولی.. سردی کا زور بڑھتا جا رہا تھا اس نے سیاہ شیشے والے شال کو اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ لیا اور ایک برتن میں پانی ڈال کر چولہے پہ رکھ دیا....

اس کے بعد وہ مشن ماچس سرچ میں لگ گئی.. اسے تلاشنا بھی اتنا ہی مشکل تھا جتنا پتی کو.. مگر وہ ایک ضروری ایٹم تھا ہونا تو چاہیے تھا.. اس لیے اس نے امید نہیں چھوڑی اور سٹول کے ذریعے اوپر نیچے ہو کر اس نے ایک ایک خانہ دیکھ لیا نہ ماچس ملا اور نہ ہی اسے ملنا تھا.. اسے پہلی بار اپنے آپ پر ترس آیا.. یہ خواہشات انسان کو کہاں سے کہاں لے آتی ہیں یہی تو انسان کو زندگی سے موت تک کا سفر بھلا دیتی

www.novelsclubb.com

ہیں...اس کی خوش قسمتی تھی یا خدا کو اس پہ ترس آ گیا جب اس کی نظر چولہے پہ رکھے پستول پر پڑی..پہلے وہ چونکی پھر بدک کر پیچھے ہٹی اور پھر ذہن کو استعمال کرتے ہوئے اسے یاد آیا یہ پستول نما ماچس پاکستان میں بھی ہوتے ہیں... لیکن اس کا شیپ بالکل اصل پستول جیسا تھا اس لیے وہ ڈر رہی تھی کہیں اصلی پستول ہی نہ ہو....وہ اسے ہاتھ میں اٹھا کر دیکھنے لگی تھوڑا بھاری محسوس ہوا اس کے شک کو تقویت ملی.....

ہاتھ میں لینے کے باوجود بھی وہ ٹریگر دبانے سے ڈر رہی تھی..پھر اس نے کچھ یوں کیا کانوں میں بھر بھر کے روئی ٹھوس لی اور پستول کا رخ آسمان کی طرف کیا...ٹریگر دبانے سے پہلے وہ بسم اللہ پڑھنا نہیں بھولی...نہ کوئی دھماکہ ہوا نہ کوئی گولی چلی بس ہلکا سا آواز پیدا ہوا اسے تھوڑا حوصلہ ملا...یہ عمل تین چار بار کرنے کے بعد جب وہ مکمل طور پر یہ جاننے میں کامیاب ہوئی کہ وہ کوئی پستول نہیں ہے تو اس نے اس کا رخ چولہے کی طرف کیا...اور ٹریگر دبانے کے لیے انگلی اس پہ رکھا

www.novelsclubb.com

...وہ پاگل لڑکی یہ بھول چکی تھی اس نے بیس منٹس پہلے گیس آن کیا تھا اب ماچس جلانے کی صورت میں آگ بھڑک سکتا ہے....

اس نے جھک کر ٹریگر دبایا اور وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا..ایک بہت بڑا شعلہ اوپر کو اٹھا اور تیزی سے اس کی شال کو اپنی لپیٹ میں لے لیا....

وہ زوردار چیخ مار کر پیچھے ہٹی شال ابھی بھی اس کے کندھوں پر تھا جس پہ آگ بھڑک رہی تھی... چیخ پر چیخ مارتی اس نے شال کو اتار کر دور پھینکا وہ احمق اتنا نہ دیکھ سکی شال بجلی کی تار پر جا گرا جس سے تھوڑی دیر بعد شارٹ سرکٹ ہو کر پورے ہوسٹل کو آگ لگ سکتا تھا.....اور اسے اپنی حماقت کا احساس تب ہوا جب یہ سب ہو چکا تھا...شال کے ذریعے آگ تار تک پہنچ گئی اور پھر آہستہ دوسرے تاروں تک....

وہ بے یقینی سے کھڑی دیکھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"کیا یہ سب سچ میں ہو رہا تھا.."..اور اسے یہ یقین تب آیا جب پورے کچن میں چاروں طرف آگ پھیل چکی تھی یہاں تک باہر جانے والا راستہ بھی بند نظر آرہا تھا....پورے کمرے میں دھواں پھیل گیا اور وہ حواس باختہ ہو کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی...دھواں ناک سے اندر داخل ہو کر سانس لینے کا راستہ بند کر رہے تھے وہ ڈری سہمی کھڑی سب دیکھ رہی تھی.....

"بچاو.....بچاو کوئی ہے."....وہ حلق کے بل چلائی پھر اسے یاد آیا وہ انگریزی ملک میں ہے...

"ہیلپ می..."...وہ پوری شدت سے چلا رہی تھی موت کو بالکل پاس ہی کھڑی وہ دیکھ رہی تھی بالکل قریب...اس کا دم گھٹ رہا تھا...اور آگ کو دیکھ کر اسے وحشت ہونے لگی آگ سے وہ ہمیشہ سے ڈرتی تھی کیونکہ آگ سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتا ہے..جس طرح وہ راکھ بن جاتی کچھ پلوں میں کچھ لمحوں میں وہ اس آگ لے سمندر میں غائب ہو جاتی...اور پھر.....

www.novelsclubb.com

ڈر اور گھٹن اتنا زیادہ تھا کہ وہ غش کھا کر وہیں گر پڑی..اس کی آنکھیں بند ہو رہیں تھیں..لاشعور کی دنیا میں جانے سے پہلے اس نے کچھ آوازیں سنی کچھ شور سنا اور کچھ محسوس کیا.....پھر وہ بے ہوش ہو گئی.....

رات کے وقت وہ سر جھکائے پرنسپل آفس میں بیٹھی تھی...اس کی آنکھوں میں ندامت کی لکیر واضح نظر آ رہی تھی. ادھیڑ عمر پرنسپل نے عینک کے اوپر سے گھور کر اسے دیکھا.....

"ہمیں آپ سے اتنی حماقت کی توقع نہیں تھی..."

وہ انگریزی میں بولے تھے....اس کا سر مزید جھک گیا...

"اگر آپ کی شال کو آگ نے پکڑ بھی لیا تو آپ اسے فرش پر پھینک کر کسی بڑے نقصان سے بچ سکتی تھیں...اس بے وقوفی کا نتیجہ معلوم ہے آپ کو..آپ مر سکتی تھیں آپ کی جان بھی جا سکتی تھی شکر ادا کریں اس لڑکے کا جس نے اپنی جان بچا کر آپ کی جان بچائی....."

اس نے معذرت خواہ انداز میں سر اٹھا کر پرنسپل کو دیکھا...

"آئم سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا...."..وہ واحد جملہ جب سب ٹھیک کر سکتا تھا...آفس سے نکل کر وہ باہر آئی...آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ پہلے دن ہی اپنا امیج خراب کر چکی تھی سب کی نظروں میں آ چکی تھی...لوگوں کا یہ خیال پاکستانی بے وقوف ہوتے ہیں سہی ثابت کر چکی تھی...وہ تو اپنے آپ سے نگاہیں ملانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی....

"اگر وہ جل جاتی تو.."..؟

اور وہ لڑکا....؟وہ کون تھا جس نے اپنی جان پر کھیل کر اس کی جان بچائی..اس اجنبی ملک میں اجنبی لوگوں میں اس کا ہمدرد کون تھا جو اپنی جان کی پرواہ کیے بنا اس کے لیے آگ میں کود گیا.....

وہ تو یہاں اس ملک میں کسی کو نہیں جانتی تھی..پھر...؟وہ جب بے ہوش تھی اور کچھ سٹوڈنٹس اس کے ارد گرد کھڑے تھے سبھی اس لڑکے کی تعریفیں کر رہے

تھے اس وقت اس نے توجہ نہیں دی مگر اب..جب وہ سوچ رہی تھی تو کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی....

"چلو جو بھی تھا اللہ اسے خوش رکھے."...وہ اسے صرف دعا ہی دے سکتی تھی جو وہ دے رہی تھی..لیکن اپنی بے وقوف پر اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا...وہ کمرے میں آ کر بھی کافی دیر تک روتی رہی..رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا کھڑکی کھول کر وہ چاند کو دیکھنے لگی.وہ ہمیشہ کی طرح ستاروں کی جھرمٹ میں سر تانے ہوئے تھا مگر جانے کیوں اسے آج چاند بھی اداس لگا...کافی دیر وہ وہیں بیٹھی رہی.لندن کا شہر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا....اور یہی اندھیرا اس وقت وہ اپنے اندر محسوس کرنے لگی تھی.....بڑے وقت کے بعد وہ خود کو نارمل کرنے میں کامیاب ہوئی....

www.novelsclubb.com

کتنا مختصر وقفہ تھا زندگی کا..زیادہ وقت تو نہیں لگا اسے وہاں سے یہاں آنے میں.

.کل صبح اس نے گھر پہ اپنی آنکھ کھولی تھی جبکہ آج اس اجنبی ملک اجنبی شہر اجنبی کمرے میں.....بس کچھ لمحے...پاکستان اب اس کے لیے صرف ایک یاد تھا....

سرد ہوائیں اندر داخل ہونے لگیں اس نے کھڑکی بند کر کے آخری بار چاند کو دیکھ کر ناک منہ چڑایا.....

آ گئے ناں تم میرے پیچھے پیچھے لندن..... چاند مسکرا دیا... اس نے دروازہ بند کر دیے.. پیچھے مڑتے ہی اسے یاد آیا یہ کمرہ اکیلا اس کا نہیں ہے.. اور یہ سوچ سوچ کر اسے وحشت ہونے لگی جانے وہ کون ہو گا... کیسا ہو گا....

ایک تو آج پہلے ہی دن اتنا بڑا مسئلہ کھڑا کر چکی تھی اور اوپر سے اس لڑکے کی وجہ سے کافی پریشان تھی. اس نے سوچا یہی تھا رات کو پرنسپل سے بات کر کے اپنا کمرہ بدلوا دے گی یا اس کا لیکن قسمت نے اس کے لیے کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا اس کی سوچ سے الگ.. رات دس بجے تک وہ نیند کو دور بھگاتی رہی پھر جب وہ اپنی کوشش میں ناکام ہوئی تو اس نے جا کر دروازہ اندر سے اچھی طرح بند کر دیا.. اور بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹی اب اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا... اچانک ہر شے سے دل اچاٹ ہو گیا...

www.novelsclubb.com

وہ کروٹ بدل کر نیند کو بلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی...وہ صبح سے بھوکی ہے یہ بات بھی وہ بھول گئی کیونکہ اس کے پاس سوچنے کے لیے بہت کچھ تھا.... جن میں سر فہرست یہ روم شئیرنگ والا

مسئلہ تھا.....

سارے مسائل حل ہو جاتے سب ٹھیک ہو جاتا..اگر بیچ میں یہ آگ والا سین نہ آیا ہوتا..مگر اب کیا ہو سکتا تھا یہ تو اچھی بات تھی اسے کوئی نقصان نہیں ہوا...اگر اسے کچھ ہو جاتا تو....؟

"لندن تم میرے خوابوں کے شہر ہو پلیز مجھ سے میرا کچھ مت چھیننا....."اس نے آنکھیں میچ کر سچے دل سے دعا کی.....

اگلی صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی دیر سے سوئی تھی تو دیر سے ہی اسے جاگنا تھا...واش روم میں منہ ہاتھ دھونے کے بعد وہ آئینے کے سامنے بال بنانے لگی وہ

ابھی تک کل والے سیاہ فراک میں ملبوس تھی اور فی الحال اسے چینج کرنے کا اس کا ارادہ تھا بھی نہیں....

آج اس نے ناشتے کا انتظار نہیں کیا.. یہ پاکستان نہیں تھا اور نہ ہی مما یہاں موجود تھیں جو صبح صبح ہی اس کے لیے کمرے میں ناشتہ لاتیں...اب اس کا پیٹ بال خالی تھی بھوک کی وجہ سے دل بیٹھا جا رہا تھا چوبیس گھنٹے سے پانی کے سوا کچھ پیٹ میں نہیں گیا خود سے بنانے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی...جو ہوا تھا اس کے بعد شرمندگی کے ساتھ ساتھ وہ ڈر بھی رہی تھی.....

لیکن بھوک بھی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی..

کینٹین سے ہی کچھ کھالوں گی....یہی سوچ کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی....اس کے ساتھ رہنے والا افریقن لڑکا رات کو نہیں آیا..اور کیوں نہیں آیا یہ اسے نہیں معلوم تھا اس نے فقط اس کے نہ آنے پہ اللہ کا شکر ادا کیا.....ہو سکتا ہے وہ آیا ہو اور دروازہ کھٹکھٹاتا رہا ہو مگر وہ گہری نیند میں تھی....

لیکن وہ اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی انفیکٹ اس وقت تو وہ کھانے کے علاوہ کچھ اور سوچ بھی نہیں سکتی تھی... خوبصورت سی سنگ مرمر کی سیڑھیاں جو شیشے کی طرح چمک رہی تھیں جن میں اسے اپنا عکس بھی نظر آرہا تھا عبور کرتی وہ نیچے لان کی طرف آئی.... اس وقت سٹوڈنٹس کا ایک سمندر وہاں کھڑا تھا کسی میلے کا سماں پیش کر رہا تھا وہ یونیورسٹی.....

ان سٹوڈنٹس میں تقریباً سبھی سفید فام ہی تھے مگر بیچ بیچ میں کچھ سیاہ فام بھی گھومتے نظر آرہے تھے.. ایسے جیسے بھیڑوں کی منڈی میں کچھ سیاہ بھیڑ بھی شامل ہوں.. سبھی جینز اور ٹی شرٹس میں تھے کسی نے چھوٹے سکرٹس پہنے ہوئے تھے ان سب سے عجیب وہی تھی جو پورے کپڑوں میں ملبوس تھی اور گلے میں دوپٹہ ڈالے ہوئے کھڑی تھی.... جس طرح پاکستان میں کوئی انگریز آجاتا تو اسے سبھی پاکستانی آنکھیں نکال کر دیکھتے کیوں کہ وہ سب سے عجیب لگ رہا ہوتا آج وہ بھی

www.novelsclubb.com

بالکل ایسے ہی عجیب لگ رہی تھی لیکن یہاں کے لوگ بہت مصروف تھے ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا جو گردن اٹھا کر اس منفرد لڑکی کو دیکھتے.....

..اف وہ تو انسانوں کے اس ریلے میں گم ہی ہو جاتی پھر اپنے آپ کو ڈھونڈنا بھی مشکل تھا...ہزاروں سٹوڈنٹس میں سے کون اسے جانتا تھا کسے کیا معلوم وہ کون تھی.....

وہ گھاس پر چلتی ہوئی کینٹین کی طرف جانے لگی____ لیکن اسے کیا معلوم کینٹین کہاں ہے لنڈن کے اتنے بڑے یونیورسٹی میں کینٹین کو ڈھونڈنا آسان تھا کیا_____؟

یہی سوچ کر وہ ایک سرخ بالوں والی لڑکی کے پاس آئی جس کی آنکھیں چائنیز کی طرح چھوٹی چھوٹی تھیں_____ وہ ہاتھوں میں کوئی کتاب لیے مصروف نظر آ رہی تھی_____

Excuse me Can you tell me about ....Canteen?

(کیا آپ مجھے کینٹین کے بارے میں بتا سکتی ہیں)

اس لڑکی نے سرسری سا سر اٹھا کر اسے دیکھا_____ نہ وہ برف بنی اور نہ ہی اسے گھورنے کھڑی ہو گئی_____

سوری آئم بزی_____

اس نے معذرت کرتے ہوئے انکار کر دیا_____ حد ہے ایسی بھی کیا بے مروتی_____ دور سے آئی مہمان کو کوئی یوں اتنی رکھائی سے جواب دیتا ہے کیا_____؟

اٹس اوکے_____

www.novelsclubb.com

وہ یہی کہہ سکتی تھی اب جنگ تو کرنے سے رہی_____ اسے بھرپور غصے سے دیکھنے کے بعد وہ آگے چل کر ایک اور لڑکے کے پاس آئی اور اپنا مدعا پیش کیا_____

بزی ڈارلنگ_____

ڈارلنگ_____ ؟اگر پاکستان ہوتا تو وہ کہتی گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا لیکن ان کم بختوں کو اب کیا کہنا_____ یہاں جسے دیکھو بزی ہے_____

بزی_____ بزی_____ بزی_____ وہ جنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگی کیا بزی کون سا جہاز اڑاتے ہیں یہ_____ اس پر بھرپور لعنت بھیجنے کے بعد وہ آگے بڑھی اور گھاس پہ بیٹھی ایک لڑکی سے وہی پوچھنے لگی جو اب تک پوچھتی آرہی تھی_____

اس نے محض اشارہ کر کے کینٹین کے بارے میں بتانے کی کوشش کی اور اشارہ بھی ایسا کیا کہ آیت کی سات نسلوں کو سمجھ نہیں آ پاتا_____ اس نے جب اسے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو اس نے یہ کہہ کر منع کیا_____

آئم بزی_____ اور اس کا دل چاہا یونیورسٹی کی عمارت اٹھا کر اس کے سر پہ دے مارے_____

انگریزا تنے بداخلاق بھی ہو سکتے ہیں اس نے ایک پل بھی نہیں سوچا_____ اس لڑکی پہ اپنا غصہ اس نے کچھ یوں اتارا_____

اٹس اوکے_____ یو آر اے گدھا_____

اس نے دانت چبا کر کہا_____

اردو اس کے باپ کو بھی سمجھ نہیں آنی تھی_____؟

"گادا_____؟" اس لڑکی نے سوالیہ انداز میں وہ لفظ دہرایا_____

www.novelsclubb.com

گدھا مین سویٹ گرل_____اس نے فوراً غلط تصیح کی جس پہ وہ ایسے مسکرادی جیسے دنیا بھر کی اچھائی اس پہ آ کے ختم ہوتی ہو_____

_____Thanks You Are Also A Ghadha

--ہونہہ---وہ پیر پٹختی وہاں سے دور نکل آئی_____یہ کیسی یونیورسٹی تھی جہاں کوئی کسی کی مدد ہی نہیں کرتا... سبھی مصروف ہیں حد ہے ویسے_____اتنے بداخلاق انگریز_____اللہ معافی دے ان گوروں سے_____

وہ اب کسی سے پوچھنا نہیں چاہ رہی تھی خود اپنی مدد آپ کے تحت وہ کیٹین ڈھونڈنا چاہ رہی تھی مگر بیس منٹ خوار ہونے کے بعد اسے اندازہ ہو گیا تھا یہ سب اتنا بھی آسان نہیں_____پیٹ میں چوہے نہیں ہرنی دوڑ رہے تھے_____سپنوں کے شہر میں یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ_____

سفید اینٹوں والے راستے پہ وہ چلتی جا رہی تھی جن کے آس پاس خوبصورت پھول والے گملے لگے ہوئے تھے ایک بار اس کا دل چاہا کوئی پھول توڑ لے مگر اس کے بدلے اس کی ٹانگیں توڑ دی جاتیں_____

اچانک سامنے درخت کے پاس اسے ایک اور انگریز لڑکا دکھائی دیا وہ اکیلا تھا اور مصروف بھی نہیں تھا_____ایک بازو درخت پر ٹکائے وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا سیاہ شرٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ اس نے پہن رکھی تھی_____وہ کافی دراز قد تھا_____

وہ اس کے پاس آئی_____

ایکسکیوزمی_____

www.novelsclubb.com

وہ لڑکا چونک کر پلٹا اور اسے دیکھ کر وہ واحد لڑکا تھا جو حیران نظر آ رہا تھا_____

اس کے بال اتنے بڑے نہیں تھے..وہ کلین شیو کرتا تھا مگر اس وقت چہرے پہ تھوڑی داڑھی نظر آرہی تھی آنکھیں بھی اس کی تھوڑی مختلف تھیں_____اس نے ہاتھ پہ ایک خوبصورت بلیک گھڑی باندھ رکھی تھی آستین فولڈ کر رکھے تھے اس نے____گڈ لکنگ تھا چہرے سے ہی وہ کافی سنجیدہ اور روکھے مزاج کا لگ رہا تھا_____

یس_____وہ مدھم آواز میں بولا...اور وہ اس کے نقوش کا جائزہ لے کر فارغ ہو چکی تھی_____

?....Can you tell me about Canteen

(کیا آپ مجھے کینٹین کے بارے میں بتا سکتے ہیں)

اس سوال پہ وہ رٹا لگا چکی تھی اس شخص نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا_____

سوری آئی ڈونٹ نو_____

اس نے اتنے ہی روکھے پن سے جواب دیا جتنا روکھا اس کا چہرہ تھا_____اب کی بار اس کا غصہ آسمان کو چھو چکا تھا_____

(بداخلاقی بے مروتی تو کوئی ان انگریزوں سے سیکھے.. کسی کی مدد کرنا تو گناہ سمجھتے ہیں..)

اچھا بھاڑ میں جاو_____وہ اردو میں کہتے ہی پیر پٹخ کر پلٹی_____اسے یقین تھا اردو اسے تو کیا اس کے باپ کو بھی سمجھ نہیں آئے گی_____

کیا کہا آپ نے_____؟آواز پیچھے سے ہی آئی_____اور سامنے والا منظر تحلیل ہو گیا_____تیز تیز چلتے اچانک اس کے قدموں کو بریک لگ گئی_____وہ مگرمچھ کی طرح منہ کھولے ایڑی کے بل گھومی_____ایک سکینڈ کے لیے بھی اس نے نہیں سوچا تھا سامنے کھڑا شخص پاکستانی ہو سکتا ہے_____اور اب جب اسے

معلوم ہوا تو گھڑوں پانی کو نہیں پورے سمندر کو اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی_____

اس نے زبان دانتوں تلے دبا کر خجالت سے اس شخص کو دیکھا_____

****

وہ کینٹین ڈھونڈ رہی تھی_____

سفید اینٹوں والے راستے پہ وہ چلتی جا رہی تھی جن کے آس پاس خوبصورت پھول والے گملے لگے ہوئے تھے ایک بار اس کا دل چاہا کوئی پھول توڑ لے مگر اس کے بدلے اس کی ٹانگیں توڑ دی جاتیں.....

اچانک سامنے درخت کے پاس اسے ایک لڑکا دکھائی دیا وہ اکیلا تھا اور مصروف بھی نہیں تھا..ایک بازو درخت پر ٹکائے وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا سیاہ شرٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ اس نے پہن رکھی تھی...وہ کافی دراز قد تھا.....

وہ اس کے پاس آئی.....

"ایکسکیوز می.."..وہ لڑکا چونک کر پلٹا اور اسے دیکھ کر وہ واحد لڑکا تھا جو حیران نظر آرہا تھا...

اس کے بال اتنے بڑے نہیں تھے..وہ کلین شیو کرتا تھا مگر اس وقت چہرے پہ تھوڑی داڑھی نظر آرہی تھی آنکھیں بھی اس کی تھوڑی مختلف تھیں...اس نے ہاتھ پہ ایک خوبصورت بلیک گھڑی باندھ رکھی تھی..آستین فولڈ کر رکھے تھے اس نے. گڈ لکنگ تھا..چہرے سے ہی وہ کافی سنجیدہ اور روکھے مزاج کا لگ رہا تھا.

.....

یس.....وہ مدھم آواز میں بولا...اور وہ اس کے نقوش کا جائزہ لے کر فارغ ہو چکی تھی.....

"?....Can you tell me about Canteen"

(کیا آپ مجھے کینٹین کے بارے میں بتا سکتے ہیں)

اس سوال پہ وہ رٹا لگا چکی تھی اس شخص نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا.....

"سوری آئی ڈونٹ نو...."..اس نے اتنے ہی روکھے پن سے جواب دیا جتنا روکھا اس کا چہرہ تھا.....اب کی بار اس کا غصہ آسمان کو چھو چکا تھا....

(بداخلاقی بے مروتی تو کوئی ان انگریزوں سے سیکھے.. کسی کی مدد کرنا تو گناہ سمجھتے ہیں..)

"اچھا بھاڑ میں جاو...."..وہ اردو میں کہتے ہی پیر پٹخ کر پلٹی.....

"کیا کہا آپ نے...."؟اور سامنے والا منظر تحلیل ہو گیا وہ مگرمچھ کی طرح منہ کھولے ایڑی کے بل گھومی...ایک سکینڈ کے لیے بھی اس نے نہیں سوچا تھا سامنے کھڑا شخص پاکستانی ہو سکتا ہے....اور اب جب اسے معلوم ہوا تو گھڑوں پانی کو نہیں پورے سمندر کو اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی.....

کسی نے ایلزبتہ کی ٹاور اس کے اوپر گرادی ہو....وہ شخص خفگی سے اسے گھورتا ہوا جانے کے لیے مڑا...اور وہ وہیں جم گئی...افسوس اور شرمندگی اپنی جگہ لیکن انگلینڈ جیسے ملک میں اپنے کسی پاکستانی کو دیکھ کر محسوس ہونے والی خوشی اپنی جگہ تھی...اس اجنبی ملک میں کوئی سایادار شجر اس کے ہاتھ آیا تو وہ اسے یوں کیسے جانے دے سکتی تھی..وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے گئی اور اس کے برابر چلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی...وہ آگے دیکھتا ہوا بڑی سنجیدگی سے چلتا جارہا تھا...

"سنیں..سنیں...سنیں....سنیں.....پلیز....."

اس نے حواس باختہ سی ہو کر اسے آواز مگر وہ رکا نہیں.....

"آپ پاکستانی ہیں...؟"اس کی سنجیدگی کے باوجود وہ خود کو بات کرنے سے روک نہیں پارہی تھی....

"نہیں.."..ایک لفظی جواب دیا گیا اسے تھوڑا حوصلہ ملا...

"تو آپ کو اردو کیسے آتی ہے۔"...؟ یہ کوئی احمقانہ سوال تھا جس سے سامنے والے شخص نے اسے گھورنا مناسب سمجھا مگر رکنے کا وقت نہیں تھا اس کے پاس شاید۔

...

"کیوں اردو صرف پاکستانیوں کو ہی آتی ہے۔'...؟ چہرہ بے تاثر تھا.....

"تو آپ کہاں سے ہیں..."۔؟ وہ اس کے برابر چلنے کی کوشش کر رہی تھی..اور اس کوشش میں وہ کافی تھک گئی.....

"انڈیا....."۔ وہی ایک لفظی جواب.....

"کیا آپ مسلمان ہیں...."؟ وہ سوالات کا سلسلہ ختم نہیں کرنا چاہتی تھی خواہ مخواہ ہی گفتگو کو طول دیے جا رہی تھی....

"الحمدللہ."....

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا کر رہے ہیں."..؟ پھر سے بے تکا سوال...وہ اتنی خوش تھی کہ اس کے منہ سے بے ربط جملے نکل رہے تھے.....

"جو آپ کرنے آئی ہیں.."..؟ وہ یقیناً اس احمق لڑکی کے سوالوں سے زچ ہو چکا تھا.....

"آپ اتنا تیز تیز کیوں چل رہے ہیں میں تھک گئی ہوں".

؟ وہ واقعی تھک چکی تھی..سامنے والے نے پھر سے مخاطب کو گھور کر دیکھا..جیسے وہ یہاں چہل قدمی کے لیے آئے ہوں...اس نے کوئی جواب نہیں دیا....

"یہ لندن والے اتنے بداخلاق کیوں ہوتے ہیں..."..؟ ایک اور سوال پوچھا گیا....

www.novelsclubb.com

"مصروف ہوتے ہیں.."..اس نے تصیح کی...

"اچھا یہ کینٹین کہاں ہے."؟..اصل سوال اس نے سب سے آخر میں پوچھا.....

"اسی یونیورسٹی میں..."..... اس کا مزاج کافی روکھا تھا.... لیکن وہ اس کے انداز پہ کہاں غور کر رہی تھی.

زیادہ دور ہے کیا....؟

"پتا نہیں...."

"وہاں سے کچھ کھانے کے لیے تو مل جائے گا ناں."..؟..اس کا بھوک کے مارے برا حال تھا.....

"ظاہر ہے... کینٹین کا مطلب کیا ہے.."؟وہ عاجز نظر آرہا تھا.....

"وہاں بسکٹ وغیرہ تو ہوں گے..."...؟

www.novelsclubb.com

"شاید....'. وہ اس کی طرف دیکھے بغیر جواب دیتا جا رہا تھا....

"اور اگر کینٹین بند ہوا تو.."..؟اسے تشویش ہوئی...

"تو میں کیا کر سکتا ہوں.."..جانے وہ اور کتنے سوال پوچھنے والی تھی.....

اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کی..اگر آج کینٹین بند ہوا تو وہ ضرور مر جائے گی....

"آپ پلیز مجھے کینٹین کا پتا بتائیں."...دو منٹ خاموشی کے بعد اس نے ایک بار پھر بات شروع کی...."ہم اسی طرف جا رہے ہیں."...اس نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے...

"کس طرف.."..وہ بے دھیانی سے بولی...جبکہ اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا..اور وہ اس گفتگو میں پہلی بار رک کر اس لڑکی کی طرف دیکھنے لگا...جو کافی گھبرائی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی.....

"کینٹین کی طرف."'"..اب آپ نے کوئی سوال نہیں کرنا...آئی بات سمجھ میں."....وہ زرا اونچی آواز میں بولا اور آیت نے خاموشی میں ہی بھلائی جانی....اور چپ چاپ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی....حالانکہ وہ اس سے کئی اور سوالات پوچھنا

چاہ رہی تھی مگر وہ بھی شاید انگریزوں کے ساتھ رہ رہ کر ان کے جیسا بد اخلاق ہو گیا.... دو منٹ بعد وہ رک گیا اسے بھی رکنا پڑا.....

"وہ ہے کینٹین."...؟اس نے انگلی کے ذریعے سامنے اشارہ کیا... جہاں کافی رش تھا بہت سارے لوگ تھے... وہ تو دیکھ کر ہی گھبرا گئی....

"اوکے تھینکس".....

اس لڑکے نے غور سے اسے دیکھ جب وہ کینٹین کی طرف جانے لگی تبھی اس نے پیچھے سے آواز دی...

"رکیں."....اس نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا..

"بتائیں کیا کیا لانا ہے... میں لا دیتا ہوں... وہاں کافی لڑکے کھڑے ہیں..."

وہ ازلی سنجیدگی سے بولا.....

"شکر ہے کچھ تو اس میں پاکستانیوں جیسا تھا.." .اس نے اپنی فرمائش بتائی اور وہیں اینٹوں والے راستے سے ہٹ کر گھاس والے پلاٹ میں آکر بیٹھ گئی.. پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں برگر کے ساتھ ساتھ کوک کی کین بھی تھی.....

وہ کھڑی ہو گئی...اس نے مطلوبہ چیزیں اس کی طرف بڑھائیں اور جانے کے لیے مڑا. وہ برگر پا کر اتنی خوش تھی کہ اس سے پیسوں کا بھی نہیں پوچھا.... برگر بند پیکنگ میں تھا اس نے غور سے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور زوردار چیخ مار کر اس پیکٹ کو دور پھینک دیا....زور زور سے چلتا ہوا وہ شخص جاتے جاتے مڑا...اور آس پاس کچھ لوگوں نے بھی رک کر اسے دیکھا.....

www.novelsclubb.com

وہ تشویش سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے پاس آیا...وہ اسے نہیں منہ کھولے نیچے پڑے پیکٹ کو دیکھ رہی تھی.....

"?...What Happened"

وہ اس کے پاس آ چکا تھا.....

"یہ...یہ....اس پیکٹ کے اوپر گدھے کی تصویر ہے."...اس نے پیکٹ کو دیکھا. ..اور غصے سے سر جھٹکا وہ جانے کیا کیا سوچ رہا تھا.....

"تو...."؟

"گدھے کا گوشت تو حرام ہے ناں.."؟وہ اداسی سے بولی...

"تو آپ سے کس نے کہا آپ گدھے کا گوشت کھاو.."۔وہ ضبط کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا.....

"اس برگر میں گدھے کا گوشت ہے ناں."...؟وہ تقریباً رو دینے کو تھی.....

www.novelsclubb.com

"اف کیا مصیبت ہے یہ لڑکی اسے پاگل کر دے گی."۔

"وہ صرف لوگو بنا ہوا ہے...اس برگر میں گوشت ہے ہی نہیں...."۔جانے وہ اس کم مغز لڑکی کو کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا.....

"نہیں میں پھر بھی اسے نہیں کھا سکتی...آپ پلیز اسے چینج کر آئیں.."...اس نے پیکٹ اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا..وہ بادل نخواستہ پیکٹ پکڑنے پر مجبور ہو گیا...اس نے یقیناً اس لمحے کو کوسا ہو گا جب اس نے اس لڑکی سے بات کی..پیکٹ پکڑ کر وہ ایک بار پھر سے کینٹین کی طرف گیا...آج کا دن اس کا خراب گزرنے والا تھا.....

واپس آلو کے چپس اسے تھماتے ہوئے جب وہ مڑا تو ایک بار اس لڑکی نے اسے آواز دی...اس نے "اب کیا ہوا" والی نظروں سے اسے دیکھا.....

"تھینکس....کتنے پیسے ہیں..."اس نے گہری سانس خارج کی.....

'اٹس اوکے."....

www.novelsclubb.com

"نہیں پلیز لے لیں."...اس نے اصرار کیا.....

"میں لڑکیوں سے پیسے نہیں لیتا.."".

.. کہہ کر وہ پھر سے مڑا تب آیت کو یاد آیا اس نے چپس کھانے کی تو آفر ہی نہیں کی اسے....

"کھائیں گے آپ.."...اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں..اور آیت نے بے اختیار اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا...

"چپس.."...وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی اور اس نے پہلی بار اس انگریز نما انڈین لڑکے کو مسکراتے ہوئے دیکھا... مسکراتے ہوئے وہ طوفان برپا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا.....

"تھینکس بٹ میرا روزہ ہے."

"روزہ."...؟یہ کس مہینے کا روزہ تھا...؟وہ حیران تھی...وہ پھر سے جانے لگا....

لیکن اسے ایک بار پھر سے رکنا پڑا کیونکہ اس لڑکی نے پھر سے اسے "سنیں" کہہ کر روک دیا.....

"جی"..... آج اس کا تحمل ریکارڈ توڑ دیتا.....

"تھینکس."... اور اسے وہ لڑکی پاگل لگی تھی....

"جتنی بار تھینکس بولنا ہیں بول دیں میں یہیں کھڑا ہوں.. لیکن اگر مڑنے کے بعد آپ نے آواز دی تو اچھا نہیں ہو گا....." وہ انگلی سے اسے وارن کرتا ہوا بولا..

"نہیں یہ آخری بار تھا.."... وہ خجل سی ہوتے ہوئے بولی...

"ویسے آپ کو ایک بات بتاؤں."...؟ اس نے غصے سے اس شخص کو دیکھا.....

"آپ نہایت سڑیل، کھڑوس قسم کے انسان ہیں.. انگریزوں کے ساتھ رہ رہ کر آپ ان کے جیسے ہو گئے ہیں.. اور آئندہ اگر میں مر بھی جاؤں گی ناں تب بھی آپ سے مدد نہیں لوں گی."..... غصے سے کہتی وہ پلٹی اور بنا پیچھے دیکھے آگے بڑھی جبکہ وہ وہیں برف بن گیا.....

دل ہی دل میں اسے کوستی وہ دور نکل آئی... وہ کب سے اس کی بداخلاقی کو برداشت کر رہی تھی لیکن آخر میں کام ہو جانے کے بعد اس نے مکمل بھڑاس نکال لی.....اس نے سوچا وہ اس سے کبھی نہیں ملے گی لیکن اس بار اس کی سوچ غلط تھی.....

_____

"کیسی ہیں آپ امی"___

"میں بالکل ٹھیک"_____

"میرا لنڈن بھی ایک دم زبردست ہے"_____

اس نے چپس کو دانتوں سے کترتے ہوئے کہا اور کوک کی کین ہونٹوں سے لگایا...دن کا وقت تھا وہ کمرے میں بیٹھی تھی باہر سٹوڈنٹس کا کافی شور تھا..آج وہ مما کو کال کرنے کا ارادہ کیے ہوئے تھی مگر انہوں نے اس سے پہلے ہی کال

www.novelsclubb.com

کیا....اور لندن جانے کر بھول جانے والا شکوہ کیا جو اکثر پاکستانی بیرون ملک جانے والوں سے کرتے ہیں اب وہ انہیں کیا بتاتی یہاں اتنے بڑے ملک میں انسان اپنے کو بھی بھول جائے...

اچانک دھڑام سے دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا..کوک اس کے حلق میں ہی اٹک گئی وہ بری طرح کھانستی کھڑی ہوئی.....

"او....او....اوکے مما میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں."...کہہ کر اس نے فون کٹ کر دیا اور سامنے کھڑے اس ہاتھی نما انسان کو دیکھنے لگی جو کسی بھی اینگل سے انسان نہیں لگتا تھا اس سیاہ فام نے تو کہا تھا افریقن لڑکا رہتا ہے مگر یہ تو انڈونیشیا کے گینڈوں جیسا تھا....اف حد سے زیادہ کالا، بڑے بڑے ہونٹ باہر نکلا ہوا پیٹ.....پاکستان میں ہوتا تو پاکستانی اسے آدم خور کا لقب ضرور دیتے.....

www.novelsclubb.com

وہ ڈرتے ہوئے کھڑی ہو گئی... وہ بھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا.... اس نے فوراً زور سے آنکھیں میچ کر دعا کی کاش یہ کہیں غائب ہو جائے مگر آنکھیں کھولنے پر اسے احساس ہوا اس کی دعا قبول نہیں ہوئی.....

"ہائے سویٹ ہارٹ..." وہ شاید مصافحے کے لیے یا گلے ملنے کے لیے آگے بڑھا مگر اس نے سوئچ بورڈ سے لگا چارجز کھینچ کر اس کے منہ پہ دے مارا... اور چیخ مار کر بھاگتی ہوئی باہر نکلی.....

"جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو..." کا ورد کرتی وہ تین تین اسٹیپس ایک ساتھ پھلانگتی نیچے پہنچی... وہ کیا تھا ہاتھی جیسا انسان یا انسان جیسی ہاتھی.. اف کتنا بھیانک تھا... اب وہ کیا کرے.... وہ اس کے ساتھ کبھی بھی اپنا روم شئر نہیں کر سکتی یہ نا ممکن تھا... لیکن اب تو کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا.....

وہ رونے کو تیار کھڑی تھی آنسو کا بند کبھی بھی ٹوٹ سکتا تھا لیکن وہ بہ مشکل ضبط کیے کھڑی تھی.. پرنسپل سے بات کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی رات والے

واقع کے بعد ایک نئی فضول بات سن کر وہ تو اسے احمق سمجھیں گے...اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ اسے ایڈمیشن ہی نہ دیں...

"نہیں... نہیں."... لیکن وہ اس کالے گینڈے کے ساتھ بھی نہیں رہ سکتی...بے بسی سے وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگی یہاں تو وہ کسی کو جانتی بھی نہیں تھی جس سے مدد لیتی یا کچھ انفارمیشن....

اف یہ لندن جانے اور کتنے امتحان لے گی..ہر جگہ لڑکوں اور لڑکیوں کے گروپ کھڑے نظر آرہے تھے وہ بے دھیانی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی..جانے کہاں جارہی تھی.....

تب اسے وہ مسلمان لڑکا یاد آیا جس سے وہ کچھ دیر پہلے ملی تھی لیکن وہ...وہ اب اسے کہاں ملے گا اور اس کے ساتھ تو وہ خود ہی بد تمیزی کر کے آئی تھی کیا معلوم تھا جو اگلے کچھ ہی گھنٹوں میں اسے اس لڑکے کی ضرورت پھر سے پڑنے والی ہے...

ٹھیک ہے وہ اس سے اپنی بد تمیزی کے لیے معافی مانگ لے گی لیکن اب وہ ملے گا کہاں یہ کوئی پچاس گز کا سکول نہیں تھا لندن کی بڑی یونیورسٹی... جہاں انسان چیونٹیوں کی طرح نظر آرہے تھے وہاں ایک مخصوص لڑکے کو ڈھونڈنا مشکل نہیں ناممکن تھا. اور اوپر سے وہ اس کا نام تک بھی نہیں جانتی تھی کاش اس وقت وہ اس سے اس کا نام پوچھ لیتی یا اس سے نمبر ہی لے لیتی.... وہ جتنا بھی غصے والا سیریل کیوں نہ ہوتا تھا تو ایک مسلمان ناں...؟ اس کا ہم مذہب وہ کچھ نہ کچھ تو ضرور کرتا.....

کتنا غیرت مند نظر آرہا تھا وہ. اس نے تو اسے کینٹین جانے سے بھی یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہاں لڑکے کھڑے ہیں تو اس معاملے میں بھی وہ اس کی مدد ضرور کرتا...

www.novelsclubb.com

وہ احمقوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتی واپس صبح والے راستے پر جا رہی تھی جانتی تھی یہ حماقت کے سوا کچھ نہیں مگر ایک بار دیکھنے میں حرج بھی تو نہیں تھا.... وہ اسی

درخت کے پاس چلی آئی جس کے پاس وہ بازو ٹکائے کھڑا تھا مگر اب وہ درخت اس کا منہ چڑا رہا تھا....

سورج سر پہ آ چکا تھا... دسمبر کے باوجود بھی دھوپ میں ہلکی سی تپش ضرور تھی جو اسے اس وقت محسوس نہیں ہو رہی تھی... کچھ چلتے ہوئے وہ مزید آگے آئی جہاں صبح اس نے چپس لے کر دیا تھا.. وہ جگہ بھی وہی تھا وہ گھاس صرف وہی نہیں تھا... جانے کہاں تھا.....

وہ اسے ہر جگہ ڈھونڈ رہی تھی یونیورسٹی کے کونے کونے میں... اور ایک بار اس نے حماقت کی انتہا کرتے ہوئے ایک لڑکی سے جا کر پوچھا صبح یہاں جو لیدر کی جیکٹ والا لڑکا کھڑا تھا اس کا نام معلوم ہے آپ کو...

www.novelsclubb.com

اس لڑکی نے جواب تو کیا دینا تھا وہ اسے ملامت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی وہاں سے چلی گئی...

وہ افسردہ چہرہ لیے واپس ہوسٹل کی سیڑھیوں تک آئی لیکن سیڑھیوں پر موجود اس لڑکے کو دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رک گئی... چٹکی کاٹ کر دیکھا وہ وہی تھا آنکھیں مسل کر دیکھا ہاں وہ واقعی وہی تھا....

وہ آس پاس سے بے نیاز کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا... وہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس گئی.....

"یہاں کیا کر رہے ہیں آپ.."؟ جاتے ہی اس کی بے ربطگی شروع ہو گئی... اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر آیت نے اس کی آنکھوں کو بڑا ہوتے ہوئے دیکھا... وہ بھول چکی تھی صبح اس نے کتنی بدتمیزی کی مگر یہ بات وہ بھی بھول چکا ہو ایسا ضروری نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

"آئی ول کال یو لیٹر...." اس نے فون کانوں سے ہٹایا اور کھڑا ہو گیا...

"تو مجھے کہاں ہونا چاہیے تھا"..؟ اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا.....

"نہیں مطلب میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی تھی."...اس سے بات نہیں بن پائی....

"اور آپ مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھیں."..وہ ہاتھ سینے پہ باندھ کر پوچھنے لگا....

"وہ...وہ...مجھے آپ کی مدد چاہیے تھی.."...اس نے جھجکتے ہوئے کہا.....

"اور آپ کو ایسا کیوں لگا میں آپ کی مدد کروں گا."..اگر وہ غصہ تھا بھی تب بھی اس کی باتوں سے ظاہر نہیں ہو رہا تھا...چہرے پہ دنیا بھر کی سنجیدگی سجائے وہ بڑی رکھائی سے بات کر رہا تھا...

"کیونکہ آپ نے صبح میری مدد کی تھی.."...

www.novelsclubb.com

"وہ میری سب سے بڑی غلطی تھی.."...

وہ جانے کے لیے مڑا اور وہ اس کے پیچھے ایسے بھاگی جیسے کوئی ہاتھ آیا خزانہ اس سے دور جا رہا ہو.....

"تو ایک بار پھر سے وہی غلطی کریں..."۔وہ معصومیت کی انتہا کو پہنچ چکی تھی....

"میں ایک غلطی بار بار نہیں کرتا"....ضبط..ضبط...ضبط.اس وقت وہ روزے کے ساتھ یہی کر رہا تھا...

مجھے آپ کی تھوڑی ہیلپ چاہیے....وہ اس کے برابر چلنے کی کوشش کر رہی تھی....

"لیکن مجھے آپ کی ہیلپ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے".....وہ کون سی بات کہاں جتا رہا تھا.....

"کیا آپ ایک مجبور مسافر لڑکی کی زرا بھی مدد نہیں کریں گے..."..وہ رونے والی تھی.....

www.novelsclubb.com

"مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے..."۔جواب اسی نے نیازی سے دیا گیا...سامنے والے کو اس سے زرا بھی ہمدردی نہیں تھی.....

"آپ نے اتنا سارا پڑھ کر یہی سیکھا ہے"....؟ازلی پاکستانی فارمولا.....

"نہیں لیکن میں نے کچھوے اور بچھو والی کہانی ضرور پڑھی تھی."....

"وہ شاید کچھوے اور خرگوش والی کہانی تھی"...اس نے تصحیح کرنا ضروری سمجھا....

"نہیں کچھوا اور بچھو..."...

"یہ کس کورس بک میں تھی...."؟اس تجسس ہوا...

"جہاں سے میں نے پڑھا."....اس کے سر میں درد ہونے لگا جیسے صبح ہوا تھا.....

"آپ نے کہاں سے پڑھا.."؟وہ اصل موضوع سے نکل کر کہیں اور پہنچ گئی....

www.novelsclubb.com

"جہاں سے مجھے پڑھایا گیا...."..اگر برداشت کرنے کا کوئی ایوارڈ ہوتا تو وہ یقیناً اسے ہی ملتا....

"لیکن میں نے تو کہیں نہیں پڑھا..."؟اسے افسوس ہوا...

"تو میں کیا کروں."...؟

"کیا اس کہانی میں کچھوا اور بچھو ریس لگاتے ہیں."؟ عقل کا تھوڑا بہت غلط استعمال کرتے ہوئے وہ بولی..

وہ تیز تیز چلتے اچانک رک گیا اور ایک ناگوار سی نگاہ سے مخاطب کو دیکھا....

"نہیں...اگر آپ کہیں تو میں آپ کو کل وہ کہانی لکھ کر دوں گا لیکن میرا پیچھا کرنا بند کریں".....اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا.....

اور اس کے ساتھ ہی آیت کو یاد آیا وہ اس کے پاس کچھوا اور بچھو والی کہانی سننے نہیں کسی اور کام کے لیے آئی تھی کسی بہت ضروری کام کے لیے...

"تو آپ میری مدد نہیں کریں گے...؟" وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولی....

"بالکل نہیں."..وہ ایک بار پھر تیز چلنے لگا..دھمکی کا بھی اس پہ اثر نہیں ہوا..وہ ایک دم نرم پڑ گئی اور آگے بڑھ کر کمال کی بے تکلفی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا...وہ

جہاں شاکڈ تھا وہیں اس لڑکی کی دیدہ دلیری پہ حیران بھی تھا..اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جسے اس نے کافی مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا.....اس کی آنکھوں سے سیلاب جاری ہو گیا..وہ مزید اپنے آنسو روک نہیں سکی....اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی.

..

"میں کہاں جاؤں...کیا کروں...؟ یہاں کوئی میری مدد نہیں کرتا...؟ میں کسی کو جانتی بھی نہیں."وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر سسک پڑی....

اور اس کے لیے یہ بالکل نئ سچویشن تھی لڑکیوں کو روتا ہوا دیکھ کر اسے الجھن ہونے لگتی...وہ کئی پل اسے دیکھے گیا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا اسے کیسے چپ کرائے....

www.novelsclubb.com

"اوکے..اوکے....آپ کو جو بھی ہیلپ چاہیے میں کروں گا..لیکن رونا بند کر دیں"...اس نے دوپٹے سے اپنی سرخ ناک اور آنکھوں کو صاف کیا.....

اور اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری روداد سنائی. وہ خاموشی سے اسے سنتا رہا

جب وہ خاموش ہوئی تب وہ صرف اتنا بولا.....

"نو پرابلم وہ لڑکا آج کے بعد آپ کے روم میں نہیں آئے گا."...آیت کو لگا وہ مذاق کر رہا ہے یا ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے.....اس نے بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا.....

"بولا ناں نہیں آئے گا"...وہ اس کی بے یقینی پڑھ چکا تھا

.جب وہ جانے کے لیے مڑا تو پیچھے سے اس نے آواز دی..وہ جھنجھلا کر پلٹا....

"آپ کا نام کیا ہے..."؟جو سوال اسے سب سے پہلے پوچھنا چاہیے تھا وہ اب پوچھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"انوشیر رضا..."..وہ اب بھی سنجیدہ تھا...

اور ایک بار پھر جاتے جاتے اسے پیچھے مڑنا پڑا کیونکہ اس لڑکی نے ایک بار پھر اسے آواز دے کر روک دیا...

"سوری اینڈ تھینکس..." وہ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بولی...

"کچھ اور کہنا ہے...؟ کھڑوس...؟ سڑیل...؟ یا انگریز."..؟ وہ نم آنکھوں کے باوجود مسکرادی اور وہ ایک نے تاثر نگاہ اس پہ ڈال کر وہاں سے چلا گیا.... آدھے گھنٹے تک وہ یونہی یونیورسٹی میں چکر لگاتی رہی پھر جب وہ کمرے میں پہنچی تو وہ افریقن اپنا بیگ اٹھائے باہر نکل رہا تھا... اس دروازے پہ دیکھ کر ایک کچا چبا جانے والی نظر اس نے آیت پہ ڈالی اور وہ بوکھلا گئی... سمجھ نہیں سکی غصہ وہ کمرے سے نکال دیے جانے پہ ہے یا چار جر منہ پر مارنے سے.. بہر حال اس کے جانے کے بعد اس نے سکون کا سانس لیا.. یہ سب کتنی آسانی سے ہو گیا جانے انوشیر نے کیا کیا ہو گا... بہر حال وہ اس کی مشکور تھی اور اس سے شرمندہ بھی... اب یہ کمرہ صرف

www.novelsclubb.com

اسی کا تھا..... لیکن اس کی یہ خوشی فہمی یوں غلط ثابت ہوئی شام کو وقت ایک انڈین پوجا نامی لڑکی کمرے میں آگئی..جو بھی تھی خیر وہ لڑکی تو تھی...

انوشیر سے وہ اس کے بعد بھی دو بار ملی..اور ہر بار صرف مدد کے لیے ہی ملی اب وہ بنا کسی اعتراض کے اس کی مدد کرتا تھا...یہ ان آنسو کا اثر تھا شاید..لیکن مدد کے علاوہ وہ کوئی بات نہیں کرتا تھا...پتا نہیں وہ لڑکیوں سے اتنا دور کیوں بھاگتا تھا..

اور ان کچھ ہی ملاقاتوں میں آیت نے جان لیا وہ کافی مذہبی ہے اسلام اور اللہ سے بہت محبت کرنے والا....

جنت تیزی سے بھاگتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی دھڑکن ابھی تک بے قابو تھی..اس انسان کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آرہا تھا وہ اسے ذہن سے جھٹکنا چاہتی تھی لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہی تھی اس کے علاوہ ذہن میں کچھ تھا ہی نہیں.....

آنکھیں کھولنے پر بھی اسے وہی نظر آرہا تھا اور بند کرنے پر بھی وہی چہرہ...

اس نے ماتھے کو چھو کر دیکھا جہاں پسینہ ہی پسینہ تھا.. تیز تیز بھاگنے کی وجہ اس کا سانس پھولا ہوا تھا.. گھر کے دروازے پہ ٹیک لگا کر وہ کھڑی تھی سبھی گھر والے اتنی سردی میں اندر آگ جلائے بیٹھے ہوں گے کسی کو نہیں معلوم باہر جنت کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کسی کو تو کیا اسے خود بھی نہیں معلوم تھا یہ کیا ہو رہا تھا.....

بس وہ بار بار درود پاک کا ورد کر کے اپنے اوپر پھونک رہی تھی اور اللہ سے دعا کر رہی تھی مجھے گمراہ ہونے سے بچائیں... وہ بڑی دیر تک دروازے کے ساتھ کھڑی رہی.....اور پھر اس کے پاوں تھکاوٹ کی وجہ سے شل ہو گئے وہ وہیں لکڑی کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ گئی... چہرے پہ کئی خوفناک تاثرات تھے...

www.novelsclubb.com

ڈر کے گھبراہٹ کے وحشت کے.... آنسو کا ایک ریلا جو آنکھوں سے رواں تھا ..وہ تب چونکی جب اس کے پاس گڑیا آکر اسے جھنجوڑنے لگی.....

"جنت بوا کیا ہوا آپ کو...."؟اس نے تشویش سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا...وہ کچھ سن کیوں نہیں پا رہی تھی وہ بس گڑیا کے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھ رہی تھی اور پھر گڑیا کا چہرہ تحلیل ہو گیا اس میں ایک نیا چہرہ ابھر آیا...کچھ جانی پہچانی سی آنکھیں ،کچھ مانوس سے ہونٹ....وہ جھٹکا کھا کر اٹھی اور جا کر وضو کرنے لگی.....

گڑیا کچھ سمجھ نہیں سکی اور انہیں ان کے حال پہ چھوڑ کر وہ آم کے درخت سے بندھے جھولے سے جھولنے لگی.....

وضو کرنے کے بعد وہ قرآن پاک باہر لے آئی اور کھلے آسمان تلے چارپائی پر بیٹھ کر زور زور سے تلاوت شروع کر دی...اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی وہ بار بار آنسو کو پیچھے دھکیل رہی تھی....تلاوت کرتے ہوئے بھی بار بار اس کا ذہن اس شخص کی طرف جا رہا تھا قرآن پاک کے الفاظ میں بھی وہی ایک چہرہ نظر آ رہا تھا یہ کیسی بے بسی تھی کتنی بے چارگی کا عالم تھا..اسے اپنی مدد پہ پہلی بار افسوس ہوا کاش وہ اس کی آنکھوں میں نہ دیکھتی کبھی یا..یا پھر وہ اس کی مدد کے لیے ہی نہ جاتی....

www.novelsclubb.com

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا...اسے یقین تھا وہ اس چہرے کو بھلا دے گی مگر اس کا یقین بہت جلد ہی ہوا میں اڑنے والا تھا. قرآن پاک کی تلاوت بھی اس سے نہیں ہو سکی الفاظ آنکھوں سے دور ہوتے جا رہے تھے اور ایک تصویر قریب سے قریب تر آتی جا رہی تھی.....

شام کے وقت سبھی گھر والوں کو تشویش ہوئی اور تشویش ہونا لازمی تھا اس کی شکل ہی ایسی بنی ہوئی تھی..چہرہ سرخ تھا اور وہ بات کرتے کرتے اچانک کہیں کھو جاتی...دادی اپنے پرانے خیالات کو برقرار رکھتے ہوئے کہنے لگلگیں ضرور میری بچی سے کوئی بھوت چپٹ گیا ہے...ہاں واقعی کوئی بھوت ہی تھا جو اس کے پیچھے پڑا تھا...

www.novelsclubb.com

بھابھی نے کہا وہ ساری ساری رات جاگ کر نوافل ادا کرتی ہے اور تسبیح پڑھتی ہے اور دن کو بھی اکثر وقت قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اس وجہ سے اس کی یہ

حالت ہوئی ہے اب وہ کیا کہتی اس نے زندگی میں پہلی بار قرآن پاک کی تلاوت ادھوری چھوڑ دی....

بنا کسی وجہ کے....اور یہی حال اس کا رات کو تھا.. کھانا کھانا تو دور وہ پانی کا ایک گھونٹ بھی حلق ساناں انڈیل سکی.. کچی عمر کی کچی پھول تھی اور پل بھر میں ٹوٹ گئی.. وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا.. سوچا نہ تھا کبھی یہ ہو گا...

چاند کو دیکھتے ہوئے وہ بار اس میں کسی کا عکس ڈھونڈتی رہی.. چاند اسے ہمیشہ ہی خوبصورت نظر آتا مگر پہلی بار اسے چاند کو خوبصورت نہیں لگ رہا تھا چاند میں جو ایک تصویر تھی وہی خوبصورت تھی بس دنیا کی ہر شے سے زیادہ.....

وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی وہاں سے خود کو بچانے کے لیے مگر وہ کہاں بچ سکی جس سے بھاگ رہی تھی وہ اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا.. اس کی سانسوں کے ساتھ.. وہ آئی تھی مگر وہ نہیں آئی تھی اس کا صرف جسم لوٹ آیا تھا... روح اور دل وہ کہاں رہ گئے..؟

وہ ان کو کہاں چھوڑ آئی. اسی پہاڑی پہ وہیں کہیں...؟ جہاں وہ خود کو چھوڑ آئی تھی وہ موڑ تو بہت پیچھے رہ گیا پھر وہ بار بار کیوں سوچ رہی تھی.....

آنکھیں اتنی پیاسی کیوں تھیں...دل اداس کیوں تھا کچھ اچھا کیوں نہیں لگ رہا تھا. ہر منظر واضح کیوں نہیں تھا...اور وقت وہ کیوں اتنا آگے نکل گیا وہ صبح تھی اور اب رات....وہ سماں کچھ اور تھا اور یہ کچھ اور...اس کے دل میں اچانک یہ خواہش کیوں ابھری وقت رک جاتا اور پیچھے لوٹ جاتا...چند گھنٹے واپس پیچھے چلا جاتا اور پھر...پھر کیا ہوتا.....؟

"یا اللہ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں."

...اس نے دل کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور دل یوں ہنسا جیسے چھوٹے بچے کی بات پہ ہنسا جاتا ہے....دل نے اس قید کر لیا وہ دل کی قیدی بن گئی اور جو دل کے قیدی ہوتے ہیں وہ تو اپنے آپ میں بھی نہیں رہتے.....

www.novelsclubb.com

اس رات سردی اتنی تھی کہ ہڈیوں کے اندر گھسی چلی جاتی..ایک تو دسمبر کا مہینہ تھا اور اوپر سے برفانی علاقہ تو سردی عروج پر پہنچ چکی تھی مگر اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا وہ سردی کیوں محسوس نہیں کر رہی تھی....

اس نے جائے نماز بچھا کر نوافل ادا کئے مگر اس کا دھیان وہاں بھی نہیں تھا....وہ اللہ کی یاد سے بھی غافل ہو رہی تھی کس کے لیے ایک مرد کے لیے جس سے وہ صرف ایک بار ملی ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک لمحے کی خطا کے بدلے دل نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا.....وہ روتی آنسو بہاتی سجدے میں پڑی اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے رحم مانگ رہی تھی..صراط مستقیم مانگ رہی تھی.

.

www.novelsclubb.com

اس کے باوجود بھی اس چہرے نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا..وہ کوئی آسیب تھا جو اس سے چپٹ گیا...کمرے میں انگھیٹی جل رہی تھی وہ انگھیٹی کے پاس آئی....ایک انگارہ نکال کر اس نے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور اپنے آپ سے پوچھا....؟

"جب میں یہ آگ برداشت نہیں کر سکتی تو جہنم کی آگ کیسے برداشت کروں گی.."...

وہ پورے ایک ہفتے تک پھر سے لکڑیاں کاٹنے نہیں گئی.. لیکن پورے ہفتے میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا جب اسے وہ نہ یاد آیا ہو....؟اسے خوش فہمی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کی یاد سے پیچھا چھڑا لے گی لیکن یہ صرف ایک خوش فہمی کے علاوہ کچھ نہ تھا...

وہ چلتے چلتے رک جاتی بیٹھے بیٹھے کھو جاتی کھانا کھاتے ہوئے کہیں اور پہنچ جاتی.....

www.novelsclubb.com

ایک بار تو حد ہی ہو گئی وہ سب کے ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب روٹی کا ٹکڑا سالن میں ڈبونے کی بجائے پانی میں ڈبو کر منہ میں ڈالنے لگی اسے ہوش تب آیا

جب رام گڑیا اور عروج کے قہقہے گونج اٹھے... باقی گھر والے بھی مسکراہٹ چھپا رہے تھے.. وہ خود بھی بری طرح جھنپ گئی....

تینوں بچے کافی دیر تک ہنستے رہے.. اور وہ ان سے نگاہیں نہیں ملا سکی.... دادی کہتی تھی میری بیٹی پاگل ہو گئی ہے... سہی تو کہتی تھیں وہ پاگل ہی تو ہو گئی تھی وہ الیلی.

...

اس کی یاد کے باوجود وہ نماز قرآن سے غافل نہیں ہوئی توجہ ہوتی یا نہ لیکن وہ فرض ضرور ادا کرتی.

"تیری یاد دے وچ سجنڑاں اسی اپنے آپ نوں بھلا دتا____ تیرا جادو ایسا چلیا میرے تے میں زہر نوں چاہ کے آپ پیتا_____"

زندگی میں ایک سٹیج ایسا ہوتا ہے جو کوئی اور تو کیا انسان خود بھی کبھی سمجھ نہیں پاتا اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے وہ اپنے آپ سے بھی دور دور رہنے لگتا ہے... بادل ایک بار پھر آسمان پر قبضہ جمانے آ گئے... گڑیا کو ہمیشہ اعتراض رہتا یہ بادل ہمارے

علاقے میں ہی کیوں آتے ہیں دور کیوں نہیں جاتے... تب وہ اسے بڑی محبت سے سمجھاتی بارش اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے وہ بارش برساتا ہے تبھی فصلیں اور درخت سرسبز ہوتے ہیں.....

"کیا اللہ میاں زمین کو نہلاتا ہے.."..وہ معصومیت سے پوچھتی. جنت مسکرا دیتی اس کی عمر اتنی نہیں تھی جو وہ اس سے لمبی چوڑی بحث کرتی اس لیے سر اثبات میں ہلا دیتی لیکن اس کے برعکس رام اس کی باتیں جلدی سمجھ جاتا... شاید وہ ذہین تھا یا پھر وہ توجہ سے سنتا یا اس لیے کیونکہ وہ لڑکا تھا لیکن اس نے کبھی اس بات پہ غور نہیں کیا.... وہ صرف سمجھتا نہیں تھا وہ مانتا بھی تھا... لاکھ شرارتی سہی لیکن جنت کی بات اس کے لیے پتھر کی لکیر ہوتی.. عروج بھی زیادہ چوں چراں نہیں کرتی تھی بس گڑیا کو کبھی کبھی اعتراض ہوتے.....

"اللہ تعالیٰ نے مجھے سکول میں فرسٹ پوزیشن کیوں نہیں دی...."تب وہ اس کے گالوں پہ ہاتھ رکھ کر کہتی "ضرور تم نے محنت نہیں کی ہو گی.."..

www.novelsclubb.com

جس پہ وہ منہ بسور کر کہتی "لیکن میں نے دعا تو کی تھی ناں...."؟

"تم نے صرف دعا کی ہو گی اور کسی نے دعا کے ساتھ ساتھ محنت بھی کی ہو گی تو یقیناً اسی کی دعا قبول ہوتی ناں...."؟ گڑیا کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی....اکثر اسے سمجھاتے ہوئے وہ کئی کئی مختصر مثالیں بناتی.....تب رام کہتا "یہ تو ہے ہی پاگل جنت بوا مجھے سمجھاو" اور وہ خفگی سے رام کو گھور کر کہتی...."بلی جیسی آنکھوں والے دفعہ ہو جاو یہ میری بوا ہے تمہاری کیا لگتی ہے "تب رام اداسی سے اسے دیکھتا اور پوچھتا وہ اس کی کیا لگتی ہے تب وہ اس کے گالوں کی چٹکی کاٹ کر کہتی میں تمہاری دوست ہوں تمہاری آپی.....وہ پھر سے خوش ہو کر گڑیا کو چڑانے لگتا

.....

www.novelsclubb.com

اس علاقے میں دن کو بھی اکثر اندھیرے کا سماں ہوتا کیونکہ سورج کے عین سامنے کالے بادل آ کر کھڑے ہو جاتے تھے.....اور یہی حال اس دن بھی تھا وہ لکڑیاں

کاٹنے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن سورج بھی لکا چھپی کھیل رہا تھا.... مگر اس کے باوجود اس نے ارادہ ملتوی نہیں کیا.....

سفید چادر نما شال کو اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ لیا.. سر کو بھی اسکارف سے چھپا لیا....

وہ لڑکا جو بھی تھا اس کے بارے میں وہ یہ سوچ کر نکلی تھی وہ ایک سیاح تھا جو محض سیر و تفریح کے لیے آیا ہو گا اور واپس چلا گیا ہو گا... عموماً چار پانچ دن سے وہ رہتے نہیں تھے.....

کلہاڑی رسی اور گڑیا کی انگلی تھام کر وہ باہر نکلی... آج اس کے ساتھ چلنے کے لئے صرف گڑیا ہی تھی رام اور اس کی کسی بات پہ لڑائی ہوئی تھی جو ہمیشہ ہوتی رہتی تھی اس لیے وہ ساتھ چلنے سے انکار کر چکا تھا اور عروج کو تھوڑا ہوم ورک کرنا تھا اس لیے وہ گڑیا کو ساتھی بنا چکی تھی.....

برف کی تہہ کافی حد تک اوپر آچکی تھی گڑیا کو برف پہ چلنا ہمیشہ مشکل لگتا. اس کی زبان پہ ہر وقت یہی شکوہ رہتا برف دوسری طرف کیوں نہیں پڑتی تب وہ اس سے کہتی "کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بہت محبت کرتے ہیں اور دوسرے لوگ پیسے دے کر سفر کر کے ہمارے علاقے میں برف دیکھنے آتے ہیں جبکہ ہم بنا پیسوں کے ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں" وہ پل بھر کے لیے مسکاتی...

"جنت بوا اللہ کہاں ہے..."؟اس نے چلتے چلتے اچانک پوچھا.....

"اللہ آسمانوں کے اوپر ہے اور تمہارے بالکل پاس.."

"تو مجھے نظر کیوں نہیں آتا.."؟ وہ حیران ہو کر پوچھنے لگی.....

"تمہیں معلوم ہے تمہارے جسم کے اندر ایک دل ہے جس کے ذریعے تم زندہ ہو ..اگر وہ نہ ہو تو تم مر جاو گی... وہ پورے جسم میں خون کو کنٹرول کرتا ہے لیکن تم اسے دیکھ نہیں سکتی.... مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ دل ہے ہی نہیں. اسی طرح تم سورج کو نہیں دیکھ سکتیں کبھی کیونکہ تمہاری آنکھیں چدھیا جائیں گی جب تم

سورج کو نہیں دیکھ سکتیں تو سورج بنانے والا تمہیں کیسے نظر آئے گا لیکن تم اس سے ملو گی تم اسے دیکھو گی ہر انسان اسے دیکھے گا لیکن مرنے کے بعد....اور اللہ تعالیٰ تو کر جگہ موجود ہیں ان پہاڑوں میں ان درختوں میں..یہ سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی ہوئی نعمتیں ہیں..."....اس نے ہمیشہ کی طرح پیار سے اسے سمجھایا.....

"اوکے میں سمجھ گئی...اچھا یہ بتاو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا کیا...؟"اس نے ایک اور سوال پوچھا....

"اپنی عبادت کے لئے....."

"لیکن دادی تو کہتی ہے تم منحوسیت پھیلانے کے لیے پیدا ہوئی ہو....."وہ منہ بنا کر خفگی سے بولی جنت مسکرادی....

"وہ تو یوں ہی کہتی ہیں...ہم سب عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں...جس طرح تم سکول جاتی پھر ہوم ورک کرتی ہو اور اس کے بعد ایگزامز دیتی ہو...بالکل ویسے ہی

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہوم ورک کے لیے بھیجا ہے اور ہم اس وقت ایگزامینشن ہال میں ہیں...."..

"لیکن ہم تو برف کے اوپر چل رہے ہیں.."..وہ شرات کے ساتھ بولی.....

"اف اللہ...میں صرف مثال دے رہی ہوں پگلی..."..

"اور اس امتحان کا رزلٹ کب آئے گا..."...؟

"روز محشر..".. گڑیا ایک بھی بات نہیں سمجھ سکی اور باقی کا راستہ خاموشی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلنے لگی.....

جنت کے ذہن میں جو تھوڑے بہت خیال آرہے تھے وہ انہیں جھٹکنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اس کوشش میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی..پرندے ہمیشہ کی طرح آسمان کے اوپر ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے..اچانک چلتے چلتے ایک ڈھلوان راستے

پہ گڑیا گر گئی. جنت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ منہ کے بل برف کے اوپر پڑی ہوئی تھی.....

"جنت بوا پلیز اپنا ہاتھ دیں مجھے..." .اس نے جیسے التجا کی لیکن جنت بے نیازی سے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی....

"خود اٹھنے کی کوشش کرو..." .. گڑیا کو اس پہ غصہ آیا یہ کون سا موقع تھا یہ سب کرنے کا....

"میں نہیں اٹھ سکتی..." .. وہ رونے والی تھی حالانکہ اس نے اٹھنے کی کوشش ہی نہیں کی.....

"تم اٹھ سکتی ہو گڑیا.. بس کوشش کرو ساری زندگی دوسروں پہ منحصر مت رہا کرو کیونکہ کوئی تمہارا ساتھ ہمیشہ نہیں نبھائے گا ساری زندگی تو نے اکیلے گزارنی ہے تو کسی اور کا سہارا لینے سے بہتر ہے خود اپنا سہارا بنو." .....

اس وقت اسے جنت کی فلاسفی سے چڑ ہونے لگی اور کوشش کر کے وہ کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی.

ان دونوں نے ایک بار پھر اپنا سفر شروع کیا پھر گڑیا کو ہی ایک جگہ سوکھی لڑکی کا درخت نظر آ گیا اور وہ وہیں اس طرف مڑے.....

رسی ایک طرف رکھ کر اس نے کلہاڑی اٹھائی.. گڑیا تب تک برف کا گھر بنانے لگی.

.. بادل پہلے کی نسبت کم ہو چکے تھے لیکن سردی کا زور ویسے ہی برقرار تھا....

وہ پورے انہماک سے لکڑیاں کاٹنے میں مصروف ہو گئی.. جب سکینڈ کے ہزارویں حصے میں اسے محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے تیزی سے گردن گھما کر دیکھنے پہ وہ پتھر ہو گئی جیسے ایک ہفتہ پہلے ہوئی تھی.....

سامنے نظر آتے منظر پہ یقین مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں.. وہ اسے اتنی بار دیکھ چکی تھی اب جب حقیقت میں وہ اس کے سامنے تھا تو اسے وہ بھی وہم ہی لگ رہا تھا.

...وہ سانس لینا بھی بھول گئی دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے کا طواف کر رہی تھیں..

****

رسی ایک طرف رکھ کر اس نے کلہاڑی اٹھائی.. گڑیا تب تک برف کا گھر بنانے لگی.

..بادل پہلے کی نسبت کم ہو چکے تھے لیکن سردی کا زور ویسے ہی برقرار تھا....

وہ پورے انہماک سے لکڑیاں کاٹنے میں مصروف ہو گئی..جب سکینڈ کے ہزارویں حصے میں اسے محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے تیزی سے گردن گھما کر دیکھنے پہ وہ پتھر ہو گئی جیسے ایک ہفتہ پہلے ہوئی تھی.....

سامنے نظر آتے منظر پہ یقین مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں..وہ اسے اتنی بار دیکھ چکی تھی اب جب حقیقت میں وہ اس کے سامنے تھا تو اسے وہ بھی وہم ہی لگ رہا تھا.

...وہ سانس لینا بھی بھول گئی دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے کا طواف کر رہی تھیں..

جسم کے اندر کچھ تھا جو اپنی نارمل رفتار میں نہیں تھا.. یا اللہ یہ کوئی خواب تھا کوئی حسین خواب جسے وہ چھو کر دیکھتی تو تحلیل ہو جاتا مگر وہ اس طرح یوں یہاں....

پھر اسے یاد آیا اس کا چہرہ کھلا ہے اس نے شال کو انگلی کے ذریعے منہ پہ لپیٹا اور اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتی بیٹھ کر رسی کو یوں ہی خواہ مخواہ بنانے لگی اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہا تھے بہت جلد ہی اسے احساس ہوا ہاتھ سردی کی وجہ سے نہیں کسی اور وجہ سے کانپ رہے ہیں اور وہ بھی ہاتھ باندھ کر جیسے اس کی گھبراہٹ کو انجوائے کر رہا تھا.....

اسلام و علیکم.....وہ کتنی دیر بعد بولا اور تب اسے محسوس ہوا وہ کوئی خواب نہیں. تصویر خواب ہو سکتی ہے لیکن آواز...؟ وہ آواز جو اس کے کانوں میں قید ہو چکی تھی...اور وہ سلام کا جواب دینا چاہ رہی تھی اسے نے منہ کھولا ہونٹ ہلائے مگر آواز کیوں اٹک گئی تھی.....

www.novelsclubb.com

گڑیا بھی کھیلتے کھیلتے اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی مگر ان دونوں میں سے کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا.....

"میں نے اس دن بہت انتظار کیا تھا آپ کا لیکن آپ نے پیچھے مڑ کر ہی نہیں دیکھا .رات تک میں انہی پہاڑوں پہ کھڑا رہا ان برف اور درختوں میں آپ کو ڈھونڈتے ہوئے مگر آپ مجھے نہیں ملیں....پھر میں اگلی صبح یہاں آیا اور مغرب تک کھڑا رہا اور اس طرح میں پورا ہفتہ یہاں آتا رہا..... صبح سے رات تک صرف آپ کا ہی انتظار کرتا مگر آپ جانے کہاں کھو گئیں تھیں... میرا پورا ٹرپ واپس چلا گیا میں اکیلا رہ گیا صرف آپ کو پھر سے دیکھنے کے لیے اور میں ہمیشہ یوں ہی آتا صبح سے شام تک جب تک آپ مجھے نظر نہ آتیں.....چاہے صدیاں گزر جاتیں....یہ کیا کر دیا آپ نے...؟آپ نے اس دن میری جان بچا کر بھی میری زندگی لے لی آپ نے مجھے دنیا سے ہی غافل کر دیا کون سا جادو کیا ہے آپ نے...."..؟

www.novelsclubb.com

وہ ہل نہیں سکی.... وہ پوچھ رہا تھا کون سا جادو کیا ہے آپ نے اور وہ بھی اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس نے یہ کیا کر دیا ہے...؟ مگر زبان ایک بار پھر بولنے سے انکاری ہو گئی وہ ساکت وجود لیے وہیں بیٹھی رہی ہل بھی نہیں پا رہی تھی کوشش کے باوجود بھی نہیں.....

"مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میری آنکھیں سب کچھ کہہ رہی ہیں آپ ان میں لکھی ہوئی تحریر پڑھ سکتی ہیں... پہلے اگر زندگی کے لیے سانس کی ضرورت تھی تو اب آپ بھی سانس بن گئی ہیں.. آپ پلیز کچھ بولیں اس طرح یوں خاموش نہ رہیں آپ اس دن بھی خاموش تھیں آج بھی خاموش ہیں لیکن آپ کی آنکھیں بول رہی ہیں.. سب کچھ جو آپ نہیں کہہ پا رہی ہیں"..... وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر وہ کھڑی ہو گئی.... اس نے محسوس کیا ہے کبھی کبھی سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے...

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہا تھا آپ خاموش نہ رہیں وہ اس سے کہنا چاہتی تھی آپ نے مجھے بولنے کے قابل ہی کہاں چھوڑا ہے اور یہ آنکھیں یہ ہمیشہ دل کی چغلی کیوں کرتی ہیں... وہ خاموشی سے گھڑا اٹھا کر اپنے سر پر رکھنے لگی اور گڑیا کی انگلی پکڑ کر جانے لگی... وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی بالکل ویسے جیسے اس دن چھوڑ گئی تھی لیکن آج وہ اپنے آپ کو بھی یہیں انہی پہاڑوں میں چھوڑ کر جا رہی تھی بالکل ویسے جیسے اس دن چھوڑ کر گئی تھی.....

"کل کو میں آپ کا انتظار کروں گا..."....وہ کہہ رہا تھا. اور کیوں کہہ رہا تھا.. یہ شخص پہلے بھی اس پہ قاتلانہ حملہ کر چکا تھا وہ اسے ایک بار پھر سے گھائل کر گیا. اف یہ محبت...

www.novelsclubb.com

"محبت..."..؟ آسمان پہ اڑتے چڑیوں نے چوں چوں شروع کر دی... تو کیا میں اس سے محبت کرتی ہوں دل آج کون سا سچ بتا رہا تھا اسے.....

بڑی دیر بعد اسے احساس ہوا اس کے گالوں پہ کچھ پانی ہے... وہ جانتی تھی وہ پیچھے کھڑا ہو کر اسے دیکھ رہا ہو گا اور تب تک دیکھے گا جب تک غائب نہ ہو جاتی وہ..... لیکن وہ تو غائب ہو چکی تھی اب کیا بچا تھا...

"جنت بوا یہ کون تھا.."..؟ گڑیا بار بار پیچھے مڑ کر اس شخص کو دیکھ رہی تھی.... وہ کیا کہتی اب اس سے.. "گڑیا تم گھر میں کسی کو نہیں بتاو گی اس شخص کے بارے میں"....اس نے سختی سے اسے منع کیا...

"کیا میں جھوٹ بولوں."..؟

"نہیں تم صرف سچ چھپانا..." .وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی....

"سچ چھپانا بھی ایک قسم کا جھوٹ ہے ناں..."..؟اس نے معصومیت سے پوچھا. .اور اس کے منہ پہ تالا لگ گیا یہ سبق اس نے گڑیا کو خود ہی سکھائی تھی اور آج...؟

اس نے کوئی جواب نہیں دیا جواب تھا ہی نہیں شاید.

باقی کا راستہ خاموشی سے طے ہوا.....

اگلے دن وہ اس کے کہنے کے باوجود بھی نہیں گئی اسے معلوم تھا وہ وہیں پہاڑوں پر اس کا انتظار کر رہا ہو گا اور مغرب تک وہیں کھڑا رہے گا لیکن وہ پھر بھی نہیں گئی..ایسا نہیں تھا کہ اس کا دل نہیں کر رہا تھا دل تو بے تاب تھا اسے دیکھنے کے لیے مگر وہ دل کی بات سن ہی نہیں رہی تھی جب دل نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ کیوں مانتی.....

صبح سے لے کر شام تک وہ کسی چمگادڑ کی طرح چکر کاٹتی رہی... کئی بار دل چاہا وہ چلی جائے مگر وہ نہیں جانا چاہتی تھی.....

www.novelsclubb.com

اس دن بہت عرصے بعد سورج نے اپنی شکل دکھائی تھی اور وہاں کے مکین خوشی خوشی سورج کو خوش آمدید کہہ رہے تھے... گڑیا ہمیشہ کی طرح لمبے لمبے جھولے لے رہی تھی... رام اور عروج وہیں آم کے درخت کے نیچے گھر گھر کھیل رہے

تھے.....دادی بھی درخت کی چھاوں تلے بیٹھی اماں سے سر پہ تیل لگوا رہی تھی ..اچانک کسی شرارتی کوے نے درخت کے اوپر سے دادی کے اوپر سفید کریم ڈال دیا..

جس کے بدلے میں انہوں نے کوے کو تو جو بد دعائیں دینی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ رام کے کہنے پہ اس بات کا الزام گڑیا کے سر پہ ڈال دیا..یہ سب اس کے منحوس تل کی وجہ سے ہوا ہے....گڑیا نے خفگی سے رام اور دادی کو دیکھا...اس گھر میں سبھی حادثے اس تل کی وجہ سے ہو رہے تھے.....

پتا نہیں دادی رام کی باتوں پہ آنکھ بند کر کے یقین کیوں کرتی تھی..ان کی نظروں میں اگر کوئی معصوم ہے شریف ہے تو وہ رام ہے اور ان کی سگی پوتی دنیا جہان کی احمق اور منحوس ہے.....

www.novelsclubb.com

صبح سے شام تک دادی کے طعنے ہوتے لیکن وہ بھی ڈھیٹ بن کر ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالتی...اب روز روز رام کی مثالیں سننے میں کسے دلچسپی تھی وہ اگر مکھی بھی مارتا تو دادی کی نظروں میں بارڈر پہ جنگ فتح کر کے آیا ہے...

رام ان کے پاس بیٹھ کر بڑے مزے سے اپنی تعریفیں کرواتا اور اس کے نقصانات گنواتا اور دادی بڑے مزے سے انگلی پہ گن گن کر رٹے رٹائے نقصانات بتاتی....

"اس مہینے کم بخت گڑیا نے تین شیشے کے گلاس توڑ دیے" (حالانکہ گھر میں صرف دو گلاس تھے کل شیشے کے)

"ایک لالٹین بھی خراب کر چکی ہے" (ہونہہ وہ پہلے سے خراب تھا لیکن ان کا نشانہ جو وہ تھی بیچاری)

"اچھا ہوا جو لڑکا نہیں ہے_ نہیں تو اس کی بیوی دوسرے دن میکے بھاگ جاتی" (اگر لڑکا ہوتا تو کم از کم آپ کی ان جلی کٹی باتوں سے چھٹکارا پا لیتی)

www.novelsclubb.com

اس کے دادا زندہ ہوتے تو اسے سیدھا کرتے (لو آپ کو تو وہ سیدھا کر نہیں سکے اسے خاک کرتے)

بڑی منہ پھٹ اور نافرمان ہے (کل پاؤں دبائے تھے تب تو بڑی فرماں بردار کہہ رہی تھیں)

وہ جھولتے ہوئے دادی کے جلے کٹے طعنے سن رہی تھی....

"پتا نہیں منحوس کس پہ گئی ہے___"؟ دادی بڑبڑائی تھیں رام کو تو جیسے اس کی برائی کروا کے کوئی انعام مل رہا تھا.....

"آپ پہ"___ اس نے زور سے چلا کر کہا___ اور دادی کے تن بدن میں آگ لگ گئی ایک تو وہ کوے پہ غصہ تھی اور اوپر سے یہ منہ پھٹ لڑکی... وہ چھڑی اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگیں مگر اس سے پہلے وہ جھولے سے اتر کر باہر جا چکی تھی.....

اس رام کے بچے کو میں چھوڑوں گی نہیں دروازے پہ بیٹھ کر وہ کوئی انتقامی کارروائی سوچنے بیٹھ گئی...اسے کسی موقع کی تلاش تھی جب وہ اس سے بدلہ لے سکے اور یہ موقع اسے بہت جلد ہی مل گیا.....دوپہر کے وقت جب دھوپ کافی تیز ہو گئی تو رام درخت کے نیچے بڑے مزے سے لیٹا تھا.....

وہ اکثر وہیں درخت کے نیچے کھیلتے اور وہیں سو جاتے..اس نے عروج کو اس خطرناک پلان میں شامل کیا اور چپکے سے کمرے میں آکر بیگ سے اپنا کالا مارکار اٹھایا.....

جنت بوا اس وقت کچن میں روٹیاں پکا رہی تھی دادی تو سوتی رہتی ہیں ہر وقت...وہ اور عروج کمرے سے باہر نکل آئے اور رام کے پاس آکر بیٹھ گئے...گڑیا نے مار کر کاٹاپ ہٹا کر اس کی مونچھیں بنا دیں اور اس کے گالوں پہ موٹا موٹا لکھ دیا بلی جیسی آنکھوں والے.....

www.novelsclubb.com

جب وہ بیدار ہوا تو آنکھوں کو مسلتے ہوئے گھر کی طرف چل پڑا جب وہ اندر داخل ہوا تو مدھو اسے دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئی پھر کھلکلا کر ہنس پڑی وہ حیرت سے ماں کو دیکھنے لگا.....

مدھو نے آئینہ اٹھا کر اس کے سامنے کیا اور وہ جتنا شرمسار تھا اس سے زیادہ اسے غصہ تھا... وہ بھی رام تھا اسے اتنی آسانی سے کیسے معاف کر سکتا تھا...

اور اس کا بدلہ اس نے کچھ یوں لیا شام کے وقت جب گڑیا سو رہی تھی تو اس نے چوئینگم اس کے بالوں سے چپکا دیا.. یہ بدلہ کافی جان دار تھا جو گڑیا کے چودہ طبق روشن کر گیا.. وہ بیچاری نہائے تیل لگائے لیکن وہ چوئینگم اتر ہی نہیں رہا تھا اس نے رام کو خوب برا بھلا کہا اور دل ہی دل میں اس کے مرنے کی دعائیں مانگیں.....

www.novelsclubb.com

دادی کو بتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ یہ کہہ کر ٹال دیتیں "یہ سب تمہارے اس منحوس تل کی وجہ سے ہوا ہے" اور پھر اس نے رام سے مکمل کٹی لگا لی وہ اس سے

بالکل ناراض ہو گئی حالانکہ رام نے اسے منانے کی کوشش بھی کی اور اسے خوبصورت پھول بھی دیے مگر وہ پکی ناراض تھی.....

لیکن بچوں کی ناراضگی بھلا کب تک قائم رہتی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پہ لڑتے ہیں اور پھر خود ہی ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگتے ہیں.....

اگلی صبح وہ تینوں اپنے بھاری بھاری بستے اٹھائے سکول سے واپس آ رہے تھے...ان کی یہ عادت ہمیشہ سے تھی وہ واپس آتے وقت ایک گھنٹہ وہیں برف پہ بیٹھ کر گھر بناتے اور اس دن بھی انہوں نے ایسے ہی کیا وہ برف کے گھر بنانے لگے اور گولے بنا بنا کر ایک دوسرے کو مارنے لگے.....تب اچانک ایک شخص ان تینوں کے پاس آیا... عروج اور رام نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن گڑیا اسے پہچان گئی یہ وہی شخص تھا جو اس دن جنت بوا سے باتیں کرتا رہا.....

وہ کافی دیر تک ان کے ساتھ بیٹھا باتیں کرتا رہا اس نے سب کو چاکلیٹس بھی دیے...اور پھر اس نے چپکے سے گڑیا کو اشارہ کر کے اسے کچھ فاصلے پہ اپنے پاس

www.novelsclubb.com

بلایا. گڑیا جب اس کے پاس گئی تو اس نے جیب سے سفید رومال نکال کر اس پہ پین سے کچھ لکھ کر دیا...

یہ چپکے سے اس لڑکی کو دینا جو اس دن تمہارے ساتھ تھی... اس نے رومال گڑیا کے ہاتھوں میں دیے.. اس نے حیران ہوتے ہوئے وہ رومال پکڑ لیا.. رام اور عروج ابھی تک حیران ہو کر انہیں دیکھنے لگے لیکن وہ کچھ فاصلے پر تھے اس لیے ان کی باتیں نہیں سن سکے.. گڑیا نے رومال اپنے بستے میں ان دونوں سے نظر بچا کر ڈال دیا.....

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟" رام نے پوچھا....

"سچ بتاؤں کیا." .؟ اس نے رام کی طرف دیکھا اس نے سر اثبات میں ہلایا.. عروج بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی...

"وہ کہہ رہا تھا بلی جیسی آنکھوں والے لڑکے سے دور رہنا.." .. رام نے خفگی سے اسے گھورا اور وہ کھلکلا کر ہنس پڑی.... پھر وہ تینوں اپنے ہی بنائے برف کے گھر

خراب کر کے گھر کی طرف آئے..... گڑیا نے انہیں سہی بات نہیں بتائی اور نہ ہی وہ بتانا چاہتی تھی کیونکہ بوا نے منع کیا تھا... اس رومال پہ کیا لکھا تھا اور بوا کا اس سے کیا رشتہ ہے یہ سوچنے کی ابھی اس کی عمر نہیں تھی.....

گھر آ کر سب سے پہلے وہ کچن میں گئی جہاں بوا.. سالن کے نیچے لکڑیاں لگا رہی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرا دی.. گڑیا نے آس پاس اچھی طرح دیکھ کر وہ رومال باہر نکال کر اس کی طرف بڑھایا.....

"یہ کیا ہے..."؟ اس نے حیران ہو کر پوچھا....

"یہ اس انکل نے دیا ہے..." گڑیا نے سرگوشی کی..

"کس نے.."؟ فوری طور پر وہ نہیں سمجھ سکی گڑیا کس کی بات کر رہی ہے....

"وہی جو اس دن آپ کو ملا تھا جب آپ لکڑیاں کاٹ رہی تھیں.." اور جنت نے ڈر کر وہ رومال ایسے چھپایا جیسے اس میں کوئی بم ہو. دل کو کچھ ہونے لگا تھا.....

"تم نے یہ بات رام اور عروج کو تو نہیں بتائی ناں."..؟اس نے خوف زدہ ہو کر پوچھا...اور گڑیا نے ماتھے پہ ایسے ہاتھ مارا جیسے جنت کی عقل پہ ماتم کر رہی ہو...

"میں بہت سیانی ہوں بوا...میں نے کسی کو نہیں بتائی یہ بات..."۔پھر اس نے ساری تفصیل سنائی...جنت کا ڈرا ہوا چہرہ کچھ درست ہوا.....

"ٹھیک ہے شابا"ش.....اس نے گڑیا کے گالوں کی چٹکی کاٹی....اس رومال میں جو لکھا تھا وہ اس وقت نہیں پڑھ سکتی تھی لیکن پڑھنے کے لیے بے تاب بہت تھی....

کبھی کبھی گھڑی کی سوئیاں بہت آہستہ ہو جاتی ہیں جیسے اس دن ہوئیں تھیں..اس نے رات ہونے کا اتنی شدت سے انتظار کبھی نہیں کیا....اور اس دن جب وہ انتظار کر رہی تھی تو رات کافی طویل نظر آنے لگی....جب اسے یقین تھا سب سو گئے ہیں تو اس نے کھڑکی کھول کر چاند کی روشنی میں رومال پہ لکھے وہ الفاظ پڑھنے کی کوشش کی.....

"اسلام و علیکم.....

مجھے نہیں معلوم محبت کیا ہے لیکن آپ کو دیکھ کر محبت کی وجود پہ یقین آنے لگا ہے...میں آپ کو نہیں بتا سکتا آپ میرے لیے کیا ہیں...لیکن آپ کو دیکھنے کے بعد میں اپنے آپ میں نہیں ہوں..میں خود کو ڈھونڈ رہا ہوں لیکن میں کہیں کھو گیا ہوں....آپ ہی مجھے مجھ تک پہنچا سکتی ہیں...یوں میرے دل کی دنیا کو نہ اجاڑیں ..مجھے ادھورا نہ کریں...محبت گناہ نہیں ہے محبت تو عبادت ہے...گناہ تو تب ہو گا جب آپ کسی کے سچے جذبوں کی توہین کریں گی کسی کا دل توڑیں گی....دل توڑنے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گناہ نہیں ہے دنیا میں...اور آپ یہ گناہ نہ کریں..ایک لڑکا جو صبح سے کے کر رات تک صرف اس امید کے سہارے برف پہ کھڑا رہتا ہے کہ اس کی محبت لوٹ آئے گی اس لڑکے پہ رحم کریں.....

جان سے بڑھ کر عزیز...روہاب..."

www.novelsclubb.com

..اسے احساس نہیں ہوا وہ رو رہی تھی..کیوں رو رہی تھی اس بات کا جواب وہ لڑکی بھی نہیں دے سکتی تھی اس نے رومال کو آنکھوں سے لگایا ایک عجیب خوشبو اس کے اندر تک اتر گئی.....

"روہاب."...اس نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اس نام کو دہرایا تو کیا اس کا نام روہاب تھا...اور وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے...اس نے ایک بار پھر ان الفاظ کو پڑھا...پھر...پھر اور اس طرح بیس بار وہ وہی الفاظ دہراتی رہی یہ کیا تھا..؟کیا یہ محبت تھی مگر اسے محبت کیوں ہو گئی...وہ تو ابھی کچی کلی تھی اور دل نے اس کے ساتھ کیا کر دیا.....وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی بے چینی سے..یہ تو طے تھا کہ وہ آج رات سو نہیں پائے گی لیکن اصل الجھن اسے خط کو لے کر ہونے لگی..

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے جواب دینا چاہیے"...اس سے رابطہ رکھنا چاہیے...؟لیکن اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گئے تو...

"محبت عبادت ہے اس نے کہا....اور وہ."..اس لمحے اس نے چاند کو گواہ بنا کر اعتراف کیا وہ اس سے محبت کرتی ہے اور دل کے سامنے ہار چکی

اس دن آسمان پہ موجود بادلوں نے برسنا شروع کر دیا. جگہ جگہ پانی کے ساتھ ساتھ برف نظر آنے لگا... بارشوں میں وہاں کے مکین گھروں میں گھس کر آگے لے ذریعے سردی کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے لیکن یہی وہ موقع تھا جب وہ تینوں بچے اپنے کسی شیطانی کارکردگی کو تشکیل دیتے.....

اس دن بھی جونہی بارش زرا کو تھمی وہ تینوں بچے رام عروج اور گڑیا گھر سے نکل کر باغیچے کی طرف آئے ارادہ ان کا خوبانیاں توڑنے کا تھا.....یہ خیال سب سے پہلے گڑیا کے دماغ میں آیا اور اس نے اس پلان میں ان دونوں کو بھی شامل کر لیا.

www.novelsclubb.com

.....

سبھی گھر والوں سے بچتے بچاتے وہ باہر نکل آئے سردی ابھی بھی عروج پر تھی انہوں سویٹرز اور گرم گرم لباس سے خود کو مکمل طور پر ڈھانپ رکھا تھا مگر ان سب کے باوجود بھی انہیں سردی محسوس ہو رہی تھی.....

باغیچہ گھر سے کچھ فاصلے پر ہی تھا... جس کے چاروں طرف لوہے کی باڑ تھی... وہ کوئی معمولی باغ نہیں تھا دور دور تک پھیلا تھا.... جس میں خوبانیوں کے ساتھ ساتھ سیب کے بھی درخت تھے اور کچھ سبزیاں بھی...

لوہے کی باڑ کے اوپر لوہے کا چھت بھی تھا.. وہ چوہدری افضل کا باغیچہ تھا اور اس کی نگرانی بھی کافی مضبوطی سے کی گئی تھی دروازے پہ تالا ہی ہونا تھا لیکن وہ لوگ دروازے سے جاتے ہی کب تھے. باغیچے کے بائیں طرف ایک جگہ سے باڑ ٹوٹا ہوا تھا وہ تینوں وہیں سے اندر داخل ہوئے.....

www.novelsclubb.com

یہ ان کا پہلا تجربہ نہیں تھا وہ پہلے بھی کئی بار ایسا کر چکے تھے اس لیے انہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئی..اندر آتے ہی تینوں نے سکون کا سانس لیا...اور کچھ دیر وہیں بیٹھ کر تھکاوٹ دور کرنے لگے.....

پھر گڑیا کھڑی ہو گئی...

"ہاں بھئی تو تم دونوں غور سے میری بات سنو. عروج تم دیوار کے پاس کھڑی رہو گی اور بلی جیسی آنکھوں والے تم اس درخت پر کھڑے ہو کر باہر دیکھو گے اگر کوئی آجائے تو مجھے باخبر کر دینا....اور میں اس سائیڈ والی درخت پہ چڑھوں گی"..اس نے باڑ کے قریب ہی ایک درخت کی طرف اشارہ کیا.....

"آئی بات سمجھ میں..."؟اس نے سوالیہ نگاہوں سے دونوں کو دیکھا....

"نہیں... نہیں بالکل نہیں".رام بگڑ گیا...

"بہت چالاک ہو تم خود اس درخت پہ کیوں نہیں چڑھ جاتیں اس لیے نا کہ کوئی آ جائے اور تم چھلانگ لگا کر باہر کود جاو."....اس نے اپنا ماتھا پیٹ لیا اصل میں اس کا ارادہ کچھ ایسا ہی تھا....

"ارے نہیں بزدل کہیں کے.... لڑکے ہو کر ڈرتے ہو."..اس نے رام کو ٹوکا.

.....

"نہیں ڈرتا نہیں ہوں...اچھا ایک شرط پہ جاوں گا..اگر تم مجھ سے شادی کرو گی تو."..؟

گڑیا نے گھور کر اسے خونخوار نظروں سے دیکھا..وہ ہمیشہ اسے تنگ کرنے کے لیے ایسا ہی کہتا تھا...

www.novelsclubb.com

بھاڑ میں جاو تم...میں خود ہی چلی جاتی ہوں.... کہہ کر وہ اسی درخت پہ چڑھ گئی..رام اور عروج بھی اپنے اپنے کام میں لگ گئے...درخت پہ چڑھ کر اس نے کچھ خوبانیاں توڑ کر نیچے گرائیں اور کچھ وہیں درخت کے اوپر کھانے بیٹھ گئی.

.. عروج اور رام بھی یہی کر رہے تھے... دیکھتے ہی دیکھتے زمین پر خوبانیوں کا ایک ڈھیر اکھٹا ہو گیا پھر وہ تینوں درختوں سے نیچے اتر آئے اور سب کو اکھٹا کر کے گنتی کرنے بیٹھ گئے...

ان سب کی لیڈر اس وقت گڑیا بنی ہوئی تھی کیونکہ وہ غیر معمولی چالاک تھی ان خود کو بڑا بنانے کا اسے بہت شوق تھا..... تین حصے ہو گئے...

"یہ تمہارا حصہ"..اس نے عروج کی طرف کچھ خوبانی بڑھائے جو اس نے غنیمت سمجھ کر سمیٹ لیے....اور "یہ تمہارا حصہ"،اس نے گویا احسان کر کے رام کو بھی اس کا حصہ پہنچا دیا...وہ تینوں وہیں کھانے بیٹھ گئے..

"اور میرا حصہ کہاں ہیں...."؟ یہ آواز سامنے سے آئی تھی اور جتنی مانوس تھی اتنی دلکش بھی..ان تینوں کو اچانک خوبانی کڑوے لگنے لگے.ڈر کے مارے تینوں کھڑے ہو گئے گڑیا کی جھولی سے خوبانی ٹپ ٹپ نیچے گرے وہ حواس باختہ ہو کر سامنے دیکھنے لگی یہ حال رام اور عروج کا بھی تھا.....

جنت سامنے سینے پہ ہاتھ باندھے مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی..اتنی محنت سے کی گئی چوری کے پکڑے جانے کی انہیں امید نہیں تھی. لیکن جنت ہمیشہ ان کی چوری پکڑ لیتی...وہ سمجھ نہیں پاتے اسے یہ سب کیسے پتا چل جاتا ہے.....

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے بالکل سامنے آگئی..اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ان کے قد کے برابر ہو گئی....

"ہاں جی تو چور پارٹی تم لوگوں کی اس گینگ کا لیڈر کون ہے.."..؟ایسے پوچھا جیسے پولیس تشویش کر رہا ہو.....

عروج اور رام کی نگاہیں بے ساختہ گڑیا کی طرف گھوم گئیں...اس نے غصے سے دونوں کو دیکھا...

www.novelsclubb.com

"مہ...مہ..مجھے کیا ایسے دیکھ رہے ہو"...وہ کانپتے ہونٹوں سے بولی...

..

"ہاں تو گڑیا رانی میں نے تمہیں سمجھایا تھا ناں اس دن کہ چوری کرنا بری بات ہے اور تمہیں عبدالقادر جیلانی والی کہانی بھی تو سنائی تھی ناں".....

گڑیا پر گھڑوں پانی پھر گیا..وہ نگاہیں جھکائے کھڑی تھی..رام اور عروج بھی شرمندہ نظر آرہے تھے...

"لیکن خوبانی کھانا غلط تو نہیں ہے ناں..."؟وہ اپنی دفاع میں کچھ نہ کہتی یہ تو نا ممکن تھا...اپنی غلطیوں کی تو وہ سب سے بڑی وکیل تھی.....

"خوبانی کھانا غلط نہیں ہے لیکن اس طرح چھپ کر چوری کرنا غلط ہے اور یہ بات تو تم لوگوں کو بھی معلوم ہے اس لیے تو چپکے چپکے آئے ہو...اور انسان چھپ کر وہی کام کرتا ہے جس کے بارے میں معلوم ہو وہ غلط ہے.."

"زندگی بہت مختصر ہوتی ہے انسان کو معلوم ہی نہیں چلتا کب گزر گئی...اس لیے اسے اچھے کاموں میں استعمال کرنا چاہیے"...

اسے اس وقت جنت کے لیکچر میں دلچسپی نہیں تھی لیکن جنت نے اسے آخری وارننگ دے کر معاف کر دیا..

رات کے وقت کمرے میں انگھیٹی جل رہی تھی جو سردی کا سر توڑ مقابلہ کرنے میں لگی ہوئی تھی.. جنت چارپائی پر لیٹی تھی اور ان کے دائیں طرف رام تھا بائیں طرف عروج اور گڑیا لیٹی تھیں.... رات کے وقت وہ روزانہ اس کے پاس کہانی سننے آتیں اور رام تو کبھی کبھی وہیں سو جاتا.... مدھو جتنا بھی منع کرتی لیکن وہ گھر نہیں جاتا تھا.....

کہانی سنانے کی ذمہ داری پہلے دادی کی ہوتی تھی جو انہیں اپنے دور کے واقعات سناتی تھیں.. جو بچے زیادہ دلچسپی سے نہیں سنتے تھے لیکن کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر تھا.... ایک دادی نے سر درد کا بہانہ کر کے انہیں ٹال دی اور جنت نے تینوں بچوں کو کہانی سنائی جو کہ جنگل اور پریوں کی تھی.....

www.novelsclubb.com

بس اس کے بعد بچوں نے تو طے کر لیا کہانی جنت بوا سے ہی سنا کریں گے کیونکہ ان کی کہانیاں ماڈرن ہوتی ہیں اور اس کے بولنے کا انداز بھی اتنا مدھم ہوتا کہ سننے والا کھو جاتا.... وہ ہر کہانی کے اختتام پر ایک خوبصورت سبق بھی ضرور دیتی.....

لیکن پچھلے کچھ دن سے وہ کھوئی کھوئی رہنے لگی کہانی ادھوری چھوڑ کر کسی سوچ میں ڈوب جاتی اور گڑیا کے "پھر آگے کیا ہوا" کہنے پہ وہ لوٹ آتی اسے خود بھی یاد نہیں رہتا وہ کہاں تک پہنچی تھی... بس وہ ان پہاڑوں کے درمیان تھی جہاں خود کو چھوڑ آئی..

اس رات بھی وہ بچوں کو وہی آپ بیتی سنا رہی تھی..

ایک لڑکا پہاڑ سے نیچے لٹک رہا تھا پھر ایک لڑکی نے جا کر اسے بچایا... اور... اور وہ پھر کھو گئی...

بچے حیران تھے پریوں اور ٹارزن کی کہانی سناتے سناتے یہ لڑکا لڑکی والی کہانی کہاں سے آ گئی بیچ میں....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پھر کیا ہوا.."..؟ گڑیا نے بوجھل آنکھوں سے پوچھا..

"بس کہانی ختم....."عروج اور رام سو چکے تھے ان کے خراٹے ہی گونج رہے تھے....

"ایسے کیسے ختم یہ کہانی تو ادھوری ہے..."

اس نے احتجاج کیا....

"زندگی میں کچھ کہانیاں ادھوری رہ جاتی ہیں.."..اس نے خیالوں میں کھوئے کھوئے جواب دیا... گڑیا نے خفگی سے منہ پھلایا اور سونے کے لیے آنکھیں بند کر دیں.....

www.novelsclubb.com

****

رام کی ماں مدھو اس وقت گہری نیند میں تھی جب گھر کا دروازہ زور زور سے بجا ...پہلی بار تو وہ سن نہیں سکی لیکن دروازہ مسلسل پیٹا جا رہا تھا تو اس کی آنکھ کھلی

سب سے پہلی نظر اس کی رام پر پڑی جو گہری نیند میں تھا..اس کے ماتھے پہ بوسا دے کر وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی.... سردی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی آسمان پر چاند کو دیکھ کر اس نے اندازہ لگانے کی کوشش کی یہ کون سا وقت ہے..شاید آدھی رات

تھی وہ جانتی تھی دروازے پر کون ہو گا.....

اکشے نشہ کر کے اسی وقت واپس آتا تھا شروع شروع میں اس نے کئی بار پوچھا بھی تھا لیکن اب عادت سی ہو ہو گئی اکیلے رہنے کی....اس نے کنڈی کھول کر لکڑی کا دروازہ کھولا..سامنے اکشے غصے سے لال چہرہ لیے کھڑا تھا....

"سنتی نہیں ہے کیا بے غیرت..."اکشے نے زور سے اسے دھکا دے کر سامنے سے ہٹایا وہ منہ کے بل زمین پہ جا گری یہ دھکا بھی اس کے لیے نیا نہیں تھا...اس کی بھی عادت ہو چکی تھی اسے....

"کھانا لا سالی..."..وہ غراتے ہوئے بولا..اس نے یہ بھی نہیں سوچا رام گہری نیند میں ہے وہ جاگ سکتا ہے لیکن وہ سوچ ہی تو نہیں سکتا تھا.....

مدھو نے آدھی رات کو اتنی ٹھنڈ میں چولہا جلایا اور روٹیاں توے پہ ڈالنے لگی.

.سالن رات کا ہی بچا ہوا تھا...دال کا سالن تھا اور اس میں بھی آدھے سے زیادہ پانی...غریبی بہت مشکل ہے ایک امتحان ہے جو لوگ اس امتحان سے گزرتے ہیں وہی جانتے ہیں ورنہ صبح شام چکن کھانے والوں کو کیا معلوم

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کئی کئی رات فاقوں میں گزارتے ہیں.

.....

لیکن اس نے کبھی ناشکری نہیں کی..پھر بھی جانے کہیں کوئی سکون کیوں نہیں تھا زندگی میں..خوشی تو ان کے گھر میں جیسے حرام ہو چکی تھی ایک رام ہی تھا جو ان کی زندگی تھا...ان کے نئے خواب....

سالن گرم کر کے وہ وہاں لے آئی جہاں اکشے بیٹھا ہوا تھا..پھر وہ پانی بھرنے گھڑے کی طرف آئی لیکن اس سے پہلے اکشے سارا کھانا زمین پہ پھینک چکا تھا...

ذلیل پنچ عورت یہ دال تمہارا باپ کھائے گا....وہ غصے سے اٹھا اور رام کا لکڑی والا بیٹ اٹھا کر زور زور سے مدھو کو پیٹنے لگا...وہ کچھ نہیں بول سکی اس ڈر سے کہیں رام ناں اٹھ جائے وہ آرام سے مار کھاتی رہی...یہ مار تو اس کی قسمت میں ہی لکھا تھا...جب وہ اسے مار مار کر تھک گیا تو سونے کے لیے جا کر لیٹ گیا...مدھو کے جسم کا ایک ایک حصہ درد کرنے لگا...سر سے خون بہہ رہا

تھا لیکن وہ ضبط کے تمام ریکارڈ توڑ کر چپ چاپ کھڑی ہو کر بستر پر لیٹ گئی. یہ محبت بھی انسان کو کہاں لے آتی ہے اس نے کہاں سوچا تھا یہ سب ہو گا...جانے خواب پورے ہو کر اتنا دکھ کیوں دیتے ہیں..امیدیں ایسے ٹوٹتی ہیں ان کے ٹکڑے چنتے چنتے پور پور زخمی ہو جاتا ہے.....

اس رات وہاں بستر پر لیٹے لیٹے وہ جنت کی باتوں کے بارے میں سوچنے لگی....

www.novelsclubb.com

"میرا دین سہی ہے...."۔

"میرے دین میں ہی سب کی منزل ہے...."۔

"میرے دین میں ہی سکون ہے'.....

اور مدھو زندگی میں پہلی بار اس دین کے بارے میں سوچ رہی تھی..اور جنت کی باتوں پہ غور کر رہی تھی..وہ پہلے بھی کئی بار جنت سے بہت اسلامی واقعات سن چکی تھی اور متاثر بھی بہت ہوئی لیکن آج جس انداز سے وہ سوچ رہی تھی ویسے کبھی نہیں سوچا...اکشے سے بات کرنا اپنی جان گوانے کے مترادف تھا رام ابھی چھوٹا تھا ...اسے خود ہی کچھ کرنا تھا وہ ہمیشہ پتھر کے

بھگوان سے انصاف مانگتی آئی تھی اس بار وہ کسی اور کو آزمانا چاہتی تھی..یہ سہی تھا تھا یا غلط لیکن وہ زندگی میں ایک بار یہ غلطی کرنا چاہ رہی تھی.....

اگلے دن مدھو جنت کے پاس گئی اور اسے لکڑیاں کاٹنے کے لیے ساتھ چلنے کو کہا... جنت راضی ہو گئی مگر وہ جانتی تھی وہ صرف لکڑیوں کے لیے نہیں جا رہی.

....

جنت نے مدھو کو باہر چارپائی پر بٹھایا اور خود کمرے میں چلی آئی اسے یقین تھا روہاب بھی وہیں ہو گا اس لیے کاغذ قلم اٹھا کر اسے خط لکھنے لگی..... وہ زیادہ پڑھی لکھی تو نہیں تھی لیکن خط لکھنا اتنا وہ کر سکتی تھی.....

"اسلام و علیکم..

میں آپ سے کیا کہوں کیا لکھوں کچھ سمجھ نہیں پا رہی مجھ سے ملنے کے بعد جو حالت آپ کی ہے وہی میری ہے... آپ کہتے ہو میں نے آپ پہ جادو کیا ہے لیکن اصل جادو تو آپ نے کیا ہے میں کہیں بھی نہیں ہوتی ہر جگہ آپ ہی آپ ہوتے ہو.....

میں نے سوچا کچھ دن تک آپ کو بھول جاوں گی لیکن میرے لیے یہ ناممکن ہے میں آپ کو بھلانے میں ہار گئی اور دل مجھ سے جیت گیا. لیکن میں ایک مسلمان لڑکی ہوں اور غلط محبت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی آپ نے کہا تھا محبت کرنا گناہ نہیں محبت عبادت ہے سہی کہا تھا آپ نے لیکن میں یہ عبادت عبادت کی طرح ہی کرنا چاہتی ہوں.....

دل سے ہاری.."

"جنت چوہدری.."

اس خط کو چپکے سے لپیٹ کر اس نے دوپٹے سے باندھ دیا اور باہر چلی آئی مدھو وہیں بیٹھی ہوئی تھی جہاں وہ اسے بٹھا کر گئی تھی....

www.novelsclubb.com

کلہاڑی اور رسی سنبھال کر وہ اس کے ساتھ ساتھ چل پڑی.. ہمیشہ کی طرح آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا.. تینوں بچے سکول گئے ہوئے تھے... سکول یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر تھا... کوئی خاص سکول نہیں تھا دو ٹیچرز آتے تھے اور علاقے کے

بچے وہیں سے کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے.....

اس نے فراک کے اوپر سیاہ سویٹر پہن رکھی تھی..اور سکارف بھی ہمیشہ کی طرح اس کے وجود کا حصہ تھا....کافی دیر خاموش سے چلنے کے بعد مدھو نے کہا....

"تم مجھے اپنے دین کے بارے میں بتاو..."...جنت تھوڑی حیران ہوئی اسے لگا تھا اس دن کے بعد مدھو اس موضوع پر بات نہیں کرے گی.....

"کیا جاننا چاہتی ہو تم"...؟

"تمہارے دین میں کیا ہے.."..؟

"میرے دین میں سب کچھ ہے الف سے لے کر یے تک.."

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارا دین کامل ہے...."

"کامل ترین....جنت نے تصیح کی."...

"تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو"....؟

"میں نہیں قرآن پاک کہتا ہے دنیا کی سب سے عظیم کتاب...."..وہ فخر سے بولی.....

"اور تمہارے قرآن میں سب سہی ہے میں کیسے یقین کروں..."۔مدھو نے پوچھا....

"تم نہ کرو تمہارے یقین یا بے یقینی سے سچ نہیں بدلے گا...یہ بات بڑے سے بڑے سائنسدان ثابت کر چکے ہیں مدھو...قرآن پاک میں سب کچھ ہے اور سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے..میرا دین سب سے خوبصورت دین ہے..."وہ دونوں چلتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں.....

"کیا تم ثابت کر سکتی ہو یہ بات.....؟."

"کیا"...؟

"یہی کہ تمہارا دین سب سے خوبصورت اور کامل ہے."؟مدھو بولی....

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو؟"

"جو بھی سمجھو."..مدھو بے نیازی سے بولی....

میرا دین سب سے خوبصورت اس لیے ہے مدھو کیونکہ اس میں دنیا جہان کے فائدے ہیں...جو کچھ تم یہاں کرو گی اس کے فائدے اور نیکیاں تمہیں وہاں بھی ملیں گی ایسا کسی اور دین میں نہیں ہے.....

میں تمہیں سمجھاتی ہوں..قرآن پاک میں فرعون کا

ذکر ہے اور فرعون کی لاش سمندر سے ملی اس بات پہ سائنسدان بھی دنگ رہ گئے.

..جیسا کہ صدیوں پرانی اس کتاب میں سمندر کے دو حصوں کا ذکر ہے آج بھی دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے سمندر کا ایک حصہ نمکین بھی ہے....ان انگریزوں نے بہت کچھ سیکھا ہے قرآن پاک سے جو ہم بھی نہیں سیکھ پائے.....

اب صبح صبح اٹھ کر اگر میں نماز ادا کروں گی تو اس کا مجھے یہ فائدہ ہو گا مجھے ایکسر سائز کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ نماز کے دوران ہے جسم کی ورزش ہو جاتی ہے.....اور دوسرا فائدہ مجھے آخرت میں ہو گا.....

میرا دین کہتا ہے پانی بیٹھ کر تین گھونٹ میں پیو...سائنس نے ثابت کیا ہے پانی بیٹھ کر پینے سے انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے....

میں اگر ایسا کروں گی تو اس دنیا میں بھی فائدہ اور اس دنیا میں بھی فائدہ....

میرا دین کہتا ہے چھینک آنے پہ الحمدللہ پڑھا کرو. سائنس بھی کہتی ہے چھنک کے ذریعے کئی جراثیم

ناک سے نکل کر مر جاتے ہیں...تو اس عمل کا بھی مجھے دونوں جہاں میں فائدہ ہے.....

میرا دین کہتا ہے کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو..اب اتنا تو تم بھی مانتی ہو ناں ہاتھ دھوئے بغیر کس طرح کھانے میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں.....

اور میرا دین کہتا ہے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاو اور کھانے کے بعد پانی مت پیو...یہی کچھ عقل مند لوگ بھی کہتے ہیں کیونکہ پیٹ بھر کر کھانے سے انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے اور کھانے کے بعد پانی پینے سے بھی کئی قسم کی بیماریاں پھیلتی ہیں.....

میرا دین کہتا ہے غصہ مت کرو...بالکل سہی کہتا ہے کیونکہ غصے میں انسان صرف اپنا نقصان کرتا ہے...اور میرے دین میں شراب حرام ہے...شراب ایک گھٹیا قسم کا نشہ ہے جو کئی گھر کئی انسان اجاڑ دیتا ہے تبھی تو میرا دین اسے پینے کی اجازت نہیں دیتا.....

www.novelsclubb.com

میرے دین میں جھوٹ بولنا چوری کرنا گناہ ہے...جھوٹ اور چوری غلط ہیں یہ تو تمہیں بھی

معلوم ہے ناں...؟اور اس کے نقصانات سے بھی ضرور واقف ہو گی تم....

اگر میں ان پہ عمل کرتی ہوں تو مجھے یہاں بھی فائدہ ملتا ہے اور وہاں بھی....

میرے دین میں زنا حرام ہے فضول خرچی گناہ ہے.. چغلی اور سود حرام ہے.

. مطلب جو جو چیزیں انسان کے لئے سہی نہیں ہیں وہ میرے دین نے انسانوں سے گناہ کی صورت میں دور کر دیے.....

اور میرا دین سب سے آسان ہے...اگر تم نے راہ چلتے کسی کو سلام کیا تم نے نیکیاں کمالیں...اگر تم نے راستے سے کانٹے ہٹا کر دور پھینکے تب بھی تو نے نیکیاں کمالیں اور تو اور اگر تم مسکرا کر کسی کو دیکھو گی تو اس کے بدلے میں بھی تمہیں نیکی ہی ملے گی.....

جنت جوان سب نیکیوں کا اجر ہو گا وہ میرے اللہ تعالیٰ نے ماں کے قدموں تلے رکھ دی اور میرا اللہ اپنے ایک بندے سے ستر گناہوں سے زیادہ محبت کرتا ہے....

میں نے تمہیں کئی واقعات پہلے بھی سنائے ہیں

حضرت بلال حضرت یوسف حضرت علی کے.... میرے دین میں عدل اور ایثار کی جو مثالیں ہیں وہ تمہیں اور کہیں نہیں ملیں گی..... کیونکہ میرا دین کامل ترین دین ہے.....

مدھو گنگ ہو گئی... سارے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے وہ بیس سال کی لڑکی اس کے چیلنج کی دھجیاں اڑا چکی تھی... دل میں کوئی شک باقی نہیں رہا تھا مگر وہ کچھ اور سیکھنا چاہتی تھی اس سے.. بہت کچھ.....

تم اپنے اللہ اور رسول سے بہت محبت کرتی ہو....؟ مدھو نے مسکرا کر پوچھا....

کوشش کرتی ہوں لیکن وہ مجھ سے میری محبت سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں. میں تمہیں ایک واقعہ سناتی ہوں جس سے تمہیں یقین آجائے گا ہمارے پیارے رسول ہم سے کتنی محبت کرتے ہیں.....

ایک بار جب جبرائیل علیہ سلام نبی کریم کے پاس آئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ جبرایل کچھ پریشان ہے آپ نے فرمایا جبرائیل کیا

معاملہ ہے کہ آج میں آپکو غمزدہ دیکھ رہا ہوں جبرائیل نے عرض کی اے محبوب کل جہاں آج میں اللہ پاک کے حکم سے جہنم کا نظارہ کر کہ آیا ہوں اسکو دیکھنے سے مجھ پہ غم کے آثار نمودار ہوے ہیں نبی کریم نے فرمایا جبرائیل مجھے بھی جہنم کے حالات بتاو جبرائیل نے عرض کی جہنم کے کل سات درجے ہیں ان میں جو سب سے نیچے والا درجہ ہے اللہ اس میں منافقوں کو رکھے گا

اس سے اوپر والے چھٹے درجے میں اللہ تعالی مشرک لوگوں کو ڈالیں گے

اس سے اوپر پانچویں درجے میں اللہ سورج اور چاند کی پرستش کرنے والوں کو ڈالیں گے

چوتھے درجے میں اللہ پاک آتش پرست لوگوں کو ڈالیں گے تیسرے درجے میں اللہ پاک یہود کو ڈالیں گے دوسرے درجے میں اللہ تعالی عسائیوں کو ڈالیں گے یہ کہہ کر جبرائیل علیہ سلام خاموش ہو گئے تو نبی

کریم نے پوچھا جبرائیل آپ خاموش کیوں ہو گئے مجھے بتاو کہ پہلے درجے میں کون ہو گا جبرائیل علیہ سلام نے عرض کیا اے

اللہ کے رسول پہلے درجے میں اللہ پاک آپکی امت کے گنہگاروں کو ڈالیں گے جب نبی کریم نے یہ سنا کہ میری امت کو بھی جہنم میں ڈالا جاے

گا تو آپ بے حد غمگین ہوے اور آپ نے اللہ کے حضور دعائیں کرنا

شروع کیں تین دن ایسے گزرے کہ اللہ کے محبوب مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لاتے نماز پڑھکر حجرے میں تشریف لے جاتے اور دروازہ بند کر کہ اللہ کے حضور رو رو کر فریاد کرتے صحابہ

اکرام حیران تھے کہ نبی کریم پہ یہ کیسی کیفیت طاری ہوئی ہے مسجد سے حجرے جاتے ہیں

گھر بھی تشریف لیکر نہیں جا رہے۔جب تیسرا دن ہوا تو سیدنا ابو

بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے رہا نہیں گیا وہ دروازے پہ آے دستک دی اور سلام کیا لیکن سلام کا جواب نہیں آیا آپ روتے ہوے

www.novelsclubb.com

سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آے اور فرمایا کہ میں نے سلام کیا لیکن سلام کا جواب نہ پایا لہذا آپ جائیں آپ کو ہو سکتا ہے سلام کا جواب مل جاے آپ گئے تو آپ نے تین بار سلام کیا

لیکن جواب نہ آیا حضرت عمر نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھیجا لیکن پھر بھی سلام کا جواب نہ آیا حضرت سلمان فارسی نے واقعے کا تذکرہ علی رضی اللہ تعالی سے کیا

انہوں نے سوچا کہ جب اتنی عظیم شحصیات کو سلام کا جواب نہ ملا تو مجھے بھی خود نہی جانا چاہیئے

بلکہ مجھے انکی نور نظر بیٹی فاطمہ اندر بھیجنی چاہیئے۔

لہذا

آپ نے فاطمہ رضی اللہ تعالی کو سب احوال بتادیا آپ حجرے کے دروازے پہ آئیں

اباجان اسلام و علیکم

www.novelsclubb.com

بیٹی کی آواز سن کر محبوب کائینات اٹھے دروازہ کھولا اور سلام کا جواب دیا ابا جان آپ پر کیا کیفیت ھے کہ تین دن سے آپ یہاں تشریف فرما

ہے نبی کریم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ میری امت بھی جہنم میں جائے گی فاطمہ بیٹی مجھے اپنے امت کے گنہگاروں کا غم کھائے جا رہا ہے اور میں اپنے مالک سے دعائیں کر رہا ہوں کہ اللہ انکو معاف کر اور جہنم سے بری کر یہ کہہ کر

آپ پھر سجدے میں چلے گئے اور رونا شروع کیا یا اللہ میری امت یا اللہ میری امت کے گنہگاروں پہ رحم کر انکو جہنم سے آزاد کر

کہ اتنے میں حکم آگیا

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

اے میرے محبوب غم نہ کر میں تم کو اتنا عطا کر دوں گا کہ آپ راضی ہو جاو گے

آپ خوشی سے کھل اٹھے اور فرمایا لوگو۔۔اللہ نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ روز قیامت مجھے میری امت کے معاملے میں خوب راضی کرے گا اور میں نے اس وقت تک راضی نہیں ہونا جب تک

میرا آخری امتی بھی جنت میں نہ چلا جائے..... مدھو

نے جنت کو شال سے آنسو پونچھتے دیکھا وہ بھی حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم سے کافی متاثر ہوئی ایک ایسا نبی جو رات رات بھر رو کر صرف اپنی امت کے لیے بخشش مانگتا ہے ان جیسا اس دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا.....

اگر اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اتنی محبت کرتے ہیں تو تمہیں تکلیف کیوں دیتے ہیں....؟

www.novelsclubb.com

مدھو نے پوچھا...وہ جانتی تھی ساتھ چلتی ہوئی لڑکی اسے ایک بار پھر لاجواب کر دے گی.....

تکلیف نہیں دیتے مدھو وہ صرف امتحان لیتے ہیں...اور اگر امتحان نہ لیں تو ہم ان کی یاد سے غافل ہو جائیں گے...اگر آزمائشیں نہ ہوتیں تو ہم اللہ کو کبھی نہیں یاد کرتے...اور اللہ تعالیٰ صرف ہمیں نہیں آزماتے انہوں نے ہم سے پہلے اپنے پیاروں کو سب سے زیادہ آزمایا جن کی مثالیں آج بھی زندہ ہیں.....

کربلا کے میدان میں جنگ لڑتے ہوئے وہ اللہ کے پیارے کئی دن تک بھوکے پیاسے جنگ لڑتے رہے.....اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیا تھا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان تھا.....حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پہ پتھر باندھے اور روزانہ راستے پر سے گزرتے ہوئے ایک بڑھیا ان پہ کوڑا پھینکتی لیکن حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم ان کے لیے پھر بھی دعا کرتے.....

یہ تھے ہمارے پیارے نبی..جن کے صبر استقامت،ایثار اور تقویٰ کی مثالیں آج صدیوں بعد بھی زندہ ہیں.....

www.novelsclubb.com

وہ لوگ سوکھی لکڑیوں کی ایک جھاڑی کے پاس پہنچ گئے..رسی اور کلہاڑی وہیں پھینک کر وہ برف کے اوپر بیٹھ گئیں.....

جس نبی کو تم لوگوں نے دیکھا ہی نہیں اس پہ یقین کرنا مشکل ہوتا ہوگا ناں...؟

جنت مسکرادی.

کوئی مشکل نہیں ہے بس ایمان پختہ ہونا چاہیے..

ایک صحابی تھا شاید جن کا نام مجھے نہیں یاد آرہا حضور پاک سے کہنے لگے اے پیارے نبی ہم کتنے خوش قسمت ہیں جو آپ کو دیکھ رہے ہیں آپ سے باتیں کر رہے ہیں آپ کی سنتوں پہ عمل کر رہے ہیں....

تو حضور پاک نے کہا تم لوگ اتنے خوش قسمت نہیں ہو جتنی خوش قسمت میری آنے والی امت ہوگی تم لوگ مجھے دیکھ کر مجھ سے بات کر کے میری پیروی کر رہے ہو..ایک امت ایسی ہوگی جو مجھے بنا دیکھے بنا سنے مجھ پہ ایمان لائے گی.....

مدھو کے پاس مزید کوئی سوال نہیں تھا...اس نے کہا تو فقط اتنا...

میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں.....جنت نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا...

کیا تم نے اپنے شوہر سے بات کی اس بارے میں...؟

نہیں اکشے کبھی نہیں مانیں گے...ان سے بات کا فائدہ ہی نہیں ہے....وہ مایوسی سے بولی.....

بہتر ہے تم ان سے بات کر لو ایک بار مدھو اور

انہیں اسلام کی اہمیت بتاو..یقیناً وہ سمجھ جائیں گے...

ٹھیک ہے لیکن اس سے پہلے مجھے بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے تم سے...سب سے پہلے میں قرآن سیکھنا چاہتی ہوں...کیا تم مجھے سکھاو گی....؟

اس نے سوال کیا....جنت نے سر اثبات میں ہلا دیا....اور لکڑیاں کاٹنے لگی.....مدھو بھی وہیں کلہاڑی کے ذریعے مصروف ہو گئی.....

www.novelsclubb.com

بہت اچانک سے ہی جنت کو احساس ہونا شروع ہو گیا کوئی اسے دیکھ رہا ہے..وہ جانتی تھی کون ہو گا اس نے اسکارف کو نقاب کے انداز میں لپیٹ لیا اور خود کو مکمل طور پر ڈھانپ لیا...دو آنکھوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا.....اس نے دائیں طرف دیکھا تو وہ اسے ایک درخت کے پیچھے کھڑا نظر آیا.....وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتا رہا جب تک وہ لکڑیاں کاٹتی رہی وہ بھی کبھی کبھی ایک نظر اسے دیکھ ہی لیتی

.....

جاتے وقت اس نے مدھو سے نظر بچا کر خط اسے

دکھایا اور وہیں اس جھاڑی کے پاس ہی رکھ دیا..اس نے دیکھا روہاب کے چہرے پر روشنی سی آئی....پھر وہ مدھو کے ساتھ گھر آئی.....اور ان خطوں کا سلسلہ صرف ایک دن کا نہیں تھا بعد میں بھی کئی بار روہاب نے گڑیا کو سکول سے چھٹی کے وقت وہ خط دیے تھے اور وہ بھی گڑیا کے ہاتھوں خط کا جواب بھیجنے لگی تھی.....

www.novelsclubb.com

مدھور وزانہ اس سے قرآن پاک کی درس لینے آتی تھی اور وہ اسے کئی اسلامی واقعات اور قرآن سکھاتی تھی.....

آیت کو لنڈن آئے دو مہینے ہو چکے تھے لنڈن کا شہر اس کے لیے اب پہلے جیسا اجنبی نہیں تھا.. وہ یہاں کے لوگوں یہاں کے ماحول میں خود کو مکمل طور پر ڈھال چکی تھی.... یہ خوبصورت شہر تھا اس کے خوابوں کا شہر وہ لنڈن سے محبت نہیں عشق کرتی تھی.. اسے یہاں شروع شروع میں کافی مشکلات کا سامنا تھا وہ کسی کو نہیں جانتی تھی لیکن آہستہ آہستہ وہ سب کچھ ٹھیک کرتی گئی اور ان سب کا سارا کریڈٹ انوشیر رضا کو جاتا ہے اس نے ہر مشکل میں اس کا ساتھ دیا اسے لنڈن میں جب بھی کسی مسئلے کا سامنا ہوتا تو وہ سیدھا انوشیر کے پاس جاتی اور اسے اپنی پرابلم بتاتی... وہ خوشی سے یا مجبوری سے بہر حال اس کی مدد کر دیا کرتا.. اس کا مزاج ویسے ہی تھا

www.novelsclubb.com

جیسے ہمیشہ سے ہوتا تھا... حد سے زیادہ سنجیدہ قسم کا مرد اور اس سے بھی بڑھ کر ایک پاکستانی مشرقی مرد.....

اسے لڑکیوں سے زیادہ بات کرنا اچھا نہیں لگتا.. شروع میں آیت کو لگا وہ شرما رہا ہے لیکن بعد میں اسے پتا چلا وہ شرمیلا نہیں وہ غیرت مند ہی اتنا ہی کسی بھی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا... اسے آیت کا کسی اور لڑکے کے ساتھ بات کرنا بھی زیادہ اچھا نہیں لگتا تھا یہ وہ تب محسوس کرتی تھی جب وہ کسی کے ساتھ ہوتی تو وہ اسے فوراً وہاں سے چلے جانے کا کہتا..... اگر وہ دونوں کہیں جا رہے ہوتے تو وہ ہمیشہ دو قدم آگے چلتا تھا.. اگر اس کے ہاتھوں میں کوئی چیز ہوتی تو وہ بنا کہے وہ چیزیں اٹھا لیتا.....

www.novelsclubb.com

اصل مرد وہی ہوتے ہیں جو عورت کی حفاظت کریں. ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھیں... غیرت مند ہر دوسری لڑکی کے ساتھ فری نہیں ہو جاتے ہر

دوسری لڑکی سے محبت کا اظہار نہیں کرتے.... وہ ہمیشہ عورت کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور انوشیر بھی انہی مردوں کی اقسام میں تھا.....

اس سے چند ہی ملاقاتوں میں وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جان گئی تھی... جیسے کہ وہ قرآن پاک کا حافظ ہے اور حج بھی کر چکا ہے... وہ اسلام اور اللہ سے محبت کرتا تھا اور اس کی زیادہ تر باتیں اسلام کے حوالے سے ہی ہوتی تھیں... آیت جہاں کافی حد تک اس سے متاثر تھی وہیں وہ آپ میں احساس کمتری کا شکار ہوتی..

آیت کی روم میٹ ایک انڈین لڑکی پوجا تھی جو کافی شوخ اور خوش مزاج تھی... اس کی تمام حرکتیں زیادہ تر مغربی تھیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ انڈین سے محبت کرتی تھی پوجا سے اس کی کافی اچھی دوستی تھی اسے بھی لنڈن بہت پسند تھا... وہ بھی سیر و تفریح کی کافی شوقین تھی.....

پوجا کے بوائے فرینڈز کے بارے میں وہ یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ ان کی تعداد سیکڑوں میں تھی.. پوجا تقریباً ہر دوسرے دن اپنا بوائے فرینڈ

تبدیل کرتی تھی اس کا سارا الزام میں وہ اپنے بوائے فرینڈ پر ڈالتی تھی اس بریک اپ کے بعد اسے کوئی اور مل جاتا وہ دو دن خوب رونے دھونے اور شور مچانے کے بعد اپنے طرف بڑھتے ہاتھ تھام لیتی....اسے پوجا کی یہ عادت کافی عجیب لگتی تھی لیکن اسے نصیحت کرنا بے کار تھا کیونکہ وہ اپنی مرضی کرنے والوں میں سے تھی.. لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ اس کی اچھی دوست تھی ہر دکھ سکھ میں کام آنے والی جس سے وہ اپنے دل کی بات بے جھجک کہہ سکتی تھی..لنڈن کا یہ سفر اس کے لیے بہت خوبصورت جا رہا تھا.....

ڈھلتی شام کی سنہری روشنی لنڈن کی سرزمین کو اپنے ہی رنگ میں رنگنے کی کوشش کر رہی تھی...وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لے رہی تھی....اس کے ہاتھوں میں اپنا مخصوص ناول تھا....لیکن وہ ناول نہیں پڑھ رہی تھی وہ کھڑکی سے نیچے باہر سٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی....سیکڑوں کی تعداد میں

www.novelsclubb.com

انگریز ادھر ادھر گھومتے نظر آئے تھے اسے...اب وہ پہلے کی طرح انگریزوں سے نفرت نہیں کرتی تھی کسی حد تک وہ ان کے ساتھ گھل مل گئی تھی...اسے بے تکلفی بھی نہیں کہا جا سکتا تھا لیکن شروع شروع کے کچھ دنوں میں اس کے دل میں انگریزوں کے خلاف جو کڑواہٹ تھی وہ ختم ہو گئی....

ہیلو ڈئیر آیت.....پوجا کی آواز پہ وہ چونکی..اس نے سر اٹھا کر پوجا کو دیکھا اور مسکرانے کی کوشش کی وہ آج شاپنگ پہ گئی ہوئی تھی اس نے اسے بھی چلنے کے لیے کہا لیکن اس نے انکار کر دیا.....پوجا اسے خوشی خوشی اپنی شاپنگ دکھانے لگی وہ بھی دلچسپی سے اس کی شاپنگ دیکھ رہی تھی پھر پوجا نے ایک بنا بازوؤں والی سکرٹ اسے دکھائی.....

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہے...؟اس نے پوچھا....

یہ تمہارے لیے ہے.....پوجا نے بتایا.....

لیکن میں اس طرح کے کپڑے نہیں پہنتی....اس نے اعتراض کیا.....

اف آیت... تم کتنی دقیانوسی قسم کی لڑکی ہو یہ لنڈن ہے پاکستان نہیں یہاں سبھی ایسے کپڑے پہنتے ہیں اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے.....

لیکن میں نہیں پہنتی...

تم اگر ایک دن پہن لو گی تو آسمان نیچے نہیں آجائے گا.. دیکھنا تم بہت اچھی لگو گی ابھی جا کر ٹرائی کرو میں دیکھنا چاہتی ہوں.....پوجا نے زبردستی وہ سکرٹ اس کے ہاتھوں میں تھمائی.....اس نے بادل نخواستہ حامی بھر لی....

وہ جب چینج کر آئی تو پوجا اسے دیکھتی رہ گئی بقول اس کے وہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے...پوجا کمرے سے باہر نکل گئی وہ آئینے کے سامنے آئی..وہ واقعی بہت اچھی لگ رہی تھی یہ احساس اسے آئینہ دیکھ کر ہوا تھا...اس نے ہلکا میک اپ بھی کیا..اور کمرے سے باہر نکل آئی..موسم اچھا تھا اس لیے اس کا دل چہل قدمی کرنے کو چاہا.....

بنا بازوؤں والی شارٹ سکرٹ پہن کر جب وہ باہر نکلی تو کوئی اسے عجیب نگاہوں سے نہیں دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ اس ماحول کا حصہ معلوم ہو رہی تھی لیکن جانے کیوں وہ خود ان فٹ محسوس کر رہی تھی... یونیورسٹی کے احاطے سے باہر نکل کر وہ سڑک پر آئی... اس کے کھلے بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے.. سڑک پہ اس وقت اور بھی کئی لوگ چہل قدمی کر رہے تھے شام کا منظر کچھ لمحوں میں غائب ہونے والا تھا... ہوا بھی ہمیشہ کی طرح ٹھنڈی سی تھی جو اس کے برہنہ بازوؤں کے آر پار گھس رہی تھی.. اس کے وجود میں ہلکی سی کپکپاہٹ بھی ہوئی.....

چلتے چلتے وہ کافی دور نکل آئی تھی.. وہ اس وقت جس جگہ جس سڑک پر چل رہی تھی وہ بالکل سنسان تھا.. سڑک کے دونوں طرف لمبے لمبے درخت تھے جو ہوا کی وجہ سے جھوم رہے تھے.. اسے بہت اچانک احساس ہونا شروع ہوا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے اس نے اپنے چلنے کی رفتار مدھم کر دی اور گردن موڑ کر پیچھے دیکھا.... پیچھے سے دو لڑکے اسے اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیے... وہ

www.novelsclubb.com

دونوں شکل سے ہی آوارہ لگ رہے تھے. اچھے برے انسان ہر ملک ہر جگہ ہوتے ہیں ضروری تو نہیں ہر برائی پاکستان میں ہو برائی تو ہر جگہ جڑیں پھیلائے ہوئے ہے...وہ سہم کر چلنا بھول گئی خوف کی ایک تیز لہر اس نے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں محسوس کی....وہ لڑکے اب اس کے پاس آ چکے تھے وہ سمجھ نہیں سکی اسے اب کیا کرنا چاہیے....

ہائے ڈارلنگ...ان میں سے ایک لڑکا بولا...اس کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی وہ اس کے جملے سے زیادہ ان کے انداز سے گھبرا گئی..کوئی بھی جواب منہ سے نکلنے سے انکاری ہو گیا....چیونگم چباتا وہ لڑکا اسے اوپر سے نیچے تک بڑی گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا....اس وقت وہ اپنے آپ کو برہنہ محسوس کر رہی تھی اس کے وجود میں کپکپی طاری ہو گئی.....

اس نے بہتری اسی میں جانی کہ واپس لوٹ جائے اور واپس جانے کے لئے جب وہ مڑی تو اپنے قدم آگے نہیں بڑھا سکی..ایک لڑکے نے مضبوطی سے اس کی کلائی

www.novelsclubb.com

پکڑ لی....اور دوسرا لڑکا اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا..اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی وہ ان لڑکوں کی دیدہ دلیری پر حیران تھی.....

لیو مائی ہینڈ...(ہاتھ چھوڑو میرا)...

اس نے اپنے آپ کو مضبوط بنانے کی حتیٰ الامکان کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں بری طرح ناکام نظر آرہی تھی...اس لڑکے نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا پھر وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے گال کو چھو رہا تھا بے بسی اور بے عزتی کے احساس سے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے....اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس لڑکے کی گرفت سے آزاد کیا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا.....

www.novelsclubb.com

لڑکا تلملا اٹھا...اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا..اس نے آیت کے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبا لیا...اور دوسرے لڑکے نے اس کی ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا وہ بے بسی کی انتہا پر تھی...شام ڈھل چکی تھی اس وقت اس کی مدد کو ایک فرشتہ ہی آسکتا تھا وہ

جہاں جس سڑک پر کھڑے تھے وہاں کوئی ٹریفک بھی نہیں آتا تھا.....اچانک اس لڑکی کی مٹھی کا گرفت ڈھیلا پڑ گیا اور اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا...دوسرے لڑکے نے بھی پیچھے دیکھا.....سامنے انوشیر کھڑا تھا...اسے یہ سب ایک خواب لگا...وہ یہاں کیسے...؟کیا سچ میں وہ وہی تھا..اسے انوشیر کے روپ میں اس وقت ایک فرشتہ نظر آیا جسے خدا نے اس کی حفاظت کے لیے بھیجا تھا....وہ دونوں لڑکے انوشیر سے لڑنے کے لیے اس کی طرف بڑھے انوشیر نے ایک کے پیٹ پر زوردار لات ماری اور وہ کراہتا ہوا سڑک کے دوسرے کنارے پر جا گرا.....دوسرا لڑکا انوشیر سے لڑنے کے لیے بھاگا..ان دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہو گئی.....انوشیر اس لڑائی میں زخمی ہو چکا تھا اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا....وہ آنسو بہاتی انوشیر کو دیکھ رہی تھی...پھر انوشیر نے اس کے پیٹ میں زوردار گھونسہ مارا جس کی وہ تاب نہ لا سکا اور لڑھکتا ہوا دور جا گرا...وہ یہ سب ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر پسینے کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ

www.novelsclubb.com

تھی....انوشیر کا چہرہ غصے اور غیرت سے لال ہو چکا تھا وہ اسے اتنے غصے میں پہلی بار دیکھ رہی تھی...پھر اس نے انوشیر کو اپنی طرف آتے دیکھا اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا وہ سے اپنی بائیک تک لے آیا..اس کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا....

آیت کو اسے غصے سے بہت ڈرنے لگنے لگا..اس نے کچھ لمحے آیت کی طرف دیکھا. پھر اپنی لیدر کی جیکٹ اتار کر آیت کے برہنہ بازوؤں پر رکھ دی...وہ انوشیر کو بتانا چاہتی تھی کہ کس طرح اور کس ارادے سے وہ یہاں آئی تھی اور کیا ہوا تھا اس کے ساتھ..اسے لگا تھا انوشیر اسے دلاسا دے گا اور اسے رونے سے منع کرے گا.....لیکن انوشیر نے اپنا ہاتھ اوپر کی طرف بلند کیا اور ایک تھپڑ اس کے گال پر دے مارا...وہ حیرت اور دکھ کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ انوشیر کو دیکھنے لگی .جس کے کان کی لو تک سرخ ہو چکی تھی..وہ بنا پلکیں جھپکائے انوشیر کو دیکھ رہی تھی یہ تھپڑ اس کے لیے غیر متوقع اور غیر معمولی تھا...اسے نہیں معلوم یہ تھپڑ

www.novelsclubb.com

اسے کس لیے مارا گیا تھا.. وہ بس حیران تھی انوشیر کچھ لمحے مٹھیاں بھینچے کھڑا رہا... پھر اس نے آیت کی آنکھوں میں دیکھا.....

کس نے آپ سے کہا تھا اس طرح کے کپڑے پہننے کو...؟ وہ گرج دار آواز میں بولا.. اس کی آواز سنسان سڑک پر دور دور تک سنائی دینے لگی. وہ پہلی بار اپنے آپ پر غور کرنے لگی اور اسے تھپڑ کی وجہ سمجھ آ گئی.....

مہ... مہ.. لیکن... اس میں کیا حرج ہے....؟ وہ بہ مشکل ہی بول پائی.....

کیا حرج ہے اس میں..؟ وہ پہلے سے بھی زیادہ زور دار آواز میں بولا.....

آپ نے ایسے کپڑے ہی کیوں پہنے...؟ اس کا بس نہیں چلا کہ وہ آیت کا خون کر دیتا.. وہ اس کے غصے سے کافی سہم چکی تھی.....

میں نے صرف ایسے کپڑے پہنے ہیں لیکن اس میں میرا تو کوئی قصور.... اس نے صفائی دینے کی کوشش کی لیکن انوشیر نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی...

سارا قصور آپ کا ہی ہے... یہ آپ آدھے ادھورے کپڑے پہن کر میک اپ کر کے اکیلی سنسان سڑک پر نکل پڑیں گی تو آپ کو کیا لگتا ہے آپ محفوظ رہیں گی... اگر آپ کو اپنی عزت اتنی ہی پیاری ہے تو یوں اس طرح کرتیں ہی کیوں...؟ان لوگوں کو دعوت آپ خود دے رہی ہیں آپ کے کپڑے چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں آپ کس قسم کی لڑکی ہیں اور آپ کہہ رہی ہیں قصور آپ کا نہیں... شرم آنی چاہیے آپ کو....انوشیر نے تاسف سے اسے دیکھا تھا...وہ شرمندہ تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس نے اپنے دفاع کی کوشش ترک نہیں کی.....

لیکن لنڈن میں تو سب ایسے کپڑے پہنتے ہیں...؟

لیکن آپ لنڈن سے نہیں ہے..آپ انگریز نہیں ہیں آپ پاکستان سے ہیں اور ایک مسلمان لڑکی ہیں..وہ یہ سب کر سکتے ہیں لیکن ایک مسلمان اور شریف گھر کی لڑکی یہ سب کبھی نہیں کر سکتی...زندگی میں انسان کئی مقامات پر جاتا ہے کئی ملکوں کی سیر بھی کرتا ہے لیکن یوں ان کی تہذیب کو فالو کرنے نہیں بیٹھ

جاتا... ہمارا اپنا مذہب کامل ترین ہے ہمیں کچھ بھی فالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے.... اور جن لوگوں کی آپ بات کر رہی ہیں وہ شراب بھی پیتی ہیں کلب بھی جاتی ہیں اور غیر مردوں کے ساتھ راتیں بھی گزارتی ہیں....

وہ نگاہیں جھکائے شرمندہ ہو کر کھڑی تھی.....

میں نے صرف پہلی بار غلطی کی... وہ جیسے ہار مانتے ہوئے بولی.....

غلطی صرف ایک بار ہوتی ہے جو بار بار کیا جائے وہ غلطی نہیں گناہ کہلاتا ہے... اور گناہ کی پہلی سیڑھی ہی غلطی ہے.... غلط راستے کی منزل ہمیشہ غلط ہوتی ہے جیسے کہ آج آپ نے غلطی کی اور اس کا انجام آپ نے خود دیکھا. اگر آپ پورے کپڑے پہن کر اور سر پر دوپٹہ لیتیں تو کوئی آپ پر انگلی اٹھانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا. ..... وہ سر اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی... انوشیر بائیک پر بیٹھا وہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ گئی سارا راستہ وہ روتی رہی.. ایک احساسِ ندامت تھا جو اسے کھائے جا رہا تھا... اگر آج انوشیر نہ آتا تو کیا ہو جاتا...؟ لڑکی کی عزت کانچ کی طرح

نازک ہوتی ہے اگر ایک بار ٹوٹ جائے تو پھر کبھی جڑ نہیں سکتا.....انوشیر نے اس سے کوئی بات نہیں کی وہ اس سے ناراض تھا اسے یونیورسٹی کے ہوسٹل ڈراپ کر کے وہ خاموشی سے چلا گیا اور اس کی یہ ناراضگی صرف ایک دن کے لیے نہیں تھی وہ کئی دن تک یونہی ناراض رہا اسے منانا کافی مشکل تھا..اس دن وہ بنچ پر بیٹھا تھا جب وہ اس کے پاس گئی اس نے ایک بار پھر انوشیر کو سوری کہا تھا.....

دیکھیں اگر آپ کو مجھ سے بات کرنی ہے اور میری مدد چاہیے تو آپ آئندہ اس قسم کے کپڑے نہیں پہنیں گی اور ہمیشہ سر پر دوپٹہ بھی لیں گی.....انوشیر نے اس کے سوری کے جواب میں کہا تھا اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

---

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے گرل سے سورج کی روشنی چھن کر اندر داخل ہو رہی تھی..وہ ایک انگڑائی لے کر بیدار ہوئی اور کمبل ہٹا کر واش روم میں چلی گئی..پوجا اس وقت کمرے میں نہیں تھی وہ ہمیشہ کی طرح صبح صبح جوگنگ کے لیے نکل گئی تھی.....

وہ کچن میں آئی اور اپنے لیے ناشتہ بنانے لگی... ناشتہ بنانے میں اسے صرف بیس منٹ لگے..... کمرے کے دروازے پہ اسے دستک سنائی دی.. وہ ناشتہ وہیں رکھ کر دروازے تک آئی.. سامنے ہوسٹل کا پوسٹ مین کھڑا تھا اس نے ایک خط اس کی طرف بڑھایا.. اس نے حیران ہوتے ہوئے وہ خط پکڑ لیا.... پوسٹ مین جا چکا تھا وہ ابھی بھی دروازے پہ کھڑی تھی..

خط میرے لیے.؟ لیکن مجھے خط کون بھیجے گا..؟ سوچتی ہوئی وہ اندر آئی اس نے تہہ شدہ کاغذ کھولا اور اس پہ لکھی تحریر پڑھ کر اس کے جسم میں جیسے جان ہی باقی نہ رہ گئی ہو.....

اگر اپنی زندگی چاہتی ہو تو پاکستان واپس چلی جاو... وہ کاغذ اس کے ہاتھ سے گر گیا..

www.novelsclubb.com

یہ دھمکی آموز خط اسے کون بھیج سکتا ہے لنڈن میں اس کا کون سا دشمن ہے.... اچانک خوف اس کے اندر تک پھیلنے لگا... اسے اپنا وجود کانٹوں کی لپیٹ

میں محسوس ہوا... لنڈن کی سرزمین اچانک اسے غیر محفوظ لگنے لگی.....پھر اسے وہ لڑکے یاد آئے جسے اس دن اس نے تھپڑ مارا تھا....؟

لیکن وہ یہ کیسے جانتے ہیں وہ اس ہوسٹل میں رہتی ہے اور اس کمرے میں..اور اگر وہ نہیں تھے تو پھر کون تھا.؟جو بھی تھا لیکن وہ بہت ڈر رہی تھی....

کیا مجھے پولیس کو اطلاع دینی چاہیے...اس نے سوچا.

نہیں. نہیں اگر انہیں معلوم چلا تو وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں.... لیکن میں اس طرح سب کچھ چھوڑ کر واپس نہیں جا سکتی جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا...اس نے دل کو ڈھارس دینے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش کامیاب نہیں ہو رہی تھی....وہ ناشتہ کرنا بھول گئی...وہ اگلے کچھ دن اسی ڈر اور خوف میں مبتلا رہی.....

کچھ دن اور آگے بڑھے..اسے لگا تھا کوئی دھمکی آموز خط دوبارہ آئے گا..لیکن اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا خط بھیجنے والے نے دوبارہ زحمت نہیں کی اور اسی میں اس نے غنیمت جانی....ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد وہ مکمل طور پر اس طرف سے مطمئن ہو گئی...اس نے سوچا یہی تھا کسی نے اس کے ساتھ خطرناک مذاق کیا ہو گا.....وہ اس خط کو بھول گئی اور ایک بار پھر اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی....

اس دن موسم بہت اچھا تھا آیت نے کہیں سیر و تفریح کا پروگرام بنایا ابھی تک اس نے لنڈن کے کئی مشہور مقامات نہیں دیکھے...انوشیر نے اسے ایک بار وعدہ کیا تھا وہ اسے ایک دن اپنے ساتھ سیر کرائے گا وہ جہاں جانا چاہے گی وہ اسے لے جائے گا.....اور اس دن موسم بھی اچھا تھا چھٹی کا دن بھی تھا تو اس نے گھومنے پھرنے کا پلان بنایا.....

www.novelsclubb.com

وہ تیار ہونے لگی اس نے انوشیر کو میسج کر دیا تھا جواب میں اس نے اوکے لکھا تھا....اس نے ہلکے گلابی رنگ کی فراک پہنی اور تھوڑا سا میک اپ بھی

کیا... آدھے گھنٹے بعد انوشیر کا میسج آیا کہ وہ آچکا ہے.. وہ روم لاک کر کے نکلی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی انوشیر سامنے کھڑا تھا.....

وہ اپنی بائیک پر بیٹھا تھا اس نے لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی... ہاتھوں میں کسینو کی گھڑی اور گلے میں لٹکتا گولڈن لاکٹ.... آستین کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے اس نے... اس کی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں... وہ ہمیشہ خوش لباس تھا اور وہ کافی گڈ لکنگ تھا اس نے پورے یونیورسٹی میں تو کیا پورے لنڈن میں انوشیر کے مقابلے کا لڑکا نہیں دیکھا.....

انوشیر نے اسے دیکھ کر بائیک سٹارٹ کی... وہ پیچھے بیٹھ گئی... اگلے ہی لمحے بائیک پوری رفتار کے ساتھ سڑک پر چلنے لگی... اس نے لاشعوری طور پر انوشیر کا جیکٹ پکڑ رکھا تھا... تیز تیز ہوا بھی چل رہی تھی آسمان پر بادل بھی تھے..... ہوا کی وجہ سے اس کے بال اڑ رہے تھے... دوپٹہ سر سے سرک رہا تھا..

www.novelsclubb.com

دوپٹے کو درست کریں...انوشیر نے اس کا دوپٹہ اترتے دیکھ کر کہا..یہ جملہ وہ دس بار کہہ چکا تھا..وہ اس معاملے میں کافی سخت تھا اسے اس کا ننگا سر بالکل بھی نہیں پسند تھا.....

سب سے پہلے انوشیر اسے الزبتھ ٹاور لے آیا تھا یہ لنڈن کی سب سے خوبصورت عمارت ہے جسے بگ بین بھی کہا جاتا ہے...اس کے چاروں طرف گھڑیال لگے ہوئے ہوتے ہیں جو وقت بتاتے ہیں. وہ بائیک سے اتری سب سے پہلی نگاہ اس کی عمارت کی اونچاپر گئی وہ عمارت بہت اونچی تھی اس کے قد سے بھی بہت اونچے. ....اس عمارت کو آنکھوں کے سامنے دیکھنا اس کی زندگی کی بہت بڑی خواہش رہی تھی اور آج اس کی یہ خواہش پوری ہو چکی تھی وہ عمارت اس کے سامنے تھی اتنے قریب اگر وہ ہاتھ بڑھاتی تو اسے چھو لیتی....نیٹ پہ تصویریں دیکھنا اور بات تھی لیکن سامنے اس خوبصورت عمارت کو دیکھنا بالکل الگ تھا...ان کے علاوہ بھی کئی

www.novelsclubb.com

سیاہ تھے وہاں.. سیکڑوں کی تعداد میں.....وہ آس پاس دیکھے بنا کافی دیر تک اس عمارت کو چاروں طرف سے دیکھتی رہی.....

اک خواب سا لگا تھا اسے سب کچھ...اس نے پرس سے موبائل نکالی اور اس ٹاور کی مختلف اینگل سے تصاویر لینے لگی...اور ساتھ ہی اپنی بھی کئی سیلیفیاں بنا رہی تھی ....یہ سب کتنا اچھا لگ رہا تھا یہ آیت سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا اس وقت. .....انوشیر اس سے بے نیاز بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا.....

پورے آدھے گھنٹے تک وہ الزبتھ ٹاور کا نظارہ دیکھتے رہے پھر اسے انوشیر نے چلنے کو کہا وہ کافی بور نظر آ رہا تھا ان سب چیزوں سے لیکن آیت نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی.....پھر وہ اسے لے کر ایک بہت بڑے اور پرانے میوزم میں لے آیا..لنڈن کے میوزم دنیا بھر میں مشہور ہیں...انوشیر نے پارکنگ میں بائیک کھڑی کی پھر وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا اندر آیا...پارکنگ ایریا عبور کر کے وہ لوگ اس عجائب گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے.....

آیت کو وہاں دیکھنے اور حیران کرنے کے لیے کافی چیزیں نظر آئیں... وہ ہزاروں کی تعداد میں عجیب عجیب چیزیں تھیں.. جنہیں خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کچھ چیزیں شیشوں میں قید نظر آ رہی تھیں اور کچھ اس انداز سے رکھے ہوئے تھے کہ انہیں چھو کر اور اٹھا کر دیکھنے کی بھی اجازت تھی.....

انوشیر بھی ادھر ادھر مختلف چیزیں دیکھ رہا تھا.. وہاں کئی اشکال کے بہت پرانے مجسمے بھی تھے جو اس طرح کھڑے تھے کہ حقیقت کا گمان ہوتا... ایک ایک چیز کو بار بار دیکھنے کے باوجود بھی آنکھیں نہیں بھر رہی تھیں... وہ پاکستان میں کئی عجائب گھروں میں وزٹ کر چکی تھی لیکن لنڈن کی بات کچھ اور تھی.....

وہاں سے فارغ ہونے کے بعد انوشیر اسے ایک آئس کریم پارلر لے آیا تھا... اسے یہ جان کر کرنٹ لگا کہ انوشیر کو روزہ ہے.....

لیکن ابھی تو رمضان المبارک کا مہینہ نہیں ہے پھر آپ نے کیوں روزہ رکھا...؟ وہ احمقانہ سوال پوچھ بیٹھی.. انوشیر نے تاسف سے اسے دیکھا.....

www.novelsclubb.com

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے صرف رمضان المبارک کا تو انتظار نہیں کیا جا سکتا..عبادت تو ہم کبھی بھی کسی بھی وقت کر سکتے ہیں.....اس نے سنجیدگی سے جواب دیا.....

تھک نہیں جاتے اتنی عبادت کر کر کے....؟دوسرا احمقانہ سے بھرپور سوال بھی اس کے ہونٹوں سے پھسل گیا.....

اللہ کی عبادت سے کیسی تھکن...؟تھکن اور سستی ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کے دل صاف نہیں ہوتے یا جو پوری طرح ایمان نہیں لائے ہوتے...مجھے ماشاءاللہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے.....اس کے لہجے میں تفاخر تھا....

میری نظر میں آپ ایک اچھے مسلمان نہیں ہو...وہ آئس کریم سٹک منہ میں رکھتے ہوئے بولی انوشیر نے اسے الجھی نگاہوں سے دیکھا.....

اب دیکھیں ناں..آپ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں..دوسروں کو دین پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں مجھے بھی ہمیشہ دوپٹہ سر پر لینے کی نصیحت کرتے ہیں.

. لیکن آپ خود مکمل طور پر اسلام کی باتوں پر عمل نہیں کرتے.. جیسا کہ آپ کلین شیو کرتے ہیں جبکہ اسلام میں داڑھی رکھنا فرض ہے.... اور بھی ایسی.

.....انوشیر نے اس کی بات کاٹ دی....

داڑھی رکھنا فرض نہیں سنت ہے... اور سنت وہ ہوتی ہے جو ہم اپنے پاک پیغمبر حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم کو فالو کرتے ہیں.... ضروری نہیں ہم ایک اچھا نہیں کرتے تو ہمیں کوئی بھی اچھا کام نہیں کرنا چاہیے.. اب اگر میں کسی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے مجھے نماز بھی نہیں پڑھنی چاہیے ... مجھ سے جتنا ہو رہا ہے میں جتنا کر سکتا ہوں میں کر رہا ہوں اور میں نے یہ تو کبھی بھی نہیں کہا میں بہت اچھا مسلمان ہوں... ہر انسان کی طرح میں بھی غلطیاں کر سکتا ہوں اور میں کرتا ہوں لیکن اس کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں بن جاتا مجھے کبھی نیکیاں نہیں کرنی چاہیے... مجھے کلین شیو اچھا لگتا ہے میں کرتا ہوں اس معاملے

www.novelsclubb.com

میں 'میں نفس پر قابو نہیں پا رہا تو کیا میں نماز اور روزے بھی چھوڑ دوں.....؟

آیت اس کی پوری بات توجہ سے سنتی رہی اس کے جملے کے اختتام پر وہ بولی.....

تو مجھے بھی دوپٹہ سر پر لینا اچھا نہیں لگتا تو کیا میں بھی...؟انوشیر نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹی...

میں نے آپ کو فورس نہیں کیا دوپٹے کے لیے اس میں بھی آپ کا اپنا فائدہ ہے...اگر آپ اپنی مرضی کرنا چاہتی ہیں تو میں آپ کو روک تو نہیں سکتا..ویسے بھی اسلام میں زور زبردستی تو نہیں ہوتی...اگر آپ دوپٹہ نہیں لیں گی تو اس میں فائدہ یا نقصان آپ کو ہی ہو گا جیسے اس دن آپ اس طرح کا بے ہودہ لباس پہن کر باہر نکلیں تھیں اور انجام آپ نے خود دیکھ لیا..آپ کی کسی نیکی سے اللہ کو کیا فرق پڑے گا..اس کی عبادت کے لئے کروڑوں فرشتے موجود ہیں اگر آپ تکبر کر بھی لیں گی تو انہیں فرق نہیں پڑے گا...شیطان نے بھی اس طرح حوا کو بہکا کر اس کا لباس چھین لیا تھا...آپ بھی شیطان کی بات ماننا چاہتی ہیں.....؟

www.novelsclubb.com

شیطان نے آپ کو بھی غلط راستے پر ڈال دیا تھا اور آپ کے پیچھے کئی اور شیطان لگ گئے اگر آپ شیطان سے دور رہیں گی تو وہ بھی آپ سے دور رہے گا... اگر آپ شیطان کے پاس ہوتی جائیں گی تو رحمن سے دور ہوتی جائیں گی... شیطان جس نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اور ان کی رحمت سے محروم ہو گیا آپ بھی کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا چاہتی ہیں.....؟

آیت نے نگاہیں جھکا لیں... اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کسی زمانے اس کا بہت بڑا دعویٰ تھا ایک اچھے مسلمان ہونے کا لیکن اس شخص نے اس کے ہر دعوے کو ٹھوکر مار دی... آئینہ دیکھ کر اسے معلوم ہوا وہ صرف مسلمان ہے اور اچھا مسلمان بننے میں اسے مزید وقت لگے گا.... اس نے مزید سوال نہیں کیے.. کیونکہ ایسا کرنے میں اپنی ہی بے عزتی کرنے کے مترادف تھا.....

www.novelsclubb.com

پھر انوشیر اسے ایک خوبصورت جھیل کے کنارے لے آیا تھا... وہ اس جھیل کو دیکھ کر پلکیں جھپکنا بھول گئی.. قدرت کا وہ خوبصورت منظر اس کی سوچ سے بھی

زیادہ خوبصورت تھا.. مصنوعی چیزیں چاہے کتنی ہی خوبصورتی سے بنائی جائیں وہ کبھی بھی قدرتی چیزوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے.....وہ مسکراتی نگاہوں اور آنکھوں سے اس جھیل کو دیکھتی رہ گئی...اس نے وہاں بھی کئی تصویریں بنائیں اس نے انوشیر کو بھی تصاویر بنانے کے لیے دعوت دی لیکن اس نے انکار کر دیا.....

وہ تب تک ایک خوبصورت درخت تلے نیم دراز لیٹا رہا....

وہ لمحے وہ پل بہت خوبصورت تھے جو لوٹ کر نہیں آنے تھے کبھی بھی. جنہیں وہ موبائل اور آنکھوں میں قید کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی.....ان دونوں کی واپسی مغرب کے وقت ہوئی اور وہ کافی خوش تھی اس دن.....

---

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت لنڈن کے سب سے بڑے شاپنگ مال کے چھت تلے پوجا کے ساتھ کھڑی تھی..اس کے چاروں طرف لوگوں کا ایک میلہ تھا وہ اس بھیڑ میں ان لوگوں کے ساتھ اس مجموعے کا حصہ معلوم ہو رہی تھی پوجا اس کے برابر کھڑی

تھی.....اس خوبصورت اور عالیشان عمارت کا اندرونی حصہ دیکھ کر جتنی وہ حیران تھی پوجا اتنی حیران نہیں تھی کیونکہ وہ اس شاپنگ مال میں پہلے بھی کئی بار آچکی تھی.

..اگر اسے لنڈن کا سب سے بڑا مال کہا گیا تھا تو بالکل سہی تھا وہ نہ صرف عمارت بڑی تھی بلکہ اس کی ایک ایک چیز خوبصورتی سے ڈیزائن کی گئی تھی.....پوجا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تقریباً کھینچتے ہوئے آگے لے جا رہی تھی....وہ اس مال میں پہلی بار آئی تھی اس لیے اس کا دل چاہا وہاں کی ہر چیز اپنی آنکھوں میں محفوظ کر لے مگر نہ جانے پوجا کو کس بات کی جلدی تھی.....چلتے چلتے وہ کئی بار ادھر ادھر دیکھنے کے لیے رکی تھی..پوجا کو اس کی یہ حرکت نہایت احمقانہ لگی اور وہ اس کی ان حرکتوں سے کافی تنگ نظر آرہی تھی.....

www.novelsclubb.com

تم یہ سب اور کتنی دیر تک کرنے والی ہو...؟پوجا نے زچ ہو کر اسے ٹوکا.....

کیا...؟اس نے نا سمجھی کے عالم میں پوجا کی طرف دیکھا...

یہی رک رک کر لوگوں کو گھورنا...اس نے ناگواری سے بھویں چڑھائیں..اور پوجا کے ساتھ چلتی ہوئی کپڑوں والی سٹال کی طرف آئی...وہاں کپڑے سبھی لنڈن کے رسم ورواج کے مطابق تھے اس لیے وہ صرف ان کپڑوں کو دیکھ رہی تھی ....البتہ اس نے دو چار شیمپو اور ایک دو فیس واش ضرور خریدے تھے.....پھر پوجا اسے جیولری والے حصے کی طرف لے آئی...وہاں کی خوبصورت ڈائمنڈ جیولری دیکھ کر وہ ایک بار پھر پتھر ہو گئی..وہاں کی ایک ایک شے خوبصورت تھی ..اور اس سے بھی زیادہ ہر چیز خوبصورتی سے سجائی گئی تھی.....پوجا نے موبائل پہ اس کے کسی بوائے فرینڈ کا میسج آیا تھا.....

اوہ....میرا بوائے فرینڈ باہر کھڑا ہے اور مجھے بلا رہا ہے..کیا تم اکیلی واپس ہوسٹل چلی جاو گی....؟پوجا نے میسج پڑھ کر اس سے پوچھا...اس نے سر اثبات میں ہلا دیا. ..یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا...

www.novelsclubb.com

اس نے دوپٹے کو اچھی طرح درست کیا جو بار بار سر سے پھسلنے لگا تھا... کوئی پیچھے سے بڑی تیزی کے ساتھ اس سے ٹکرایا تھا اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو ایک لڑکا جو تیزی سے چلتا ہوا مال کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا....

اس نے نظر انداز کر دیا اور ایک بار پھر وہ خوبصورت جیولری دیکھنے لگی اسے خریدنا کچھ نہیں تھا بس یونہی دیکھ رہی تھی.. دس منٹ بعد پورے مال میں شور اٹھا.... وہ بھی شور کی طرف متوجہ ہوئی... غور کرنے پر پتا چلا کوئی ڈائمنڈ رنگ چوری ہو گئی.... مال کے دروازے بند کر دیے گئے تھے.. پولیس بھی آچکی تھی اور وہاں کھڑے سبھی لوگوں کی تلاشی لینے لگی... وہ ایک سائیڈ پہ حیران سی کھڑی ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی..... اچانک ایک پولیس والا بولا...

www.novelsclubb.com

چیک دیٹ پاکستانی گرل... اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی.... اس نے ان دو پولیس والوں کو اپنی طرف آتے دیکھا.. وہ اس کے قریب آئے اور اس سے بنا پوچھے اس کا پرس لے کر تلاشی لینے لگے... وہ خاموش کھڑی تھی پولیس والا

اپنا ہاتھ اندر ڈال کر کھنگھال رہا تھا...اسے کوئی ڈر نہیں تھا... لیکن پھر بھی اسے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا....

پولیس والے نے اپنا ہاتھ باہر نکالا...اس کے چہرے پہ ایک استہزائیہ مسکراہٹ تھی سبھی لوگ منہ کھولے حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے..وہ پولیس والے کو یا کسی اور کو نہیں بلکہ اس ڈائمنڈ رنگ کو دیکھ رہی تھی جو پولیس والے نے اس کے پرس سے برآمد کیا.....اسے اپنے چاروں طرف دھماکوں کی آوازیں آنے لگیں...رہی سہی جان بھی نکل گئی....

چوری کرتی ہو....اس پولیس والے نے حقارت سے اسے دیکھا..وہ کچھ نہیں بول سکی لب ہلنا بھول گئے..وہ تو یہ سوچ کر ہی شاکڈ تھی وہ ڈائمنڈ رنگ اس کے پرس میں کیسے آیا....پولیس والے نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ آگے بڑھا.....پھر کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا....اور کوئی اسے کھینچتے ہوئے ایک تاریک کمرے میں لے آیا...دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا.....

www.novelsclubb.com

کیا یہ سب سچ مچ ہو رہا تھا..؟ وہ بے یقینی سے اس تاریک کمرے کو دیکھ رہی تھی.. یہ سب کتنی جلدی ہوا اسے سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہیں ملی... اسے اس چھوٹے کمرے میں گھٹن ہونے لگی سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی وہ کیا کیا نہیں دیکھ رہی تھی.. میڈیا چینلز پر اس کا تصاویر اخبار میں اشتہارات... اس کا تو سب کچھ ختم ہو جاتا پل بھر.. سب کچھ تباہی کی آخری سیڑھی پر کھڑا تھا.... اس بند تاریک کمرے میں نہ تو وہ خود کو نکال سکتی تھی اور نہ ہی کوئی اس کی مدد کر سکتا تھا. اس کمرے کو دیکھ کر اسے قبر کا گمان ہونے لگا.....

****

آیت شاپنگ مال میں تھی.. اچانک

www.novelsclubb.com

پورے مال میں ایک شور سا اٹھا.... وہ بھی شور کی طرف متوجہ ہوئی... غور کرنے پر پتا چلا کوئی ڈائمنڈ رنگ چوری ہو گئی.... مال کے دروازے بند کر دیے گئے تھے. پولیس بھی آ چکی تھی اور وہاں کھڑے سبھی لوگوں کی تلاشی لینے لگی... وہ ایک

سائیڈ پہ حیران سی کھڑی ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی.....اچانک ایک پولیس والا بولا...

چیک دیٹ پاکستانی گرل...اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی....اس نے ان دو پولیس والوں کو اپنی طرف آتے دیکھا..وہ اس کے قریب آئے اور اس سے بنا پوچھے اس کا پرس لے کر تلاشی لینے لگے...وہ خاموش کھڑی تھی پولیس والا اپنا ہاتھ اندر ڈال کر کھنگھال رہا تھا...اسے کوئی ڈر نہیں تھا...لیکن پھر بھی اسے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا....

پولیس والے نے اپنا ہاتھ باہر نکالا...اس کے چہرے پہ ایک استہزائیہ مسکراہٹ تھی سبھی لوگ منہ کھولے حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے..وہ پولیس والے کو یا کسی اور کو نہیں بلکہ اس ڈائمنڈ رنگ کو دیکھ رہی تھی جو پولیس والے نے اس کے پرس سے برآمد کیا.....اسے اپنے چاروں طرف دھماکوں کی آوازیں آنے لگیں...رہی سہی جان بھی نکل گئی....

www.novelsclubb.com

چوری کرتی ہو....اس پولیس والے نے حقارت سے اسے دیکھا..وہ کچھ نہیں بول سکی لب ہلنا بھول گئے..وہ تو یہ سوچ کر ہی شاکڈ تھی وہ ڈائمنڈ رنگ اس کے پرس میں کیسے آیا....پولیس والے نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ آگے بڑھا.....پھر کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا....اور کوئی اسے کھینچتے ہوئے ایک تاریک کمرے میں لے آیا...دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا.....

کیا یہ سب سچ مچ ہو رہا تھا..؟وہ بے یقینی سے اس تاریک کمرے کو دیکھ رہی تھی..یہ سب کتنی جلدی ہوا اسے سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہیں ملی...اسے اس چھوٹے کمرے میں گھٹن ہونے لگی سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی وہ کیا کیا نہیں دیکھ رہی تھی..میڈیا چینلز پر اس کا تصاویر اخبار میں اشتہارات...اس کا تو سب کچھ ختم ہو جاتا پل بھر..سب کچھ تباہی کی آخری سیڑھی پر کھڑا تھا....اس بند تاریک کمرے میں نہ تو وہ خود کو نکال سکتی تھی اور نہ ہی کوئی اس کی مدد کر سکتا تھا.اس کمرے کو دیکھ کر اسے قبر کا گمان ہونے لگا.... لیکن وہ ڈائمنڈ رنگ وہ کیسے اس کے

www.novelsclubb.com

پرس میں آیا... کس نے ڈالا ہو گا کس کی سازش ہو گی پھر اسے وہ دھمکی آموز خط یاد آیا..... جو کچھ وہ اتنے عرصے سے بھلائے بیٹھی تھی وہ سب کچھ ایک دم پھر سے یاد آنے لگا تھا.. لیکن اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہاں سے نکلنے کا تھا... چاروں طرف گھپ اندھیرا تھا روشنی کی ایک بھی کرن نہیں تھی.

موبائل اس کے ہاتھوں میں تھا اور اسے اچانک انوشیر یاد آیا... وہ اس کی مدد کرے گا وہ ضرور کرے وہ ہمیشہ اس مدد کرتا تھا ہر مصیبت میں آج بھی اگر اسے یہاں سے کوئی بچا سکتا تھا تو وہ انوشیر ہی تھا... اس نے بڑی تیزی سے انوشیر کا نمبر ملایا اور روتے ہوئے سسکیوں کے درمیان اسے پوری بات بتائی.....

آپ فکر نہ کریں میں ابھی آرہا ہوں... اس نے جواب میں اتنا ہی کہا اور اچانک اسے ہر طرف روشنی نظر آنے لگی جیسے سب کچھ آخری سیڑھی پر گرنے سے بچ گیا.

....اس کے سر میں درد ہونے لگا اسے چکر آنے لگا چاروں طرف اندھیرا محسوس ہوا... اسے لگا وہ بے ہوش ہونے والی ہے اور وہ فرش پر بے سدھ ہو کر گر

www.novelsclubb.com

گئی.....اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں... لیکن آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے جو منظر دیکھا انوشیر سامنے کھڑا اس لنڈن پولیس والے سے کوئی بحث کر رہا تھا.

.....

مجھے اس لڑکی پر پورا بھروسہ ہے یہ کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتی....اس نے انوشیر کے منہ سے آخری جملہ سنا اس کے بعد وہ ہوش و حواس کی دنیا سے باہر نکل گئی.

.....

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہوسٹل کے کمرے میں پایا...وہ اس وقت نیم دراز تھی اس کے اوپر کمبل تھا سر میں ابھی تک ہلکا سا درد باقی تھا...انوشیر اس کے پاس بیٹھا تھا...وہ انوشیر کی بہت مشکور تھی اس نے کئی بار کئی مقامات پر اس کی مدد کی وہ اس کے احسانوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھی شکریہ کا لفظ بہت چھوٹا تھا ان سب کے لئے...

انوشیر اسے ہوش میں آتا دیکھ کر مطمئن ہو گیا وہ اس وقت سے وہاں اس کے پاس تھا جب سے وہ بے ہوش ہوئی تھی.... پوجا بھی وہیں آ گئی اور آتے ہی بیڈ پر اس کے برابر بیٹھ گئی..... انوشیر نے اجازت طلب کی وہ کافی دیر سے وہیں بیٹھا ہوا تھا. ....اس نے انوشیر کو روکنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ اس کا دل بہت چاہ رہا تھا وہ تھوڑی دیر اس کے پاس رک جاتا.....

آئم سوری آیت یہ سب میری وجہ سے ہوا.... پوجا نے معذرت خواہ انداز میں اس کی طرف دیکھا وہ کافی شرمندہ نظر آ رہی تھی.....

"نہیں نہیں.. پوجا یہ سب تمہاری وجہ سے نہیں ہوا تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے"....وہ مدھم آواز میں بولی. وہ جانتی تھی جو ہوا اس میں پوجا کی غلطی نہیں ہے یہ سب ضرور ان لڑکوں نے کیا ہو گا.....

نہیں تم کچھ بھی کہو لیکن مجھے یوں اس طرح تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا... وہ بہت ہی زیادہ شرمندہ تھی اور کافی دیر تک آیت کے پاس بیٹھی باتیں

www.novelsclubb.com

کرتی رہی پھر اس نے آیت کے لیے سوپ بنایا اور اسے اپنے ہاتھوں سے وہ سوپ پلانے لگی.....

رات تک آیت کی طبیعت کافی سنبھل چکی تھی وہ خود کو فریش محسوس کر رہی تھی. چائے کا کپ لے کر وہ کھڑکی کے پاس آئی... سوچوں کا ایک انبار اکھٹا ہو رہا تھا اس کے دل میں.. موہ حالیہ واقعے کے بارے میں سوچنے لگی....اسے خوف محسوس ہونے لگا... سب کچھ بھنور کی زد میں آتا دکھائی دیا.. اپنی زندگی اسے خطرے میں محسوس ہونے لگی.....

اور یہ اسی رات کی بات ہے جب وہ گہری نیند میں تھی تب اچانک ایک آواز سن کر جاگ گئی...

www.novelsclubb.com

تم ابھی تک یہیں ہوں لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی نہیں عزیز.... بھاری مردانہ آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی اس کے ڈر اور وحشت میں مزید اضافہ ہو گیا...ماتھے پہ پسینہ تھا وہ کچھ بول نہیں سکی.... حلق سے آواز نہیں نکل رہی

تھی..پھر اچانک اس نے ہاتھوں نے حرکت کی اور اس نے سائیڈ لیمپ آن کر دیا..پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا..اس نے ڈرتے ڈرتے چاروں طرف دیکھا...کوئی بھی نہیں تھا پوجا پاس سوئی ہوئی خراٹے لے رہی تھی اس نے خوف وہراس سے جھنجھوڑ کر پوجا کو اٹھایا....پوجا خمار آلود آنکھیں مسلتی ہوئی بیدار ہوئی....

پوجا اس کمرے میں کوئی ہے...اس نے کمبل اپنے اوپر گردن تک کرتے ہوئے بتایا..پوجا نے حیران ہو کر اسے دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گئی.....

"یہاں کون ہے...کوئی بھی تو نہیں ہے."..پوجا نے چاروں طرف دیکھ کر جواب دیا....

": نہیں..نہیں پوجا میرا یقین کرو یہاں کوئی تھا میں نے خود اس مرد کی آواز سنی".....اس نے پوجا کو یقین دلانے کی کوشش اور پوجا نے اسے ایسا دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ کرنے لگی ہو.....

یہاں کوئی نہیں ہے کہاں ہے اچھی طرح دیکھ لو... ضرور تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہو گا.. چلو اب سو جاو..... پو جا لائٹ آف کر کے کمبل اوڑھ کر سو گئی..... وہ بھی ڈرتے ڈرتے سونے کے لئے لیٹی تھی اسے یقین تھا یہ خواب نہیں تھا اور نہ ہی کوئی وہم.... اس رات وہ دیر تک سو نہیں سکی.....

اس کے دل میں خوف گھر کر گیا. اب سوتے جاگتے چلتے پھرتے وہ ڈر رہی تھی اس بات کو اس نے انوشیر کے ساتھ ڈسکس نہیں کیا لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی شاید وہی اس معاملے میں اس کی مدد کرتا.... اس دن وہ انوشیر کے ساتھ پیدل چلتی ہوئی سڑک پر چل رہی تھی وہ اس بات کو ڈسکس کرنا چاہتی تھی... اچانک ایک ہیوی لوڈر اس کے بالکل سامنے آ رہا تھا وہ اسے دیکھ نہیں سکی لیکن انوشیر نے اسے دیکھ لیا تھا اس نے اسے دھکا دے دیا اور خود بھی دور جا گرا..... اس دن اس کا شک یقین میں بدل گیا یہ سب اتفاق نہیں تھا.... یہ ایک سازش تھی جو جان بوجھ کر کی جا رہی تھی..... اس کے ڈر میں مزید اضافہ ہوا..... وہ پڑھائی میں بھی دل

www.novelsclubb.com

نہیں لگا پا رہی تھی... کچھ دن تک یہ معاملہ خاموش ہوا.. وہ تھوڑی مطمئن ہوئی تھی اور ایک بار پھر زندگی کی طرف لوٹنا چاہتی تھی.....

اسے بھوک کا احساس ہوا___ بنا اس وقت وہ کچھ نہیں سکتی تھی موڈ ہی نہیں تھا اس لیے اس نے کینٹین سے کچھ کھانے کا فیصلہ کیا.....

یہی سوچ کر وہ کمرے سے نکل کر سیڑھیاں عبور کرتی یونیورسٹی کے کشادہ لان میں داخل ہوئی... اس کے ہیل والے قدم سبز گھاس پر پڑ رہے تھے... وہ آس پاس دیکھنے بنا بے نیازی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی.. آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے موسم کافی سہانہ تھا.....

www.novelsclubb.com

پرندے ہوا سے باتیں کرتے پوری لندن کو اپنے تلے محسوس کر رہے تھے.... ہر طرف سٹوڈنٹس کے گروپس دکھائی دے رہے تھے وہ پہلے دن کی طرح سب کو

دیکھ کر گھبراتی نہیں تھی اب.....وہ کینٹین سے کچھ ہی فاصلے پر تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی.....

"کہاں جا رہی ہیں آپ..."؟آواز سنتے ہی اس نے رک کر پیچھے دیکھا سامنے انوشیر کھڑا تھا...وہی سنجیدہ انداز.....

"میں کینٹین جا رہی ہوں."..اس نے کینٹین کی طرف اشارہ کیا انوشیر نے بھی کینٹین کی طرف دیکھا...

وہاں کئی قسم کے اوباش لڑکے کھڑے ہیں آپ کو جو بھی خریدنا ہو مجھے بتا دیا کریں.....اس کے روکھے انداز میں کہے جانے والے اس جملے پہ وہ برا سا منہ بنا گئی....اس نے آف موڈ کے ساتھ جوس لانے کو کہا...اور وہیں انتظار کرنے لگی.

...پتا نہیں یہ انوشیر لندن میں رہ کر اتنا مذہبی کیسے ہے....وہ تو پاکستان میں بھی اتنی مذہبی کبھی نہیں تھی....اسے انوشیر کی یہ دخل دینے والی عادت سے چڑ ہوتی ..وہ ہمیشہ اس پہ عجیب و غریب پابندیاں لگاتا.....جیسے جس طرف لڑکے کھڑے

ہوں اس طرف مت دیکھا کرو... یا شاپنگ کرتے ہوئے وہ ہمیشہ اس کے برابر چلتا.... اگر کوئی سامان اس کے ہاتھوں میں ہوتا تو وہ بنا کہے اس کا سامان اٹھا لیتا.....

اس قسم کے دقیانوسی مرد اس دور میں ملنا مشکل تھے پتا نہیں انوشیر کون سی دنیا سے تھا.....

وہ جوس لے کر آ گیا... اب جوس پینے کا موڈ کس کا تھا....

بے دلی سے اس نے اسٹرا ہونٹوں سے لگایا....

"ہمیشہ بیٹھ کر کچھ پیتے ہیں..."؟ اور انوشیر نے ٹوکنا اپنا فریضہ سمجھا.....

"کیوں کھڑے ہو کر پینے سے کیا ہوتا ہے." .... وہ سوال کیے بنا نہیں رہ سکی.....

"اگر آپ کو معلوم ہو جائے کھڑے ہو کر کچھ پینے سے کس قسم کا شیطان آپ کے ساتھ پی رہا ہے تو آپ زندگی بھر کھڑے ہو کر پانی نہیں پیں گی.... اور کھڑے

کھڑے پینے سے صحت کے بھی نقصان ہوتے ہیں...."وہ اسے ہمیشہ کی طرح تحمل سے سمجھا رہا تھا... لیکن آیت کے سب سر سے اوپر گزرتا جا رہا تھا..."آپ کو نہیں لگتا آپ کو اپنے ان نصیحتوں پر ایک کتاب لکھنی چاہیے."..وہ جل کر بولی اقر بیٹھ کر جوس پینے لگی..انو شیر نے کوئی جواب نہیں دیا...اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس سے دور جا رہا تھا.....

وہ اس کو پیچھے سے دیکھتی رہ گئی..کمال کی شخصیت تھی اس کی

لیپ ٹاپ وہ سامنے رکھے بیٹھی تھی..وکیپیڈیا کا پیج کھلا نظر آ رہا تھا...جہاں سے وہ لندن کی ہسٹری کھنگھال رہی تھی...ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے کھانا کھایا تھا پوجا مزے سے خراٹے لے رہی تھی اس کے خراٹے ہمیشہ کی طرح ڈسٹرب کر رہے تھے اسے...وہ ہمیشہ کوشش کرتی کہ پوجا سے پہلے سو جائے تاکہ اس کے بھیانک خراٹوں سے بچ سکے لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی کام نکل ہی آتا.....

www.novelsclubb.com

پھر اس نے لیپ ٹاپ کو سائیڈ پہ رکھا اور کچن میں آکر کافی بنانے لگی..رات کو تھکاوٹ میں کافی پینے کی عادت اس کی بہت پرانی تھی... خراٹوں کی آواز کچن تک بھی آرہی تھی. کافی بنا کر وہ مگ تھامے کھڑکی کے پاس چلی آئی.....

کھڑکی بند تھی جسے اس نے کھولا...اور کھڑکی کے کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے وجود سے ٹکرایا...چاندنی رات تھی اور چاند کی دھیمی دھیمی روشنی زمین پر پڑ رہی تھی....چاند ہمیشہ کی طرح سب سے منفرد تھا ہمیشہ کی طرح ہزاروں ستاروں کے درمیان سر اٹھائے کھڑا نظر آرہا تھا.....

کیسے ہو....اس نے چاند سے پوچھا...چاند سے باتیں کرنے کی عادت اسے ہمیشہ سے تھی..اسے لگتا تھا ہم جو باتیں کرتے ہیں چاند سنتا ہے.....

www.novelsclubb.com

"تم جواب کیوں نہیں دیتے.."؟اس نے چاند کو خاموش دیکھ کر پوچھا...وہ اب بھی ویسے ہی خاموش رہا....

"اتنے بھی خوبصورت نہیں ہو..انوشیر تم سے زیادہ خوبصورت ہے وہ بھی تمہاری طرح زیادہ نہیں بولتا.."۔

پتا نہیں اسے اس وقت انوشیر کیسے یاد آگیا...چاند کے سامنے ایک بادل کا ٹکڑا آگیا اور وہ مکمل طور پر چھپ گیا۔

"اوکے چھپو مجھے بھی تم سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے.."...اس نے زور سے کھڑکی بند کر دی..کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی...کپ سے بھاپ اٹھنا بالکل بند ہو چکا تھا....وہ تیزی سے گھومی اور پھر بے اختیار ٹھٹک گئی....

پوجا الجھے بالوں کے ساتھ نیند میں اسے حیران ہو کر دیکھ رہی تھی....

"کس سے بات کر رہی تھیں تم.."...؟

""چاند سے."...وہ کندھے اچکا کر بولی.....

"کیا تم پاگل ہو..."۔؟پوجا بھرپور حیران ہونے کے بعد بولی.....

"ہاں بہت سارا"..... وہ بال پیچھے جھٹک کر بولی....

اور کچن کی طرف بڑھی.. پوجا بھی اس کے پیچھے پیچھے آئی....

"آئندہ تمہیں چاند سے بات کرنی ہو یا ستاروں سے لیکن تم میری نیند خراب نہیں کرو گی..."..پوجا کو اپنی نیند خراب کیے جانے پہ بہت دکھ تھا.... آیت نے اسے گھورنا مناسب سمجھا....

"اور تم جو چالیس ہزار فریکوئنسی کے خراٹے لیتی ہو وہ...؟ کبھی سوچا ہے میں کیسے سوتی ہوں...."

"ہاں.... وہ... تو میں... مطلب وہ تو خود ہی نکلتے ہیں."..پوجا نے نگاہیں چرائیں اور ایک بار پھر بیڈ پہ جا کر لیٹ گئی.... وہ سنک سے کپ دھو کر بیڈ پہ آئی.... اور اپنا موبائل چارجنگ پہ لگا کر سونے کے لیے لیٹی.. وہ رات کو ہمیشہ موبائل چارجنگ پہ لگا کر ہی سوتی تھی دن کو تو پوجا میڈم کا موبائل لگا رہتا تھا.....

شکر تھا جو پوجا جاگ گئی ورنہ وہ کبھی سو ہی نہیں پاتی اور اب وہ پندرہ منٹ بعد نیند کی وادی میں اتر گئی... لیکن وہ زیادہ دیر سو نہ سکی... اسے جیسے کوئی آواز دے رہا ہو ... کوئی اس کا نام لے رہا ہو.. اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے مگر وہ خواب نہیں تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی... اس نے ماتھے کو پوروں سے چھو کر دیکھا جہاں پسینہ تھا.. وہ کافی بوکھلائی ہوئی نظر آ رہی تھی.....

اچانک اسے کمرے میں سایا نظر آیا کوئی چلتا ہوا سایا... اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں.. وہ بنا پلکیں جھپکائے اس سائے کو دیکھے جا رہی تھی.....

پھر اس کی نظر وہاں سے ہوتے ہوئے کھڑکی تک گئی اور اسے جھٹکا اس وقت لگا جب اس نے کھڑکی کو کھلا پایا.... اسے یاد تھا وہ کھڑکی بند کر کے آئی تھی....

www.novelsclubb.com

"تم اب تک واپس نہیں گئی."..؟ پورے کمرے میں ایک بھاری مردانہ آواز گونجی... اور اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ایک زوردار چیخ ماری... پوجا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی.... اس نے لیمپ آن کیا.....

"کیا ہوا.."۔؟وہ ڈر کر رونے لگی...پوجا اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی.....

"ابھی کوئی کمرے میں تھا.."۔اس نے ہچکیوں کے درمیان اپنی بات مکمل کی.....

"پاگل ہو گیا...یہاں کوئی نہیں ہے"...پوجا نے خفگی سے سے دیکھا پھر اس نے چاروں طرف دیکھا واقعی کمرے میں کوئی نہیں تھا....

"میرا یقین کرو ابھی کوئی تھا یہاں.."۔؟اس نے پوجا کو یقین دلانے کی کوشش کی.

.....

"پلیز سو جاو...دیکھو کوئی نہیں ہے ضرور تم نے کوئی خواب دیکھا ہو گا اس دن کی طرح."...پوجا اسے ملامت کرتی کمبل کھینچ کر سو گئی اور لیمپ بھی آف کر دیا...وہ ابھی بھی سمٹ کر بیٹھی تھی اور آس پاس دیکھ کر جیسے کسی کو تلاش کر رہی تھی...پوجا کہہ رہی تھی وہ وہم ہے لیکن وہ وہم نہیں تھا اسے یقین تھا...اسے پچھلے سارے واقعات بھی ترتیب سے یاد آنے لگے تھے....اس نے صبح انوشیر سے

بات کرنے کا فیصلہ کر لیا.. وہ اسے سب کچھ بتائے گی... وہ ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا اس کے مسئلے کا....

وہ ڈرتے ڈرتے پھر سے سونے کے لیے لیٹی اس نے کمبل کھینچ کر اپنے اوپر کر لی اور کروٹ بدل کر کھڑکی کی طرف مڑ گئی.... کھڑکی کھلی نظر آئی....

ٹھنڈ کے باوجود اس میں اتنی ہمت نہیں تھی جا کر کھڑکی بند کر دے... وہ آنکھیں کھول کر کھڑکی سے باہر چاند کو دیکھ رہی تھی.. نیند تو اسے آنی ہی نہیں تھی.... اسے ایک بار پھر کرنٹ لگا... جب اس نے کسی کو کھڑکی کے اوپر چڑھتے دیکھا.... وہ جھٹکا کھا کر کھڑی ہو گئی... وہ کھڑکی سے اندر آتا شخص باہر کود گیا... ایک سانپ تھا جس نے اسے کاٹا تھا... وہ بھاگتی ہوئی کھڑکی تک آئی.....

www.novelsclubb.com

اور پھٹی ہوئی آنکھوں سے اس شخص کو چاند کی روشنی میں دور جاتا دیکھ رہی تھی.

..وہ اس شخص کو پہچان سکتی تھی.. وہ انوشیر تھا جو لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس سے دور جا رہا تھا.... لیکن حیرت اسے اس بات پہ ہوئی یہ شخص اس کے ساتھ یہ سب کر رہا

تھا.. مگر کیوں...؟انوشیر یہ سب کیوں کر رہا تھا...؟وہ اسے کیوں مارنا چاہتا تھا اور اگر مارنا چاہتا تھا تو وہ اسے بچاتا کیوں تھا.....ایک نام جو وہ زندگی بھر نہیں سوچ سکتی تھی وہی نام اس کے سامنے تھا.....

انوشیر یہ کیوں چاہے گا وہ واپس پاکستان چلی جائے...اور اس دن وہ ڈائمنڈ رنگ اس کے پرس میں "انوشیر نے ہی رکھا تھا اور پھر لوڈر"...؟

بے یقینی سے بے یقینی تھی...جس شخص کے اوپر وہ اتنا بھروسہ کرتی تھی...وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا....؟وہ تو ایک مذہبی لڑکا تھا اسلام اور اللہ سے محبت کرنے والا پھر وہ اس کی جان کیوں لینا چاہتا تھا...؟

او میرے اللہ...وہ سر تھام کے بیٹھ گئی..ہزاروں سوالوں کے درمیان ایک سوال کا بھی جواب اس کے پاس نہیں تھا...لیکن وہ جواب حاصل کرنا چاہتی تھی وہ انوشیر سے بات کرنا چاہتی تھی...وہ اس سے سب کچھ جاننا چاہتی تھی.....

وہ اس سے ایک بار پھر ملنا چاہتی تھی.....

****

جنت چوہدری نے کبھی سوچا نہیں تھا وہ کسی سے یوں محبت کر بیٹھے گی.. لیکن محبت تو ایسا جذبہ ہے جو اپنے وجود سے خود ہی آشنا کرواتا ہے... پسند کی دوسری سیڑھی چاہت ہوتی ہے اور چاہت پیار میں بدل جاتا ہے پھر انسان پیار سے محبت تک کا سفر طے کرتا ہے اور محبت سے عشق... اور عشق جنون کی آخری سیڑھی ہے وہ پیار سے محبت میں داخل ہو چکی تھی اور عشق میں داخل ہونے والی تھی.....

جس چیز سے وہ خود کو ساری عمر بچاتی رہی وہ چیز کوئی بھوت بن کر پیچھے لگا تھا اس کے... لیکن اس کے باوجود بھی اس نے کبھی حد پار کرنے کی کوشش نہیں کی وہ محبت بھی سمجھ کر ہی کر رہی تھی اور روہاب کی محبت اللہ کی محبت کے بعد ہی آتا تھا وہ سب سے زیادہ عشق اس وقت بھی اللہ سے ہی کرتی تھی.....

www.novelsclubb.com

روہاب کا قیام طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا تھا اس برفانی علاقے میں.. وہ صرف جنت کے لیے اس اجنبی علاقے میں رہ رہا تھا. اور جنت بھی اس پردیسی سے یوں

دل لگا بیٹھی تھی جیسے یہ دنیا اس انسان پر آ کر ختم ہو جاتا ہو.... روہاب کے ساتھ اس کا رابطہ ویسے ہی تھا وہ گڑیا کے ذریعے اس تک خط پہنچاتی... گڑیا سکول جاتے وقت چپکے سے اس کا خط لے جا کر ایک جھاڑی میں رکھ دیتی اور اس کا جوابی خط اٹھا کر جنت کو لا دیتی.... یہ سب وہ سبھی گھر والوں سے چپکے چپکے کر رہے تھے کسی کو اس بارے میں علم نہیں تھا....

رام عروج اور گڑیا کی زندگی بالکل ویسی ہی تھی. برسات کے دسمبر کے خوبصورت موسموں کو انجوائے کرتے وہ بچپن کے خوبصورت دنوں سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے.... بچپن کی یہ بے خبری زندگی میں پھر کبھی ہاتھ نہیں آنے والا تھا... لمحے گزر رہے تھے کبھی نہ واپس آنے کے لیے.....

www.novelsclubb.com

گڑیا اور رام کی لڑائی بھی ہمیشہ کی طرح جاری تھی عروج البتہ ان دونوں سے زیادہ لیے دیے ہی رہتی... وہ رام سے کبھی نہ لڑتی اسے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتی تھی لیکن

گڑیا ایک نمبر کی ضدی تھی وہ رام کی شیطانیاں کبھی معاف نہیں کرتی...اگر وہ سیر تھا تو وہ بھی سوا سیر تھی..

شرارتیں اپنی جگہ لیکن رام حقیقت میں ایک مجبور اور صاف دل لڑکا تھا مذاق تک ہی وہ سب کرتا تھا باقی گڑیا کو حقیقت میں وہ بالکل بھی ناپسند نہیں کرتا تھا...اور گھر لے ماحول کی وجہ سے بھی وہ کافی حد تک ڈسٹرب رہنے لگا....اکشے کا رویہ ویسے ہی تھا مدھو کے ساتھ...مار پٹائی تو عام بات ہو گئی تھی کبھی کبھی رام کا دل چاہتا وہ اپنے باپ کو چھوڑ دے یا ماں کو کہیں دور لے جائے جہاں پیتا جی نہ ہوں لیکن آٹھ سال کا بچہ یہ سب صرف سوچ ہی سکتا تھا....

مدھو اسلام کو لے کر کافی حد تک سنجیدہ تھی اور وہ جنت سے مزید معلومات بھی لے رہی تھی وہ قرآن پاک بھی سیکھ رہی تھی اور دن بہ دن اسلام قبول کرنے کا فیصلہ مستحکم ہوتا جا رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

جنت کے کہنے پہ اس نے ایک بار اکشے سے مذہب کی تبدیلی کے بارے میں بات کی اسے اندازہ تھا اکشے غصہ ہو گا... لیکن وہ اس حد تک جنونی ہو گا یہ اس نے نہیں سوچا تھا... جس رات اس نے اکشے سے بات کی رام چوہدری افضل کے گھر سونے کے لئے گیا ہوا تھا.. اسے نہیں معلوم تھا یہ بات اس کی بہت بڑی غلطی بن جائے گی اکشے اس کی بات سنتے ہی آگ بگولا ہوا تھا اور اس نے مدھو کو پیٹنا شروع کر دیا.

.....

وہ کوئی زیادہ مذہبی نہیں تھا لیکن اپنے مذہب کے علاوہ وہ کسی دوسرے مذہب میں بھی دلچسپی نہیں لیتا تھا... اور یہ بات اسے ایک گالی کی طرح لگی... وہ مسلمانوں کو کسی حد تک ناپسند کرتا تھا..... اس نے مدھو کو سخت الفاظ میں وارننگ دی وہ دوبارہ کبھی اسلام قبول کرنے کی بات تو دور اسلام کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرے گی ورنہ وہ اس کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرے گا... مدھو جانتی تھی یہ محض دھمکی نہیں ہے وہ ایسا کر سکتا ہے اور ایسا ہی کرے گا اس رات کے بعد مدھو میں

www.novelsclubb.com

دوبارہ اتنی ہمت پیدا نہیں ہوئی وہ اکشے سے اس موضوع پر بات کرتی..... لیکن اسلام میں اس کی دلچسپی ختم نہیں ہو رہی تھی... وہ روز بروز خود کو اسلام میں انوالو ہوتا پا رہی تھی.... اسے محسوس ہو رہا تھا کوئی مقناطیسی قوت ہے اس مذہب میں جو اسے کھینچ رہا ہے.....

پہلے اگر وہ سوچ رہی تھی اکشے اس معاملے میں اس کا ساتھ دے گا تو اب اس سوچ پر بھی پانی پھر چکا تھا اکشے اس کا ساتھ تو دور اسے کبھی ایسا کرنے بھی نہیں دیتا. اب اسے جو کرنا تھا اکیلے ہی کرنا تھا لیکن اکیلے اسلام قبول کرنے کے نتائج سے بھی وہ واقف تھی ایسا کرنے کی صورت میں اسے اکشے کے ساتھ ہر رشتہ ختم کرنا تھا وہ اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی یہ اس کے لیے بہت بڑی قربانی تھی خاص طور پر تب جب اس کا کوئی دوسرا ٹھکانہ نہیں تھا اور رام کی ذمہ داری بھی اسی کے سر پر تھی. تو ایسے میں کوئی بھی فیصلہ لینا کافی کھٹن تھا اس کے لیے.....

www.novelsclubb.com

رام گڑیا اور عروج تینوں اپنے بھاری بیگ سنبھالے گھر سے باہر نکلے... سورج کی روشنی ہلکی ہلکی پڑ رہی تھی... جو تھوڑی ہی دیر بعد غائب بھی ہو جاتی یہاں کا موسم ہی کچھ ایسا تھا..

برف کی سفید چادر میں چھپا وہ علاقہ کافی خوشگوار تاثر پیش کر رہا تھا.. دور سے آنے والے سیاحوں کے لئے وہ جنت کا ٹکڑا تھا لیکن مقامی لوگ کچھ زیادہ خوش نہیں تھے اس برف باری سے... سوائے ان بچوں کے جو برف کے گولے بناتے اور گھنٹوں بیٹھ کر اس برف پر کھیلتے.....

وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے سفر طے کر رہے تھے.. سکول میں بھی وہ تینوں ایک ساتھ ہی بیٹھتے.. ایک ہی بنچ پر ایک سائیڈ پر رام دوسری پہ گڑیا بیچ میں عروج بیٹھ جاتی... اگر وہ بیچ میں نہ ہوتی تو رام اور گڑیا لڑ جھگڑ کر پورا سکول ہی سر پر اٹھا لیتے.....

www.novelsclubb.com

اور عروج کافی حد تک تنگ تھی ان کے جھگڑوں سے.. نصیحت یا صلح بے کار تھی کیونکہ ان کی جنگ بہت پرانی تھی جسے ختم کرنا آسان نہیں تھا.....

واپسی پہ وہ تینوں گول گپوں کی ریڑھی کے پاس گول گپے کھانے لگے وہ سکول سے ہی کچھ فاصلے پر کھڑی نظر آئی.... رام نے جان بوجھ کر گڑیا کی پلیٹ میں کچھ زیادہ ہی مرچیں ڈال دیں.... جس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ وہیں کھڑے کھڑے رام کو برا بھلا کہنے لگی... رام ہنس ہنس کر دوہرہ ہو رہا تھا... ایسی چھوٹی موٹی حرکتیں وہ ہمیشہ سے کرتا تھا.. گڑیا کو تنگ کر کے وہ کافی انجوائے کرتا تھا

۔

واپس گھر آتے وقت سورج کو بادلوں نے چھپا دیا تھا ان تینوں نے اپنی عادت کے مطابق ہمیشہ والی جگہ پر بیگز رکھ دیے اور وہیں بیٹھ کر برف کے گھر بنانے لگے... سکول سے چھٹی کے بعد ایک یا دو گھنٹے کھیلنا ان کی روزانہ کی روٹین میں شامل تھا....

www.novelsclubb.com

گڑیا گھر بناتی رام گرا دیتا.. گڑیا غصے میں آ کر اس پر برف کے گولے پھینکتی اور اسے بلی جیسی آنکھوں والے کہہ کر اپنے دل کا بھڑاس نکالتی.....

عروج البتہ ان دونوں کی نسبت کافی پر سکون مزاج کی لڑکی تھی. زیادہ ہلا گلا کرنا اس کی عادت نہیں تھی....اچانک کھیلتے کھیلتے گڑیا کو احساس ہوا اس نے اپنی زنجیر جو وہ گلے میں ہمیشہ پہنتی تھی گم کر دی.... جس سے وہ کافی پریشان تھی وہ لاکٹ سونے کی نہیں تھی لیکن اس کے ساتھ اس کی جذباتی وابستگی تھی....اس لیے وہ اس کے لیے بہت قیمتی تھی...وہ تینوں اس وقت مل کر وہی ایک کام کر رہے تھے یعنی لاکٹ کو ڈھونڈ رہے تھے...اور کافی جدوجہد کے بعد زنجیر ملی بھی تو کس کو رام کو...اور وہ گڑیا کو تنگ کرنے کا کوئی موقع اتنی آسانی سے بھلا کیسے جانے دے سکتا تھا.... گڑیا اتنی پریشان لاکٹ گم ہونے پہ نہیں ہوئی تھی جتنی پریشان رام کے ہاتھ لگنے ہر ہوئی تھی.....

www.novelsclubb.com

"اوئے بلی جیسی آنکھوں والے میرا لاکٹ واپس کرو..."۔اس نے انگلی اٹھا کر رام کو وارننگ دی تھی...وہ ہاتھ باندھ کر شرارت سے اسے دیکھنے لگا...

"کیوں کیوں...دوں...؟تم میری کیا لگتی ہو"...؟گڑیا نے غصے سے دانت پیسے.....اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کرے اس کا....

"دیکھو ہم اچھے اچھے دوست نہیں ہیں پلیز واپس کر دو."..گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلی تو وہ انگلی ٹیڑھی کر چکی تھی یہ مجبوری تھی ورنہ رام کے سامنے جھکنا اس کی شان کے خلاف تھا.....

"نہیں ایسے نہیں..بتاو شادی کرو گی مجھ سے"...؟

گڑیا کا غصہ آوٹ کر گیا...برف کا ایک گولا پوری قوت سے اس نے رام کی طرف اچھالا...جب بھی رام یہ کہتا اسے یہ بات ایک گالی لگتی.....

"کھوتے کے بچے...دفع ہو جاو مجھے نہیں چاہیے....غصے سے چلا کر وہ بولی...."۔رام نے کندھے اچکا کر وہ لاکٹ بیگ میں ڈال دیا....گڑیا کو لگا تھا وہ اسے خود ہی واپس کر دے گا اور ارادہ رام کا بھی یہی تھا وہ اسے تھوڑی دیر تنگ کرنے کے بعد زنجیر واپس کر دینا چاہتا تھا مگر اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ زنجیر ہمیشہ کے لیے اس کے بیگ میں رہ جائے گی...اور یہ بات گڑیا نے بھی نہیں سوچی.....

جب وہ واپس جانے لگے تو گڑیا ہمیشہ کی طرح ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر اس جھاڑی کے پاس آئی جس پہ وہ ہمیشہ آتی تھی...اس نے رام اور عروج کو باتوں میں مصروف پا کر اپنی پرس سے جنت کا دیا ہوا خط نکال کر اس جھاڑی میں رکھ دیا اور وہاں رکھا ہوا رو ہاب کا خط اٹھا کر واپس پرس میں ڈال دیا....یہ سب وہ بڑی راز داری سے کرتی تھی...اس کا علم کسی اور کو تو کیا رام اور عروج کو بھی نہیں ہوتا.....

www.novelsclubb.com

گھر آ کر اس نے چپکے سے وہ روہاب والا خط جنت بوا کو دیا... جیسے یہ سب روٹین کے کام ہوں... جنت اس وقت درخت کے نیچے بیٹھ کر اسی کا انتظار کر رہی تھی وہ ہمیشہ ہی گڑیا کا یونہی انتظار کرتی.... سکینڈ صدیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں انتظار کافی کھٹن ہوتا ہے... کئی کئی بار وہ دروازے سے جھانک کر دیکھتی اگر گڑیا لیٹ ہو جاتی تو وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپنے لگتی... گڑیا سے خط پا کر جیسے برستی بارش میں کوئی سائبان آ گیا ہو.... وہ بھاگتی ہوئی اندر اپنے کمرے میں گئی دروازہ بند کر اس نے خط کھولا.....

"اسلام و علیکم دنیا کی سب سے خوبصورت اور پیاری لڑکی... آپ کیسی ہیں امید ہے آپ اچھی ہوں گی اب اگر آپ میری خیریت چاہتی ہیں تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں میں بالکل بھی خیریت سے نہیں ہوں... ہماری اس داستان کو کئی دن گزرے اب ملاقات کا بھی شرف بخشیں.... ورنہ آپ کا یا عاشق یہیں ان پہاڑوں

www.novelsclubb.com

میں دم توڑ دے گے..."..دھڑکن بے قرار ہوئی....آخر میں ایک غزل بھی لکھا تھا.....

"دھیان میں آکر بیٹھ گئے ہو,تم بھی نا...

مجھے مسلسل دیکھ رہے ہو,تم بھی نا...

دے جاتے ہو مجھ کو کتنے رنگ نئے

جیسے پہلی بار ملے ہو,تم بھی نا...

ہر منظر میں اب ہم دونوں ہوتے ہیں

مجھ میں ایسے آن بسے ہو,تم بھی نا...

عشق نے یوں دونوں کو ہم آمیز کیا

اب تو تم بھی کہہ دیتے ہو,تم بھی نا...

خود ہی کہو,اب کیسے سنور سکتی ہوں میں

آئینے میں تم ہوتے ہو,تم بھی نا...

www.novelsclubb.com

بن کے ہنسی ان ہونٹوں پر بھی رہتے ہو

اشکوں میں بھی تم بہتے ہو, تم بھی نا...

میری بند آنکھیں بھی تم پڑھ لیتے ہو

مجھ کو اتنا جان چکے ہو, تم بھی نا...

مانگ رہے ہو رخصت مجھ سے اور خود ہی

ہاتھ میں ہاتھ لیے بیٹھے ہو, تم بھی نا.."

اس نے خط آنکھوں سے لگا کر.... اپنے پرانے صندوق میں رکھا جہاں پہلے بھی کئی خطوط پڑے ہوئے تھے جنہیں وہ روزانہ رات کو سو سو بار پڑھتی.....

وہ ملاقات کا کہہ رہا تھا اور وہ اسی بارے میں سوچ رہی تھی.. محبت اور خطوط اور بات تھی لیکن اس طرح یوں کسی اجنبی نامحرم سے ملنا اس جیسی مذہبی لڑکی کے لیے ناممکن تھا... دل اس کا بہت چاہ رہا تھا لیکن اس طرح یوں وہ اپنے اصولوں کی دھجیاں نہیں اڑا سکتی تھی.. دل انسان کو بہت کچھ کرنے کو کہتا ہے لیکن انسان ہر

www.novelsclubb.com

وہ کام نہیں کر سکتا... نفس کو قابو رکھنا بہت ضروری ہے..پہلا قدم نفس پر رکھ کر ہی دوسرا قدم جنت میں ہو گا....اور جنت جیسی لڑکی جو صبح جاگنے سے لے کر رات سونے تک کوئی ایک کام بھی مذہب کے خلاف نہیں کرتی یوں کسی اجنبی سے ملنا اس کے لیے مشکل تھا.....

اس رات چاند کی روشنی میں اس نے روہاب کے خط کا جواب لکھا اور اس میں اپنی وہ مجبوری بتائی جس کی وجہ سے اس کے لیے ملاقات کرنا مشکل تھا...ہر رات سونے سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی یہ سوچ کر جو وہ کر رہی ہے کہیں کچھ غلط تو نہیں ہے...وہ تو دوسروں کو دین سکھاتی تھی اور خود اپنے معاملے میں دل کے سامنے یوں کتنی بے بس ہو گئی....اگلی صبح اس نے گڑیا کو بستے میں وہ خط رکھ دیا..گڑیا یہ بات جانتی تھی اس لیے سکول جاتے وقت اس نے وہ خط جھاڑی میں رکھ دی...

www.novelsclubb.com

اس کا جواب چھٹی کے وقت ہی آنا تھا جو وہ اسی جھاڑی سے اٹھا لیتی... روہاب چونکہ جانتا تھا یہ خط کا وقت ہے اس لئے وہ بے تابی سے جھاڑی تک آیا... اور بے ترتیب دھڑکن کے ساتھ وہ خط کھول کر پڑھنے لگا....

"اسلام و علیکم.....

آپ نے ملاقات کی درخواست کی اس کے لیے میں تہہ دل سے آپ سے معذرت چاہتی ہوں.. ملنا میرے بس کی بات نہیں ہے... آپ سے ملنے کے مجھے بہت کچھ قدموں تلے روند کر آنا پڑے گا جن میں میرے بھائی کی عزت بھی ہے... اور یوں نامحرم سے ملاقات میرے اللہ کو بھی نہیں پسند... میں کسی انسان کو راضی کرنے کے لیے اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی.. میں جانتی ہوں یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن گناہ کی پہلی سیڑھی ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے.....

اگر آج میں اپنے نفس پر قابو رکھوں تو یہ ہم دونوں کے لیے بہتر ہے محبت کرنا گناہ نہیں ہے لیکن محبت میں حدیں پار کرنا بہت بڑا گناہ ہے..... خواہشات انسانوں

www.novelsclubb.com

کے لیے ہوتی ہیں انسان خواہشات کے لیے نہیں ہوتے... میں نے آج تک کسی غیر مرد کو اپنا چہرہ نہیں دکھایا اور اب بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ایسا نہیں کر سکتی... جس چیز کو چھپانے کا حکم میرے اللہ نے دیا ہے میں اسے ننگا نہیں کر سکتی.....

روزانہ فرشتے ہمارا نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے لے جا کر پیش کرتے ہیں میں نہیں چاہتی کسی بھی پل کسی بھی لمحے میرے اعمال میں اللہ کی نافرمانی شامل کر دی جائے جس کی وجہ سے میں کبھی ان کے سامنے جانے کی ہمت بھی نہ کر سکوں..... وہ اللہ تعالیٰ جو اس وقت میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے میں اس سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی ناں ہی کبھی کچھ چھپا سکتی ہوں کیونکہ وہ سب دیکھ رہا ہوتا ہے... ہم انسان ساری دنیا سے چھپ کر گناہ کرتے ہیں مگر جس ہستی اور ہمارے درمیان کبھی کوئی پردہ نہیں ہوتا اس سے نہیں ڈرتے..... میں بھی ان لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں ہونا چاہتی..... اگر آپ مجھے دیکھنا چاہتے ہیں

www.novelsclubb.com

مجھے پانا چاہتے ہیں تو اس کا سب سے آسان طریقہ میرے دین میں نکاح ہے....اس کے لیے آپ میرے بھائی جان چوہدری افضل سے بات کریں... باقی میں بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتی ہوں جتنی آپ کرتے ہیں یا پھر اس سے بھی کہیں بڑھ کر لیکن میں ایک انسان کی محبت میں رحمن کو فراموش نہیں کر سکتی.....دل سے ہاری...

جنت چوہدری.."".....

روہاب نے اس کاغذ کو ہونٹوں سے لگایا جس میں کسی کے دل سے نکلے الفاظ درج تھے...اس کی زندگی میں آنے والی وہ پہلی لڑکی جو اتنی مذہبی تھی...اس نے اپنے ارد گرد لوگوں کو ایسی معمولی باتوں پر تو کیا بڑی بڑی باتوں پر بھی گناہ کرتے دیکھا ہے اور وہ خود بھی یہی کرتا تھا....اس کی تو پوری زندگی جھوٹ اور گناہ کے بوجھ تلے دبی تھی اور یہ لڑکی وہ تھی جس نے اپنی عزت کو نفس کے قدموں تلے نہیں کچلا...جو محبت بھی عبادت سمجھ کر کرتی تھی یہ لڑکی دین و دنیا میں اس سے کہیں

www.novelsclubb.com

زیادہ آگے کھڑی تھی اسے بے ساختہ رشک محسوس ہوا....اپنی محبت پر... محبت کا یہ انداز اس کے لیے بالکل نیا تھا....اور بہت ہی خوبصورت.....

جنت قرآن پاک سامنے رکھے تلاوت کر رہی تھی. وہ آم کے درخت کے نیچے بیٹھی تھی اس نے دوپٹہ حجاب کے انداز میں لپیٹا ہوا تھا....بچے سکول گئے ہوئے تھے...اماں اور دادی اندر سوئی ہوئی تھیں.....

"(وہ) خدائے عزوجل (بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل حال کو ہدایت کرے ﴿۱﴾ وہی کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے) کسی کو (بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا ﴿۲﴾ اور) لوگوں نے (اسکے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے گئے

ہیں۔اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ مر کر اُٹھ کھڑے ہونا﴿۳﴾"

وہ زور زور سے تلاوت کر رہی تھی اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی آنسو گریبان میں جذب ہو رہے تھے قرآن پاک کی تلاوت کے دوران اکثر اس کی یہی حالت ہوتی تھی.....

مدھو بنا کوئی آواز پیدا کیے دروازہ کھول کر اندر آئی اور وہیں بیٹھ کر تلاوت سننے لگی... جنت نے نہ اسے دیکھا تھا اور نہ اس کی طرف متوجہ تھی.....

وہ جنت سے قرآن پاک سیکھ چکی تھی جس کی وجہ سے وہ اچھی طرح سمجھ سکتی تھی. .. لیکن جنت کے جیسی تلاوت وہ زندگی بھر نہیں کر سکے گی... یہ اسے یقین تھا....

بیس منٹ بعد جنت نے تلاوت ختم کی اور قرآن پاک کو عقیدت سے غلاف میں لپیٹنے لگی... مدھو کو دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرائی.... مدھو اسے دیکھے گئی... اس کی آنکھوں میں دور لک کہیں چھپی اداسی جنت سے پوشیدہ نہ رہ سکی.....

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو."..؟ جنت نے خود پہ مرکوز مدھو کی نگاہوں کو حیرت سے دیکھا....

"دیکھ رہی ہوں تم کتنی خوش قسمت ہو جو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی ہو...." مدھو نے رشک سے اسے دیکھا....

"تم بھی تو خوش قسمت بن سکتی ہو... میرے دین میں آنے کے لیے کوئی مخصوص وقت تو نہیں ہوتا تم کبھی بھی کہیں سے بھی شروع کر سکتی ہو....."

"لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی جنت... میں نے اکشے سے بات کی ماننا تو دور وہ تو آگ بگولا ہو گئے ایسے میں اسلام قبول کرنا میرے لئے کافی مشکل ہو سکتا ہے.." وہ اداسی سے بولی...

"زندگی ہمیں دو راستے دکھاتی ہے مدھو. مشکل اور آسان.. مشکل راستے کی منزل دور اور کھٹن نظر آتا ہے جبکہ آسان راستہ کافی سہل لگتا ہے.. جس پہ ہم باآسانی پہنچ سکتے ہیں... مگر مشکل راستے کی منزل جتنی بھی دور اور کھٹن ہو وہ کامیابی کی منزل ہوتی ہے..... بالکل ایسے ہی شاید شروعات میں تمہارے لیے مسائل پیدا ہو جائیں لیکن اگر اللہ ہر بھروسہ کرو گی تو تمہاری سبھی مشکلات آسان ہو جائیں گی....."..... وہ غور سے جنت کی آواز سن رہی تھی... دو چڑیاں اڑ کر منڈیر پر آ بیٹھیں تھیں.....

"مشکل نہیں جنت مشکل ترین راستہ ہے اسلام قبول کرنے کی صورت میں میں اکشے کے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے اس سے سارے رشتے ختم کرنے ہوں گے اور رام کی ذمہ داری الگ ہے... میں اکیلی کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی اتنا لمبا سفر کیسے طے کروں گی...."... چڑیوں کی چوں چوں ماحول کی خاموشی کو توڑنے کی کوشش کر رہی تھیں.....

www.novelsclubb.com

"تم وہ پہلی نہیں ہو جو آزمائی جاو گی...اور نہ ہی آخری ہو...آزمائشیں ہر انسان کے حصے میں آتی ہیں ان میں گرنا نہیں مستحکم رہنا ہے....ہم سے پہلے لوگ بھی یونہی آزمائے گئے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر...ہمارے پیارے نبی صلی علیہ والہ وسلم دونوں جہانوں کے سردار ہم سے ہزار گنا زیادہ آزمایا ان کو اللہ تعالیٰ نے ...کافروں نے کون کون سے مظالم نہیں کی تھے ان پر....پتھر پھینکنا کبھی کوڑا پھینکنا تو کبھی پیٹ پر پتھر باندھنا.....یا کربلا کی جنگ کے کئی واقعات میں تمہیں سنا چکی ہوں کیا ان سے بڑھ کر تمہیں آزمایا جائے گا..."...؟

مدھو کچھ بول نہ سکی.....

"تم اللہ کے راستے پر چلو اللہ تمہیں گرنے نہیں دے گا...اتنا یاد رکھنا وہ تمہیں کبھی ذلیل نہیں کرے گا..اور وہ کبھی بھی اپنے بندوں کو حد سے زیادہ نہیں آزماتا....."..

www.novelsclubb.com

مدھو کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے... یہی وہ لمحہ تھا جب وہ پھگل چکی تھی.... دل پہ پڑا تالا کھل چکا تھا.....

"میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں. مجھے کلمہ پڑھا دو." جنت نے اسے خوشگوار حیرت سے دیکھا.... چڑیاں اڑ کر آسمان میں غائب ہو گئیں.....

"کیا تمہیں پورا یقین ہے تم مستحکم رہو گی"...؟

"تم نے کہا تھا اللہ تعالیٰ مجھے گرنے نہیں دے گا"... مدھو نے جیسے اسے یاد دلایا... جنت نے مزید بحث نہیں کی.....

"بسم اللہ الرحمن الرحیم."....

"(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)"

مدھو نے بھی اس کے پیچھے پیچھے ویسے ہی دہرایا....

"لاالٰہ الا اللہ...."

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں..... مدھو روتے ہوئے اس کے پیچھے دہرانے لگی.."....."

"محمد رسول اللہ."...."

"(حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)" جنت کے بھی آنسو بغاوت کر گئے.....

جنت نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا...اسے فخر ہوا اس لڑکی پر جو اسلام کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ رہی تھی.....

"صرف کلمہ پڑھ لینے سے تم مسلمان نہیں بن جاو گی مدھو.. تمہیں نماز قرآن روزے اور اسلام کے باقی احکامات پر بھی عمل کرنا ہو گا....بہت سارے مسلمان ہیں جو کلمہ پڑھ کر اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا لیتے ہیں....."

"کلمہ پڑھ کر تم نے اپنی زبان سے اقرار کیا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں... تو اس بات پر قائم رہو... واقعی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں.. اگر تم نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت شروع کر دی یا کسی اور کے دروازے پر کچھ مانگنے گئیں تو تم شرک کی مرتکب ہو گی... اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے لیکن شرک نہیں... شرک مطلب شریک کرنا.... یعنی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو لا کر کھڑا کرنا.... کیا اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی ہو سکتا ہے کیا ان جیسا کوئی ہو سکتا ہے کبھی نہیں مدھو.....

ہم میں سے بعض لوگ اللہ کو مانتے ہیں پھر اپنی دعائیں منتیں مرادیں لے کر قبروں پہ یا جعلی پیر فقیروں کے پاس جاتے ہیں... یعنی وہ ان سے مدد مانگنے جاتے ہیں ...وہ کسی کی کیا مدد کر سکتے ہیں وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے کن کے محتاج ہیں... جانے کیوں جاتے ہیں وہ پیروں فقیروں کے پاس آخر ایسا کون سا کام ہے جو ہمارے پروردگار سے نہیں ہوتا..... نماز ادا کرتے ہوئے ہم کئی بار کہتے ہیں اللہ اکبر یعنی

www.novelsclubb.com

اللہ سب سے بڑا ہے لیکن پھر ہم خود ہی اپنی بات کو جھٹلا کر دنیا کی عیش و عشرت کو بڑا سمجھنے لگتے ہیں. زندگی صرف ایک دھوکہ ہے ایک رنگین دھوکہ.... ایک پل ہے تو اگلے پل نہیں ہے اس چیز پر کبھی بھروسہ مت کرنا جو تمہاری ہو ہی ناں.

؟."."

مدھو بنا پلکیں جھپکائے خود سے چھوٹی اس بیس سال کی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس نے اپنی زندگی میں وہ کچھ سیکھا جو وہ زندگی بھر نہیں سیکھ سکی....

"یہ ایک خوبصورت امانت میں تمہیں سونپ رہی ہوں."..

جنت نے قرآن پاک مدھو کے ہاتھوں پر رکھ دیا جسے اس نے عقیدت سے آنکھوں سے لگایا.. مدھو کو قرآن پاک بہت بھاری محسوس ہوئی.....

"اس کتاب میں پوری دنیا ہے...اس کتاب میں تمہاری منزل ہے اس میں تمہارے ہر سوال کا جواب موجود ہے...اس کتاب پر عمل کرو گی تو کبھی ٹھوکر کھا

کر نہیں گرو گی.... یہ کتاب تمہیں گرنے نہیں دے گا... لیکن اگر تم اسے چھوڑ دو گی اور دنیا کے دھوکے میں آو گی تو بہت پچھتاو گی..."....

مدھو نے قرآن پاک کو سینے سے لگایا اسے اندازہ ہو رہا تھا بہت بڑی زمہ دادی تھی جو اس نے اٹھائی ہے..

اور مدھو نے خود کو مکمل طور پر اسلام کے حوالے کر دیا... لیکن یہ فیصلہ اتنا بھی آسان نہیں تھا... اب وہ ایک مسلمان تھی اور اکشے کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی اسے اکشے سے طلاق لینا تھا... اسے یہ گھر بھی چھوڑنا تھا..... وہ کہاں جائے گی کون پناہ دے گا اس وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی.... قرآن پاک ہاتھوں میں لیے وہ گھر سے باہر نکلی... سوچوں کا ایک انبار تھا اس کے دماغ میں.... راستہ کا مشکل نظر آ رہا تھا اور کوئی منزل بھی وہ نہیں دیکھ رہی تھی.... اس کے کانوں میں جنت کی آواز گونجی.....

"سہی منزل کا راستہ ہمیشہ مشکل ہوتا ہے.."....

www.novelsclubb.com

آسمان اس دن خوب برس رہا تھا. برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس جنت جیسے علاقے میں پڑ رہے تھے..ایسے جیسے روئی کو ٹکڑوں میں آسمان سے کوئی نیچے پھینک رہا ہو...وہ تینوں بچے برف باری میں بڑے مزے سے کھیل رہے تھے

.....

گھر سے باہر اس خالی جگہ پر وہ لوگ بڑے مزے سے کھیل رہے تھے...اس بات سے انجان کہ کیا ہونے والا ہے اور کتنا بڑا طوفان آنے والا ہے ایک ایسا طوفان جو ان کی زندگیوں ان کے بچپن کو بکھیر دیتا.....

برف کے گولے بناتے ان معصوم بچوں کو کیا معلوم تھا یہ دسمبر زندگی میں پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا بچپن کے یہ دن نہ آنے کے لیے گزر رہے تھے.....

گڑیا کو ایک بڑا گولا رام نے بنا کر مارا. جس سے اس کی آنکھیں اور کپڑے برف سے بھر گئے اس نے بھی جواباً رام کو منہ پر گولا رسید کیا.....

جنت دروازے سے نمودار ہوئی اور بچوں کی یہ حالت دیکھ کر اسے غصہ آیا..ہاتھ اور کپڑے خراب کرنا تو معمولی بات تھی ان تینوں نے کچھ گرم لباس بھی نہیں پہنا تھا جس سے وہ برف اور سردی کے زور سے محفوظ رہتے....جنت کا بس نہیں چلا ان تینوں کو کان سے پکڑ کر اندر کھینچ لائے.....

"اندر آجاو بچو یہ کیا کر رہے ہو.."..؟اس نے وہیں سے کھڑے کھڑے ہی آواز لگائی...بچوں نے سنی ان سنی کر دی جنت نے انہیں ایک بار پھر پکارا....لیکن وہ آج جوش میں تھے جنت کی ڈانٹ اور اس کا کوئی بھی لیکچر کم از کم آج کے دن ان پہ کوئی اثر نہیں کرنے والا تھا.....

...بھاگتے دوڑتے وہ لوگ بہت دور نکل آئے.....جنت بیچاری پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گئی...جب بچے نظر کے سامنے سے دور ہو گئے تو ماتھا پیٹتے وہ اندر چلی آئی اور کچن میں جا کر شام کے لیے روٹیاں بنانے لگی.....وہ تینوں بچے برف باری میں دوڑتے چھلانگیں لگاتے بہت آگے چلے آئے...ایک جگہ پر کافی ڈھلوان راستہ تھا

رام اور عروج تو با آسانی اتر گئے لیکن گڑیا ازلی ڈرپوک تھی اس لیے وہیں اٹکی رہ گئی.....

رام اور عروج اس کے بنا تو جا نہیں سکتے تھے اور اگر وہ واپس جاتی تو سارا مزا خراب ہو جانا تھا اس لیے رام نے اوپر چڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا.

"شادی کرو گی مجھ سے."..؟اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر وہ شرارت سے بولا... کوئی اور موقع ہوتا تو گڑیا اسے کافی برا بھلا کہتی لیکن یہاں وقت کا تقاضا کچھ اور تھا اس لیے اس نے معصومیت سے سر اثبات میں ہلا دیا.....رام اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لے آیا..پھر وہ وہیں بیٹھ کر برف کے گھر بنانے لگے..اوپر سے بھی برف گر رہی تھی....شام کے سائے ڈھل رہے تھے تھوڑی دیر بعد مغرب ہو جاتی لیکن مجال ہے جوان بچوں کو زرا بھی پرواہ تھی.....

گڑیا نے ایک خوبصورت محل بنایا... عروج رشک سے اسے دیکھنے لگی رام چاہ کر بھی ویسا محل نہیں بنا سکا....اور یہی بات اسے بری لگی اس نے لات مار کر گڑیا کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محل کو بھی گرا دیا..... جس پہ وہ بھائیں بھائیں رونے لگی... رام اس کے آنسو نہیں دیکھ سکا اس لیے اس کے ساتھ مل کر اس کے لیے نیا محل بنانے لگا.... جب سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا تو عروج کو گھر جانے کا خیال آیا.... وہ سب تیار نہ ہوتے اگر انہیں چوہدری افضل کا ڈر نہیں ہوتا.....

"ابھی رک جا دسمبر.....

زرا تھم تھم کر گزر.....

وقت کو یوں نہ دوڑا.....

کہ ابھی تو بہت تو کچھ باقی ہے.....

کچھ باتیں ابھی ادھوری ہیں.....

کچھ یادیں ابھی ادھوری ہیں.....

ابھی تو سب کچھ ادھورا ہے....."

www.novelsclubb.com

جس طرح تینوں ساتھ گئے تھے ویسے ہی واپس بھی آ گئے دسمبر کا ایک تاریخی اور خوبصورت دن اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا... جب وہ گھر آئے اس وقت تک جنت کافی غصے میں تھی اور بجائے کوئی لیکچر سنانے کے ان کے کان پکڑ کر کھینچنے لگی. .. لیکچر سننے سے البتہ بچوں کو یہ سزا کافی بہتر لگی.... کان کھچائی کے بعد اس نے سب کی گال پہ ایک ایک کس دیا.....

دادی نے تسبیح پڑھتے ہوئے ان سب کے لیٹ سے آنے کی وجہ دریافت کی رام نے بڑی مہارت سے جھوٹ بولا...

"دادی گڑیا واپس ہی نہیں آنا چاہتی تھی"... گڑیا نے گھور کر اسے دیکھا...

"ارے یہ تو ہے ہی منحوس.... اس کے رخسار پر جو کالا تل ہے یہ اسے کچھ اچھا کرنے نہیں دے گا..." .وہ خفگی سے بڑبڑائیں.....

"نہیں دادی یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"..گڑیا نے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش لیکن رام کے مقابلے میں دادی اس کی کہاں سننے والی تھیں...اس کے دل میں رام کے لیے نفرت میں مزید اضافہ ہو گیا.....

جنت ان کے لیے کھانا لگانے لگی..کھانے میں بچوں کی من پسند کھیر بنائی تھی اس نے جس پہ بچوں نے اس کا شکریہ ادا کیا.....

"شکریہ میرا نہیں اللہ تعالیٰ کا ادا کیا کرو...کیونکہ ہمیں رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے...دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس دو وقت کی روٹی تک نہیں ہوتی اور وہ اس بات پہ بحث نہیں کرتے آج کھانا میری پسند کا نہیں ہے انہیں بس روٹی کے لیے صبح سے شام محنت کرنی پڑتی ہے اور تم لوگوں کو بنا محنت کے اتنا اچھا کھانا اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اس پر تم لوگ ایک سکینڈ نکال کر اگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو گے تو چھوٹے نہیں ہو جاو گے".....

www.novelsclubb.com

جنت نے اپنا مخصوص لیکچر دہرایا جو وہ ہر کھانے پہ کہتی تھی اب تو بچے ان کی نصیحتوں کو حفظ کر چکے تھے.... کھانے کے بعد وہ تینوں جنت سے کہانی سننے لگے۔

مدھو کے لیے اسلام کی قبولیت آسان نہیں تھی.. وہ اکشے کے سامنے کوئی بھی عبادت نہیں کر سکتی تھی.. اور نہ ہی وہ اس کے ساتھ کوئی رشتہ رکھ سکتی تھی ایک آخری کوشش وہ یہ کرنا چاہتی تھی اکشے کو ایک بار اسلام کی دعوت دیتی لیکن ایسا کرنے کے بعد کا نتیجہ وہ اچھی طرح جانتی تھی....

نماز اس نے اس وقت ادا کی جب اکشے گھر میں نہیں تھا... پہلے ہی دن مسلمان ہوتے ہی اس کے دل سے جیسے بہت بھاری بوجھ ہٹ گیا ہو... دل پر سکون تھا لیکن دماغ میں آنے والے وقتوں کو لے کر کئی اندیشے تھے.....

دن کے وقت اس نے یہی سوچا رات کو اکشے کے گھر آتے ہی وہ اسے اسلام کی قبولیت والی بات بتائے گی یا دوسری صورت میں وہ اکشے کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جائے گی لیکن اس نے جو نہیں سوچا تھا وہی ہونے والا تھا.....

جب شام کا وقت ہوا تو وہ ترجمے والا قرآن پاک لے کر بیٹھ گئی.. جائے نماز پر بیٹھی وہ کئی گھنٹے تلاوت کرتی رہی...ایک ایک لفظ اس کے دل میں اتر رہا تھا وہ اس وقت خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان سمجھ رہی تھی...قرآن سننا اور بات تھی لیکن خود اپنے دل میں اتارنا الگ بات. رام باہر چھوٹے سے صحن میں اکیلے بیٹھ کر کنچے کھیل رہا تھا اس نے مدھو کو قرآن پڑھتے نہیں دیکھا... نہیں تو وہ اس بارے میں سوال ضرور کرتا.....اکشے کے آنے میں ابھی وقت تھا.....وہ عموماً مغرب اور عشا کے درمیان آتا تھا لیکن اس شام مدھو کی قسمت میں جانے کیا لکھا تھا وہ دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا.....ہمیشہ کی طرح شراب کے نشے میں دھت...اس مدھو کے تلاوت کرنے کی آواز سنائی دی....وہ باہر چارپائی

www.novelsclubb.com

پر بیٹھ گیا اسے لگا تھا مدھو شاید گیتا پڑھ رہی ہے لیکن بہت اچانک ہی اسے احساس ہونا شروع ہوا وہ گیتا نہیں کچھ اور پڑھ رہی ہے... وہ کچھ اور کیا ہے یہی دیکھنے وہ کمرے میں گیا.... کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس وقت.. مدھو کا منہ دوسری طرف تھا اور وہ بڑی عقیدت سے بلند آواز میں تلاوت کر رہی تھی.... اکشے چند لمحے اس کی تلاوت پر غور کرتا رہا پھر اس کی نظر اس کتاب پر پڑی جو گیتا نہیں تھی..... ایک دھماکہ تھا جو اس کے آس پاس پھٹا تھا یا پھر کسی نے اس پر جلتا کوئلہ ڈال دیا ہو..... ایک سکینڈ بھی ضائع کیے بنا وہ مدھو کے سر پر پہنچا.....

"کیا ہے یہ..؟" پوری قوت سے چلا کر اس نے مدھو سے سوال کیا جہاں وہ اس کی اچانک آمد پر چونکی تھی وہیں رام بھی بھاگتا ہوا اندر آیا... اور دروازے کے پاس سہم کر کھڑا ہو گیا..... مدھو نے قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹا اس کے کسی بھی انداز سے یہ نہیں لگ رہا تھا وہ ڈری ہوئی ہے یہ اسلام قبول کرنے کی طاقت تھی یا کچھ اور وہ سمجھ نہیں سکی... عام حالات میں وہ اکشے کو دیکھ کر ہی حواس باختہ ہو جاتی

www.novelsclubb.com

تھی....اور اس وقت اکشے غصے سے کھڑا اسے گھور رہا تھا..اور اپنی جواب کا منتظر تھا.....اور جواب نہ پا کر اس نے مدھو کے بازو کو زور سے پکڑا اور کھینچ کر اسے اپنے سامنے کیا.....

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے.."..؟وہ کسی زخمی شیر کے انداز میں دھاڑا...مدھو زندگی میں پہلی بار اس کے غصے سے نہیں ڈر رہی تھی....

"قرآن پاک..."..مدھو نے اعتماد سے جواب دیا...یہ جواب نہیں تھا ایک سلگھتا ہوا انگارہ تھا جو اکشے کے وجود سے ٹکرایا...وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے مدھو کو دیکھے جا رہا تھا.آٹھ سال کا وہ بچہ اس گفتگو سے انجان تھا.اسے موضوع سے دلچسپی نہیں تھی وہ صرف اپنے پیتا اور ماں کو لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا جیسے ہمیشہ دیکھتا تھا.....

www.novelsclubb.com

****

جب شام کا وقت ہوا تو مدھو ترجمے والا قرآن پاک لے کر بیٹھ گئی..جائے نماز پر بیٹھی وہ کئی گھنٹے تلاوت کرتی رہی...ایک ایک لفظ اس کے دل میں اتر رہا تھا وہ

اس وقت خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت انسان سمجھ رہی تھی... قرآن سننا اور بات تھی لیکن خود اپنے دل میں اتارنا الگ بات. رام باہر چھوٹے سے صحن میں اکیلے بیٹھ کر کنچے کھیل رہا تھا اس نے مدھو کو قرآن پڑھتے نہیں دیکھا... نہیں تو وہ اس بارے میں سوال ضرور کرتا..... اکشے کے آنے میں ابھی وقت تھا..... وہ عموماً مغرب اور عشا کے درمیان آتا تھا لیکن اس شام مدھو کی قسمت میں جانے کیا لکھا تھا وہ دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا..... ہمیشہ کی طرح شراب کے نشے میں دھت... اس مدھو کے تلاوت کرنے کی آواز سنائی دی.... وہ باہر چارپائی پر بیٹھ گیا اسے لگا تھا مدھو شاید گیتا پڑھ رہی ہے لیکن بہت اچانک ہی اسے احساس ہونا شروع ہوا وہ گیتا نہیں کچھ اور پڑھ رہی ہے... وہ کچھ اور کیا ہے یہی دیکھنے وہ کمرے میں گیا.... کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس وقت.. مدھو کا منہ دوسری طرف تھا اور وہ بڑی عقیدت سے بلند آواز میں تلاوت کر رہی تھی.... اکشے چند لمحے اس کی تلاوت پر غور کرتا رہا پھر اس کی نظر اس کتاب پر پڑی جو گیتا نہیں تھی..... ایک

www.novelsclubb.com

دھماکہ تھا جو اس کے آس پاس پھٹا تھا یا پھر کسی نے اس پر جلتا کوئلہ ڈال دیا ہو.....ایک سکینڈ بھی ضائع کیے بنا وہ مدھو کے سر پر پہنچا.....

"کیا ہے یہ..؟"پوری قوت سے چلا کر اس نے مدھو سے سوال کیا جہاں وہ اس کی اچانک آمد پر چونکی تھی وہیں رام بھی بھاگتا ہوا اندر آیا...اور دروازے کے پاس سہم کر کھڑا ہو گیا.....مدھو نے قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹا اس کے کسی بھی انداز سے یہ نہیں لگ رہا تھا وہ ڈری ہوئی ہے یہ اسلام قبول کرنے کی طاقت تھی یا کچھ اور وہ سمجھ نہیں سکی...عام حالات میں وہ اکشے کو دیکھ کر ہی حواس باختہ ہو جاتی تھی....اور اس وقت اکشے غصے سے کھڑا اسے گھور رہا تھا..اور اپنی جواب کا منتظر تھا.....اور جواب نہ پا کر اس نے مدھو کے بازو کو زور سے پکڑا اور کھینچ کر اسے اپنے سامنے کیا.....

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے.."؟وہ کسی زخمی شیر کے انداز میں دھاڑا...مدھو زندگی میں پہلی بار اس کے غصے سے نہیں ڈر رہی تھی....

www.novelsclubb.com

"قرآن پاک..." ..مدھو نے اعتماد سے جواب دیا...یہ جواب نہیں تھا ایک سلگھتا ہوا انگارہ تھا جو اکشے کے وجود سے ٹکرایا...وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے مدھو کو دیکھے جا رہا تھا. آٹھ سال کا وہ بچہ اس گفتگو سے انجان تھا. اسے موضوع سے دلچسپی نہیں تھی وہ صرف اپنے پیتا اور ماں کو لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا جیسے ہمیشہ دیکھتا تھا.....

"تم..تم یہ.." ..؟اکشے اگروال ابھی تک شاکڈ تھا وہ سمجھ نہیں سکا کیا کہے اور کیا کرے.....

"میں اسلام قبول کر چکی ہوں.." ....اکشے کے سر پر چھت گر پڑا....غصے سے اس کا چہرہ لال ہو گیا...ایک زناٹے دار تھپڑ اس نے مدھو کے چہرے پہ دے مارا...

www.novelsclubb.com

"کیا کہا تم نے کمینی بدذات عورت.." ...؟

"میں نے کہا میں اسلام قبول کر چکی ہوں." وہ پہلے سے بھی زیادہ پر اعتماد ہو گئی....

ایک اور تھپڑ پڑا تھا اسے...اور یوں تھپڑوں کی برسات شروع ہو گئی.....پھر اکشے نے اسے بالوں سے پکڑ کر پورے کمرے میں گھسیٹنا شروع کر دیا..وہ زور زور سے اسے بری طرح پیٹ رہا تھا.....

"بولو جائے ماتا دی."....

"کبھی نہیں....لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ."...مدھو نے کلمہ پڑھا...اکشے نے مار کی سپیڈ بڑھا دی...رام ایک بے بس تماشائی تھا.....

مدھو کے کانوں نے جنت کے الفاظ سنے....

"تم وہ پہلی نہیں ہو جو آزمائی جاو گی...اور نہ ہی آخری ہو...آزمائشیں ہر انسان کے حصے میں آتی ہیں ان میں گرنا نہیں مستحکم رہنا ہے....ہم سے پہلے لوگ بھی یونہی آزمائے گئے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر."

"میں تمہاری جان لے لوں گا.."..اس نے ایک زوردار لات مدھو کے پیٹ پر دے مارا....درد کی ایک لہر اس کے جسم سے نکلی...مگر اس کا جذبہ ختم نہیں ہوا....

چاہے ٹکڑے ہزار کر لو....لیکن میں اقرار کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں.....

"پاپی (گنہگار) عورت..نرگ (دوزخ) میں بھی جگہ نہیں ملے گی تمہیں".

...اکشے کا جنون بڑھتا چلا جا رہا تھا..وہ منہ کے بل فرش پر پڑی ہوئی تھی ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا.....

"مجھے نرگ میں جگہ چاہیے بھی نہیں وہاں تم جیسے لوگوں کا ٹھکانہ ہے."...وہ ہذیانی انداز میں چلائی..اسے نہیں یاد زندگی میں کبھی اس نے اکشے کے ساتھ اس طرح بات کی ہو.....

اکشے اسے مار مار کر تھک چکا تھا اس کی سانس پھولی ہوئی تھی... رام کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسو تھے....

"میں تمہیں آج رات کی مہلت دیتا ہوں.... مسلمیوں والا مذہب چھوڑ دو اور لوٹ آو.... اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو کل کا سورج نہیں دیکھو گی."....ایک آخری لات اس کے سر پر مار کر وہ باہر کی طرف بڑھا.....رام کو دروازے پر دیکھ کر وہ ٹھٹک گیا... غصے کی ایک لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی....اسے اندر دھکا دے کر اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا اور اس پہ تالا لگا دیا.....رام روتا ہوا ماں کے سینے سے آ لگا.....

کھڑکی کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی اور باہر سے چاند کا خوبصورت منظر دکھائی دے رہا تھا... جنت لیٹی ہوئی تھی اس کے دائیں جانب عروج اور بائیں جانب گڑیا لیٹی ہوئی تھی.....وہ ان دونوں کو کہانی سنا رہی تھی....وہ لڑکا وہیں اس کے انتظار میں کھڑا تھا اور وہ نہیں گئی...بچے توجہ سے اس کی کہانی سن رہے تھے بعض اوقات وہ

www.novelsclubb.com

کہانی سناتے سناتے کہیں اور نکل جاتی... جیسے ابھی وہ جنگل کے جانوروں کی کہانی سنا رہی تھی اور لڑکا لڑکی جانے کہاں سے بیچ میں آ گئی.... عروج اور گڑیا نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا.....

"جنت بوا کبھی آپ کی یہ کہانی مکمل بھی ہو گی.."..؟ گڑیا نے پوچھا جنت چونک گئی.....

"مجھے نہیں معلوم.. شاید ایسا ہو... یا پھر شاید ایسا نہ ہو... کیونکہ زندگی میں سب کچھ تو پورا نہیں ہوتا کچھ خواب ادھورے رہ جاتے ہیں خواہشیں ادھوری رہ جاتی ہیں کچھ کہانیاں ادھوری رہ جاتی ہیں صرف زندگی مکمل ہوتی ہے".....

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گی یہ کہانی مکمل ہو جائے.."..جنت مسکرا دی..... عروج کو نیند آ رہی تھی اس لیے وہ تو نیند کی وادی میں اتر گئی.....

"ایک بات سچ سچ بتاؤں بوا."....؟

"ہوں." جنت نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

"مجھے آپ کی کہانی کا ہیرو بہت پسند ہے"....جنت خاموش ہو گئی....

"ہیروئن بھی پسند ہے لیکن وہ تھوڑی زیادہ ہی نصیحتیں کرتی ہیں.."...جنت نے چونک کر اسے دیکھا وہ شرارت سے مسکرا دی....

"شش....چپ کرو..ج"نت نے عروج کی طرف دیکھ کر سرگوشی کے انداز میں کہا.....

"اچھا آج رام کیوں نہیں آیا کہانی سننے."....کافی دیر بعد جنت نے پوچھا.....

"مجھے کیا پتا وہ بلی جیسی آنکھوں والا کیوں نہیں آیا.." وہ ہونٹ سکڑ کر ناگواری سے بولی.....

www.novelsclubb.com

"بری بات ایسا نہیں کہتے..."...جنت نے اسے ٹوکا....

"وہ مجھے کتنا تنگ کرتا ہے آپ بھی اس کی سائیڈ لیتے ہو دادی کی طرح."....وہ سچ مچ خفا تھی....

"وہ تمہیں تنگ نہیں کرتا...وہ تمہارے ساتھ صرف مذاق کرتا ہے کیونکہ اسے تم اچھی لگتی ہو..."

"لیکن مجھے وہ بہت برا لگتا ہے".....

"ایسا ضروری تو نہیں جو چیز تمہیں بہت برا لگے وہ ہو ہی برا...ناریل کو دیکھا ہے کبھی کتنا سخت نظر آتا ہے باہر سے جبکہ اندر کھولنے پر کتنا نرم ہوتا ہے.....ور ایک بات گڑیا تمہیں چہرے پڑھنا بالکل بھی نہیں آتا.."

گڑیا کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی...جنت کو یقین تھا وہ کبھی نہ کبھی اس کی بات ضرور سمجھ جائے گی....

شام ڈھل چکی تھی رات ہو چکی تھی ہر طرف اندھیرا تھا... دو گھنٹے ہو چکے تھے مدھو اور رام ابھی تک اس کمرے میں قید تھے... باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا... ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی لیکن اس میں مضبوط لوہے کے سلاخ تھے... انہیں توڑنا مدھو کے بس کی بات نہیں تھی.. وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے کلمے کا ورد کیے جا رہی تھی... رام اس کی گود میں تھا وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا نظر آیا... مدھو کو اپنا وجود کسی دلدل میں دھنسا ہوا محسوس ہوا جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا.....

مگر وہ نکلنا چاہتی تھی یہاں سے باہر نکلنا اس کے لیے بہت ضروری تھا.. دوسری صورت میں اکشے اسے پھر سے کافر بننے کے لئے کہتا اور وہ یہ ہرگز نہیں کرتی اور ایسا نہ کرنے پہ وہ اس کی جان لے سکتا تھا مگر اسے پرواہ اپنی جان کی نہیں تھی وہ تو رام کو لے کر پریشان تھی اس کے بعد رام کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

دوسرا سوال اس کے ذہن میں یہ تھا اگر وہ یہاں سے رام کو لے کر بھاگ بھی جائے تو کہاں جائے پاکستان میں وہ کسی کو جانتی ہی نہیں تھی شروع سے ہی وہ اس

برفانی علاقے میں رہ رہی تھی....اس تو جگہوں کے نام بھی نہیں معلوم تھے...یہ کوئی بہت بڑا امتحان تھا اس کے لیے...سب سے بڑا چیلنج جو اسے ہر حال میں پورا کرنا تھا.....

"ماں پیتا جی آپ کو کیوں مار رہے تھے."....رام نے اداسی سے پوچھا...اس سوال کا جواب وہ ابھی رام کو نہیں سمجھا سکتی تھی....وقت آنے پر وہ رام کو ہر حقیقت سے آگاہ کر دیتی لیکن ابھی تو اسے صرف ٹال ہی سکتی تھی.....

"بس یونہی."....اس جواب میں ایک مبہم سا درد چھپا تھا..

"ماں ہم یہاں سے چلے کیوں نہیں جاتے".....

"کہاں جائیں."...؟

"کہیں بھی بہت دور....جہاں پیتا جی نہ ہوں."..

"تم اللہ سے دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے."...مدھو نے اس کی پیٹھ تھپکی....

www.novelsclubb.com

:اللہ.."؟وہ حیران ہوا....جنت، گڑیا اور عروج سے وہ اللہ کا ذکر اکثر سنا کرتا تھا لیکن اپنی ماں کی زبان سے اللہ کا نام وہ پہلی بار سن رہا تھا.....

"اللہ کون ہیں ماں"....؟

اللہ جو ہم سب سے بڑے ہیں.. جنہوں نے ہم سب کو پیدا کیا....

"وہ کہاں ہیں..."..ایک اور معصومانہ سوال.....

"وہ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں".....

"شہ رگ کیا ہے..."؟مدھو ہلکا سا مسکرائی..پھر اس نے رام کی گردن پر انگلی رکھ کر بتایا.....

ابھی ان کی باتیں جاری تھیں جب جھٹکے سے دروازہ کھول کر اکشے اندر آیا..اس کی آنکھوں میں ویسی ہی وحشت تھی جیسے دو گھنٹے پہلے نظر آئی مدھو کو....رام نے چونک کر اپنا سر مدھو کی گود سے اٹھایا....اور سہم مدھو سے چپٹ گیا.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بے غیرت عورت مجھے کھانا بنادے... مدھو انکار کرنے والی تھی جب ایک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں آیا....."۔اس نے سر اثبات میں ہلا دیا... شاید اسے بھوک لگی تھی اس لیے اس نے مزید کوئی بحث نہیں کی مدھو جانتی تھی وہ اس موضوع سے ہٹے گا نہیں... حکم دے کر وہ باہر نکل گیا..... مدھو اپنے ٹوٹے ہوئے وجود کو دیوار کا سہارا دے کر کھڑی ہوئی.. رام بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوا.... پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دوسرے کمرے میں بنے چھوٹے سے کچن میں آ گئے.....

اکشے باہر ٹھنڈ میں بیٹھا تھا... وہ وہیں کھانا بنانے لگی رام اس کے پاس بیٹھا رہا... رات کافی ہو چکی تھی اس بات کا اندازہ کھڑکی سے نظر آتے چاند کو دیکھ کر اس نے لگایا... اس نے سب سے پہلے رام کی پلیٹ میں دال چاول نکالے تاکہ وہ بھوکا نہ رہ جائے. جانے زندگی کا سفر کہاں تک کا تھا.....

www.novelsclubb.com

رام کو کھانا دے کر وہ چپکے سے دوسرے کمرے میں آئی... وہاں اس نے الماری سے نیند کی گولیاں نکالیں جو اکثر سکون کے لئے استعمال کیا کرتا تھا.. دو گولیاں اس نے دل چاول کے اندر مکس کر دیں. اور پلیٹ لے کر اکشے کے پاس پہنچی.....اس نے اکشے کے پاس پانی بھی رکھا وہ اسے غضب ناک انداز میں دیکھ رہا تھا.....

"بیچ عورت تیرے پاس ایک گھنٹہ مزید ہے اپنا فیصلہ بدل نہیں تو جان سے جائے گی.."...اکشے نے ایک بار پھر اپنی دھمکی دہرائی...

"ایک گھنٹے بعد جانے زندگی مجھے کہاں لے جائے گی اور میں کہاں ہوں گی..".. وہ سوچ کر ہی رہ گئی اور خاموشی سے واپس کچن کی طرف چلی آئی...رام کے سامنے پلیٹ ابھی تک ویسے ہی رکھا تھا جیسے وہ رکھ کر گئی تھی....

"تم کھاتے کیوں نہیں رام...."وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگی.....

www.novelsclubb.com

مجھے بھوک نہیں ہے....

"تھوڑا بہت تو کھالو رام..." .. مدھو نے اس کی گال پر چٹکی کاٹی اور وہیں اس کے پاس بیٹھ کر اسے اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگی..... کبھی وہ رام کے منہ میں نوالا ڈالتی کبھی رام اس کے منہ میں.....

تھوڑی دیر بعد مدھو کو باہر سے اکشے کے خراٹے سنائی دینے لگے اس نے اللہ کا شکر ادا کیا.. اور کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی....ایک چھوٹا سا بیگ نکال کر اس میں اپنا سامان رکھنے لگی...کچھ کپڑے کچھ پیسے اور کچھ رام کی چیزیں.....

ان سب پیکنگ میں کافی وقت لگ گیا...جب سب کچھ تیار ہو چکا تو اس نے رام کی انگلی پکڑ لی.....اور ایک آخری نظر مڑ کر اس گھر کو دیکھا..... گھروں کو چھوڑنا آسان تو نہیں ہوتا.....

زندگی نے اس کے سامنے انتخاب ہی کچھ یوں رکھا...

مذہب یا گھر.....اسلام یا شوہر.....اور مدھو نے انتخاب کر لیا تھا...ایک نظر اس نے اکشے کو دیکھا جس سے وہ کبھی بہت محبت کرتی تھی اور آج وہ اس سے زیادہ محبت اسلام سے کرتی تھی اس لیے اسلام کے لیے سب کچھ چھوڑنے پر تیار ہو گئی.....اپنے گھر سے نکل کر وہ برابر والے چوہدری افضل کے گھر آئی....

ٹھنڈ بڑھتی ہی جا رہی تھی....چاند کی روشنی میں اسے سب کچھ نظر آ رہا تھا....اس کا ارادہ یہ تھا وہ آج کی رات چوہدری افضل کے گھر پناہ لے گی اور صبح ہوتے ہی کہیں بہت دور چلی جائے گی...اس وقت اتنی رات کو وہ اکیلی کہیں نہیں جا سکتی تھی..وہ کافی ڈرتی تھی ان سنسان جنگلوں سے....اس نے زور زور سے چوہدری کے گھر کا دروازہ بجایا...اتنی رات کو انہیں ڈسٹرب کرنا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن اس کے علاوہ کوئی راستہ ہی نہیں تھا اس کے پاس.....دروازہ بجانے کے بعد وہ کافی دیر تک کھڑی رہی رام معصومیت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ..وہ تھوڑا ڈرا ہوا بھی تھا اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل نظر آ رہی تھیں...مدھو کو

www.novelsclubb.com

اس پہ کافی ترس آیا....اس نے ایک بار پھر دروازہ بجایا...اسے یہ بھی ڈر تھا کہیں اکشے ہی نہ جاگ جائے...حالانکہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے نیند کی دوائی دے کر آئی تھی پھر بھی ایک انجانا سا خوف تھا اسے....چاند کا سفر جاری تھا.....

وہ ہمیشہ کی طرح ہزاروں ستاروں کی سیکورٹی میں بے نیاز کھڑا نظر آرہا تھا.....دو منٹ بعد دروازہ کھولا گیا چوہدری افضل خود ہی دروازہ کھولنے آئے تھے...اتنی رات کو اسے وہاں دیکھ کر وہ حیران نہیں شاکڈ تھے....اور صرف وہی نہیں اندر سے پورا خاندان جاگ چکا تھا....گڑیا اور عروج بھی....چوہدری صاحب نے کرخت نگاہوں سے اسے دیکھا.....

تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو.....چوہدری صاحب نے ناگواری سے اسے دیکھ کر پوچھا...ان کے چہرے سے ہی غرور عیاں تھا.....

"مہ...مہ...مجھے صرف ایک رات کے لیے پناہ چاہیے"...وہ لرزتے ہونٹوں سے اپنی بات مکمل کر گئی.....جنت دادی سبھی کھڑے تھے.....

www.novelsclubb.com

"ہم تمہیں اپنے گھر میں کیوں پناہ دیں...اپنے گھر واپس چلی جاو بی بی."....

"میں وہ گھر چھوڑ آئی ہوں چوہدری صاحب..صرف آج کی رات پناہ دیں صبح میں یہاں سے چلی جاؤں گی."...اس کے لہجے میں ایک التجا تھی...رام یک ٹک گڑیا کو دیکھے جا رہا تھا....گڑیا بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی.....

"اللہ کی پناہ...ہم ایک کافر عورت کو اپنے گھر میں کیوں پناہ دیں.."...چوہدری صاحب نے وہ کہا جو مدھو نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا...مدھو کو اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی بے ساختہ اس نے جنت کی طرف دیکھا..مگر وہ سب خاموش تھے چوہدری صاحب کے سامنے وہ کبھی بول نہیں سکتے تھے.....

رام نے سر اٹھا کر چوہدری کو دیکھا اسے اپنی ماں پر ترس آیا.....

"میں اسلام قبول کر چکی ہوں چوہدری صاحب.."..مدھو کی آواز بھرائی ہوئی تھی.

....

"ہونہہ... یہ کوئی مذاق نہیں ہے... تم کافر کبھی بھی مسلمان نہیں بن سکتیں... دفع ہو جاو یہاں سے."....چوہدری صاحب کو مسلمان ہونے ہر غرور تھا اور وہ دوسروں کو ہمیشہ خود سے کمتر محسوس کرتے تھے.. جنت نے بے بسی سے اسے دیکھا.... وہ بہت کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن کر کچھ بھی نہیں سکتی تھی... سبھی خاموش تماشائی تھے... عروج اور گڑیا بھی اس رات کچھ سمجھ نہیں پا رہے تھے گڑیا نے زندگی میں پہلی بار رام کی بلی جیسی آنکھوں میں ایک اداسی دیکھی تھی..... لیکن گڑیا کو یہ نہیں معلوم تھا اس رات وہ رام کو آخری بار دیکھ رہی ہے... اگر اسے معلوم ہوتا تو شاید وقت کو وہ روک لیتی لیکن یہ سب اس کے بس کی بات نہیں تھی.....

www.novelsclubb.com

چوہدری صاحب اللہ کے واسطے مجھے صرف ایک رات کے لیے پناہ دیں... مدھو اب گڑگڑا رہی تھی... اس کی آنکھوں میں آنسو تھے... وہاں کھڑے سبھی اس

کے آنسو پر ترس کھا رہے تھے لیکن چوہدری کا دل نہ تو پگھلا تھا اور نہ ہی کبھی پگھلنا تھا.....

"یہ ڈرامے مت کرو ہمارے سامنے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے... ہم ہندو لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ نہیں دیتے... کیا سوچ کر تم یہاں چلی آئیں... ہم نے تمہارے غریب بچے کو دو جوڑے کپڑے اور روٹی کیا دی تم نے تو جیسے اس گھر کو اپنی ملکیت ہی سمجھ لیا.... چلی جاو یہاں سے اس گھر میں تمہارا سایا بھی نہیں پڑنے دوں گا میں..."..چوہدری صاحب کی بلند آواز پورے علاقے میں گونجی... انہوں نے مدھو کو جو طعنہ دیا تھا اس پہ مدھو تو کیا رام کا بھی دل رو دینے کو چاہا... ہر انسان نیکیاں کر کے جتاتا ہے.....

www.novelsclubb.com

"دادی آپ ہی کچھ کریں اللہ کے واسطے آپ تو رام سے بہت محبت کرتی ہیں ناں..."..مدھو نے بلکتے ہوئے دادی کو دیکھا... انہوں نے اپنی نگاہیں چرائیں... رام کی آنکھوں میں ایک شکوہ تھا دادی کے لیے... دادی وہ شکوہ نہیں

دیکھ پا رہی تھیں... وہ اپنے بیٹے کے سامنے بے بس تھیں کچھ نہیں کر پا رہی تھیں.....

چوہدری صاحب ایک رات سے کیا ہو جائے گا میں اپنے اس معصوم بچے کو لے کر کہاں جاؤں گی.. ایک عجیب بے بسی تھی اس کی آنکھوں میں.....

دنیا کا ہر انسان اس پر ترس کھا سکتا تھا لیکن چوہدری افضل کبھی نہیں...

"جہنم میں جاو... یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے ہم نے کہہ دیا ہم کسی کافر عورت کو پناہ نہیں دے سکتے."...اس نے جنت کی طرف دیکھا وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی یہ کس قسم کے مسلمان ہیں.. جنت نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں جواب دے دیا.

...

www.novelsclubb.com

"یہ انسان ہیں انسان سے رحم کی امید کبھی مت کرنا.. اور نہ ہی انسانوں کے سامنے ہاتھ پھیلاو... اللہ سے مدد مانگو وہ ضرور تمہاری مدد کریں گے"..... جنت کی آنکھوں میں لکھا پیغام پڑھنے کے باوجود بھی ایک بار پھر چوہدری صاحب سے وہ

التجا کرنے لگی... چوہدری نے اسے دروازے کی چوکھٹ سے دھکا دے کر دور گرایا اور کھٹک سے دروازہ بند کر دیا.. وہ وہیں برف پر پڑی آنسو بہاتی رہی.... یہ قیامت کے آغاز کا منظر تھا انتہا ابھی باقی تھا....

رام نے اپنی ماں کو اٹھانے کی کوشش کی... مدھو کے لیے سارے راستے بند تھے ایک واحد ٹھکانہ جس کا سوچ کر اس نے سب کچھ چھوڑ دیا وہ بھی ایسے غائب ہوا جیسے بادلوں میں سورج.... مدھو کو اس رات خود پر ترس آرہا تھا. آگے کنواں پیچھے کھائی والی کہاوت اس پر بالکل صادق نظر آرہی تھی.... وہ بھاری وجود کے ساتھ ایک بار پھر اٹھ کھڑی ہوئی... جو ہوا اس نے سوچا ہی نہیں تھا چوہدری صاحب کے گھرانے کے ساتھ ان کے تعلقات کئی سال پرانے تھے... چوہدری کے مزاج سے واقف ہونے کے باوجود بھی اسے لگا تھا کم از کم وہ اسے ایک رات کے لیے پناہ ضرور دیں گے لیکن انسان کے ہزاروں اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں...

www.novelsclubb.com

رام کی انگلی پکڑ کر چلتی ہوئی جب وہ زرا آگے آئی تو اسے لگا وہ زندگی میں پھر کبھی چلنے کے قابل نہیں رہے گی...اکشے دروازے پر ہاتھ ٹکائے غضبناک نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا..اس وقت اس کی آنکھوں میں جو وحشت تھی اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ سب کچھ ختم کر دے گا.....وہ یہ کیوں بھول گئی اکشے اکثر نشہ کرتا تھا اس لیے اس پہ نیند کی گولیاں زیادہ اثر نہیں کرتی تھیں...وہ یہاں سے نکلتے وقت کم از کم باہر سے دروازہ ہی بند کر دیتی...لیکن سارے طوفان اس ایک رات میں آنے تھے.....اکشے نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑی اور غصے سے اسے کھینچتا ہوا گھر کے اندر لے گیا...رام اس کے پیچھے پیچھے اندر آیا...اکشے نے اسے زوردار دھکا دیا جس سے وہ چارپائی سے جا کر ٹکرائی...ماتھے سے خون کا چشمہ ابل پڑا.....

www.novelsclubb.com

"بے غیرت، بے حیا عورت....کہاں جا رہی تھیں تم."...؟اب وہ ایک ڈنڈا ڈھونڈ رہا تھا اور پھر اسے ایک لکڑی دکھائی دی جس سے وہ مدھو کی پٹائی کرنے لگا.

..رام کا دل چاہا وہ اس سارے منظر سے کہیں غائب ہو جائے.....

"اب بتا تو ہندو ہے یا مسلمان...."؟اسے کافی مارنے کے بعد وہ پوچھ رہا تھا..

"میں مسلمان ہوں اور آخری سانس تک مسلمان ہی رہوں گی."....وہ ایک بار پھر اس کی پٹائی کرنے لگا مدھو نے بے آواز اللہ تعالیٰ کو پکارا.....کیونکہ اس وقت اللہ ہی اس کی مدد کر سکتا تھا....

اکشے اسے زور سے مارنے کے بعد ایک بار پھر اس کا مذہب پوچھ رہا تھا اور وہ ہر بار ایک ہی جواب دیتی....اکشے کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا وہ بھاگتے ہوئے جنونی انداز میں اندر کمرے کی طرف گیا وہاں اس نے چھوٹے سائز کی پسٹل نکالی جو شروع سے ان کے پاس تھا.....

پسٹل لیے وہ باہر آیا...اس نے وہ پسٹل مدھو کے ماتھے پر رکھ دی.....

"آج میں تیرے مذہب کا بھوت نکال کر ہی دم لوں گا..بتا اب دوبارہ پڑھے گی کلمہ"...؟.وہ گرج کر بولا..مدھو کو اس سے ڈر نہیں لگا..

"ایک بار نہیں ہزار بار پڑھوں گی...لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ."....اکشے نے اس کے پیٹ پر زوردار لات ماری....اور پسٹل مدھو کے ماتھے سے ہٹا کر رام کی طرف تان دی...اپنے بیٹے اپنے خون کی طرف..مدھو کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں...رام بھی سہم کر اپنے پیتاجی کو دیکھ رہا تھا.....

"اب اگر تم نے کلمہ پڑھا تو میں تمہارے بیٹے کا خون کر دوں گا....."ایک عورت ایک بیوی کمزور ہو سکتی ہے لیکن ایک ماں تو کبھی کمزور نہیں ہو سکتی مدھو میں بھی جانے اتنی ہمت کیسے آگئی....اور اس وقت اس نے یہ بھی نہیں سوچا سامنے کھڑے شخص پر جھپٹنے کی صورت میں نتیجہ کیا نکل سکتا ہے لیکن وہ اکشے پر اسے جھپٹی جیسے بھوکی شیرنی ہو.....

www.novelsclubb.com

اور اب وہ اکشے کے ہاتھوں سے وہ پسٹل چھیننے کی کوشش کر رہا تھا...دونوں میں زور سے ہاتھا پائی ہونے لگی.....رام اس قسم کی لڑائی پہلی بار دیکھ رہا تھا...اس کے آنسو زمین میں جذب ہو رہے تھے.....

ان دونوں کی مزاحمت سے ایک زوردار دھماکہ ہوا...اندھیری اور خاموش رات میں ایک زوردار آواز پورے علاقے میں سنائی دی....پسٹل سے گولی نکل چکی تھی رام نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا....اس کی ماں کی آنکھیں بڑی ہو چکی تھیں...خوف کی ایک لہر اس کے وجود سے ٹکرایا.....

پسٹل نیچے گر گیا...اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کے پیتا جی کا وجود کسی پتے کی طرح لڑھک کر فرش پر گر گیا...گولی ان کے سینے پہ لگ چکی تھی....جسم سے خون نکل رہا تھا مدھو ابھی تک شاکڈ تھی...وہ پتھر بن کر ہلنا بھول چکی تھی.....صرف کچھ لمحے لگے تھے اسے یہ یقین آنے میں اکشے مر چکا ہے اور یہ وقت وہاں رک کر آنسو بہانے کا یا ماتم کرنے کا نہیں تھا...بلکہ وقت تو تھا ہی نہیں.....

www.novelsclubb.com

"چلو رام.."..دوڑ کر اس نے رام کی انگلی پکڑی...یہاں رکے رہنے میں حماقت تھی..پیچھے صرف بربادی ہی نظر آنے لگی.....

"کہاں.."...رام نے سوال کیا....

"بہت دور."..وہ دونوں بھاگتے ہوئے گھر سے باہر نکل آئے...اور سفید برف پر چلتے ہوئے پہاڑوں کی طرف بڑھنے لگے..خالی ہاتھ.....

مدھو کو صرف اتنا یاد تھا اسے بھاگ کر یہاں سے دور جانا ہے اپنی اور رام کی زندگی بچانی ہے مگر وہ جلد بازی میں یہ بھول گئی سامنے بہت بڑا جنگل ہے جس میں کئی خونخوار قسم کے جانور پائے جاتے ہیں اور وہاں جانے پر وہ زندگی ہار سکتے ہیں.

جو خطرناک طوفان ان کا منتظر تھا اس کے بارے میں کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا..اگلی صبح چوہدری خاندان کی زندگی کی اداس نہیں اداس ترین صبح تھی....

صبح صبح دروازے پر دستک ہوئی جنت روئی روئی سرخ آنکھیں لیے دروازے تک گئی.....

ایک بری خبر ہے...؟وہ ان کے گاوں کا ایک بوڑھا شخص تھا....جنت نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا....اس نے وہ خبر سنائی جنت اگر دروازہ نہ پکڑتی تو گر جاتی. ...اس کے قدموں سے جیسے جان ہی نکل گئی.....

****

مدھو رام کو لے کر بھاگ گئی.. لیکن بھاگتے وقت وہ یہ بھول گئی تھی اس کے سامنے ایک خطرناک جنگل ہے جس سے زندہ بچ نکلنا ناممکن ہے.....

جو خطرناک طوفان ان کا منتظر تھا اس کے بارے میں کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا..اگلی صبح چوہدری خاندان کی زندگی کی اداس نہیں اداس ترین صبح تھی... جب انہیں مدھو اور رام کے موت کی اطلاع ملی...یہ کوئی خبر نہیں تھا ایک تیز دار خنجر تھا جو سب کے دل میں پیوست ہو گیا....زندگی اتنی ظالم اور سفاک کیسے ہو سکتی ہے لمحہ بھر میں انسان سے سانسیں کیسے چھین سکتی ہے.....

مدھو اور رام کی لاش اس بھیانک جنگل میں ملی تھی جس کے اندر جانے سے لوگ دن کو بھی ڈرتے ہیں وہاں ایسے ہی خطرناک بھیڑیے رہتے ہیں... اور ان دونوں کی ہڈیاں دیکھ کر سخت سے سخت دل انسان بھی کانپ جاتا... کچھ بے رحم جانوروں نے ان کے جسم سے سارا گوشت نوچ ڈالا تھا اور جو ہڈیاں بچی تھیں وہ بھی جگہ جگہ زخمی نظر آئیں.... ان دونوں کی موت ایک ناگہانی آفت تھی.... کسی کے لیے بھی اس بات کو قبول کرنا آسان نہیں تھا.... دادی کے آنسو ندی کی طرح بہتے چلے جا رہے تھے.. وہ ننھا سا شرارتی رام جو ان کی زندگیوں اور گھر کا ایک اہم حصہ تھا یوں ان کا ساتھ چھوڑ جائے گا.... بس اتنی ہی زندگی لکھوا کر لایا تھا وہ اوپر سے.

.... جنت کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے... کتنا افسوس کتنا دکھ ہوا تھا اسے.... رام کو وہ معصومیت وہ بچپن سب کچھ یاد آنے لگا تھا اسے.... اور مدھو ان کے ساتھ ایسا کیسے ہو گیا.... مدھو تو اللہ پر بھروسہ کر کے اپنا سب کچھ چھوڑ کر نکلی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا... کس گناہ کی سزا ملی تھی

www.novelsclubb.com

اسے.... ضرور اس کا یقین ٹوٹا ہو گا ضرور اس نے شرک کیا ہو گا... یا کوئی ایسا گناہ جس کی اسے اتنی بھیانک سزا ملی.....

پچھلی رات کتنی غضب کی رات تھی کسی ایک انسان کو سزا نہیں ملی... اکشے کا پورا خاندان اس ایک ہی رات میں قتل ہوا تھا.. صبح صبح ہی اکشے کے گھر سے کسی لاش کی بدبو آئی... چوہدری افضل نے جب اندر جا کر دیکھا تو اکشے کی لاش دیکھ کر ٹھٹک گیا..... اسے گولی لگی تھی... کل رات انہوں نے گولی چلنے کی آواز سنی ضرور تھی مگر یہ نہیں سوچا تھا اس طرح اکشے کی موت ہوئی ہو گی.... اکشے ایک ہندو تھا اور چوہدری صاحب ہندو کے ساتھ کوئی بھی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے تھے.... انہوں نے لاش کو وہیں چھوڑ دیا اور گھر کا دروازہ تالا لگا کر بند کیا..... گھر آ کر انہوں نے یہ بات سب کو بتائی یہ بات سب کے لئے حیرانی کا باعث بنی..... ابھی وہ اس حیرت سے نکل نہیں پائے تھے جب رام اور مدھو کی موت کی خبر ان تک پہنچی... یہ خبر

www.novelsclubb.com

پہلے سے بھی زیادہ دردناک تھا ان کے لیے....اور اب جنت سمجھ رہی تھی مدھو کو کس گناہ کی سزا ملی...شاید شوہر کے قتل کی سزا....؟

جو بھی ہو لیکن ان کی موت دل چیر دینے والا انکشاف تھا..دادی نے رو رو کر برا حال کر دیا جنت کو آج معلوم ہوا وہ رام سے کتنی محبت کرتی تھیں...مگر افسوس وہ اس کے لیے کچھ کر نہ سکیں...دادی کو حوصلہ تو وہ تب دیتیں جب خود کو سمجھانے میں کامیاب ہوتیں...وہ تو خود ہی اس صدمے سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی....وہ کہانی سننے والا لڑکا، وہ ان کے ساتھ لکڑیوں پہ جانے والا لڑکا، وہ شرارتیں وہ یادیں کتنا کچھ تو ادھورا چھوڑ گیا وہ.....

وہ دن تو چاہنے کے باوجود بھی بھلائے نہیں جا سکتے..اور زندگی میں ہمیشہ وہی کچھ تو نہیں ہوتا جو سوچا جاتا ہے۔۔۔

وقت گزر جاتا ہے لمحے بیت جاتے ہیں لیکن زندگیوں میں جو خالی پن آتا ہے وہ کبھی نہیں بھرتا.... غم کا طوفان آ کر گزر چکا تھا لیکن ان کی زندگیوں کو متاثر بھی کر چکا

www.novelsclubb.com

تھا...اور سب سے زیادہ ادھورا پن گڑیا کی زندگی میں آیا...وہ رام سے نفرت کرتی تھی شدید لیکن بہت اچانک ہی اس پہ یہ انکشاف ہوا وہ کبھی اس سے نفرت نہیں کرتی تھی اس سے کبھی کوئی نفرت کر ہی نہیں سکتا تھا.....

اس معصوم بچی کو نہیں معلوم تھا اس کا وہ بچپن کا دوست اس سے یوں چھن جائے گا...انسانوں کی قدر ان کی زندگی کے بعد ہوتی ہے اور ان کی اچھائیاں بھی بعد میں سامنے آتی ہیں...اسے یاد تھا وہ ہمیشہ رام سے جھگڑے کے بعد اس بد دعائیں دیتی تھی اس کے مرنے کے لیے دعائیں مانگتی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی وہ بد دعائیں اسے لگ بھی جائیں گی..وہ معصومانہ بچپن کی جنگ تھی جن میں ایسے چھوٹے موٹے جھگڑے تو ہوتے ہی رہتے تھے لیکن وہ سچ مچ اس سے یوں ہر ناطہ توڑ دے گا یہ بات کبھی وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکی..سکول جاتے ہوئے عروج اور گڑیا ہمیشہ اداس ہوتے...ان کے زندگی میں ایک بہت بڑی کمی آگئی تھی..رام نے انہیں تھوڑا نہیں بہت متاثر کیا...

www.novelsclubb.com

برف کے گھر بنانا، گڑیوں سے کھیلنا، چھپن چھپائی، یہ سب کھیل تو کہیں بہت پیچھے رہ گئے تھے شاید زندگی ہی بہت پیچھے رہ گئی.... وہ خوبصورت دن زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں آنے تھے....

اس دن آسمان پر بادل تھے گڑیا اکیلی گھر سے باہر نکل آئی... اس کے چہرے اور آنکھوں میں ایک اداسی اتری نظر آئی... شرارتیں کرنے والا ہنسنے ہنسانے والا وہ بلی جیسی آنکھوں والا کہیں بھی نہیں تھا.....

وہ چلتے ہوئے بہت آگے نکل آئی.. برف چاروں طرف دکھائی دے رہی تھی اسے... ایک وہی نہیں نظر آرہا تھا... وہ جھاڑیاں وہ دسمبر وہ برف سب کچھ تو وہیں تھا پھر وہ کیوں نہیں تھا وہاں پر.... پوری کائنات ویسے تھی چڑیاں آج بھی اڑتے گنگناتے جھوم رہے تھے بادل آج بھی ویسے ہی آسمان پر تھے پھر بھی کچھ ادھورا تھا... ایک کمی تھی بہت بڑی کمی... سب سے بڑی کمی... ایک وجود جسے وہاں ہونا چاہیے تھا اس لیے پاس مگر وہ نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

وہ تو صرف مذاق میں ہی اسے برا بھلا کہتی تھی..اور وہ تو ہمیشہ کے لیے روٹھ گیا....وہ وہیں برف پر بیٹھ گئی...نم آنکھوں سے وہ برف کا گھر بنانے لگی...جب وہ بنا چکی تو اس نے ادھر ادھر دیکھا گھر توڑنے والا نہیں تھا پھر بھی گھر ٹوٹ چکا تھا.

...اس نے خود ہی برف کے اس گھر کو مٹا دیا...بچپن کا وہ دوست جو ایک ایک پل اس کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ کر چلا گیا.....

"شادی کرو گی مجھ سے..."..؟ پاس سے ہی کہیں آواز آئی مگر آواز دینے والا نہیں تھا....

"تم کہاں ہو بلی جیسی آنکھوں والے. پلیز لوٹ آو میں پھر کبھی تم سے نہیں لڑوں گی پرامس"....اس کا دل جسے پکار رہا تھا وہ کہیں نہیں تھا...اس نے سچے دل سے دعا کی کاش وہ کہیں سے آجائے اور اسے حیران کر دے کاش وہ کل کا دن لوٹ آئے.....

www.novelsclubb.com

وہ کھڑی ہو گئی. اسے برف سے وحشت ہونے لگی زندگی میں پہلی بار اسے آسمان سے بادل اچھے نہیں لگ رہے تھے... زندگی میں پہلی بار وہ اس کے لیے رو رہی تھی جس سے وہ شدید نفرت کرتی تھی... ایسا کیسے ہو سکتا ہے جس سے اس نے ساری زندگی نفرت کی ہو اچانک اس سے محبت کرنے لگ گئی.. یا پھر کبھی اس نے نفرت کی ہی نہیں.....

"یا اللہ پلیز مجھے رام لوٹا دیں... میں آپ کی ہر بات مانوں گی میری صرف یہی ایک بات مان لیں.. وہ سجدے میں گر کر جسے میں مانگ رہی تھی وہ وہاں نہیں تھا... وہ تو اب کہیں بھی نہیں تھا..... وہ چلتی ہوئی تھوڑا آگے آئی.... اسے خوبانی کا باغ نظر آیا جس سے وہ ہمیشہ خوبانی چراتے تھے.... کل تک وہ کتنی خوش تھی اور آج"....؟

www.novelsclubb.com

برف کا ایک گولا اس نے ہاتھ میں اٹھایا.... اور نیچے پھینک دیا.....

"دسمبر میں تمہیں معاف کبھی نہیں کروں گی تم نے مجھ سے میرا دوست چھین لیا.."۔اس نے معصومیت سے کہا....ایک بے بسی تھی اس کی آنکھوں میں..پھر وہ بھاگتے ہوئے واپس گھر چلی آئی.....

شام کے کھانے کا وقت اس کے سامنے کھانا یونہی پڑا ہوا تھا وہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگا رہی تھی...اور یہ صرف اس دن نہیں ہو رہا تھا ہمیشہ سے ہی یہی ہوتا... کھانے میں کھیلنے میں کسی بھی چیز میں اس کا دل نہیں لگتا....

کھیلنے اور پڑھنے میں بھی اس کا یہی حال تھا وہ بیٹھے بیٹھے کہیں کھو جاتی...پھر جنت کی صبر واستقامت والی لاکھ نصیحتیں بھی اس پر اثر نہیں کرتیں...آم کے درخت سے بندھا وہ جھولا آج بھی ویسے ہی لٹک رہا تھا.. کبھی کبھی اسے لگتا اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا اداس ہے...وہ جھولا وہ بادل وہ موسم وہ برف سبھی اس لڑکے کو بلا رہے تھے مگر اس نے تو جیسے ضد باندھ لی وہ دوبارہ کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا.

..گڑیا روزانہ گھنٹوں بیٹھ کر روتی رہتی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی.....

www.novelsclubb.com

.اس کی یہ اداسی سبھی گھر والے محسوس کر رہے تھے سبھی اسے خوش رکھنے کی پوری کوشش کر رہے تھے لیکن رام کی موت کے بعد وہ ایسے ٹوٹی پھر جڑ نہ سکی.... وقتی طور پر سب کو غم تھا سب پریشان بھی تھے اب بھی ہیں لیکن دادی اور اس نے تو یہ بات جیسے دل سے ہی لگا لی....

.دادی روتے ہوئے اسے سینے سے لگاتیں اور بہت پیار کرتیں.... جس پیار اور لمس کے لیے وہ تمام عمر ترستی رہی وہ آج پا رہی تھی لیکن اسے دادی کی محبت نہیں چاہیے تھی... اسے وہ وقت دوبارہ چاہیے تھا اپنی زندگی میں جب رام دادی اور اس کا جھگڑا کرواتا.....

رام ہمیشہ کہتا تھا دادی اس سے زیادہ محبت رام سے کرتے ہیں اور گڑیا کو لگا وہ سہی کہتا تھا دادی کبھی اسے اپنے دل سے نکال ہی نہ سکی....اور وہ خود بھی تو اسے کبھی نہیں بھولی تھی اور نہ ہی کبھی بھول سکتی تھی.....

www.novelsclubb.com

جانے والے چلے جاتے ہیں وقت بھی کسی کے لیے نہیں رکتا...اور وقت کی رفتار اتنی تیز ہو جاتی ہے انسان اپنے پیاروں کو بھول جاتا ہے.... سبھی بیس دن پہلے ہونے والے سانحہ کو بھول چکے تھے لیکن گڑیا کے دل و دماغ سے وہ سب نکل ہی نہیں رہا تھا...وہ معصوم چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا وہ اداس آنکھیں کچھ بھی تو ایسا نہیں تھا جنہیں وہ بھول جاتی.....

اس نے خط لکھ کر فولڈ کر دیا..اور خط اٹھا کر جنت کے پاس لے گئی..جنت اس وقت آم کے درخت تلے بیٹھ کر کڑھائی کر رہی تھی.....

"جنت بوا یہ خط کسے دوں.."...؟جنت نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں موجود اس سفید کاغذ کو...

www.novelsclubb.com

"اس میں کیا ہے اور کس کے نام لکھا ہے تو نے یہ خط."..؟جنت نے حیران ہو کر سوال کیا.....

"اللہ میاں کے نام...." .جنت کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئیں...اس نے جھپٹ کر وہ خط گڑیا کے ہاتھوں سے لے لیا...اور حیران ہو کر جلدی جلدی اسے کھولنے لگی... گڑیا وہیں معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ خط کھول چکی تھی... تحریر اس کی آنکھوں کے سامنے تھی.....

"اسلام و علیکم...پیارے اللہ تعالیٰ.."..

"آپ سب سے بڑے ہیں آپ سب کچھ کر سکتے ہیں تو پلیز رام مجھے واپس کر دیں...میں پھر کبھی اس سے نہیں لڑوں گی...میں نماز بھی پڑھوں گی پلیز رام کو واپس بھیج دیں اللہ.."....جنت کے ہاتھوں سے وہ تحریر گر گئی...اس میں جگہ جگہ کسی کے آنسو قید تھے...اس نے تھوک نگل کر گڑیا کو دیکھا....اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا.....

"گڑیا تمہیں معلوم ہے جانے والے کبھی واپس نہیں آتے....گڑیا معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی....

www.novelsclubb.com

جو ایک بار مر جائیں وہ پھر زندہ نہیں ہو جاتے..اور کبھی نہ کبھی سب کو مرنا ہے تو رونے دھونے کی بجائے تم اس کے لیے دعا کیا کرو.....کیونکہ رونے سے وہ واپس نہیں آئے گا....جب کوئی مر جائے تو صبر کرنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے."..... جنت نے اس کے گال پہ کس کیا...

"اسے میں نے مارا ہے میں نے اسے بد دعا دی تھی.؟"وہ روہانسی ہو کر بتانے لگی.....

$تم نے اسے نہیں مارا..تم کوئی بزرگ یا ایسی پہنچی ہوئی ہستی نہیں ہو کسی کو بد دعا دو گی اور وہ مر جائے گا..موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور اس کی موت یہیں پہ لکھی تھی..اب تم صرف صبر کرو کیونکہ صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے"

www.novelsclubb.com

صبر کی جو تعریف جنت سمجھا رہی تھی وہ کبھی نہیں سمجھ پاتی...ایسا کیسا ہو سکتا ہے جس سے محبت کی جائے اسے اتنی آسانی سے بھلایا کیسے جا سکتا ہے....اس نے جنت سے مزید بحث نہیں کی لیکن وہ مطمئن بھی نہیں ہوئی.....

کبھی کبھی وہ سوچتی کاش زندگی آگے کبھی چلتی ہی نہ...یا وقت کی سوئی اس شام رک جاتی جب وہ تینوں مل کر کھیل رہے تھے...اسے کیا معلوم تھا وہ ان کے ساتھ کی آخری شام ہے. وہ روزانہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی... گھر سے باہر نکل کر گھنٹوں چلا چلا کر بلی جیسی آنکھوں والے کو پکارتی.... لیکن جو کھو جائیں وہ پھر کبھی نہیں ملتے....روزانہ وہ اس جگہ جاتی جہاں وہ برف کے گھر بناتے تھے وہ برف کا گھر بنا کر پھر گرا دیتی.....آم کا وہ درخت اس لڑکے کی یاد میں سوکھ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

...

ہر بار آسمان سے بارش برستا دیکھ کر وہ رو کر بادلوں کی طرف دیکھتی.....

"تم چاہے کتنے بھی آنسو بہالو میں تمہیں معاف کبھی نہیں کروں گی"....

اگلی صبح جب وہ سکول جا رہی تھی تو آم کے درخت پر اسے دو چڑیاں بیٹھی دکھائی دیں.. وہ بڑی محبت سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھے تھے وہ ان کا ملاپ نہیں دیکھ سکی... جب اس کا دوست اس کے ساتھ نہیں تھا تو وہ چڑیاں کیوں ساتھ بیٹھی تھیں... اسے بہت غصہ آیا اس نے ایک پتھر اٹھا کر انہیں اڑا دیا....

اب اگر وہ دنیا کا ایک ایک کونا بھی تلاش کرتی ناں جسے کھویا تھا اس نے وہ کبھی نہیں ملنا تھا...

وہ گھر سے باہر نکل آئی اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے صدا لگائی.....

"بلی جیسی آنکھوں والے.."..اس کی آواز بھرا گئی...

"آو تمہیں موسم بلاتے ہیں.."..

www.novelsclubb.com

جنت اور روہاب کی محبت ویسے ہی جاری تھی..ان دونوں کی محبت کا سلسلہ ابھی تک خطوط پر ہی مشتمل تھا گڑیا ہمیشہ کی طرح ان کے پیغام ادھر سے ادھر منتقل کرتی.....

جنت کو انتظار تھا کب وہ رشتہ لے کر ان کے گھر آئے گا..اور وہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہونا چاہتی تھی بالکل ایسی ہی بے تابی روہاب بھی محسوس کر رہا تھا..اتوار کا دن تھا...شام دنیا کو الوداع کہہ رہا تھا...گڑیا اس وقت اداس سی جھولے پر بیٹھی تھی آنکھوں میں دنیا بھر سے بیزاری نظر آرہی تھی جنت اس کے پاس آئی...اور اسے خط دے کر روہاب کے پاس لے جانے کے لیے بولی....گڑیا کا ارادہ کہیں بھی جانے کا نہیں تھا لیکن جنت کو وہ انکار بھی نہیں کر سکی.....

www.novelsclubb.com

خط لے کر وہ گھر سے باہر نکلی...اگر اسے معلوم ہوتا آج کی رات اتنا بڑا طوفان آنے والا ہے تو وہ کبھی خط لے کر نہ جاتی..لیکن غائب کا علم کسی کو نہیں

ہوتا.... آہستہ آہستہ چلتی وہ برف پر اپنے قدم رکھ رہی تھی ہر جگہ ہر کونے میں اسے رام دکھائی دیتا... مسکراتا کھیلتا لیکن وہ نہیں تھا.....

اسے اپنے علاقے سے وحشت ہونے لگی تھی کبھی کبھی اس کا دل چاہتا وہ کہیں دور بھاگ جائے ایک ایسی جگہ جہاں نہ بلی جیسی آنکھوں والا ہو اور نا ہی اس کی یادیں ہوں.....

اسے ان جانوروں پر بہت غصہ تھا جنہوں نے رام کو اس سے چھینا تھا.. برف پر چلتے چلتے اس کے قدم بھاری ہونے لگے... وہی راستے وہی سب کچھ.. پھر بھی کچھ ادھورا تھا... کچھ بہت ادھورا.... وہ اس جھاڑی کے پاس پہنچی جس کی طرف وہ ہمیشہ آتی تھی...

www.novelsclubb.com

روہاب سامنے ہی کھڑا دکھائی دیا اسے... وہ بھی اسی کا منتظر تھا اور اسے دیکھ کر اس کے جان میں جان آئی... کبھی کبھی وہ نہیں سمجھتی تھی آخر جنت بوا اور روہاب کا رشتہ کیا ہے وہ کیوں ایک دوسرے کے لیے اس طرح بے تاب ہوتے ہیں لیکن

اب وہ سمجھ رہی تھی کچھ رشتے انجانے ہوتے ہیں...بے نام....دل کے بہت قریب.....

اس نے جنت کا دیا ہوا خط روہاب کو دیا...جسے روہاب نے اپنے ہونٹوں سے لگایا ...اور پھر وہیں بیٹھ کر وہ جنت کے لیے خط لکھنے لگا...وہ تب تک اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں وہ رام کے ساتھ کئی بار گھر گھر کھیل چکی تھی...اس جگہ کو اس نے سنسان پایا بالکل اپنے دل کی طرح.....

"یہ لو پیاری گڑیا..."

روہاب نے خط اس کی طرف بڑھایا اور جیب سے ایک چاکلیٹ نکال کر اسے دینے لگا...وہ چاکلیٹ ہمیشہ اسے پسند تھے لیکن اب پسند ناپسند کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا تھا.....

وہ خط لے کر اسی خاموشی سے واپس چل دی جس خاموشی سے وہ آئی تھی...اس نے ایک بار پلٹ کر دیکھا روہاب وہ خط پڑھ رہا تھا ایک بار..بار بار....

محبت ایسی ہی ہوتی ہے محبت کو ایسا ہی ہونا چاہیے..ہر جگہ سے اسے رام دکھائی دینے لگا..اس کی روح پر علاقے کی سیر کر رہا تھا جیسے...چاروں طرف اس کی آوازیں تھیں...وہ بھاگتی ہوئی گھر تک آئی ان آوازوں کو پیچھے چھوڑ کر کچھ آوازوں کو ساتھ لیے.....وہ اتنی مگن تھی کہ خط چھپانا بھی بھول گئی اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی...گھر پہنچتے مغرب کی اذانیں کانوں میں پڑ رہی تھیں....وہ دروازہ عبور کر کے اندر آئی سامنے اپنے ابو چوہدری افضل کو دیکھ کر ٹھٹک گئی....جسم میں جان باقی نہ رہنا اسی منظر کو کہتے ہوں گے....ڈرتے ڈرتے اس نے فوراً وہ خط پیچھے چھپا لی.....لیکن چوہدری صاحب کی نظر اس خط پر پڑ چکی تھی.....

www.novelsclubb.com

گھر میں خاموشی اترتی محسوس ہوئی اسے.....دادی اور اماں چارپائی پر بیٹھی تھیں...چوہدری صاحب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئے....وہ سہم کر

کھڑی تھی کسی بے بس شکار کی طرح...چوہدری صاحب کے چہرے پر کرختگی تھی.....

"کیا چھپا رہی ہو....."؟

چوہدری صاحب کی گرج دار آواز کھلے صحن میں گونجی اسے پہلے بار اپنے اندر سناٹا محسوس ہوا...اس نے کوئی جواب نہیں دیا.....

"بتاو کیا ہے تمہارے ہاتھ میں."...؟اب کی بار لہجہ غصیلا تھا...ہمیشہ کی طرح.

..اماں اور دادی حیرت سے کھڑی ہو گئیں اور ایک دوسرے کے چہرے تکنے لگیں..گڑیا کو اپنی حماقت پر جی بھر کے افسوس ہوا...مگر جو ہونا تھا وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے.....

www.novelsclubb.com

چوہدری صاحب نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ آگے کیا..اور اس کی مٹھی میں بند وہ مڑا کاغذ جو کافی بوسیدہ نظر آرہا تھا کھینچ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا...گڑیا کو ایک خطرناک طوفان کو اندیشہ تھا...یہی ڈر باقی سب کو بھی تھا...چوہدری صاحب نے

وہ خط کھولا اسی لمحے گڑیا کو آسمان اپنے سر پر گرتا ہوا محسوس ہوا.....جوں جوں چوہدری صاحب وہ خط پڑھتے جا رہے تھے ان کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا.... خط انہوں نے مٹھی میں بھینچ کر دور پھینک دی...اور چلا کر جنت کو پکارا.... گڑیا کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں خوف اترتا محسوس ہوا.....دادی اور اماں الگ حیران تھیں....

"کیا ہوا افضل دادی نے پوچھا.." مگر انہوں نے نہیں سنا...وہ دوڑ کر کمرے میں گئے...پہلے دوسرے پھر تیسرے جنت وہاں نہیں تھی...پھر وہ گھر کے پچھلے حصے میں بنے صحن کی طرف آئے جہاں جنت جائے نماز پر نماز پڑھنے میں مصروف تھی..چہرے پہ مکمل اطمینان اور سکون تھا...اماں اور دادی گڑیا عروج بھاگ کر سب اس کے پیچھے پیچھے آئے....چوہدری کا غصے سے برا حال تھا...

"بدکردار بے حیا... نماز کا ڈھونگ کرتی ہے اور یوں سر عام ہماری عزت اچھال رہی ہے"....وہ پوری قوت سے چلائے..جنت نے جیسے سنا ہی نہیں تھا وہ نماز

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑھنے میں مصروف تھی..... گڑیا نے عروج کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا انہیں اپنے باپ سے اتنا خوف پہلے کبھی نہیں آیا جتنا وہ اس وقت محسوس کر رہے تھے.

....

"بند کرو اس نماز کا ناٹک اور کھڑی ہو جاو آج ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے بے غیرت"....خاموشی کو چیرتی ان کی آواز پورے علاقے میں گونج اٹھی. آج کیا ہونے والا تھا....دادی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...اماں الگ پریشان تھیں انہیں پوری بات نہیں معلوم تھی لیکن پھر بھی وہ کچھ کچھ سمجھ رہے تھے..یہ آنکھ مچولی اس طرح ختم ہو جائے گی گڑیا نے تصور بھی نہیں کیا تھا.....رات کی چادر نے زمین کو ڈھانپ دیا صرف چاند کی روشنی تھی.....

www.novelsclubb.com

چوہدری کسی زخمی شیر کی طرح وہاں سے بھاگتے ہوئے کچن کی طرف آیا... مٹی تیل کا ڈبہ اور ماچس اٹھائی.... سبھی گھر والوں کی چیخیں نکل گئیں....اماں نے چوہدری صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا.. لیکن وہ جیسے کچھ دیکھ اور سن نہیں رہے تھے.....

جھٹکے سے انہوں نے اپنے پاوں آزاد کیے اور آگے بڑھے.... دادی روتے ہوئے ان کے قدموں میں گر گئی... اور اپنے بیٹے سے بیٹی کی زندگی بھیک میں مانگنے لگی.... لیکن اس پر جنون سوار تھا... آج کی رات وہ کم از کم کسی کی نہیں سننے والا تھا... انہوں نے دادی کو گھسیٹ کر خود سے الگ کیا اور انہیں زبردستی کھینچتے ہوئے کمرے میں لے جانے لگا.... دادی کو کمرے میں دھکا دے کر انہوں نے دروازہ باہر سے بند کر دیا.... جنت سجدے میں تھی.. اس سب تماشے سے لاتعلق....

پھر گڑیا نے انہیں غصے سے اماں کی طرف آتے دیکھا.. انہوں نے اماں کو بازوؤں سے پکڑا... اماں روتے ہوئے ان سے رحم مانگ رہی تھیں... پھر اماں نے زور سے ان کے قدم جکڑ لیے تاکہ انہیں جنت تک جانے سے روک سکے..... جنت ابھی بھی نماز پڑھ رہی تھی وہ بچے ڈرے ہوئے ایک طرف کھڑے تھے.....

"خدا کے لیے اتنا بڑا ظلم مت کریں."..

www.novelsclubb.com

"بے غیرت عورت میرے پاوں چھوڑو".....

"جنت اٹھو بھاگ جاو یہاں سے."...انہوں نے جنت کو آواز دی...دادی گرل والی کھڑکیوں سے باہر کا منظر روتے ہوئے دیکھ رہی تھیں....

"جنت بیٹا... نماز چھوڑو اور بھاگ جاو.."...دادی نے زور سے چلا کر جنت کو کہا.. لیکن جنت نے جیسے سنا ہی نہیں وہ ابھی تک نماز پڑھ رہی تھی..چہرے پہ ہمیشہ والا سکون تھا...چوہدری صاحب اپنے قدم چھڑانے کی کوشش کر رہے تھے.

....چاند دور آسمان پر کھڑا ہو کر بے بسی کا یہ تماشا دیکھ رہی تھا...آج بنا طوفان کے بجلی گرنے والی تھی.....

"جنت اللہ کے واسطے نماز توڑ ڈالو اور بھاگو یہاں سے..اپنی زندگی بچاو"....

****

گڑیا روہاب کا دیا ہوا خط لیے اندر داخل ہوئی لیکن بد قسمتی سے وہ خط چوہدری افضل کے ہاتھ لگا... وہ غصے سے جنت کو مارنے کے لیے آگے بڑھے.....

دادی روتے ہوئے ان کے قدموں میں گر گئی... اور اپنے بیٹے سے بیٹی کی زندگی بھیک میں مانگنے لگی.... لیکن اس پر جنون سوار تھا... آج کی رات وہ کم از کم کسی کی نہیں سننے والا تھا... انہوں نے دادی کو گھسیٹ کر خود سے الگ کیا اور انہیں زبردستی کھینچتے ہوئے کمرے میں لے جانے لگا.... دادی کو کمرے میں دھکا دے کر انہوں نے دروازہ باہر سے بند کر دیا.... جنت سجدے میں تھی.. اس سب تماشے سے لاتعلق.....

پھر گڑیا نے انہیں غصے سے اماں کی طرف آتے دیکھا.. انہوں نے اماں کو بازوؤں سے پکڑا... اماں روتے ہوئے ان سے رحم مانگ رہی تھیں... پھر اماں نے زور سے ان کے قدم جکڑ لیے تاکہ انہیں جنت تک جانے سے روک سکے..... جنت ابھی بھی نماز پڑھ رہی تھی وہ بچے ڈرے ہوئے ایک طرف کھڑے تھے.....

www.novelsclubb.com

"خدا کے لیے اتنا بڑا ظلم مت کریں."..

"بے غیرت عورت میرے پاوں چھوڑو".....

"جنت اٹھو بھاگ جاو یہاں سے."...انہوں نے جنت کو آواز دی...دادی گرل والی کھڑکیوں سے باہر کا منظر روتے ہوئے دیکھ رہی تھیں....

"جنت بیٹا... نماز چھوڑو اور بھاگ جاو.."...دادی نے زور سے چلا کر جنت کو کہا.. لیکن جنت نے جیسے سنا ہی نہیں وہ ابھی تک نماز پڑھ رہی تھی.. چہرے پہ ہمیشہ والا سکون تھا...چوہدری صاحب اپنے قدم چھڑانے کی کوشش کر رہے تھے.

....چاند دور آسمان پر کھڑا ہو کر بے بسی کا یہ تماشا دیکھ رہی تھا...آج بنا طوفان کے بجلی گرنے والی تھی.....

www.novelsclubb.com

"جنت اللہ کے واسطے نماز توڑ ڈالو اور بھاگو یہاں سے..اپنی زندگی بچاو".....دادی نے کہا تھا.. لیکن جنت نماز توڑنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھی وہ اللہ سے محبت نہیں عشق کرتی تھی ایسے میں اللہ کی نافرمانی کرنے کے بارے میں

وہ سوچ بھی نہیں سکتی.....چوہدری نے اماں کو بالوں سے پکڑ کر اوپر کھینچا اور گھسیٹ کر انہیں بھی اس کمرے میں بند کر دیا....وہ بھی بھاگ کر گرل والی کھڑکی پہ آئیں...پھر چوہدری صاحب نے بچوں کو اندر جانے کو کہا...وہ بیچارے تو پہلے ہی ڈرے ہوئے تھے بھاگ کر اندر چلے گئے چوہدری نے دروازے کو باہر تالا لگا دیا.....

گڑیا کو لگا قیامت ابھی آئی نہیں تھی وہ تو قیامت کا ایک چھوٹا سا منظر تھا اصل قیامت تو اب آنا تھا...موت کا کھیل رام اور مدھو کی زندگی نگل کر ختم نہیں ہوا...موت نے تو گڑیا کا در ہی دیکھ لیا.....

دادی، اماں عروج اور گڑیا کی زوردار چیخیں گونج رہی تھیں وہ کھڑکی سے باہر کا منظر اچھی طرح دیکھ سکتے تھے....وہ سب کچھ برباد ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے.

...چوہدری نے آگے بڑھ کر سجدے میں گری جنت کو ایک زوردار لات ماری اور پٹرول کی کین اٹھا کر اس پر پھینکنے لگا.....

www.novelsclubb.com

"افضل رحم کر... تجھے اللہ کا واسطہ ایسا مت کر.. خدا سے ڈرو.."... اماں اور دادی اس سے التجائیں کر رہی تھیں.... گڑیا کی آنکھوں سے آنسو تھم نہیں رہے تھے... جنت بوا کیا ساتھ کیا ہونے والا تھا. یہ رات اس سے کیا چھیننا چاہتا تھا. ... چوہدری نے جنت کے پورے جسم پر پٹرول چھڑک دی.. وہ سجدے سے اٹھ کر اتاحیات پڑھ رہی تھی... اس نے نماز نہیں توڑا..... چوہدری نے ماچس اٹھائی ... گڑیا زور زور سے چیخنے چلانے لگی. پورا گھر چیخ رہا تھا... وہ یہ بھیانک منظر کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے.....

"حرام خور ہمارے سامنے پارسا ہونے کا ڈرامہ کرتی ہے".. انہوں نے ماچس جلا کر جنت کے اوپر پھینک دی.. وہ نماز مکمل کر چکی تھی... اس کا پورا جسم شعلوں کی لپیٹ میں تھا... ہر طرف آگ ہی آگ تھا.....

دادی اور گڑیا کی چیخیں دلخراش تھیں سب کچھ ان کے سامنے برباد ہو رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہے تھے ایسے ظلم پر تو آج آسمان بھی کانپ رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

چاند فوراً بادلوں کے پیچھے چھپ گیا وہ یہ خوفناک منظر نہیں دیکھ پا رہا تھا وہ انسانوں کے ظلم نہیں دیکھ پا رہا تھا گڑیا نے اپنی آنکھیں میچ لیں وہ سب کچھ کھلی آنکھوں سے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی.... تین منٹ بعد سب کچھ ختم ہو چکا... حوا کی ایک اور بیٹی غیرت کے نام پر قتل ہو چکی تھی. اگر آدم کے بیٹے بھی یوں غیرت کے نام پر قتل ہونے لگے ناں تو یہ دنیا دوسرے دن ہی ختم ہو جائے گی.. گڑیا نے آنکھوں کو کھولا اس نے دادی کی طرف دیکھا جو تڑپ رہی تھیں اماں بھی رو رہی تھیں عروج کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے پھر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا. ساری آوازیں آنا بند ہو گئیں خاموشی تھی دلوں کو چیر دینے والی خاموش... وہ برف بن گئی اسے لگا اب وہ کبھی پگھل نہیں سکے گی وہ کبھی ہل نہیں سکے گی... اسے پوری دنیا سناٹے میں اترتا محسوس ہوا.. سامنے جنت چوہدری کی بے جان لاش پڑی ہوئی تھی سب ختم ہو گیا.. سب کچھ.....

www.novelsclubb.com

اس دسمبر نے تو اس سے سب کچھ چھین لیا... اب زندگی پھر اس علاقے کی طرف واپس نہیں آنی تھی... دو آنسو کے قطرے گالوں سے لڑھک کر گریبان تک آئے..... جنت کی جھلسی ہوئی لاش دیکھ کر اس کے کانوں میں اسی کے کہے کچھ الفاظ گونجے....

"اللہ معاف کر دیتا ہے انسان ہی معاف نہیں کرتے... اللہ انسان کی بڑی سے بڑی کوتاہی بھی دور کر دیتا ہے اور انسان ایک چھوٹی سی غلطی پر دوسرے انسان کو جہنم میں پھینک دیتے ہیں."....

آیت لنڈن کی سرزمین پر تھی___ اس وقت اندھیری رات کو وہ اٹھ کر کھڑکی تک آئی اس نے کھڑکی کھولا___

کھڑکی کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے وجود سے ٹکرایا... چاندنی رات تھی اور چاند کی دھیمی دھیمی روشنی زمین پر پڑ رہی تھی.... چاند ہمیشہ کی طرح سب سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

منفرد تھا ہمیشہ کی طرح ہزاروں ستاروں کے درمیان سر اٹھائے کھڑا نظر آ رہا تھا.

.....

کیسے ہو....اس نے چاند سے پوچھا...چاند سے باتیں کرنے کی عادت اسے ہمیشہ سے تھی..اسے لگتا تھا ہم جو باتیں کرتے ہیں چاند سنتا ہے.....

"تم جواب کیوں نہیں دیتے.."؟اس نے چاند کو خاموش دیکھ کر پوچھا...وہ اب بھی ویسے ہی خاموش رہا....

پتا نہیں اسے اس وقت انوشیر کیسے یاد آ گیا...چاند کے سامنے ایک بادل کا ٹکڑا آ گیا اور وہ مکمل طور پر چھپ گیا...

"اوکے چھپو مجھے بھی تم سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے.."...اس نے زور سے کھڑکی بند کر دی..کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی...کپ سے بھاپ اٹھنا بالکل بند ہو چکا تھا....وہ تیزی سے گھومی اور پھر بے اختیار ٹھٹک گئی....

پوجا الجھے بالوں کے ساتھ نیند میں اسے حیران ہو کر دیکھ رہی تھی....

"کس سے بات کر رہی تھیں تم.."...؟

""چاند سے."...وہ کندھے اچکا کر بولی.....

"کیا تم پاگل ہو..."."؟پوجا بھرپور حیران ہونے کے بعد بولی.....

"ہاں بہت سارا".....وہ بال پیچھے جھٹک کر بولی....

اور کچن کی طرف بڑھی..پوجا بھی اس کے پیچھے پیچھے آئی....

"آئندہ تمہیں چاند سے بات کرنی ہو یا ستاروں سے لیکن تم میری نیند خراب نہیں کرو گی..."..پوجا کو اپنی نیند خراب کیے جانے پہ بہت دکھ تھا....آیت نے اسے گھورنا مناسب سمجھا....

"اور تم جو چالیس ہزار فریکوئنسی کے خراٹے لیتی ہو وہ...؟ کبھی سوچا ہے میں کیسے سوتی ہوں...."

www.novelsclubb.com

"ہاں.....وہ...تو میں...مطلب وہ تو خود ہی نکلتے ہیں."..پوجا نے نگاہیں چرائیں اور ایک بار پھر بیڈ پہ جا کر لیٹ گئی....وہ سنک سے کپ دھو کر بیڈ پہ آئی....اور اپنا موبائل چارجنگ پہ لگا کر سونے کے لیے لیٹی..وہ رات کو ہمیشہ موبائل چارجنگ پہ لگا کر ہی سوتی تھی دن کو تو پوجا میڈم کا موبائل لگا رہتا تھا.....

شکر تھا جو پوجا جاگ گئی ورنہ وہ کبھی سو ہی نہیں پاتی اور اب وہ پندرہ منٹ بعد نیند کی وادی میں اتر گئی...لیکن وہ زیادہ دیر سو نہ سکی...اسے جیسے کوئی آواز دے رہا ہو ...کوئی اس کا نام لے رہا ہو..اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے مگر وہ خواب نہیں تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی...اس نے ماتھے کو پوروں سے چھو کر دیکھا جہاں پسینہ تھا..وہ کافی بوکھلائی ہوئی نظر آ رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

اچانک اسے کمرے میں سایا نظر آیا کوئی چلتا ہوا سایا...اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں..وہ بنا پلکیں جھپکائے اس سائے کو دیکھے جا رہی تھی.....

پھر اس کی نظر وہاں سے ہوتے ہوئے کھڑکی تک گئی اور اسے جھٹکا اس وقت لگا جب اس نے کھڑکی کو کھلا پایا....اسے یاد تھا وہ کھڑکی بند کر کے آئی تھی....م

"تم اب تک واپس نہیں گئی."..؟پورے کمرے میں ایک بھاری مردانہ آواز گونجی...اور اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ایک زوردار چیخ ماری...پوجا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی....اس نے لیمپ آن کیا.....

"کیا ہوا.."."؟وہ ڈر کر رونے لگی...پوجا اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی.....

"ابھی کوئی کمرے میں تھا.."."اس نے ہچکیوں کے درمیان اپنی بات مکمل کی.....

"پاگل ہو گیا...یہاں کوئی نہیں ہے"...پوجا نے خفگی سے سے دیکھا پھر اس نے چاروں طرف دیکھا واقعی کمرے میں کوئی نہیں تھا....

"میرا یقین کرو ابھی کوئی تھا یہاں.."."؟اس نے پوجا کو یقین دلانے کی کوشش کی.

.....

"پلیز سو جاو... دیکھو کوئی نہیں ہے ضرور تم نے کوئی خواب دیکھا ہو گا اس دن کی طرح."... پوجا اسے ملامت کرتی کمبل کھینچ کر سو گئی اور لیمپ بھی آف کر دیا... وہ ابھی بھی سمٹ کر بیٹھی تھی اور آس پاس دیکھ کر جیسے کسی کو تلاش کر رہی تھی... پوجا کہہ رہی تھی وہ وہم ہے لیکن وہ وہم نہیں تھا اسے یقین تھا... اسے پچھلے سارے واقعات بھی ترتیب سے یاد آنے لگے تھے.... اس نے صبح انوشیر سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا.. وہ اسے سب کچھ بتائے گی... وہ ضرور کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا اس کے مسئلے کا....

وہ ڈرتے ڈرتے پھر سے سونے کے لیے لیٹی اس نے کمبل کھینچ کر اپنے اوپر کر لی اور کروٹ بدل کر کھڑکی کی طرف مڑ گئی.... کھڑکی کھلی نظر آئی....

www.novelsclubb.com

ٹھنڈ کے باوجود اس میں اتنی ہمت نہیں تھی جا کر کھڑکی بند کر دے... وہ آنکھیں کھول کر کھڑکی سے باہر چاند کو دیکھ رہی تھی.. نیند تو اسے آنی ہی نہیں تھی.... اسے ایک بار پھر کرنٹ لگا... جب اس نے کسی کو کھڑکی کے اوپر چڑھتے دیکھا.... وہ

جھٹکا کھا کر کھڑی ہو گئی...وہ کھڑکی سے اندر آتا شخص باہر کود گیا...ایک سانپ تھا جس نے اسے کاٹا تھا...وہ بھاگتی ہوئی کھڑکی تک آئی.....

اور پھٹی ہوئی آنکھوں سے اس شخص کو چاند کی روشنی میں دور جاتا دیکھ رہی تھی.

..وہ اس شخص کو پہچان سکتی تھی..وہ انوشیر تھا جو لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس سے دور جا رہا تھا....لیکن حیرت اسے اس بات پہ ہوئی یہ شخص اس کے ساتھ یہ سب کر رہا تھا..مگر کیوں...؟انوشیر یہ سب کیوں کر رہا تھا...؟وہ اسے کیوں مارنا چاہتا تھا اور اگر مارنا چاہتا تھا تو وہ اسے بچاتا کیوں تھا.....ایک نام جو وہ زندگی بھر نہیں سوچ سکتی تھی وہی نام اس کے سامنے تھا.....

انوشیر یہ کیوں چاہے گا وہ واپس پاکستان چلی جائے...اور اس دن وہ ڈائمنڈ رنگ اس کے پرس میں "انوشیر نے ہی رکھا تھا اور پھر لوڈر"...؟

www.novelsclubb.com

بے یقینی سے بے یقینی تھی... جس شخص کے اوپر وہ اتنا بھروسہ کرتی تھی... وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا....؟ وہ تو ایک مذہبی لڑکا تھا اسلام اور اللہ سے محبت کرنے والا پھر وہ اس کی جان کیوں لینا چاہتا تھا...؟

او میرے اللہ... وہ سر تھام کے بیٹھ گئی.. ہزاروں سوالوں کے درمیان ایک سوال کا بھی جواب اس کے پاس نہیں تھا... لیکن وہ جواب حاصل کرنا چاہتی تھی وہ انوشیر سے بات کرنا چاہتی تھی... وہ اس سے سب کچھ جاننا چاہتی تھی.....

وہ اس سے ایک بار پھر ملنا چاہتی تھی.....

لندن کی خوبصورت اور ٹھنڈی ہوا آیت کے جسم سے ٹکرائی اور وہ انگڑائی لے کر بیدار ہوئی... اس کی نظر سامنے والے بستر پر گئی جو خالی تھا... پوجا صبح صبح ہی واک پر نکل جاتی ہے..... وہ اٹھ بیٹھی کمبل کو پیروں سے ہٹا کر وہ واش روم میں آئی.

..چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے اسے رات کا واقعہ یاد آیا...وہ بے اختیار رک کر آئینے کو دیکھنے لگی....

کل رات کا واقعہ نا قابلِ فراموش تھا اور اس پہ جو انکشاف ہوا وہ حد سے زیادہ بھیانک تھا...انوشیر اسے مارنے کی کوشش کر رہا ہے...لیکن کیوں یہ اسے نہیں معلوم.....

الجھتے ذہن کے ساتھ وہ کچن میں آئی...چائے بنانے لگی دماغ ابھی بھی انہی سوالوں کے درمیان گھرا ہوا تھا..کچھ چیزیں حالات دکھاتی ہیں کچھ آنکھیں دیکھتی ہیں جانے اس وقت کون سا منظر سہی تھا...انوشیر کے خلاف اتنی بڑی بات سوچنے کے لیے اس کا دل نہیں مان رہا تھا کتنی بار اس نے اس کی مدد کی اس کا ساتھ دیا اسے کئی بار مصیبتوں سے بچایا...لیکن کل رات جو اس نے دیکھا وہ کیا تھا.....

چائے بنا کر وہ کھڑکی کے پاس آئی...کھڑکی کھول کر وہ وہیں کرسی رکھ کر بیٹھ گئی ...اور باہر سٹوڈنٹس کو دیکھنے لگی..صبح صبح کا وہ منظر کافی خوبصورت ہوتا اگر اس کی

www.novelsclubb.com

ذہن میں کئی سوالات نہ ہوتے.....چائے بھی وہ جیسے رسمی طور پر پی رہی تھی ہر شے سے اچانک دل اچاٹ ہو گیا....

تم پارٹی میں چلو گی میرے ساتھ آیت..؟شام کے وقت پوجا نے اس سے پوچھا...وہ تیار ہو رہی تھی..ہفتے میں چار دن تو وہ کسی نہ کسی پارٹی میں جاتی ہی رہتی تھی....

"آئم سوری پوجا تم چلی جاو..میں نہیں آسکتی"..ناول پڑھتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر پوجا کو جواب دیا..

:تم واقعی بور لڑکی ہو"...پوجا نے آئی شیڈ درست کرتے ہوئے ہمیشہ والا تبصرہ کیا وہ کچھ نہ بولی....پوجا اٹھ کر چلی گئی.....اس نے موبائل نکال کر انوشیر کا نمبر ملایا....پوجا رات کو دیر سے واپس آتی تھی اور یہی موقع تھا ان سوالوں کے جواب جاننے کا جو اس لے دل میں تھے.....

"اسلام و علیکم...انوشیر کی آواز سنائی دی."...کچھ لمحے وہ کچھ بول نہیں سکی..
.اس نے ہونٹ بھینچ لیے....

"ہیلو...کوئی کام تھا.."...آواز دوبارہ آئی...ہمیشہ کی طرح تشویش سے
بھری...

"جی وہ....آپ کو روزہ ہے"....؟

"جی ہاں."....

"تو آپ افطاری میرے ہاں کیجیے گا.."."دوسری طرف کچھ لمحے خاموشی رہی...

"اوکے.."..اس نے فون کٹ کر دیا...لہجہ ہمیشہ کی طرح مہذب شائستہ...تو
پھر...؟

www.novelsclubb.com

وہ کسی بھی سوال میں اس وقت الجھنا نہیں چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے کچن میں
چلی آئی....بال کھلے ہوئے تھے جنہیں اس نے چھوٹی سی پونی میں قید کر دیا.

.... کھانا اور افطاری تیار کرنے میں اس کافی وقت لگا... جب انوشیر آیا اس وقت مغرب ہونے میں فقط پندرہ بیس منٹ باقی تھے... اس نے انوشیر کو کھانے کی ٹیبل پہ بٹھایا.... اور خود کھانا لگانے لگی.. سر پہ دوپٹے کا وہ اضافہ کر چکی تھی کیونکہ انوشیر کو بنا دوپٹے والی لڑکیاں نہیں پسند تھیں...

انوشیر کے چہرے پہ سنجیدگی ہمیشہ کی طرح تھی.. وہ کریم کلر کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا اوپر سیاہ لیدر کی جیکٹ تھی.... بال سلجھے ہوئے... دودھیا رنگت. .. سنہری آنکھیں.... کلائی پہ ایک خوبصورت ہینڈ واچ..... وہ وہیں کچن میں کھڑی ہو کر لمحہ بھر اسے دیکھتی رہی.. سب کچھ سیٹ کرنے کے بعد وہ بھی وہیں بیٹھ گئی.. انوشیر نے اب تک خیر خیریت کے علاوہ کوئی بات نہیں کی اسے بالکل بھی حیرت نہیں ہوئی وہ باتیں کم ہی کرتا تھا..

www.novelsclubb.com

افطاری کے بعد اس کا پکا ارادہ تھا وہ انوشیر سے ان سوالوں کے جواب حاصل کرے جن کے لئے وہ رات سے بے قرار ہے.... آس پاس کوئی مسجد نہیں تھی اس لیے

ازان کی آواز نہیں آنی تھی انوشیر نے اپنے کسی دوست کے ذمے لگا رکھا تھا وہ اسے عین افطاری کے وقت میسج کرتا.... دو منٹ بعد اس نے میسج کیا.. سب سے پہلے انوشیر نے کھجور منہ میں رکھا.....

کتنا معصوم کتنا خوبصورت دکھنے والا یہ شخص کیا اندر سے اتنا سخت دل ہے... وہ انوشیر کو دیکھ کر سوچنے لگی... وہ اب ملک شیک پی رہا تھا وہ بھی چاولوں کے ڈونگے میں یونہی چمچ گھما رہی تھی... وہ اب کچھ فروٹس کھا رہا تھا وہ اسے دیکھنے لگی.. پھر اس نے چاولوں کی ایک پلیٹ انوشیر کی طرف بڑھائی.... انوشیر عجلت میں لگ رہا تھا شاید نماز پڑھنے کی جلدی تھی اسے... انوشیر نے چالوں کا پہلا چمچ منہ میں رکھا پھر دوسرا، تیسرا وہ اسے دیکھے جا رہی تھی انوشیر اس کی طرف متوجہ نہیں تھا... پھر اس نے کچھ اور دیکھا.... انوشیر کو زور سے ابکائی آئی اور خون کی ایک ندی الٹی کی صورت میں اس کے منہ سے نکلا... وہ بدحواس ہو کر انوشیر کے پاس گئی وہ گلے کو پکڑے بری طرح کھانس رہا تھا... اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا... وہ جگ اٹھا

www.novelsclubb.com

کر گلاس میں پانی نکالنے لگی... پانی نکال کر وہ انوشیر کی طرف مڑی... وہ اوندھے منہ فرش پر گرا پڑا تھا.... آیت کی آنکھیں پھیل گئیں یہ کیا ہو گیا....؟

جگ اس کے ہاتھوں سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا وہ انوشیر پر جھکی... وہ بے ہوش تھا خون کے قطرے اس کے منہ سے نکل رہے تھے... آیت رو رہی تھی بدحواس تھی پریشان تھی.... اس کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کرے..... پھر وہ تیزی سے فون تک آئی...

ایمرجنسی وارڈ کے سامنے وہ اس وقت ایک بنچ پر بیٹھی تھی.. آنسو تھے کہ تھم ہی نہیں رہے تھے.. انوشیر اندر ایڈمٹ تھا تین گھنٹے ہو چکے لیکن وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا.... وہ کچھ سمجھ نہیں سکی اچانک انوشیر کو ہو گیا ہے.... دوپٹہ سر پر لیے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے انوشیر کی زندگی مانگ رہی تھی.....

ہسپتال میں اس وقت ایک گہما گہمی تھی اور وہ اکیلی بیٹھی ڈاکٹرز کے باہر آنے کی منتظر تھی... انگلینڈ یونیفارم میں ملبوس دو پولیس والے اچانک اسے اپنی طرف

آتے دکھائی دیے...وہ آکر اس کے بالکل پاس کھڑے ہو گئے وہ حیران پریشان ہو کر انہیں دیکھنے لگی...

"بیڈ نمبر سیون کے پیشنٹ آپ کے ساتھ ہیں.."؟ان میں سے ایک نے انگریزی میں سوال کیا..وہ کھڑی ہو گئی آنسو پونچھ کر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا.

.....

"کیا ہوا تھا ان کے ساتھ."....؟

اس نے سامنے دیکھا ایمرجنسی وارڈ میں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس کے اندر سے انوشیر لیٹا دکھائی دے رہا تھا....وہ اس وقت بے ہوش تھا آکسیجن ماسک کے سہارے سانس لیتا ہوا....اسے دیکھ کر بے اختیار آنسو ایک بار پھر گرنے لگے.

.....

پولیس والے جواب کا منتظر تھے...اس نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی یعنی اس کے روزے سے چاول اور پھر اس کی بے ہوشی.....

مگر اس کے بعد پولیس نے جو کہا وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا....

"یو آر انڈر اریسٹ" (آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے)

وہ حیران ہو کر انہیں دیکھنے لگی.....

"کیوں."...؟اس کے منہ سے بے اختیار نکلا.....

"کیونکہ ان چاولوں میں زہر ملا ہوا تھا.."...آیت کو لگا اسے بھی آکسیجن کی ضرورت ہے..اسے گھٹن محسوس ہونے لگی....

"زہر...."؟اس نے کھڑکی سے نظر آتے انوشیر کی طرف دیکھا...

"ہاں"..اور پھر ایک نے آگے بڑھ کر اسے ہتھکڑی لگائی..

www.novelsclubb.com

"مہ...مہ..میں نے کچھ نہیں کیا...."؟..اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں سن رہے تھے..وہ اسے کھینچ کر زبردستی ہاسپٹل سے باہر لے جانے لگے.

..دوپٹہ اس کے سر سے اتر گیا...اس نے پیچھے مڑ کر انوشیر کو دیکھا اور زور سے چیخ

کر اسے آواز دی...اس کے بے ہوش وجود نے حرکت کی.....اور پھر آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھولیں.....آیت نے جھٹکے سے خود کو پولیس کی گرفتار سے آزاد کیا اور بھاگ کر ایمرجنسی کے اندر داخل ہو گئی...انوشیر ہوش میں آچکا تھا وہ گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھ گئی...وہ رو رہی تھی...انوشیر اسے دیکھ رہا تھا...

پولیس والے بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر آئے....

"مہ...مہ...میں نے آپ کو زہر نہیں دیا...آپ پلیز پولیس والوں کو بتائیں ناں"..وہ گڑگڑا کر اسے جھنجوڑ رہی تھی انوشیر نے پولیس کو دیکھا.....اور روتی ہوئی اس معصوم لڑکی کو....

"سرشی ازمائی فرینڈ."....وہ کہہ رہا تھا.

"اس نے مجھے زہر نہیں دیا...اور نہ ہی کبھی یہ ایسا کر سکتی ہے."...بڑی مشکل سے اس کی آواز آئی....پولیس والے چلے گئے..وہ وہیں بیٹھی تھی....

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد پوجا بھی وہیں چلی آئی...اس نے جیسے ہی سنا وہ بھاگ کر انوشیر کی طبیعت کے بارے میں دریافت کرنے آئی...اس نے آیت کو دلاسا دیا..اور زبردستی اسے کھانا بھی کھلانے لگی....وہ بس روئے چلی جا رہی تھی.

ٹیکسی والے کو کرایا دے کر وہ نیچے اتری...اس نے اپنے سامنے بنے اس پر شکوہ عمارت کو دیکھا...

اپنا پہلا قدم اس نے اپارٹمنٹ کی سیڑھی پر رکھا اور دوپٹہ سنبھالتی اوپر پہنچ گئی.

.اپنے مطلوبہ فلیٹ کے سامنے رک کر اس نے گھنٹی پہ انگلی رکھی.....

دو بار بیل دینے کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے متوجہ کیا..سامنے انوشیر کھڑا تھا اس نے شرٹ نہیں پہنی تھی...اس کا سفید جسم اور گلے میں لٹکتا لاکٹ صاف نظر آ رہا تھا..بے اختیار اس نے نگاہیں چرائیں انوشیر بھی زرا جھنپ گیا....وہ اندر چلا گیا اور شرٹ پہن کر واپس آیا وہ تب تک وہیں کھڑی رہی....

اندر آئیں.....وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پہلی بار اس کے فلیٹ میں آئی تھی.

.وہاں موجود ایک ایک چیز سلیقے سے رکھی ہوئی تھی..وہ صرف اپنے معاملے میں ہی نہیں ہر معاملے ستھرا اور سنجیدہ ہے آیت نے سوچا...انوشیر کو ہاسپٹل سے گھر آئے ہوئے دوسرا دن تھا وہ ہاسپٹل تو اس کے ساتھ رہی لیکن ڈسچارج ہونے کے بعد وہ فون پر تو اس سے خیریت پوچھتی لیکن باقاعدہ ملنے پہلی بار آئی تھی.....

انوشیر نے اسے صوفے پر بیٹھنے کو کہا.....وہ جھجکتے ہوئے بیٹھ گئی.وہ شرمندہ شرمندہ سی لگی انوشیر کو.....

":کیا لیں گی آپ...؟"

انوشیر نے پوچھا....وہ ناخن کھروچتے رک سی گئی..

":کچھ نہیں آپ کی طبیعت اب کیسی ہے."...؟وہ انوشیر کی آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہی تھی..."میں بالکل ٹھیک ہوں...چائے یا کافی"....اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چائے..." جیسے وہ ہار مانتے ہوئے بولی.....انوشیر اپنے چھوٹے سے کچن میں چلا گیا...وہ وہیں صوفے پر بیٹھی رہ گئی. کافی دیر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ اس کے پیچھے کچن میں چلی گئی.....

وہ اسے دیکھ چکا تھا لیکن پھر بھی نظر انداز کیے ہوئے تھا..پورے انہماک سے کام کرتے ہوئے وہ یہ تاثر دے رہا تھا جیسے اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے وہاں....

"آپ ناراض ہو مجھ سے."...؟آیت کی زبان سے جانے کیسے یہ بات پھسل گئی وہ ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگا.

"ناراض..."؟اس کے خوبصورت ہونٹ بھینچ گئے...

"میں آپ سے ناراض کیوں ہوں گا.."...وہ اب کپ میں چائے نکال رہا تھا.

...آیت کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کہے بڑی دیر بعد وہ بولی.....

"آئم سوری اس دن جو ہوا مجھے نہیں پتا کیسے ہوا... چاولوں میں زہر کیسے آیا میں نہیں جانتی آپ..."

انوشیر نے اس کی بات کاٹ دی.....

"میں نے آپ سے کچھ کہا..."؟ وہ روہانسی ہو گئی.

"نہیں لیکن آپ میرا یقین کریں... مجھے خود نہیں پتا یہ سب کیسے ہو گیا... آپ کو میری وجہ سے کتنی تکلیف اٹھانی پڑی..." آنسو ابل پڑے....

"مجھے آپ پر بھروسہ ہے اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی.. وہ ایک آزمائش تھا اور آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں جن پہ ہمیں صبر کرنا چاہیے.."...

وہ کپ اس کی طرف بڑھا رہا تھا... جو اس نے برستی آنکھوں کے ساتھ تھام لی... انوشیر نے اپنا کپ اٹھایا....

ویسے میں اتنی بری چائے نہیں بناتا جتنے آپ آنسو بہا رہی ہیں.... وہ کچن سے نکلتے ہوئے بولا..اس کے چہرے پہ کوئی مسکراہٹ نہیں تھی لیکن آیت نم آنکھوں کے ساتھ مسکرادی.... وہ پندرہ منٹ انوشیر کے پاس بیٹھی رہی... واپس ہوسٹل اسے انوشیر نے اپنی بائیک پر ہی ڈراپ کیا..... وہ کئی سوچیں لیے اپنے کمرے میں داخل ہوئی.... جن جن سوالوں کے جواب وہ تلاش کر رہی تھی ان کی تعداد میں اضافہ ہو چکا تھا....

پہلے اگر اسے انوشیر پر شک تھا تو اب وہ شک دھندلانے لگا..اس رات انوشیر کو یونیورسٹی میں دیکھنے کے بعد وہ سمجھ رہی تھی انوشیر شاید اسے مارنا چاہتا ہے... اور وہ اس ایکسیڈنٹ اور شاپنگ مال والے واقع کو بھی انوشیر کے ساتھ جوڑ رہی تھی لیکن اس رات جو ہوا اس نے اسے مزید سوچنے پر مجبور کر دیا... وہ چاول اس نے اپنے ہاتھوں سے بنائے تھے ان میں زہر کہاں سے آیا.... اور اگر انوشیر ہی یہ سب کر رہا تھا تو وہ خود چاول کھا کر اتنے بڑے حادثے کا شکار تو نہیں ہوتا... اور اگر وہ بے

www.novelsclubb.com

گناہ تھا تو اس رات کھڑکی سے اندر آ کر وہ اسے دھمکی کیوں دے رہا تھا..... لیکن کچھ تو تھا کچھ غلط کچھ بہت غلط جو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی.....

"آج کی پارٹی میں کون سا سوٹ پہنوں"....؟ پوجا اچانک اس کے سامنے نمودار ہوئی وہ بے اختیار چونک گئی.... وہ ہاتھوں میں دو سوٹ لیے کھڑی تھی اس کا دل چاہا وہ اپنا ماتھا پیٹ لے... پوجا کی پارٹیاں ختم ہی نہیں ہوتیں.....

"کیا تم لندن یہی سب کرنے آئی ہو."...؟ اس نے جل کر سوال کیا.....

"ہاں... لائف کو انجوائے کرنے."... وہ بے نیازی سے بولی...

"کیا تم سارے انڈین اتنے نکمے ہوتے ہو"....؟

"نہیں.. لیکن کیا سارے پاکستانی اتنے ہی بور ہوتے ہیں جتنی تم ہو..."..؟ پوجا نے سرگوشی کے انداز میں سوال کیا.... وہ برا مان گئی...

ہ"م پاکستانی بور نہیں ہوتے اور نہ ہی میں کوئی بور لڑکی ہوں.....میں بہت زندہ دل لڑکی ہوں..."۔پوجا نے گہری سانس خارج کی....

"اوکے تم بور نہیں ہو زندہ دل ہو...اب بتاو میں کون سا سوٹ پہنوں".....وہ ایک بار پھر ہینگرز اس کے سامنے لے آئی.....

"یہ والا..."۔کالے سکرٹ پر انگلی رکھ کر وہ واش روم میں گھس گئی....

پوجا لیپ ٹاپ لیے کمرے میں داخل ہوئی...آیت اس وقت بیڈ پہ اوندھی لیٹی ناول پڑھ رہی تھی.....

اس نے تاسف سے ایک نگاہ آیت کو دیکھا اور لیپ ٹاپ میز پر رکھ دیا اور خود چھلانگ لگا کر بیڈ پر کود گئی...آیت اس اچانک حملے سے بوکھلا گئی....

اس نے گھور کر پوجا کو دیکھا.... وہ ہمیشہ کی طرح بنا بازوؤں والی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی.....

پوجا نے غور سے اسے پھر اس کے ناول کو دیکھا..

اس کے ہاتھوں میں ہمیشہ وہی ایک ناول دیکھنے کو ہی ملتا..... پوجا نے دیکھا دن میں کم از کم دو گھنٹے اس ناول کو ضرور پڑھتی.. لیکن تعجب کی بات یہ نہیں ہے حیرانی کی بات تو یہ تھی وہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا ناول پڑھتی ہی نہیں تھی یہ ختم ہو جانے کے بعد پھر سے شروع کر دیتی وہ ناول..... یہ بات خود آیت نے ہی اسے بتائی تھی اور وہ سن کر ہی ساکت رہ گئی.....

پوجا کو یاد نہیں یہ ناول اس نے پہلی بار کب اس کے ہاتھوں میں دیکھا تھا شاید بہت عرصہ پہلے. جب وہ اس کے روم میں شفٹ ہوئی تھی... اب تو اس کتاب کی جلد اور اوراق بھی بوسیدہ ہو چکے تھے لیکن وہ دن بدن اس کے عشق میں مبتلا ہوتی جا رہی تھی...

دراصل وہ اس ناول سے زیادہ اس کے ایک کردار سے محبت کرتی تھی. جو اس ناول کا ہیرو تھا اسے اس کا کردار پسند تھا..

.اس وقت بھی وہ ناول میں گم سم تھی. جب پوجا اس کے پاس بیڈ پر پہنچی.....

"تم پھر سے وہی ناول لیے بیٹھی ہو. "...؟پوجا نے مصنوعی غصے سے کہا.....

": ہاں تو"..؟وہ بے نیازی سے بولی.....

"میں نے تم سے کتنی بار کہا ایسے ہیروز صرف ناولوں میں ہوتے ہیں حقیقت میں نہیں اس کی تمنا کرنا چھوڑ دو. "....

"اول تو تمہاری سوچ ہی غلط ہے پوجا... جس رائٹر نے بھی یہ ناول لکھا اس نے ہیرو کا کردار کہیں سے دیکھ کر ہی لکھا ہو گا...اتنی بڑی دنیا ہے کہیں نہ کہیں تو ضرور ہی ہو گا....اور اگر وہ نہ بھی ہوا تو اس کے جیسا کوئی نہ کوئی تو ہو گا"....

". مجھے یقین ہے میں اس سے ایک دن ضرور ملوں گی...اور دوسری بات میں نے اس کی تمنا تو نہیں کی میں صرف اس کے کریکٹر کو پسند کرتی ہوں"...

.وہ ہمیشہ کی طرح پوجا کو مختلف دلائل دے رہی تھی.....

"مجھے تمہاری باتیں سمجھ نہیں آتیں."....وہ سر جھٹک کر بولی.....

"تمہیں سمجھ آئیں گی بھی نہیں اور سمجھنے کی کوشش بھی مت کرو"...اب آیت وہ ناول بند کر رہی تھی...

"ویسے تمہارے ناول کا ہیرو تمہارے بوائے فرینڈ سے زیادہ خوبصورت ہے کیا"....؟پوجا نے شرارت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا...آیت کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئیں....

www.novelsclubb.com

"بوائے فرینڈ..."؟

"ہاں وہی جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہتا ہے کتنا خوبصورت ہے ناں وہ"..؟

"وہ میرا بوائے فرینڈ نہیں ہے.."...آیت کو برا لگا...

:اوہ...مجھے لگا تمہارا بوائے فرینڈ ہو گا..."۔وہ کندھے اچکا کر کھڑی ہوئی....آیت کے فون کی گھنٹی بجی..پاکستان سے عروہ آپی کی کال تھی.....

"کیسی ہو آپی."...فون کان پر رکھ کر وہ مسکرائی...

"میں ٹھیک ہوں تم سناو...واپس کب آرہی ہو...؟بہت مس کر رہی ہوں تمہیں."...

"بس آپی اب کم وقت ہی رہ گیا ہے جلد ہی آؤں گی پاکستان."....وہ دس منٹ تک عروہ سے باتیں کرتی رہی پھر کال ڈسکنٹ کر کے وہ کھڑکی کے پاس آئی..

www.novelsclubb.com*********

آیت کا تعارف مائیکل کے ساتھ پوجا نے ہی کروایا تھا وہ پوجا کا بوائے فرینڈ تھا... پوجا کا کوئی ایک بوائے فرینڈ نہیں تھا وہ روز نئے بناتی اور روز بریک اپ کرتی.....

دو تین دن رونے دھونے کے بعد وہ ایک نئے بوائے فرینڈ کی تلاش میں نکل پڑتی.... آیت کو اس کی یہ عادت پسند نہیں تھی لیکن وہ مسلمان نہیں تھی اور نہ ہی اسے ان سب باتوں سے کوئی فرق پڑنا تھا....

مائیکل چوبیس سال کا ایک انگریز تھا.. وہ لنڈن کا رہائشی تھا رنگت زرا سانولی سی تھی... لیکن کافی خوش اخلاق معلوم ہوتا تھا.... آیت پہلی ملاقات میں ہی اس سے کافی متاثر ہوئی.....

www.novelsclubb.com

وہ کافی دیر تک اس سے باتیں کرتی رہی اور باتوں کے دوران ہی اسے معلوم ہوا وہ پاکستانیوں کو بہت پسند کرتا تھا... خصوصاً اسے آیت کی عادتیں کافی پسند تھیں.....

وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا لیکن آیت اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی... پوجا کا کہنا تھا یہ اس کا آخری بوائے فرینڈ ہے لیکن وہ جانتی تھی پوجا جھوٹ بول رہی ہے یہ صرف کچھ دنوں کے لیے ہی ہے..... وہ ان کے کمرے میں آیا اور وہیں کافی دیر تک بیٹھ کر باتیں کرتا رہا.... پوجا نے اس کے لیے چائے بنائی جو اس نے خود ہی پی کیونکہ اس کی بنائی ہوئی چائے ہوئی دوسرا کبھی نہیں پی سکتا تھا.....

آیت سمجھ نہیں سکی پوجا مائیکل کی کسی خوبی سے متاثر ہوئی کیونکہ وہ زیادہ خوبصورت نہیں تھا اس کے نین نقش معمولی تھے... ضرور وہ اس کی دولت سے متاثر تھی یہی دونوں چیزیں ہی پوجا کو متاثر کر سکتی تھیں.....

پہلی ملاقات کمرے میں ہوئی اور اگلی ملاقات پارک میں ہوئی تھی آیت کی اس سے.... پوجا تیار ہو رہی تھی وہ بیٹھے بیٹھے کافی بور ہو رہی ہے تو اس نے پوجا سے کہا وہ اس کے ساتھ پارٹی میں چلے گی... پوجا خوشی سے جھوم اٹھی لیکن یہ بات اسے بعد میں پتا چلی وہ کسی پارٹی میں نہیں مائیکل سے ملنے جا رہی ہے اور یہ سنتے ہی اس

www.novelsclubb.com

نے پوجا کے ساتھ جانے سے منع کر دیا لیکن پوجا اب کہاں ماننے والی تھی....وہ اسے زبردستی کھینچ کر لے گئی...اسے اس وقت پوجا ایک نمبر کی احمق لگی..ان دونوں کے بیچ میں اس کا کیا کام...مفت کا کباب میں ہڈی....

مائیکل پوجا کا انتظار کر رہا تھا وہ یہ سوچ رہی تھی مائیکل اسے پوجا کے ساتھ دیکھ کر خفا ہو جائے گا مگر وہ غلط تھی مائیکل اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا....اور پوجا سے زیادہ اس سے ہی باتیں کرتا رہا...یہ پہلا انگریز تھا جو اس سے اس طرح بے تکلف ہو کر بات کر رہا تھا.....

مائیکل کی زیادہ باتیں لنڈن کے بارے میں ہوتیں تھیں...اور وہ اسے پاکستان کے بارے میں بتاتی مائیکل اس کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ بڑے تحمل اور خوش دلی سے سنتا.....

www.novelsclubb.com

وہ اسے عام انگریزوں کے مقابلے میں اچھا لگا...اس وقت وہ یہ نہیں جانتی تھی مائیکل اس میں دلچسپی لے رہا ہے اس وقت وہ جان بھی نہیں سکتی...یہ انکشاف بعد میں کھلا جب بہت دیر ہو چکی تھی.....

وہ مائیکل کے ساتھ اس کی آخری ملاقات نہیں تھی اس کے بعد بھی وہ کئی بار کئی مقامات پر ملے..لیکن وہ اس سے اکیلی کبھی نہیں ملی ہر بار پوجا اس کے ساتھ ہوتی...مائیکل یا تو ان کے کمرے میں آجاتا یا پھر وہ دونوں اس سے کسی پارک یا تاریخی مقام پر ملتیں....مائیکل کی باتیں کافی دلچسپ ہوتی تھیں اسی وجہ سے وہ اس سے رابطہ رکھے ہوئے تھی اور دوسری وجہ یہ بھی تھی اس میں کوئی اخلاقی برائی نہیں تھی.....کم از کم بات کرتے ہوئے یا دیکھنے پر تو یوں ہی نظر آتا تھا....اور آیت کو بہت ناز تھا اس بات پر وہ چہرے پڑھ سکتی ہے.....

www.novelsclubb.com

اس دن چھٹی کا دن تھا... چھٹی کے دن عموماً سٹوڈنٹس کہیں سیر یا ہوٹلز میں جاتے... اب تک کی چھٹیوں والے دن وہ انوشیر کے ساتھ کہیں پکنک پہ جاتی یا کھانے پہ..... وہ زیادہ بولتا نہیں تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے ہر وقت روٹھا ہوا ہے. ..اس وجہ سے بھی وہ اس کے ساتھ زیادہ انجوائے نہیں کرتی تھی مائیکل البتہ بہت بولتا تھا.... اور اس کی باتوں میں بھی زیادہ کشش ہوتی.....

وہ تیار ہو چکی تھی... مائیکل نیچے کار میں بیٹھا بار بار ہارن بجا رہا تھا اور اس نے جھنجھلا کر پوجا کو دیکھا.... جو بڑی ریلکس ہو کر اپنا لپ اسٹک درست کر رہی تھی.....

"پوجا اب پلیز چلو بھی.." وہ زچ ہو کر بولا... پوجا کا میک اپ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا....

www.novelsclubb.com

"بس دو منٹ اور.." .... پوجا نے وہی جملہ کہا جو وہ آدھے گھنٹے سے کہہ رہی تھی.

..

دس منٹ بعد وہ دونوں بھاگتے ہوئے مائیکل کی کار تک پہنچے اس کے انداز سے ہی الگ رہا تھا وہ اس انتظار سے کافی تنگ آ چکا تھا.... وہ دونوں کھلی چھت والے کار کے پچھلے سیٹ پر بیٹھ گئیں...

بیس منٹ کی مسافت کے بعد کار ایک شاندار ریسٹورنٹ کے سامنے رکی.. وہ دونوں اتر گئیں.. مائیکل نے کار پارکنگ میں کھڑی کی اور سن گلاسز اتار کر کرسیوں پہ ان دونوں کے مقابل آ بیٹھا.... پوجا آس پاس کے ماحول کو کافی انجوائے کر رہی تھی.... وہ بھی اس خوبصورت منظر سے کافی لطف اندوز ہو رہی تھی.....

کھانے کے بعد وہ لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے.. ان کی واپسی دو گھنٹے بعد ہوئی... شام کے وقت وہ پارک میں بیٹھی تھی... بچے سامنے کھیلتے ہوئے نظر آئے... وہ بے دھیانی سے انہیں دیکھ رہی تھی..... ایک اسی سال کا انگریز بزرگ آ کر اس کے بالکل برابر بیٹھ گیا... وہ چونک گئی... وہ بزرگ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا.....

www.novelsclubb.com

"پاکستانی.."...؟اس نے سوالیہ انداز میں آیت کی طرف دیکھا اس نے سر اثبات میں ہلا دیا.....آیت نے اسے گہری سانس خارج کرتے دیکھا.....

"پاکستان میں کیا کیا ہے..."؟وہ اردو میں پوچھ رہا تھا..آیت کو حیرانی اس کی اردو سن کر ہوئی اور اس کے سوال پر بھی.....

"پاکستان میں سب کچھ ہے."....اس نے جواب دیا یا پھر سوال کیا وہ خود ہی نہیں سمجھ سکی.....

وہ بوڑھا شخص الجھن بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بات سمجھ نہیں آئی.....

اس نے پاکستان کے کئی خوبصورت مقامات اور خوبصورت اشیا کے نام گنوانا شروع کر دیے....وہ ایک ایک پھل ایک ایک سبزی بتائے جا رہی تھی وہ بوڑھا خاموشی سے سن رہا تھا جب وہ خاموش ہوئی تو انہوں نے کہا.....

"پاکستان میں کرپشن اور قتل وغارت بھی کافی حد تک ہوتی ہے..."۔اس کی نگاہیں بے اختیار جھک گئیں.....

"ہر ملک میں ہوتا ہے یہ سب انفیکٹ ہر جگہ ہوتی ہے کرپشن اور قتل وغارت. ..کچھ ممالک کی میڈیا شو کرتی ہے ان سب چیزوں کو جبکہ کچھ ممالک اپنی خامیوں کو چھپا لیتے ہیں..انڈیا میں بھی تو کافی حد تک سننے میں آیا ہے...اور لنڈن جیسے بڑے اور خوبصورت ملک میں بھی تو یہ سب ہوتا نظر آتا ہے....ان سب کا تعلق کسی خاص ملک کسی خاص جگہ سے نہیں ہوتا... برے اور اچھے لوگ ہر سوسائٹی ہر علاقے میں پائے جاتے ہیں.."۔.....

آیت اپنے ملک کی دفاع کرنے کی کوشش کرنے لگی.

www.novelsclubb.com

"میں نے ابھی کچھ دنوں پہلے ایک خبر دیکھی جس میں پاکستان کی ایک لڑکی کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا ہے."

اور ایسی ہی خبریں میں ہمیشہ سنتا رہتا ہوں... وہ بوڑھا عجب اداسی سے کہہ رہا تھا.

.....

وہ بھی اداس ہو گئی.... جو وہ کہہ رہے تھے وہ سب سہی تھا پاکستان میں ہر دوسرے دن سیکڑوں لڑکیاں غیرت کے نام پر قتل ہونے لگی تھیں... لیکن افسوس کی بات یہ تھی کوئی اس معاملے میں کچھ کر بھی نہیں رہا تھا... گناہ آدم کے بیٹے بھی کرتے ہیں لیکن قتل ہمیشہ حوا کی بیٹیوں کا ہی ہوتا.... اگر عورت کو سزا دینے کے ساتھ ساتھ مرد کو بھی سزا ملتی تو شاید کافی حد تک اس قتل وغارت پر قابو پایا جا سکتا..... کیونکہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی... گناہ ایک طرف سے نہیں ہوتا ... لیکن جہنم میں ہمیشہ بیٹیوں کو ہی پھینک دیا جاتا ہے کیونکہ اس معاشرے کی عورت کچھ کمزور ہے یا پھر شاید مرد ہی کمزور ہیں... جوان بے بس لڑکیوں کو ہی نشانہ بناتے ہیں.....

www.novelsclubb.com

آیت کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا.. علاوہ اس کے کہ وہ اس وقت خاموش رہتی.....

"اور پاکستان میں پچاس فیصد قتل میرے خیال میں خود کش دھماکوں کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں.. کیونکہ ہر دوسرے دن خبر سننے کو ملتی ہے فلاں مسجد میں دھماکہ فلاں جگہ اتنے لوگ شہید.. اتنے زخمی.."...

انہوں نے ایک اور برائی پر انگلی اٹھائی..... آیت کو اپنی کئی گئی سبھی تعریفیں بے معنی لگنے لگیں.... اچھائی سے زیادہ برائی تھی پاکستان میں...

ہاں صیح کہتے ہیں آپ... آج کل خود کش بمبار کی تعداد میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے.. کوئی روکنے والا بھی تو نہیں ہے.... زیادہ ان میں اپنے لوگ بھی شامل ہیں. ..آستین کے سانپوں سے کیسے جنگ ہو سکتی ہے..

وہ افسوس کے ساتھ بتانے لگی...

"ان کا مقصد کیا ہوتا ہے آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں."..؟اس بوڑھے نے تجسس سے پوچھا.....

"تباہی...ان کا مقصد تباہی پھیلانا ہے یا پھر ان کا نظریہ کچھ اور ہوتا ہو گا...یہ بات ماننے کے لیے میں ہر گز تیار نہیں وہ یہ سب پیسے کے لیے کرتے ہوں گے...کیونکہ پیسے کے لیے کوئی بھی اپنی جان نہیں دے گا اور مرنے کے بعد وہ پیسے ان کے کسی کام نہیں آئیں گے یہ بات انہیں معلوم ہے پھر بھی وہ یہ سب کرتے ہیں...کچھ تو ہے جو ان کے دماغ ہے جانے کیا سوچ کر وہ ایسا کرتے ہیں."

.....

اس کی آواز میں شام کی اداسی تھی...بچے زور زور سے فٹ بال کو لات مار رہے تھے...وہ انہیں دیکھ رہی تھی.....

"اور ایک اور مسئلہ مسلمان کچھ زیادہ ہی گمراہ ہو رہے ہیں..یہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ انسانوں اور زمانے کے لوگوں سے مدد لیتے ہیں یعنی شرک کرتے ہیں....اور

www.novelsclubb.com

شرک کرنا تو بہت بڑا گناہ ہے....."...وہ اس بوڑھے کی بات سنتی جا رہی تھی.

..اسے یقین نہیں آیا کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیسے کر سکتا ہے..؟"اللہ تعالیٰ کی برابری کون کر سکتا ہے."...؟

"اگر آپ کو کبھی موقع ملا اپنے مسلمان بھائی بہنوں کے لیے کام کرنے کا تو آپ کیا کریں گی....."یہ سوال پہلے سے ہٹ کر تھا.م..

"جو میں کر سکی جس حد تک کر سکی میں وہ ضرور کروں گی....میری خواہش ہے میں زندگی میں ایک بار کسی ایسے انسان سے ملوں جو شرک کرتا ہو اور اس سے پوچھوں گی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں."..؟

"اگر آپ کی اپنی جان کو خطرہ ہوا تو.."...؟

www.novelsclubb.com

"زندگی میں بہت بار رسک لینا پڑتا ہے...اور ویسے بھی میں نے اچھے کام بہت کم ہی کیے ہیں اگر زندگی نے کبھی موقع دیا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گی..ویسے بھی اگر میری زندگی ختم ہو بھی گئی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا کم از کم مجھے یہ پچھتاوا تو

نہیں ہو گا میں نے کچھ کرنے کی کوشش نہیں کی... میں نے بھی ہر پاکستانی کی طرح نیوز سن کر لمحہ بھر کے لیے افسوس کیا پھر سب بھول گئی..."....

وہ ایک عزم سے کہہ رہی تھی وہ بوڑھا مسکرا دیا...

"آپ کبھی پاکستان آئے ہیں.."...؟اچانک بڑی دیر بعد آیت نے اس سے پوچھا تھا ان کی آنکھوں میں درد دکھائی دیا اسے.....

"ہاں میں کچھ سال پہلے گیا تھا پاکستان... میری پوسٹنگ وہیں ہوئی تھی. میں اپنی فیملی کے ساتھ تھا. پاکستان مجھے اچھا لگا

..وہ کافی خوبصورت ملک تھا لیکن وہاں کے لوگ خوبصورت نہیں تھے

.... شاپنگ مال میں ہونے والے خودکش دھماکے سے میں نے اپنی پوری فیملی کھو دی...اس کے بعد پاکستان سے میرا دل ایسے اٹھ گیا زندگی میں دوبارہ پاکستان جانا تو دور میں نے پاکستان کے بارے میں سوچا تک نہیں....اس ملک نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا.."....

انہوں نے اپنے گلا سز اتار کر نم آنکھوں کو صاف کیا... آیت بھی اداس ہو گئی.....

واپس ہوسٹل آکر بھی وہ اداس رہی... ایسا نہیں تھا وہ پاکستان کے حالات سے انجان تھی لیکن یوں کسی اجنبی کے منہ سے پاکستان کی برائی سن کر اسے دلی تکلیف ہوئی... اس کا دل چاہا وہ ابھی پاکستان لوٹ جائے اور برائی کو جڑ سے اکھاڑ دے لیکن وہ صرف ایسا سوچ سکتی تھی ایسا کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی.... مگر اس کی خواہش تھی وہ زندگی میں کبھی کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کرے گی جس سے اس کے ملک کو اس پر فخر ہو گا.....

---

www.novelsclubb.com

صبح کا وقت تھا... پو جانے صبح صبح ہی مائیکل کو بلا لیا تھا... اسے اس وقت مائیکل بالکل بھی اچھا نہیں لگا کیونکہ وہ انوشیر کے ساتھ جھیل کے کنارے جانے والی تھی اور اس نے انوشیر کو میسج بھی کیا تھا.....

اور اب وہ آئینے کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی جب مائیکل آیا... پوجا وہیں بیڈ پہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی..

وہ بالوں میں کنگھی کر رہی تھی اور گاہے بگاہے ان دونوں کو بھی دیکھ رہی تھی....

"پاکستانی گرلز آر سو بیوٹی فل."..

(پاکستانی لڑکیاں بہت خوبصورت ہیں)

اچانک مائیکل نے تبصرہ کیا.. وہ بے ساختہ شرما گئی.. اگر پاکستان میں کوئی اس سے یہ سب کہتا یا اتنا فری ہوتا تو وہ یقیناً برا مانتی لیکن وہ جس معاشرے میں رہ رہی تھی وہاں اتنی معمولی باتوں کے بارے میں کوئی نہیں سوچتا تھا.....

تھینکس.... وہ اتنا ہی بولی.....

www.novelsclubb.com

پوجا اب اس کے لیے فریج سے جوس نکال رہی تھی.. اس کی اونچی ہیل کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی.. وہ ہیل اتنی اونچی تھی.. آیت اس کی ہیل سے ہمیشہ چڑتی

رہتی. کیونکہ وہ کئی بار ان ہیلز کو پہنے ہوئے گری تھی لیکن مجال ہے جو وہ اس ہیل کے علاوہ کچھ اور پہنے.....

اس نے اپنے بال باندھ دیے...اور سر پر دوپٹہ لے لیا وہ سرخ فراک میں ملبوس تھی....مائیکل بڑی گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا.. لیکن وہ اس بات سے انجان تھی....

پوجا فریج سے جوس نکال کر لے آئی...وہ ٹرے لیے مائیکل کے پاس پہنچی اور وہی ہوا جو اس نے سوچا تھا. پوجا اپنی ہیل کی وجہ سے توازن برقرار نہ رکھ سکی اور اوندھے منہ فرش پر گر پڑی...سارا جسم مائیکل کے اوپر گرا تھا...آیت نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا..وہ جس پوزیشن میں پڑی ہوئی تھی وہ دیکھ کر ہنس رہی تھی. ...مائیکل نے اسے دو چار برے برے القاب سے نوازا....وہ اٹھ کھڑی ہوئی مائیکل کی شرٹ پوری طرح خراب ہو چکی تھی...جو وہ اتار رہا تھا...

www.novelsclubb.com

اس نے شرٹ اتار کر پوجا کو دی اور سزا کے طور پر اسے صاف کرنے کے لیے کہا... پوجا بیچاری بادل نخواستہ واش روم میں گھس گئی... مائیکل اپنے کالے جسم کے ساتھ بنا شرٹ کے اسے بہت برا لگا.. بھلے ہی یہ لندن تھا لیکن وہ ایک مسلمان تھی ایک پاکستانی مشرقی لڑکی... اسے اس طرح بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا .....وہ کمرے سے باہر جانے کے لیے کھڑی ہوئی... جب اچانک کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا... وہ انوشیر تھا... جو مائیکل کو دیکھ چکا تھا اس کے ماتھے پر کچھ لکیریں نظر آئیں.... پھر اس نے بھینچے ہوئے لبوں کے ساتھ آیت کو دیکھا... وہ بے اختیار نگاہیں جھکا گئی... وہ اندازہ نہیں کر سکی انوشیر کو غصہ زیادہ آیا ہے یا برا زیادہ لگا... کیونکہ یہی دو تاثرات تھے اس کے چہرے پر.....

www.novelsclubb.com

اسے انوشیر غلط نہیں لگا.. اس طرح بنا شرٹ کے کسی کو اس کے کمرے میں دیکھ کر واقعی اسے برا ہی لگنا تھا اور وہ تو تھا بھی فل مشرقی مردوں جیسا.... اس وقت اس نے کچھ نہیں کہا وہ خاموش رہا.. آیت اپنا پرس اٹھا کر باہر چل دی... اس نے مائیکل

کو بائے بھی نہیں کہا....انوشیر اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا...وہ جانتی تھی اس کا موڈ بری طرح آف ہو چکا ہے لیکن وہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی....وہ بائیک پہ بیٹھا وہ خاموشی سے اس کے پیچھے بیٹھ گئی....انوشیر کی ایک عادت تھی وہ غصے میں بائیک بہت تیز چلاتا تھا اور وہی یہ دیکھنا چاہتی تھی.... لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئی انوشیر کو غصہ نہیں بہت زیادہ غصہ تھا وہ بائیک فل سپیڈ سے چلا رہا تھا...اس نے انوشیر کے سینے کو ہاتھوں سے پکڑ لیا..کیونکہ گرنے سے بچنے کے لیے وہ یہی کر سکتی تھی...عام حالات میں اگر وہ انوشیر کو ہاتھ لگاتی یا اس کا ہاتھ پکڑتی تو وہ بڑی آسانی سے اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا لیکن آج شاید وہ اتنے غصے میں تھا کچھ بول بھی نہیں سکا.....

www.novelsclubb.com

جھیل کا منظر آج اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا..انوشیر دور خاموش بیٹھا تھا وہ اس سے نہ وجہ پوچھ سکتی تھی اور نہ ہی اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکتی تھی...

آپ آج کے بعد مائیکل سے نہیں ملیں گی....

واپسی پر انوشیر نے کہا..اس نے شکر ادا کیا کم از کم وہ کچھ بولا تو سہی.....

انوشیر نے اسے مائیکل سے ملنے کے لیے منع کیا تھا لیکن اس نے مائیکل سے ملنا اور باتیں کرنا ترک نہیں کیا تھا... کیونکہ اس لگتا تھا انوشیر ایک شکی قسم کا مرد ہے اور وہ یونہی خواہ مخواہ کسی پر بھی شک کرتا ہے....ہاں البتہ اب وہ احتیاط برتی تھی مائیکل کے ساتھ اکیلی کبھی نہیں ملتی تھی....

اس دن بھی وہ تینوں یونیورسٹی کی خوبصورت گھاس پر بیٹھی تھیں...پوجا اپنے کالج کی کوئی کہانی سنانے میں مصروف تھیں وہ اور مائیکل بور ہو کر اس کی باتیں سن رہے تھے..اسے پتا ہی نہیں چلا کب انوشیر آ کر ان کے سر پر کھڑا ہو گیا....وہ اسے دیکھ کر چونکی اور شرمندہ بھی ہوئی...اس نے دوپٹہ بھی نہیں پہنا تھا وہ جلدی جلدی دوپٹہ درست کرنے لگی...انوشیر نے غصے سے اسے دیکھا.....

"جب میں نے آپ سے کہا تھا آپ ان سے نہیں ملیں گی دوبارہ تو پھر کیوں ملیں آپ ان سے.....آپ کو شرم آنی چاہیے...."..

www.novelsclubb.com

انوشیر غصے سے دھاڑا....اس کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا...اس کا بس نہیں چلا وہ آیت کو تھپڑ مار دے اور آیت اسے لگا انوشیر نے اس طمانچہ مار دیا...اس طرح دوستوں کے سامنے وہ اس کی کتنی بے عزتی کر رہا تھا..کم از کم اس بات کا احساس ہونا چاہیے تھا اسے.....وہ بری طرح ہرٹ ہوئی...اسے انوشیر ہر غصہ بھی آیا.....

"آپ آئندہ ان سے نہیں ملیں گی...آئی بات سمجھ میں."؟انوشیر نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی...بے عزتی کے احساس سے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں...مائیکل اردو نہیں سمجھ سکتا تھا لیکن پوجا ان کا ایک ایک لفظ سمجھ رہی تھی.

....

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی ملازم نہیں ہوں..آپ ہوتے کون ہیں میری زندگی کے فیصلے کرنے والے..میری زندگی ہے میں جیسے چاہوں گزاروں..."....وہ غصے پر قابو نہ رکھ

سکی اور جو اس کے دل میں آیا وہ بول گئی... انوشیر نے تاسف سے اسے دیکھا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا... وہ بھی وہاں مزید کھڑی نہیں رہ سکی.....

کمرے میں آکر وہ منہ چھپا کر رونے لگی.. اسے اپنے رویے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا... شام تک وہ اسی بات کے بارے میں سوچتی رہی.....

رات ہونے تک اسے اپنا رویہ غلط لگا.. پھر اسے افسوس ہونے لگا اور افسوس پچھتاوے میں بدلنے لگا... پھر اسے وہ سارے احسان یاد آئے جو انوشیر نے اس پر کیے تھے.... اس نے موبائل اٹھا کر انوشیر کو سوری کا میسج کیا... اس نے کوئی جواب نہیں دیا پھر اس نے دوسرا میسج کیا... اس کا بھی جواب نہیں آیا... وہ اتنی شدت سے پہلی بار انوشیر کے میسج کا انتظار کرنے لگی....

www.novelsclubb.com

ایک دو تین چار اس نے پورے ستر میسج کیے لیکن جواب ایک کا بھی نہیں آیا.. اور نہ ہی وہ کال اٹینڈ کر رہا تھا اب اسے بری طرح پچھتاوا ہونے لگا. انوشیر اس سے ناراض تھا... اور یہ پہلی بار ہوا وہ اس طرح اس سے ناراض ہو گیا.... وہ لوگ جو

کبھی نہیں روٹھتے اچانک روٹھ جائیں تو انہیں منانا کافی مشکل ہوتا ہے... وہ بے چین ہو کر ادھر ادھر ٹہل رہی تھی.....

اپنے آپ کو کوسنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی.. رات ہو چکی تھی اور اس وقت وہ انوشیر کے اپارٹمنٹ اکیلی نہیں جا سکتی تھی.... اسے اپنے آپ پر بے حد غصہ آنے لگا....

صبح جب وہ بیدار ہوئی تو سر میں درد کا احساس ہوا.. رات بھر وہ ٹینشن میں تھی.. انوشیر کو اس نے پہلی بار ناراض کیا تھا اور اسے اس بات کا بہت دکھ تھا.. پوجا واک پر جا چکی تھی وہ واش روم میں جا کر منہ دھونے لگی.. رات رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجھ چکی تھیں.....

www.novelsclubb.com

منہ ہاتھ دھو کر اس نے کالے رنگ کا دوپٹہ اٹھایا... اور عجلت میں دروازہ لاک کر کے کمرے سے باہر نکل آئی.. اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا... بھوک ہی نہیں تھی... صبح کی ہلکی ہلکی دھوپ لندن کی سرزمین کو چمکا رہی تھی.....

وہ ٹیکسی میں بیٹھی اور سیدھا انوشیر کے اپارٹمنٹ پہنچی.. بھاگ کر اس نے سیڑھیوں کا راستہ عبور کا یہ فاصلہ اسے پل صراط جیسا لگا...اسے نہیں معلوم وہ کس بات پر اتنا پریشان تھی.....

ایک سکینڈ بھی ضائع کیے بنا اس نے گھنٹی پہ انگلی رکھی اور زور زور سے بجاتی چلی گئی...دو منٹ تک وہ گھنٹی پر سے انگلی اٹھانا ہی بھول گئی..جب دروازہ کھلا تو اسے انوشیر نظر آیا...وہ بنیان میں تھا اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل نظر آرہی تھیں. ..اسے وہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں

****

آیت صبح جب بیدار ہوئی تو سر میں درد کا احساس ہوا..رات بھر وہ ٹینشن میں تھی..انوشیر کو اس نے پہلی بار ناراض کیا تھا اور اسے اس بات کا بہت دکھ تھا..پوجا واک پر جا چکی تھی وہ واش روم میں جا کر منہ دھونے لگی..رات رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجھ چکی تھیں.....

منہ ہاتھ دھو کر اس نے کالے رنگ کا دوپٹہ اٹھایا...اور عجلت میں دروازہ لاک کر کے کمرے سے باہر نکل آئی..اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا...بھوک ہی نہیں تھی...صبح کی ہلکی ہلکی دھوپ لندن کی سرزمین کو چمکا رہی تھی....

وہ ٹیکسی میں بیٹھی اور سیدھا انوشیر کے اپارٹمنٹ پہنچی..بھاگ کر اس نے سیڑھیوں کا راستہ عبور کا یہ فاصلہ اسے پل صراط جیسا لگا...اسے نہیں معلوم وہ کس بات پر اتنا پریشان تھی.....

ایک سکینڈ بھی ضائع کیے بنا اس نے گھنٹی پہ انگلی رکھی اور زور زور سے بجاتی چلی گئی...دو منٹ تک وہ گھنٹی پر سے انگلی اٹھانا ہی بھول گئی..جب دروازہ کھلا تو اسے انوشیر نظر آیا...وہ بنیان میں تھا اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل نظر آ رہی تھیں.

..اسے وہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں.....

آپ یہاں.....اس کی حیرت بجا تھی..اتنی صبح اسے وہاں دیکھ کر انوشیر کو حیران ہی ہونا تھا...م

www.novelsclubb.com

"مہ...مہ...آپ سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو...میں نے کتنے کالز ایس ایم ایس کیے آپ جواب کیوں نہیں دیتے. آپ کو کیا لگتا ہے میں مر جاؤں گی." وہ ہذیانی انداز میں چلائی...انوشیر سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا.....

"آپ اندر آئیں...." وہ باہر کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا...آیت کی آنکھوں میں آنسو تھے...وہ اس کے پیچھے پیچھے اندر آ گئی.....

"آئم سوری.." وہ روتے ہوئے بولی..

"آپ نے ناشتہ کیا"...؟

"مجھے نہیں معلوم میں کل کیا کہہ گئی...بعد میں مجھے افسوس ہوا...میں آپ سے. ...."

"چائے لیں گی یا کچھ اور..."...؟

www.novelsclubb.com

"میں بہت شرمندہ ہوں..میں کل بھی آنا چاہتی تھی لیکن رات کافی ہو چکی تھی."

.انوشیر کچن میں آ گیا..وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آئی..وہ اب ناشتہ تیار کر رہا تھا

ایسے جیسے اس کی بات سن ہی نہ رہا ہو.....

"مما کہتی ہے میں بہت جذباتی ہوں...مجھے بات کرنے کی تمیز بالکل بھی نہیں ہے

جو دل میں آتا ہے میں بول دیتی ہوں....اور بعد میں مجھے احساس ہوتا ہے.."...

وہ نم آواز کے ساتھ بول رہی تھی....

"آملیٹ لیں گی آپ..."..؟انوشیر نے پوچھا.....

"آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گی میں آئندہ."....انوشیر نے اس کی بات

کاٹ دی اور ناشتہ کی ٹرے اس کی طرف بڑھانے لگا.....

"یہ ناشتہ...."۔آیت کو اب سہی معنوں میں غصہ آیا...اس نے غصے سے ہاتھ آگے بڑھا کر ٹرے کو فرش پر پھینک دیا..انوشیر ہونٹ بھینچ کر کچھ لمحے اس ٹرے کو دیکھتا رہا...

"آپ کو کیا لگتا ہے میں یہاں صبح صبح ناشتہ کرنے آئی ہوں۔"۔وہ چلائی....انوشیر باہر جانے لگا..اس نے انوشیر کا ہاتھ پکڑ لیا.....

"پلیز مجھے معاف کر دیں.."...اس کی آنکھوں میں ایک التجا تھی انوشیر بے اختیار پھگل گیا.....

"اوکے.."... کہہ کر وہ باہر جا کر صوفے پر بیٹھ گیا اس کے سر سے کوئی بھاری بوجھ ہٹ گیا.....اس کی ناراضگی ختم ہو چکی تھی...وہ پہلے والے انداز میں اس سے باتیں کرتا رہا....آیت کو یہ ناراضگی کافی مہنگی پڑی تھی.....

انوشیر سے وعدہ کر لینے کے باوجود وہ مائیکل سے رابطہ ختم نہیں کر سکی..ہاں اس نے پہلے کی طرح اس سے ملنا ترک کر دیا تھا...لیکن جب وہ اس کے سامنے آجاتا یا

پوجا سے ملنے آتا تو مجبوراً وہ بھی اس سے بات کر لیتی.....اور آج صبح صبح ہی پوجا نے اسے بتا دیا تھا وہ سب ایک پارٹی میں جا رہے ہیں تو اسے بھی ان کے ساتھ چلنا ہو گا....اس کے ہزار منع کرنے کے باوجود پوجا اپنی ضد پر اڑی رہی. وہ انکار کر دیتی اگر پوجا نے اپنی دوستی کی قسم نہ دی ہوتی.... مجبوراً اسے ہاں کہنا پڑا.... لیکن دل ہی دل میں انوشیر سے کیا گیا وعدہ بھی یاد آیا.....وہ اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی اور سچ بھی نہیں بتا سکتی... کبھی کبھی ایسی پارٹیوں پہ جانے کا حرج نہیں تھا...اور ویسے بھی اس وقت اس کے ساتھ سہولت یہ ہوئی انوشیر اس دن وہاں نہیں تھا وہ اپنے کسی دوست کے ہاں ڈنر پر جا رہا تھا اور یہ بات اس نے صبح میسج پر ہی بتائی....وہ ڈنر کے لیے یہاں سے پندرہ بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہی جانے والا تھا....

www.novelsclubb.com

پارٹی چونکہ رات کے وقت ہی تھی تو اسی مناسبت سے اس نے سفید رنگ کی ایک انارکلی فراک پہنی اور سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا....اس کا دراز قد اور سمارٹ جسامت

سفید فراک میں دمک رہا تھا... بالوں کو کنگھی کر کے اس نے پونی ٹیل میں قید کر دیا تھا...

ہلکا سا میک اپ بھی کیا... پوجا باہر گئی ہوئی تھی جب واپس آئی تو اس کی تیاری دیکھ کر بے اختیار چیخ اٹھی....

"او مائی گاڈ تم پارٹی میں یہ فل کپڑے اور ماسیوں والا دوپٹہ پہن کر جاو گی."...اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا...

"ہاں تو."؟ پوجا نے گہری سانس خارج کی...

"حد ہے ویسے."....

ان کی گاڑی رات کے دس بجے پارٹی کے مقام پر کھڑی تھی...مائیکل ڈرائیو کر رہا تھا وہ اپنا دوپٹہ سنبھال کر نیچے اتری..وہ کافی روپوش علاقہ لگا..آس پاس کوئی دوسرا گھر کوئی عمارت نہیں تھی...

اندر قدم رکھتے ہی اس پر ایک بھیانک انکشاف ہوا جس کے بعد اس نے زمین کو اپنے قدموں تلے سے کھسکتے دیکھا... پو جانے کہا تھا وہ پارٹی میں جا رہے ہیں لیکن اس نے یہ نہیں بتایا وہ پارٹی کسی کلب میں ہے.....

"کلب.." .وہ زندگی میں کلب کبھی نہیں گئی..کلب کا نام سنتے ہی اسے وحشت ہونے لگتی... وہ ایک ایسی پارٹی سمجھی تھی جس میں عورتیں ہوتی ہیں لیکن اس اندھیرے کلب میں نیم برہنہ حالت میں ڈانس کرتے وہ لڑکے لڑکیاں.....

وہ وحشت سے سب کچھ دیکھے جا رہی تھی..ڈی جے زوردار آواز میں میوزک بجا رہا تھا...اسے لگا تھا اس کے کان پھٹ جائیں گے.....جوش سے ناچتے وہ کپل اس کے اندر ایک عجیب ڈر پیدا کر رہے تھے.....

www.novelsclubb.com

پو جا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک کرسی کے پاس لے آئی..وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی بھاگ جانا چاہتی تھی دور کہیں بہت دور.....

"پوجا یہ تم مجھے کہاں لے آئی ہو."...اس نے ناک پر ہاتھ رکھ کر پوچھا ہر طرف شراب کی بدبو تھی.....

"پارٹی."اس نے تاسف سے پوجا کو دیکھا....

"تمہیں پہلے بتانا چاہیے تھا...ہم کلب جا رہے ہیں."..اسے افسوس ہونے لگا ..اس نے پہلے تصدیق کیوں نہیں کی..

"کیوں تم کبھی نہیں گئیں کیا ایسی پارٹیوں میں."...پوجا نے پوچھا اور اس کا جواب سننے سے پہلے ہی اٹھ کر وہاں سے چلی گئی....اب وہ کسی لڑکے کی بانہوں میں ہاتھ ڈالے رقص کر رہی تھی....اسے اس ماحول سے گھٹن کا احساس ہوا..... سیکڑوں نیم برہنہ لڑکیوں میں پورے کپڑوں میں ملبوس وہ واحد لڑکی کافی عجیب لگ رہی تھی.....

مائیکل آکر اس کے سامنے بیٹھ گیا..ڈی جے کی آواز لگاتار اس کے کانوں کو چیرنے لگی....

"یو وانٹ ڈرنک.."..مائیکل نے شراب کی بوتل اس کی طرف بڑھائی....اس نے ڈر کر کلمہ پڑھ اور کرنٹ کھا کر سمٹ گئی.....یہ کیسا ماحول تھا یہ سب کیسے لوگ تھے...وہ سب ایسے ناچ رہے تھے جیسے جنت میں کھڑے ہوں.....

"کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرو گی"مائیکل نے پوچھا....اس نے گھبرا کر سر نفی میں ہلا دیا..لیکن مائیکل نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑی....

"کم آن..."..وہ سہم گئی....

"نو..نو..میں ڈانس نہیں کرتی..."اس نے اپنی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کی....

"کم آن بے بی کچھ نہیں ہوتا...."مائیکل نے اسے کھینچ کر اپنے سامنے کیا....وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی....بے بسی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...مائیکل اب اسے ساتھ لیے ناچ رہا تھا...اسے اچانک مائیکل سے نفرت

ہونے لگی...انوشیر کی کہی ہوئی نصیحت یاد آئی...اسے افسوس ہوا اس نے پہلے انوشیر کی بات کیوں نہیں مانی... لیکن ہمیشہ وہ غلطی کر کے پچھتاتی تھی....

"آئی سیڈ لیو می"....آواز بھرائی ہوئی تھی..مائیکل نے اسے نہیں چھوڑا....وہ زبردستی اس کے ساتھ ناچ رہا تھا آیت نے چاروں طرف دیکھ کر پوجا کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جانے وہ کہاں تھی.....مائیکل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی اور وہ اس لمحے کو کوس رہی تھی جب وہ پارٹی میں آنے کے لیے تیار ہوئی.....

زوردار جھٹکے سے اس نے خود کو مائیکل کی بانہوں سے آزاد کیا...اور غصے سے ایک زناٹے دار تھپڑ مائیکل کے منہ پر مار دیا.....وہ تلملا اٹھا..اس نے سوچا نہیں تھا وہ یوں اسے تھپڑ مار دے گی..مائیکل کو بے عزتی کا احساس ہونے لگا...آس پاس ڈانس کرتے لوگ جو اس اونچی آواز سے جھوم رہے تھے کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

مائیکل نے غصے میں آکر اس کی کلائی پکڑی اور اسے کھینچ کر کہیں لے جانے لگا..وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی ہیلپ می ہیلپ می پکار رہی تھی لیکن اتنی اونچی آواز میں اس کی معمولی آواز دب گئی....

مائیکل اسے ایک چھوٹے کمرے میں لے آیا...آس پاس چاروں طرف شراب کی بوتلیں تھیں....مائیکل نے اسے زوردار دھکا دیا وہ منہ کے بل گر پڑی.

....ہونٹ زخمی ہو گئے....

میں تھوڑی دیر بعد آوں گا اور تمہارے ساتھ وہ کروں گا جو تم نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا.....مائیکل اسے دھمکی دے کر باہر چلا گیا اس نے دروازہ باہر سے ہی بند کر دیا...وہ قیامت کو اپنے سر پر آتا محسوس کر رہی تھی...قیامت کا منظر اس سے بھیانک ہو گا کیا.....روتے آنسو بہاتے وہ صرف اتنا سوچ رہی تھی کاش اس نے انوشیر کی بات مان لی ہوتی تو اتنی بڑی مصیبت سے دوچار نہیں ہوتی.....وہ کیا

www.novelsclubb.com

کرنے والا تھا اس کے ساتھ... خوف کی ایک لہر اٹھی..... وہ تو کچھ بھی کر سکتا تھا... اس فحش کلب میں اسے روکنے والا کون تھا.....

روتے ہوئے اس نے اللہ تعالیٰ کو پکارا.... موبائل اس کے پاس تھا اس نے انوشیر کو میسج کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ یہاں سے کافی دور ایک ڈنر پہ گیا ہوا ہے... اسے خوش فہمی تھی وہ اس کے لیے ڈنر چھوڑ کر آئے گا....

وہ اس وقت اپنے دوست کے پاس تھا جب موبائل کی بیپ بجی... جیب سے موبائل نکال کر اس نے آیت کا میسج اوپن کیا....

Ap kahan ho. .jahan b ho plz jaldi ao me "
bohat bari musibat me hn. Mical mujhe 1
"....club me ly aya..plz plz ao me mar jaon gi

غصے کی ایک لہر اس کے جسم میں پیدا ہو گئی... بھاگ کر وہ وہاں سے اٹھا اور بائیک پر بیٹھا تھا... اس کا دوست پیچھے آوازیں دیتا رہ گیا... مگر اس نے پوری رفتار سے بائیک دوڑا دی...

دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے وہ اس چھوٹے سے کمرے میں بند تھی ہر طرف شراب کی ٹوٹی پھوٹی بوتلیں نظر آ رہی تھیں ان کی بدبو الگ پھیل رہی تھی.

..آیت کا وہاں دم گھٹنے لگا... یہ سب اس کی اپنی بے وقوفی کا نتیجہ تھا وہ زندگی میں کئی بار اپنی حماقت کی وجہ سے پچھتائی تھی.....

مائیکل کو سمجھنے میں وہ غلطی کر گئی انوشیرا سے پہلی نظر میں ہی پہچان گیا....اور اب اس کمرے میں اسے قبر یاد آنے لگا... قبر بھی یونہی بھیانک ہو گا..یا اس سے بھی بڑھ کر....وہ رو رو کر تھک چکی تھی آنسو خشک ہو چکے تھے..اسے شاپنگ مال والا واقعہ یاد آیا وہ بھی ایک ایسا ہی کمرہ تھا.....

تب انوشیر نے اس کی مدد کی اور آج....؟

زندگی اس پر تنگ ہونے لگی وہ روتے ہوئے بار بار اللہ کو آواز دے رہی تھی.

.دروازہ کھلا اس نے آنکھیں میچ کر شدت سے دعا کی. کاش وہ انوشیر ہو لیکن اس کی دعا قبول نہیں ہوئی وہ انوشیر نہیں تھا.....

وہ مائیکل تھا.. معصوم سا دکھنے والا وہ بھیانک انسان.....وہ مکروہ مسکراہٹ لیے آگے بڑھا.. بے اختیار وہ کھڑی ہو گئی اور ڈرے ہوئے اسے دیکھنے لگی.. پھر آیت نے اسے شرٹ اتارتے دیکھا....

وہ مزید خوف زدہ ہو گئی اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا آیت نے شراب کی ایک بوتل اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری....

www.novelsclubb.com

وہ کراہتے ہوئے گر پڑا اور پھر کھڑا بھی ہو گیا...اس نے آیت کے منہ پر ہاتھ رکھا اس کی چیخ دب گئی...اب وہ اس مرد کے سامنے بے بس تھی....اسے کچھ دکھائی

نہیں دے رہا تھا سوائے اس شخص کے جس کے سانولے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی.....

اچانک اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی...اس نے آیت کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا...وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی پھر آیت نے اسے لڑھکتے اور فرش پر گرتے نہیں دیکھا اس نے سامنے کھڑے انوشیر کو دیکھا جو ہاتھوں میں بوتل لیے کھڑا تھا.....

وہ شخص جو ایک ہم سفر کی طرح اس کے ساتھ تھا ہمیشہ سے آج بھی اس کی مدد کے لیے وہی شخص آیا...وہ روتے ہوئے اتنی جذباتی ہو گئی انوشیر کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگی...انوشیر نے اسے خود سے الگ کیا اور اسے لے کر کلب سے باہر آ گیا...رات کا سناٹا تھا...ہر طرف اندھیرا تھا وہ تو ویسے بھی اندھی ہو چکی تھی.

..انوشیر نے ایک ٹیکسی روکی وہ خاموشی سے اس میں بیٹھ گئی...اس کا دل بہت

www.novelsclubb.com

رونے کو چاہ رہا تھا....انوشیر اس کے ساتھ بیٹھ گیا وہ اس حالت میں نہیں تھی جو انوشیر اسے اکیلا چھوڑتا. وہ اس وقت اس کی کنڈیشن سمجھ سکتا تھا.....

انوشیر نے کوئی غصہ کوئی شکوہ شکایت نہیں کی لیکن وہ تو انوشیر سے نگاہیں ملانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی....اس شخص نے زندگی میں کئی بار اسے منہ کے بل گرانے سے بچایا ہے اور آج ایک اور احسان کا بوجھ اس کے سر پر لاد دیا ہے.. کبھی وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی آخر اس کا اس کے ساتھ رشتہ کیا ہے وہ کیوں اس کے لیے ہر بار اپنی جان پر کھیل جاتا ہے.....

انوشیر اسے لے کر اس کے کمرے میں آیا...پوجا وہیں بیٹھی تھی...اسے دیکھ کر وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی....اس نے تشویش سے آیت کو دیکھا. آیت نے نگاہیں چرائیں جیسے وہ اس سے ناراض ہو.....

انوشیر اسے بستر پر لٹا کر واپس چلا گیا...پوجا اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی.....

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا آیت سب ٹھیک تو ہے."...وہ پوچھ رہی تھی..ایک شکوہ والی نظر اس ہر ڈال کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی...پوجا کو مزید تشویش ہونے لگی.....

"تم نے ایسا کیوں کیا پوجا...تم مجھے وہاں لے کر کیوں چلی گئیں...اور لے کر گئیں تھیں تو میرے ساتھ تو رہتیں کم از کم."....وہ شکوہ کر رہی تھی اس سے...پوجا شرمندہ ہونے لگی....

"آئم سوری آیت مجھے نہیں معلوم تھا..تم کلب میں پہلی بار جا رہی ہو.ورنہ میں تمہیں کبھی نہیں لے جاتی اور وہاں میں اپنے کچھ پرانے دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گئی اور تمہارے بارے میں بھول ہی گئی...لیکن تم کہاں چلی گئیں تھیں تمہارے ساتھ کیا ہوا.."....؟

www.novelsclubb.com

پوجا نے اس کی حالت پر غور کیا..اور آیت نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی اسے....پوجا کو یقین نہیں آیا مائیکل ایسا کچھ کر سکتا ہے اس نے آیت کو

یقین دلایا وہ دوبارہ کبھی مائیکل سے نہیں ملے گی.....آیت باقی رات یونہی روتی رہی...

اس بار انوشیر اس سے ناراض نہیں ہوا تھا شاید وہ اس کی آنکھوں میں پشیمانی دیکھ چکا تھا....اس نے مائیکل سے ملنا چھوڑ دیا انگریزوں سے وہ ایک بار پھر چڑنے لگی تھی...جو ایک بھروسے کی کونپل پھوٹ رہی تھی اچانک جل گئی.....وہ اب زیادہ کسی سے رابطہ نہیں رکھتی تھی...دوستوں کے ساتھ بھی اس نے رابطہ تقریباً ختم کر لیا تھا...اس کی صرف ایک ہی دوست تھی پوجا....وہ اس کے ساتھ اپنے دل کی ہر بات شئیر کرتی...اور انوشیر اس کے ساتھ اس کا رشتہ کیا تھا وہ ابھی تک طے نہیں کر سکی.....

www.novelsclubb.com

پاکستان بھی اس کا رابطہ ہمیشہ ہوتا...زیادہ وی عروہ آپی سے ہی بات کرتی..مما بھی اس سے باتیں کرتی تھیں ابو سے بہر حال وہ مہینوں بعد رسمی گفتگو کر ہی لیا کرتی.

....

وہ ٹیرس پر کھڑی تھی اور پرندوں کو آسمان پر جھومتے دیکھ رہی تھی..جب ہوسٹل کا چپڑاسی اس کے پاس آیا اور اس نے ایک پرچی اس کی طرف بڑھائی.....وہ پرچی اس نے کھولی.....

اس پہ لکھی تحریر دیکھ کر وہ بالکل ساکت ہی رہ گئی...

"تم ابھی تک یہیں ہو پاکستان نہیں گئیں لڑکی...لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں ہے."..تحریر کے الفاظ ہتھوڑے کی طرح اس کے دماغ میں برسنے لگے...کچھ دنوں سے وہ اس معاملے کو نظرانداز کیے ہوئے تھی...کوئی مذاق سمجھ کر...لیکن وہ سب ایک بار پھر اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا..یہ سب کون کر رہا ہے اس کی جان کا دشمن کون ہو سکتا ہے..یہ سوال ایک بار اس کے دماغ میں تھا...اسے انہی دو لڑکوں پر شک تھا جسے اس نے تھپڑ مارا تھا...یا پھر شاید وہ افریقن لڑکا جسے پہلے ہی دن اس نے کمرے سے نکلوا دیا تھا...یا پھر مائیکل....؟.

www.novelsclubb.com

لیکن یہ سب تو مائیکل کے ملنے سے پہلے ہی ہو رہا تھا.. ہو سکتا ہے یہ مائیکل ہی ہو...اسے کچھ دنوں پہلے مائیکل کو مارا ہوا وہ تھپڑ یاد آیا....اور اس کا شک یقین میں بدل گیا.....

اگلے دن انوشیر سے باتوں باتوں میں اس نے ان لڑکوں کیا ذکر جنہوں نے سڑک پر بد تمیزی کی تھی..انوشیر سے یہ سن کر اسے حیرت ہوئی وہ لڑکے جیل میں ہیں اور وہ بھی اسی دن سے جس دن سے انہوں نے بد تمیزی کی تھی...اب الجھن مزید بڑھنے لگی...شک کے دائرے میں اب وہ افریقن لڑکا اور مائیکل تھے...ان ہی دونوں میں سے کوئی یہ سب کر رہا ہے اسے یقین تھا.....

www.novelsclubb.com

آٹھ مہینے وہ گزار چکی تھی اب صرف چار مہینے بچے تھے..پھر اسے پاکستان واپس جانا تھا ایک بڑی سی ڈگری لیے.....لندن کی سرزمین کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر...پھر وہی مشرقی زندگی..ابو کی مرضی سے کسی بھی انجان لڑکے سے شادی

وہی گھریلو زندگی..دو چار بچے...کچن..ساس سسر کی خدمت....اور اس کے خوب ان کا کیا....؟

اس کے خواب تو ان سب چیزوں کے بیچ ادھورے ہی رہ جائیں گے..وہ ناول جیسا ہیرو ایک بہت پیار کرنے والا شخص....وہ سب سپنے ٹوٹ جائیں گے.....وہ اس دن گھاس پر بیٹھے بیٹھے سوچ رہی تھی.....

"زندگی کتنی تیز گزرتی ہے ناں پوجا...پتا ہی نہیں چلتا...اب لگتا ہے یہ سب کل کی بات ہو میں لندن آئی اور پہلے ہی دن کچن میں زوردار آگ لگائی".....

"پھر تمہیں کس نے بچایا."..پوجا نے تجسس سے پوچھا....پتا نہیں تھا کوئی....پروفیسر صاحب نے بتایا کسی نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میری جان بچائی لیکن میں کبھی اس سے ملی نہیں.....وہ اداسی سے بولی.....

"کہیں وہ انوشیر تو نہیں تھا."....پوجا نے اندازہ لگایا...اس نے سر نفی میں ہلایا.....

"نہیں وہ انوشیر نہیں تھا کیونکہ انوشیر سے میں بعد میں ملی تھی...اور انوشیر شروع شروع میں کافی روڈ تھا...بات بھی نہیں کرتا تھا..."..

"واہ یار یہ تو پھر کوئی فلمی سین ہو گیا...کہیں تمہارے ناول کا ہیرو تو نہیں نکل کر آ گیا تمہیں بچانے"....

"ہو سکتا ہے.."..پوجا کھلکلا کر ہنس پڑی...لیکن وہ سوچ میں گم ہو گئی اس سوال کا جواب تو اسے واقعی کبھی نہیں ملا وہ کون تھا....اور اس دن ندی کے پاس "وہ چوڑیاں پھینکنے والا.....؟

اور وہ چاولوں میں زہر ملانے والا....؟

پرس میں ڈائمنڈ رنگ ڈالنے والا...."؟

یہ کچھ ایسے لوگوں تھے جو اسے کبھی نہیں ملے...

اس کے سر میں درد ہونے لگا.....

اگلے دن موسم اچھا تھا اس کا موڈ تھا باہر کھانے کو اور وہ تیار بھی ہوئی...اس نے انوشیر کو میسج کیا...انوشیر نے جواب میں کہا وہ بزی ہے نہیں آسکتا...اس کا موڈ آف ہو گیا....اس کی کمپنی بورنگ ہی سہی لیکن اتنی بری کم از کم نہیں تھی.....

اور اب یونیورسٹی میں اس کا موڈ مزید آف ہوتا اس لیے مجبوراً اکیلی ہی باہر نکل آئی...بادل آسمان کو گھیرے ہوئے تھے...کئی لوگ سڑکوں پر دکھائی دیے اسے...

وہ ہاتھ بڑھا کر ٹیکسی روکنے لگی...ٹیکسی روک کر وہ ہوٹل میں آئی....ہوٹل میں اس وقت کافی رش تھا...وہ ہمیشہ اسی ہوٹل میں آتی تھی وہ ہوٹل زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن وہاں کا ماحول صاف اور پر سکون ضرور تھا.....وہ ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گئی اس کے سامنے گلاب کے تازہ پھول رکھے ہوئے تھے...وہ ان پھولوں کی خوشبو میں کھو گئی...ویٹر آکر اس کا آرڈر لینے لگا...اس نے اپنے لیے ایک سادہ سی ڈش منگوائی....ہوٹل میں ایک شخص گٹار بجا رہا تھا اس کی دھن میں ساری دنیا کہ اداسی

www.novelsclubb.com

سمائی ہوئی تھی...ایسے جیسے کچھ بچھڑنے کی آواز.... جیسے کچھ ٹوٹنے کی آواز ہو.....وہ ٹھوڑی تلے ہتھیلی رکھ کر بے اختیار اس دھن بجانے والے کو دیکھتی رہی....

آس پاس ہر طرف لوگ تھے اور وہ درمیان کے ہی ایک ٹیبل پر بیٹھی تھی....ویٹر کھانا سرو کر کے جا چکا تھا...وہ بے دلی سے کھانا کھانے لگی.....

بہت اچانک اسے احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے...پیچھے آگے دائیں بائیں اس نے ہر طرف دیکھا..پھر اسے یہ سب وہم لگا.....

اچانک ایک زوردار گولی چلنے کی آواز گونجی....اور وہ گولی عین اس کے ٹیبل پر رکھے گلدان کو لگی....اس کی چیخ نکل گئی وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی..پورے ہوٹل میں شور پھیل گیا..اس نے ڈر کر پیچھے دیکھا....اور دروازے سے بھاگتے ہوئے جس شخص کو اس نے دیکھا اس کے بعد سانسیں اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھیں...بے یقینی کی آخری سیڑھی تھی وہ جس پر آیت اس وقت کھڑی

تھی.....وہ بھاگ کر دروازے تک آئی..وہ شخص ہوٹل سے باہر نکل چکا تھا

...اس نے دور سے اس شخص کو بھاگتے ہوئے دیکھا...ہوٹل میں ایک تہلکا مچا ہوا تھا....لوگوں کی گہما گہمی تھی کئی لوگ اس سے ٹکرا رہے تھے لیکن وہ وہیں دروازے پر ہی پتھر بن گئی...اس بات میں کوئی شک نہیں تھا وہ انوشیر ہے...اب یقین کرنے کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا تھا..سب کچھ سامنے تھا...بالکل قریب....اسے لگا وہ کبھی ہل نہیں سکے گی.... کتنی دعائیں کی تھیں اس نے.

..کاش یہ شخص یہ سب نہ کر رہا ہو... لیکن وہی یہ سب کر رہا تھا....

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جیسے اپنی چیخ دبائی...وقت کی سوئی رک گئی...آس پاس آوازیں آنا بند ہو گئیں اس کا دل و دماغ صرف ایک ہی بات سوچ رہا تھا..

www.novelsclubb.com

انوشیر اسے مارنا چاہتا ہے....وہ اس کا قتل کرنا چاہتا ہے وہ کئی بار ایسا کرنے کی کوشش کر چکا ہے لیکن وہ ہر بار بچ جاتی ہے.....اسے حیرت سے زیادہ دکھ تھا ..ساتھ ساتھ چلنے والے صرف دوست نہیں ہوتے...دشمن بھی ہوتے ہیں تو کیا

انوشیر بھی اس کا کوئی دشمن تھا... کوئی پرانی دشمنی..... جس کا بدلہ وہ اس سے لے رہا ہے..... جو بھی تھا لیکن آیت آج ٹوٹ چکی تھی.....

****

آیت ہوٹل میں بیٹھی تھی___ آس پاس ہر طرف لوگ تھے.... ویٹر کھانا سرو کر کے جا چکا تھا... وہ بے دلی سے کھانا کھانے لگی.....

بہت اچانک اسے احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے... پیچھے آگے دائیں بائیں اس نے ہر طرف دیکھا.. پھر اسے یہ سب وہم لگا.....

اچانک ایک زوردار گولی چلنے کی آواز گونجی.... اور وہ گولی عین اس کے ٹیبل پر رکھے گلدان کو لگی... اس کی چیخ نکل گئی وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی.. پورے ہوٹل میں شور پھیل گیا.. اس نے ڈر کر پیچھے دیکھا.... اور دروازے سے بھاگتے ہوئے جس شخص کو اس نے دیکھا اس کے بعد سانسیں اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھیں... بے یقینی کی آخری سیڑھی تھی وہ جس پر آیت اس وقت کھڑی

تھی.....وہ بھاگ کر دروازے تک آئی..وہ شخص ہوٹل سے باہر نکل چکا تھا

...اس نے دور سے اس شخص کو بھاگتے ہوئے دیکھا...ہوٹل میں ایک تہلکا مچا ہوا تھا....لوگوں کی گہما گہمی تھی کئی لوگ اس سے ٹکرا رہے تھے لیکن وہ وہیں دروازے پر ہی پتھر بن گئی...اس بات میں کوئی شک نہیں تھا وہ انوشیر ہے...اب یقین کرنے کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا تھا..سب کچھ سامنے تھا...بالکل قریب....اسے لگا وہ کبھی ہل نہیں سکے گی....کتنی دعائیں کی تھیں اس نے.

..کاش یہ شخص یہ سب نہ کر رہا ہو...لیکن وہی یہ سب کر رہا تھا....

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جیسے اپنی چیخ دبائی...وقت کی سوئی رک گئی...آس پاس آوازیں آنا بند ہو گئیں اس کا دل و دماغ صرف ایک ہی بات سوچ رہا تھا..

www.novelsclubb.com

انوشیر اسے مارنا چاہتا ہے....وہ اس کا قتل کرنا چاہتا ہے وہ کئی بار ایسا کرنے کی کوشش کر چکا ہے لیکن وہ ہر بار بچ جاتی ہے.....اسے حیرت سے زیادہ دکھ تھا ..ساتھ ساتھ چلنے والے صرف دوست نہیں ہوتے...دشمن بھی ہوتے ہیں تو کیا

انوشیر بھی اس کا کوئی دشمن تھا... کوئی پرانی دشمنی..... جس کا بدلہ وہ اس سے لے رہا ہے..... جو بھی تھا لیکن آیت آج ٹوٹ چکی تھی

الجھن تھی.. سوال تھے.. کوئی بہت بڑا پزل تھا جو اسے حل کرنا تھا... یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ..؟ انوشیر رضا کون ہے اور وہ کیا چاہتا ہے اس سے... وہ اسے مارنا چاہتا ہے کیوں... اس نے تو کبھی کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا پھر وہ اس کا دشمن کیوں بن گیا.....

لیکن وہ اسے مار کیسے سکتا ہے وہ تو اسے مارنا بھی نہیں چاہتا اگر ایسا ہوتا تو وہ اسے اس دن شاپنگ مال والے حادثے سے نہ بچاتا... اور پھر اس دن جو ہیوی لوڈر آ رہا تھا وہ اگر اسے مارنا چاہتا تھا تو اسے بچے کے لیے کم از کم خود تو اس ہیوی لوڈر کے نیچے نہیں آتا..... اور آج....؟

وہ بے بسی سے سر تھام کر بیٹھ گئی. جو شخص اتنا مذہبی ہے اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے کتراتا ہے.. وہ اتنا بڑا گناہ کیسے کر سکتا ہے....

وہ اسے نہیں جانتا تھا مدد لینے وہ خود گئی تھی اس کے پاس....اور بعد میں بھی کچھ ایسا نہیں ہوا جس سے وہ اس کا دشمن بن جاتا..... یہ سوال وہ تھے جو اس کے ذہن میں تھے وہ انوشیر سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن اس سے پوچھ نہیں سکتی تھی.. اگر اس ننانوے فیصد یقین تھا یہ سب انوشیر کر رہا ہے تو ایک فیصد بے یقینی بھی تھی.....ایسا بھی ہو سکتا ہے وہ یہ سب نہ کر رہا ہو لیکن یہ ناممکن تھا اپنے دل کو جھوٹی تسلی دینے والی بات تھی....خود اس نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا ہے ایک بار نہیں دو بار...وہ کم از کم انوشیر کو پہچاننے میں تو غلطی نہیں کر سکتی....اور اسے یاد آیا ہوٹل جانے سے پہلے اس نے انوشیر کو میسج کیا تھا....وہ ہوٹل جا رہی ہے یہ بات تو صرف انوشیر ہی جانتا تھا وہ ایک فیصد بے یقینی بھی ختم ہو

www.novelsclubb.com

گئی.... آیت کو یقین تھا وہ اس بار غلط نہیں ہے... لیکن یہ سب اس کے ساتھ کیوں کیا جا رہا ہے بس یہی معلوم کرنا تھا اسے... اور وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی....

اس نے کئی بار انوشیر کی آنکھوں میں دیکھا.. جن میں ہمیشہ معصومیت ہوتی کوئی دھوکہ کوئی فریب نہیں تھا ان آنکھوں میں.. یا تو انوشیر کی آنکھیں اسے دھوکہ دے رہی تھیں یہ اس کی خود کی آنکھیں....

وہ بیڈ پر بیٹھ گئی.. الجھنیں بڑھتیں جا رہی تھیں وہ جتنا سوچ رہی تھی سوال اتنے ہی بڑھتے جا رہے تھے...

انوشیر اس کے ساتھ ایسا کیوں کرے گا...؟

یہ سوال ایک بار پھر سے آ کر کھڑا ہو گیا.... اور یہی سوال اسے سب سے زیادہ تنگ کر رہا تھا.. یقین کرنا مشکل تھا وہ ایسا کچھ کر سکتا ہے....

"وہ دھمکی بھرے ختم بھیجنا..؟

وہ شاپنگ مال کا ایکسڈینٹ...؟

وہ ہیوی لوڈر والا ایکسڈینٹ....؟

وہ کھانے میں زہر.....؟

اور آج اس پر گولی چلانا.....؟

اور دوسری طرف.....

پل پل اس کا خیال رکھنا...

ہر بار اس کی مدد کے لیے آنا....

اس کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالنا."....

www.novelsclubb.com

یہ سب چیزیں کوئی ایک انسان تو نہیں کر سکتا..؟ کیا ایسا ممکن ہے کوئی انسان کسی سے محبت بھی کرے اور نفرت بھی...اس کا اس حد تک خیال رکھے کہ اس کے لیے اپنی جان پر کھیل جائے اور اس سے اتنی نفرت کرے اس پر گولی چلا دے....

یہ بہت بڑی پہیلی تھی اور اس پہیلی کا جواب انوشیر ہی دے سکتا تھا...ایک الجھن وہ سلجھا چکی تھی کم از کم اسے یہ تو پتا چلا یہ سب کون کر رہا ہے..اس نے سوچا یہ سب مائیکل یا اس افریقن لڑکے کا کام ہے ایک نام جو اس نے نہیں سوچا تھا اور نہیں سوچنا چاہتی تھی وہ انوشیر کا تھا...وہ کبھی یقین نہیں کرتی اگر سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی.....آنکھیں دھوکہ ضرور کھاتی ہیں لیکن جھوٹ کبھی نہیں بولتیں.....

سر درد سے پھٹ رہا تھا..پوجا بھی نہیں تھی وہ کچن میں چلی آئی اور اپنے لئے چائے بنانے لگی....

"تیار ہو جاو انوشیر..."..اس نے سوچا....

www.novelsclubb.com

"میں آوں گی اور تم سے ایک ایک سوال کا جواب جان کر ہی رہوں گی..تم مجھے اس بار جھٹلا نہیں سکو گے.."

انوشیر نے شیلف سے قرآن پاک نکالا اور صوفے پر بیٹھ گیا..اس نے سفید ٹوپی پہنی جو وہ نماز کے وقت پہنتا تھا...چہرے پر معصومیت تھی....

وہ قرآن پاک کھول کر پڑھنے لگا روزانہ صبح شام وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا. ..وہ ترجمے والا قرآن پاک تھا...اس کی انگلی اس آیت پر تھی جسے وہ پڑھ رہا تھا..

...

اور جھوٹ.....اس سے آگے وہ پڑھ نہیں سکا...اس کی آنکھیں نم ہو گئیں جب کبھی وہ کہیں لفظ جھوٹ دیکھتا تو اسے اپنے آپ پر غصہ آنا لگتا...ایک شرمندگی ایک پچھتاوا ہونے لگتا..... نماز قرآن روزوں کی پابندی کے باوجود اس نے جھوٹ بولا.....وہ شرمندہ تھا.....

www.novelsclubb.com

لیکن مزید وہ اس جھوٹ کے دلدل میں نہیں رہ سکتا تھا اس نے آیت سے جو جھوٹ بولا وہ اسے تیر کی طرح چبھنے لگا.....اسے وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا.

..

لوگوں کو سچ اور ایمانداری کا درس دینے والا وہ شخص خود اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا تھا....اب وقت آگیا تھا آیت کو سب سچ بتانے کا.....وہ مزید اس جھوٹ کے سہارے نہیں چل سکتا تھا.....

وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گی...سچ جان لینے کے بعد....وہ اس سے ناراض ہو گی یا شاید نفرت کرے گی

اس سے مزید قرآن پاک کی تلاوت نہیں ہو سکی اس نے قرآن پاک کو واپس شیلف میں رکھ دیا...اور وہیں سرخ آنکھوں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا.....

دروازے کی گھنٹی بجی.....کچھ وقفے کے بعد وہ دروازہ کھولنے چلا گیا...سامنے آیت کو دیکھ کر وہ حقیقتاً چونکا....وہ بنا کسی وجہ کے کبھی اس کے اپارٹمنٹ نہیں آئی تھی.....

وہ سیاہ چادر کو اپنے گرد پھیلائے ہوئے تھی....انوشیر کچھ لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا..کیا تھا اس کی آنکھوں میں....کوئی پوشیدہ شکوہ...

انوشیر دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا وہ اندر چلی آئی.... وہ کل رات سے سو نہیں سکی کچھ سوال اسے بہت تنگ کر رہے تھے.....

ان سوالوں کے جواب شاید سامنے کھڑا شخص ہی دے سکتا تھا.....

"کیسی ہیں آپ...."؟انوشیر اس کی آنکھوں سے ڈر گیا تھا.. کون سا تاثر تھا اس کی آنکھوں میں اس وقت...

"کیسی ہو سکتی ہوں.."..؟یہ سوال کے جواب میں سوال تھا..اور یہ وہ جواب نہیں تھا جو وہ ہمیشہ دیتی تھی...آج کچھ تو تبدیلی تھی...انوشیر کو لگا وہ اسے ہوٹل میں دیکھ چکی ہے.....

"آپ مجھے ناپسند کرتے ہو..."؟آیت نے انوشیر کی آنکھوں میں دیکھا تھا.

....وہ اس سوال کو سمجھ نہیں سکا....

"آپ مجھ سے غصہ ہو...."."؟دوسرا سوال بھی فراٹے سے کیا گیا...انوشیر نگاہیں نیچے کیے کھڑا تھا...مطلب وہ اسے ہوٹل میں دیکھ چکی تھی.....

"آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں.."..؟بڑا دردناک سوال تھا یہ.....آیت کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں..وہ بھرائی ہوئی آواز میں پوچھ رہی تھی.....

"نفرت...؟اور اس سے."....کیا ایسا ممکن تھا....

"آپ کا دل چاہتا ہے مجھے قتل کر دیں...ہے ناں"....؟انوشیر کے دل میں خنجر چلا تھا..کیا وہ ایسا چاہ سکتا ہے...آیت کی آنکھوں میں آنسو تھے..ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے آنسو سے اسے تکلیف ہونے لگی....

آپ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں.....؟وہ خاموش رہا..کوئی جواب ہی نہیں تھا اس کے پاس....

"مہ...مہ...میں ایسا.."...وہ بول نہیں سکا...وہ اسے سچ بتانا چاہتا تھا...لیکن الفاظ بولنے سے انکاری ہو گئے.....

"یہ لیں مجھے قتل کر دیں.."..انوشیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا..اس کے ہاتھوں میں ایک بہت بڑا خنجر تھا..جسے وہ دونوں ہاتھوں سے اس کی طرف بڑھائے کھڑی تھی..انوشیر کو وہ خنجر اپنے اندر اترتا ہوا محسوس ہوا.....

"یہ...یہ آپ کیا کر رہی ہیں"...وہ گڑگڑا گیا.....

"میں کیا کر رہی ہوں...آپ بتائیں آپ کیا کر رہے ہیں"...؟وہ زور سے چلائی...

"..جھوٹ کیوں بولا آپ نے مجھ سے.."؟وہ نگاہیں چرا گیا.....

$مجھے قتل کر کے آپ کو کیا ملے گا"...؟اس کی آواز جیسے خلا سے آئی ہو.....

"میں آپ کو قتل نہیں کرنا چاہتا میں تو."...آیت نے اس کی بات کاٹ دی.

.....

"قتل نہیں کرنا چاہتے تو اس رات میرے کمرے میں کیا کرنے آئے تھے اور مجھے دھمکی کیوں دی...میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور وہ پرچی جس پر آپ نے دھمکی لکھ کر بھیجی تھی کہ میں لنڈن چھوڑ دوں...کیا وہ سب جھوٹ تھا..اور کل ہوٹل میں گولی کس نے چلائی کیا آپ نے مجھ پر گولی نہیں چلائی...میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا آپ کو ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے.....اگر مجھے مارنا ہی تو اپنے ہاتھوں سے مارو میں اف تک نہیں کروں گی..لیکن اس طرح پیٹھ پیچھے تو وار مت کرو..جھوٹ تو مت بولو..

www.novelsclubb.com

یوں میرے بھروسے کا خون تو مت کرو.....آپ کے اندر دل نام کی کوئی چیز بھی ہے یا نہیں.."

انوشیر تاسف سے اسے دیکھے گیا....

کتنی بد گمان تھی وہ لڑکی اس سے.. وہ اس سب کہانی کو اپنا من چاہا رنگ دے رہی تھی وہ سچ نہیں جانتی تھی.. وہ جو دیکھ چکی تھی وہی سوچ رہی تھی اسے وہی سوچنا تھا.....

"آپ نے ایسا کیوں کیا.. آپ نے میری اتنی مدد کی.. پھر مجھے مارنا بھی چاہتے ہو... آپ کی میرے ساتھ کیا دشمنی ہے. شرم آنی چاہیے آپ کو... آئندہ میں آپ سے کبھی مدد نہیں لوں گی آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی..."....وہ روتے ہوئے ایک ایک قدم اٹھاتی پیچھے جا رہی تھی... وہ اسے روک نہیں سکا... وہ اسے روکنا نہیں چاہتا تھا.. اس وقت اگر وہ اسے سچ بتا بھی دیتا وہ کبھی یقین نہیں کرتی.. ایسے میں اسے سچ بتا کر اپنی عزت گوانے کے مترادف تھا..... لیکن بنا سچ جانے وہ کیا کیا سوچ رہی تھی... اس نے اپنی آنکھوں میں نمی محسوس کیا.....وہ وہیں صوفے پر نڈھال سا گر گیا....

www.novelsclubb.com

انوشیر کے ساتھ آیت نے رابطہ ختم کر لیا تھا. کبھی کبھی اسے افسوس ہوتا اس رشتے کے ٹوٹ جانے پر.. لیکن پھر وہ خود کو سمجھاتی جو رشتہ کبھی بنا ہی نہیں اس کے ٹوٹ جانے پر ملال کیسا....

انوشیر نے جو کیا وہ اسے نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے ہی یہ کیوں کیا یہ بات وہ نہیں جان سکی...اور اسے یقین تھا وہ یہ سب کبھی نہیں جان سکے گی....کچھ سوالوں کے جواب اسے نہیں ملنے تھے.. لیکن ایک فائدہ بہر حال اسے ضرور ہوا تھا اس نے انوشیر کے ساتھ رابطہ ختم کیا اس کے بعد سے اسے کوئی دھمکی آموز پرچیاں موصول نہیں ہوئیں.....

انوشیر نے خود سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی..کچھ سفر زندگی میں بہت مختصر وقفوں کے لیے ہوتا ہیں ایسا ہی ایک سفر یہ بھی تھا.....وہ دل لگا کر پڑھائی میں مصروف ہو گئ..وہ خود کو ہر طرح سے مصروف رکھنا چاہتی تھی..جب کبھی وہ مایوس یا اداس ہوتی تو خود کو یہی سمجھاتی وہ یہاں. ان سب چیزوں کے لیے نہیں

آئی... لندن میں پڑھائی ہی اس کا خواب تھا اور اسے بس وہی خواب پورا کرنا تھا ویسے بھی یہاں اس کا قیام اب کم ہی رہ گیا تھا.....

کچھ دنوں تک وہ ایگزامز دے کر پاکستان چلی جائے گی وہاں کوئی انوشیر نہیں ہو گا...

اسی دوران پوجا نے سیر و تفریح کے لیے پلان بنایا.. اور اس پلان میں اس نے آیت کو بھی شامل کرنا چاہا.. گھومنے پھرنے کی وہ ویسے بھی شوقین تھی اور اس بار اسے پوجا کا پلان بھی معقول لگا تو وہ تیار ہو گئی..... پوجا نے یہاں سے چند کلو میٹر فاصلے پر ایک پہاڑی علاقے کے بارے میں بتایا... وہاں ایک خوبصورت جنگل ہے جہاں مختلف قسم کے درخت پائے جاتے ہیں... اور خوبصورت پہاڑ بھی ہیں تو وہاں جا کر ایک دن گزارنے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا.....

پوجا اکیلی نہیں جا رہی تھی اس کا ایک بوائے فرینڈ بھی اس کے ساتھ تھا اس بات پر اس نے اعتراض کرنے کی کوشش کی لیکن پوجا نے اس سے وعدہ کیا وہ پہلے کی طرح اسے اکیلا نہیں چھوڑے گی... ویسے بھی وہ ٹرپ صرف ایک دن کے لئے ہی تھا.....

یعنی صبح جانا تھا اور شام کو واپس آنا تھا.. زیادہ دور بھی نہیں تھا... اپنے آپ کو مصروف رکھنے اور الجھنیں کم کرنے کے لیے اسے یہی سب ٹھیک لگا.....

پوجا نے بتایا تھا وہ کافی سرد جگہ ہے اس لیے گرم کپڑے اور شال لے جانا ضروری ہے... اس نے نیلے فراک کے اوپر سفید سویٹر پہن لیا تھا... اور دستانے بھی پرس میں رکھ دیے تھے.....

www.novelsclubb.com

"تمہیں کھانا میں کیا پسند ہے.."..؟ پوجا اچانک ایک کاغذ قلم لیے نمودار ہوئی....

"کچھ بھی جو تم لوگوں کو پسند ہو..."..وہ اس وقت ناول لیے بیٹھی تھی...پوجا کا جو بوائے فرینڈ تھا جس کا نام اس نے رابرٹ بتایا تھا وہ ابھی تک آیا نہیں تھا اور اس کے آنے میں ابھی ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا.....

پھر بھی تمہاری اپنی بھی تو پسند ہو گی...؟پوجا پنسل منہ میں دبائے سوچ میں پڑ گئی.

....

"کچھ بھی برگر، چپس وغیرہ بھی صیح رہے گا"...اس نے اپنی رائے دی....

"اوہیلو محترمہ ہم یہاں سے کچھ لے کر نہیں جا رہے ہم سب کچھ وہیں بنائیں گے تو کسی ایسی چیز کا نام بتاو جسے بنانا آسان ہو.."....

اس نے چونک کر سر اٹھایا....

"سب کچھ وہاں کیسے بن سکتا ہے..."؟وہ حیران ہوئی..

www.novelsclubb.com

"یہی تو مزا ہے میری جان...." پوجا اب کاغذ پہ کچھ لکھ رہی تھی....وہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی....

"لیکن تم نے تو کہا تھا وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ہر طرف جنگل ہے..."..اس نے پوجا کو یاد دلایا.....

"ہاں تو کیا ہوا...پہاڑی علاقے میں اپنے لیے کچھ بنا کر کھانا کتنا زبردست لگے گا ناں..."

"زبردست.."؟کافی عجیب نہیں لگے گا.....

"کچھ بھی عجیب نہیں لگے گا...تم تو ہو ہی بور...

گوشت کتنا کافی رہے گا..."؟پوجا نے اس سے رائے طلب کی.....

www.novelsclubb.com

"میں کیا کہہ سکتی ہوں... تمہیں پتا... میں تو ابھی تک مراقبے میں ہوں... کمال کا سین ہو گا ناں ہم لوگ جنگل میں سو سال پرانے لوگوں کے جیسے اپنے لیے کھانا بنا رہے ہوں گے....."..

پوجا نے اسے گھورنے پر اکتفا کیا.. نیچے رابرٹ کی ہارن سنائی دی... وہ دونوں پہلے سے ہی تیار بیٹھیں تھیں.

ہارن کی آواز سن کر دونوں کھڑی ہوئیں... پوجا نے ایک آخری نظر آئینے میں دیکھا اور برتن اٹھا کر باہر نکل گئی.. وہ بھی پرس اور موبائل اٹھا کر باہر آئی اس نے کمرے کا دروازہ لاک کر دیا... یونیورسٹی کی خوبصورت سڑک پر رابرٹ اپنی گاڑی میں ان کا منتظر تھا.....

www.novelsclubb.com

اس کی گاڑی بنا چھت والی تھی اس نے رابرٹ کو سلام کیا... وہ چھوٹے قد والا ایک سفید فام انگریز تھا... داڑھی نہیں تھی ہلکی ہلکی موچھیں چمک رہی تھیں... سر پہ اس نے کیپ پہنا ہوا تھا..

وہ ونڈو کھول کر پوجا کے برابر بیٹھ گئی.. پوجا نے خوشی خوشی سن گلاسز لگائے اور کار ایک لمبے سفر کے لیے نکل پڑی.... مارکیٹ سے انہوں وہ سامان بھی خریدا جس کی لسٹ انہوں نے بنائی تھی.....

گاڑی فل سپیڈ سے چل رہی تھی.. ساتھ میں خوبصورت انگریزی گانا بھی لگا تھا.. پوجا جھوم جھوم کر تالیاں بجا رہی تھی لیکن وہ اداس تھی.....

افسردہ چہرے کے ساتھ وہ باہر سڑک پر موجود درختوں کو دیکھے جا رہی تھی.

.درخت بھی جو اباً اداس لگے اسے.... آسمان پر بادل تھے... نیلے رنگ کا آسمان اس وقت بالکل سیاہ ہو چکا تھا... بارش بھی آنے والی تھی... اگر بارش آگئی تو یہ لوگ کہاں جائیں گے...؟ کیا کریں گے... وہ ایسا کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی اور پوجا کی طرف سے بھی ایسی کوئی پریشانی نظر نہیں آ رہی تھی وہ خود کو اس وقت پوجا اور رابرٹ کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی... ہاں اس وقت وہ یہ نہیں جانتی تھی آگے چل کر اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے... رابرٹ پورے راستے خاموش رہا.

www.novelsclubb.com

.وہ زیادہ بولتا نہیں تھا شاید....ایک گھنٹے بعد ان کی گاڑی ایک سنسان جنگلی راستے میں داخل ہو گئی....پوجا نے ہم پہنچ گئے کا زوردار نعرہ لگایا.....گاڑیوں رابرٹ جھاڑیوں کے بیچ لے گیا...وہ اس جگہ کو دیکھ کر حیران رہ گئی وہ ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں قیام کیا جاتا یا پھر کوئی تفریح ہو سکتی.....

آس پاس ہر طرف جنگل تھا..درخت تھے درخت تھے...اس کے قد سے کہیں زیادہ اونچے اونچے درخت تھے...زمین پر سوکھے ہوئے پتوں کا ایک ڈھیر تھا جو ہوا کی وجہ سے ادھر ادھر اڑ رہے تھے اور عجیب آوازیں پیدا کر رہے تھے.....

وہ ان پتوں پر پوجا کے ساتھ چلتی ہوئی آگے بڑھی تھی...رابرٹ بہت پیچھے رہ گیا.

..

www.novelsclubb.com

انسان تو کیا اسے کوئی جانور یا کوئی پرندہ بھی نظر نہیں آیا...یہ کیسا جنگل تھا...ایک خوفناک جنگل جیسے فلموں میں ہوتے ہیں...اگر دن کا وقت نہ ہوتا اور پوجا اس کے ساتھ نہ ہوتی تو وہ یقیناً اس جنگل میں اپنے حواس قابو نہ رکھ پاتی.....

"کیا تم اسی جنگل کی بات کر رہی تھیں."..؟اس نے چلتے چلتے پوجا سے پوچھا.....

"ہاں...کیوں اچھا نہیں لگا کیا....؟"پوجا نے پوچھا..

"اچھا.."؟تو کیا اس جنگل میں کچھ ایسا تھا جو اسے اچھا لگتا...وہاں تو اسے ایسا کچھ بھی نظر نہیں آیا جو اسے اچھا لگتا لیکن اس نے پوجا سے مزید بحث نہیں کی...بحث کا فائدہ بھی تو نہیں تھا اب کم از کم وہ لوگ واپس تو نہیں لوٹ سکتے تھے.....

پوجا ایک بڑے درخت کے نیچے آکر رک گئی..اور اس نے آس پاس کا جائزہ لیا.

....

یہی جگہ سہی ہے ناں کیمپ لگانے کے لئے.پوجا نے پوچھا.....اس نے آس پاس دیکھا.اور برا سا منہ بنا کر کندھے اچکائے...رابرٹ دور سے آتق دکھائی دیا اس کے ہاتھوں میں وہ بھاری تھیلا تھا جس میں کچھ سامان تھا...کچھ سامان پوجا خود لے کر آئی تھی.....پوجا رابرٹ سے اس کی رائے لینے کے بعد وہیں خیمہ لگانے لگی ...رابرٹ اس کی مدد کر رہا تھا جبکہ وہ خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھی.....

اس نے موبائل نکال کر کچھ تصویریں بنائیں... لیکن اس کا موڈ کافی آف ہو چکا تھا. .اسے یہ توقع نہیں تھی پکنک کے لیے کوئی ایسی جگہ کا انتخاب بھی کر سکتا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا پکنک کے لیے کوئی آیا بھی نہیں تھا.....

پوجا کیمپ لگانے کے بعد وہیں کھانے کا سامان نکالنے لگی....اور وہیں لکڑیوں کا ایک ڈھیر اکھٹا کر کے آگ جلانے لگی... بادلوں کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھتی جا رہی تھی.. پوجا نے دو چار بار کوشش کی لیکن وہ باہر ہوا کی وجہ سے آگ جلانے میں ناکام نظر آئی...پھر رابرٹ کے مشورے پر اس نے کیمپ کے اندر ہی آگ جلانے کی کوشش کی اور وہ اس کوشش میں کامیاب ہو چکی تھی...رابرٹ بھی اس کے ساتھ تھا...اب وہ دونوں اسے گوشت کاٹتے اور مصالحہ بناتے دکھائی دیے....وہ دلچسپی سے انہیں دیکھنے لگی اس نے پوجا کی کئی تصویریں بنائیں...پوجا وہ سب کام ایسے کر رہی تھی جیسے برسوں سے یہ سب کرتی آئی ہو....

www.novelsclubb.com

آدھے گھنٹے بعد رابرٹ کو وہیں خیمے میں چھوڑ کر وہ دونوں فوٹو گرافی کرنے دور نکل آئیں... لیکن دور آنے پر بھی وہ جنگل ویسا ہی تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں تھی ...ہر جگہ ویسے ہی درخت ویسے ہی پتے.....

اسے پوجا کی حماقت پہ واقعی افسوس ہونے لگا.. لیکن وہ اس سے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی....

کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھ کر باتیں کرتی رہیں... وقت آہستہ آہستہ آگے سرک رہا تھا... عصر کا وقت ہو رہا تھا.. بادل اب بھی ویسے ہی تھے لیکن برس نہیں رہے تھے یہ گویا ایک غنیمت تھی.....

جب وہ واپس آئیں تو رابرٹ کھانا تیار کر چکا تھا.. وہیں کیمپ کے اندر بیٹھ کر ہی انہوں نے انگاروں پر بنے کباب انجوائے کیے....اور ساتھ میں کوک کی بوتلیں بھی وہ لائے تھے..... بالکل اچانک ہی اسے انوشیر یاد آیا...اگر وہ ہوتا تو...؟

"وہ کہاں ہو گا. اس دن کے بعد اس نے رابطہ کیوں نہیں کیا... اپنی صفائی میں کیوں کچھ نہیں بولا"... وہ کوک ہونٹوں سے لگائے سوچ میں پڑ گئی.....

رشتوں کا سفر "آپ" سے شروع ہو کر "تم" تک پہنچتا ہے تبھی رشتے مضبوط ہوتے ہیں لیکن انوشیر کے ساتھ اس کا رشتہ تو آپ والا ہی تھا تو پھر وہ کیوں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

شام کی سنہری روشنی سیاہی میں بدلنے لگی.. جب وہ آئے تھے اس وقت ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی اب اندھیرا چھانے لگا تھا..... وہ پوجا کے ساتھ کافی گھوم پھر رہی تھی.... وہ حیران ہوئی جب رابرٹ نے کہا..

میں چلتا ہوں..... اس نے الجھے ہوئے انداز میں پوجا کی طرف دیکھا...

"یہ کہاں جا رہا ہے اور ہمارے چلنے کا بھی تو وقت ہو گیا ہے ناں"...؟

"یہ پاس ہی کسی کام سے جا رہا ہے تھوڑی دیر تک واپس آ جائے گا"... پوجا نے بتایا... اور وہ رابرٹ کو دور جاتا ہوا دیکھ رہی تھی... دل میں کچھ خطرناک اندیشے جنم لے رہے تھے..... پوجا اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی تھوڑا آگے بڑھی.

...اس نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی وہ پوجا کو باہر چھوڑ کر نماز ادا کرنے کیمپ کے اندر چلی گئی..... دس منٹ لگے تھے اس نماز ختم کرنے میں جب وہ دس منٹ بعد باہر نکلی تو پوجا اسے کہیں دکھائی نہیں دی.....

وہ متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... تاریکی بڑھ چکی تھی وقت پھسل رہا تھا....

لیکن پوجا وہ کہاں تھی... کہاں چلی گئی ایسے کیسے جا سکتی ہے..... وہ وہیں کیمپ کے پاس کھڑی ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی... دور دور تک پوجا کا نام و نشان تک نہیں تھا... حیرت کے ساتھ ساتھ اسے ڈر بھی لگنے لگا..... وہ تھوڑا آگے آئی... اس نے منہ کے درمیان ہاتھ کا گولا بنایا اور پوجا کو زور زور سے پکارنے لگی... اس کی

www.novelsclubb.com

اپنی ہی آواز اونچے اونچے درختوں سے ٹکرا کر واپس آ رہی تھی....اس کے ماتھے پر پریشانی کی لکیریں نمودار ہوئیں....

لیکن اس نے آواز دینا ترک نہیں کیا تھا...

"پوجا.."...درختوں کے بیچ زمین اور آسمان کے درمیان اس کی آواز معلق تھی کہیں.....

"ہائے ڈارلنگ..."..آواز اسے پیچھے سے سنائی دی..وہ کوئی بھاری مردانہ مانوس سی آواز تھی....اس نے تیزی سے سر گھمایا اس کا دوپٹہ سر سے اتر کر کاندھوں پر آ گرا.....اسے لگا زمین اسے پناہ دینے سے انکاری ہو رہا ہے...سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے حواس گم ہو گئے.....

"مائیکل."...؟نہیں نہیں وہ یہاں کیسے آ سکتا ہے اس کا یہاں کیا کام...؟وہ مکروہ مسکراہٹ لیے کھڑا تھا...اس پر کپکپاہٹ طاری ہونے لگی.....

"تہ..تہ..تم یہاں کیا کر رہے ہو پوجا کہاں ہے"....؟وہ دو قدم پیچھے ہٹی.....

":میں یہاں ہوں".....یہ پوجا کی آواز تھی....اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا...پوجا ہاتھ باندھے سپاٹ چہرہ لیے کھڑی تھی.....

"پوجا...یہ..یہ مائیکل یہاں کیسے"..؟الفاظ ٹوٹے نکل رہے تھے منہ سے.....

پوجا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا...پھر وہ قہقہے لگاتی گئی..اور ان قہقہوں میں مائیکل کے قہقہے بھی شامل ہو گئے...وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے کبھی مائیکل کو تو کبھی پوجا کو دیکھتی.....

****

آیت پوجا کے ساتھ پکنک پر آئی ہوئی تھی مغرب کی نماز کا وقت ہوا وہ پوجا کو باہر چھوڑ کر نماز ادا کرنے کیمپ کے اندر چلی گئی.....دس منٹ لگے تھے اس نماز ختم کرنے میں جب وہ دس منٹ بعد باہر نکلی تو پوجا اسے کہیں دکھائی نہیں دی.....

وہ متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی...تاریکی بڑھ چکی تھی وقت پھسل رہا تھا....

لیکن پوجا وہ کہاں تھی...کہاں چلی گئی ایسے کیسے جا سکتی ہے.....وہ وہیں کیمپ کے پاس کھڑی ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی...دور دور تک پوجا کا نام و نشان تک نہیں تھا...حیرت کے ساتھ ساتھ اسے ڈر بھی لگنے لگا.....وہ تھوڑا آگے آئی...اس نے منہ کے درمیان ہاتھ کا گولا بنایا اور پوجا کو زور زور سے پکارنے لگی...اس کی اپنی ہی آواز اونچے اونچے درختوں سے ٹکرا کر واپس آ رہی تھی....اس کے ماتھے پر پریشانی کی لکیریں نمودار ہوئیں....

لیکن اس نے آواز دینا ترک نہیں کیا تھا...

www.novelsclubb.com

"پوجا.."...درختوں کے بیچ زمین اور آسمان کے درمیان اس کی آواز معلق تھی کہیں.....

"ہائے ڈارلنگ..."..آواز اسے پیچھے سے سنائی دی..وہ کوئی بھاری مردانہ مانوس سی آواز تھی....اس نے تیزی سے سر گھمایا اس کا دوپٹہ سر سے اتر کر کاندھوں پر آ گرا.....اسے لگا زمین اسے پناہ دینے سے انکاری ہو رہا ہے...سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے حواس گم ہو گئے.....

"مائیکل."...؟نہیں نہیں وہ یہاں کیسے آ سکتا ہے اس کا یہاں کیا کام...؟وہ مکروہ مسکراہٹ لیے کھڑا تھا...اس پر کپکپاہٹ طاری ہونے لگی.....

"تہ..تہ..تم یہاں کیا کر رہے ہو پوجا کہاں ہے"....؟وہ دو قدم پیچھے ہٹی.....

":میں یہاں ہوں".....یہ پوجا کی آواز تھی....اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا...پوجا ہاتھ باندھے سپاٹ چہرہ لیے کھڑی تھی.....

"پوجا...یہ..یہ مائیکل یہاں کیسے"..؟الفاظ ٹوٹے نکل رہے تھے منہ سے.....

www.novelsclubb.com

پوجا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا...پھر وہ قہقہے لگاتی گئی..اور ان قہقہوں میں مائیکل کے قہقہے بھی شامل ہو گئے...وہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے کبھی مائیکل کو تو کبھی پوجا کو دیکھتی.....

انوشیر نے اپنی بائیک روک دی...اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیاں چڑھنے لگا.

...آیت کے کمرے کے سامنے رک کر وہ ٹھٹک گیا.دروازے پہ لاک لگا تھا...وہ وہاں نہیں تھی....اسے جھٹکا لگا....وہ کہاں گئی وہ بھی رات کو اس وقت

.....ایک انجانا خوف اس کے دل میں اترنے لگا.....اس نے پاس والے کمرے کے دروازے پر دستک دی....ایک بھورے بالوں والی لڑکی نکلی...انوشیر نے اس سے آیت کے بارے میں پوچھا اسے حیرت ہوئی وہ پکنک پر گئے ہیں اور یہ جان کر اسے کرنٹ لگا وہ دونوں پکنک پہ جنگل کی طرف گئے ہیں...بقول اس لڑکی کے یہ بات آیت نے اسے بتائی تھی صبح....وہ افسردہ سے چہرہ لیے واپس مڑا...اس

نے تاسف سے اس بند دروازے کو دیکھا.....اور ایک زوردار مکا دیوار پر مارا...غصے سے اس کا چہرہ لال ہو گیا.....

"اف یہ پوجا...."..اسے پوجا پر حد سے زیادہ غصہ آنے لگا...اس کا دل چاہا وہ پوجا کو قتل کر دے یا اب تک اس کا قتل کر چکا ہوتا تو اچھا تھا.....

پوجا سے اس کی ملاقات یونیورسٹی آنے کے پہلے ہی دن ہوئی...اور پہلے ہی دن وہ اسے اچھی نہیں لگی..کافی چھچھوری اور ماڈرن تھی وہ....ایسی لڑکیوں سے وہ نفرت کرتا تھا انفیکٹ وہ تو لڑکیوں سے ہی نفرت کرتا تھا.....پوجا اس کے سامنے آئی اور پوجا نے اسے صاف لفظوں میں اپنی پسندیدگی بتا دی....اس کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی...ہر دوسری لڑکی اس پر فدا ہو جاتی وہ اپنے غیر معمولی حسن سے ناواقف کبھی نہیں رہا تھا بے نیاز ضرور تھا.....

اس نے پوجا کو صاف لفظوں میں کہا وہ لڑکیوں میں دلچسپی نہیں رکھتا خصوصاً اس میں...پوجا کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی شاید.....اسے اتنے صاف انکار کی توقع

نہیں تھی وہ خود بھی کوئی معمولی لڑکی نہیں تھی اسے آج تک کسی نے نہیں دھتکارا ہو گا..اسے ٹھکرانے والا پہلا لڑکا وہ تھا اور پوجا کے لیے یہ بات کسی بے عزتی جیسی تھی.....

اس کے بعد پوجا آیت کے روم میں شفٹ ہو گئی...وہ اسے دیکھ چکا تھا لیکن یہ بات اس نے سرے سے ہی نظر انداز کر دی...اسے لگا وہ اب تک سب کچھ بھلا چکی ہو گی مگر وہ غلط تھا.....اس کا آیت کی روم میں شفٹ ہونا کوئی اتفاق نہیں تھا.

.....ایک سازش تھا ایک گہری سازش...اسے اس بات کا غصہ تھا وہ اس سے نہیں بات کرتا آیت سے بات کرتا ہے اس کی مدد کرتا ہے اور یہی وہ برداشت نہیں کر سکی.....

www.novelsclubb.com

اس دن آیت کھلے بازوؤں والی ٹی شرٹ پہن کر باہر نکلی تو وہ اسے کافی بری لگی...وہ ایسی لڑکی نہیں تھی جو یوں اس طرح سر عام اپنا جسم دکھاتی...اور اسی دن ہی دو لڑکے اسے چھیڑنے لگا اس وقت اس نے ایک پل کے لیے بھی نہیں سوچا تھا

وہ پوجا کے بھیجے ہوئے لڑکے ہو سکتے ہیں.....اس نے ان لڑکوں کو جیل بھجوا دیا تھا کیونکہ یہی سہی لگا تھا اسے...اس کو آیت پر بھی غصہ تھا اس کے کپڑوں پر بھی اس دن پہلی بار اس نے آیت کو تھپڑ مارا... جس کا بعد میں اسے بہت افسوس بھی ہوا.....

اور پھر آیت نے اسے کال کر کے شاپنگ مال بلایا...اس دن وہ ڈائمنڈ رنگ چوری کے الزام میں گرفتار ہونے جا رہی تھی..اسے یقین تھا وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جو چوری کرے..لیکن یہ سب کیسے ہوا اس کی پرس میں ڈائمنڈ رنگ کہاں سے آیا کس نے ڈالا ہو گا یہ سوال اسے پریشان کر رہا تھا...وہ چاہ کر بھی یہ نہیں سوچ رہا تھا یہ سب پوجا کر رہی ہے.....

www.novelsclubb.com

پوجا سے وہ ایک دو بار پھر ملا تھا اور ہر بار اس نے پوجا کو رکھائی سے جواب دیا...ایک غیرت مند مرد کی یہی نشانی ہوتی ہے وہ ہر دوسری لڑکی کی طرف نہیں کھینچا چلا جاتا اور وہ بے غیرت ہر گز نہیں تھا.....

پھر کچھ دنوں بعد جو ہیوی لوڈر اس سے ٹکرایا جو آیت کے اوپر آ رہا تھا اس نے اسے بہت ڈرا دیا..اس دن پہلی بار بیٹھ کر وہ یہ سب واقعات ترتیب دینے لگا تبھی اس کی چھٹی حس نے اسے پوجا کی طرف متوجہ کیا...وہ اگلے دن سیدھا یونیورسٹی آیا تھا اس نے سپاٹ لہجے میں پوجا سے کہا.....

"تم جو یہ سب کر رہی ہو یہ کرنا بند کر دو سمجھی...ورنہ میں جو کروں گا وہ تم برداشت نہیں کرو گی."...اس نے پوجا کو دھمکی دی تھی...

": تمہیں جو کرنا ہے کرو...یا تو مجھ سے پیار کرو یا پھر تمہیں حاصل کرنے کے لیے میں خود ہی کوئی راستہ نکالتی ہوں..ویسے اگر تمہارا ارادہ آیت کو بتانے کا ہے تو یہ تمہاری بھول ہے وہ میرے خلاف تمہاری کسی بھی بات کا یقین کرے گی..."...

www.novelsclubb.com

وہ سہی کہہ رہی تھی آیت پوجا کے خلاف کسی بھی بات پر یقین کبھی نہیں کرتی. .کیونکہ اس کم عرصے میں وہ اس کی اچھی دوست بن چکی تھی....اب اسے خود ہی کچھ کرنا تھا...وہ مٹھیاں بھینچے اس دن وہاں سے چلا آیا تھا.....اور پھر اس نے

رات کے وقت پوجا کو سب کچھ بتانے کی کوشش کی.....وہ جب رات کو ہوسٹل کے پاس آیا...تو عین ان کے کمرے والی کھڑکی سے کوئی اندر داخل ہو رہا تھا..اس نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا.....وہ جب باہر نکلا تو وہ خود اس کھڑکی کے پاس چلا گیا یہ دیکھنے اس شخص نے کہیں آیت کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا اور یہ دیکھ کر اسے تسلی ہوئی آیت ٹھیک ہے..وہ کھڑکی سے نیچے کود کر باہر آیا.....اس نے بات کرنے کا فیصلہ اگلے دن تک ملتوی کر دیا.....

اگلے دن جب آیت نے اسے افطاری پر بلایا اس نے تبھی آیت کو پوجا کی اصلیت بتانے کا فیصلہ کیا تھا...لیکن چاول کھاتے ہی اسے ابکائی آئی اور وہ بے ہوش ہو گیا...ہسپتال میں جب پولیس آیت کو لے جانے لگی تو اس کا دل جانتا تھا وہ معصوم ہے بے گناہ ہے اس میں بھی پوجا کی کوئی سازش ہو گی....وہ اس سے بات نہیں کر سکا.....

www.novelsclubb.com

کچھ دنوں تک وہ اس سے اس معاملے پر بات نہیں کر سکا... آیت کی مائیکل کے ساتھ ہیلو ہائے ہونے لگی وہ جانتا تھا مائیکل بھی اس سازش کا حصہ ہے کیونکہ اس رات اس نے مائیکل کو ہی دیکھا تھا... اس نے آیت کو منع کر دیا اس سے ملنے کے لیے... لیکن وہ احمق تھی نادان تھی اسے اس کی بات سمجھ نہیں آئی... یونیورسٹی میں بھی اس نے کہا تھا "آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر حکم چلانے والے" یہ سن کر اسے کافی تکلیف ہوئی... وہ غصے میں اس وقت وہاں سے آگیا تھا لیکن آیت کے معاملے میں وہ لاپرواہ نہیں ہوا تھا... پھر جب وہ کلب میں مائیکل اور پوجا کی سازش کا شکار ہوئی... تو اسے معلوم چلا ان سب میں آیت کا کوئی قصور نہیں ان دونوں نے جال ہی ایسی بچھائی ہے وہ خود کو روک ہی نہ سکی.... اسے یقین تھا اب وہ دوبارہ مائیکل سے کبھی نہیں ملے گی..... اور وہی ہوا....

.کچھ دن بعد آیت نے اسے ہوٹل پر کھانے کے لیے چلنے کو کہا وہ بزی تھا... لیکن بعد میں اسے خیال آیا وہ اکیلی ہو گی... تو وہ ہوٹل پہنچا... وہ اسے ڈھونڈتے

www.novelsclubb.com

ڈھونڈتے آگے آیا... پھر کسی نے پیچھے سے آیت پر گولی چلائی اور دروازے کی طرف بھاگ گیا.. وہ بھی ان کے پیچھے بھاگا... آیت نے اس شخص کو تو نہیں البتہ اسے ضرور دیکھ لیا تھا پھر اسے یقین تھا وہ اس سے سوال جواب کرنے آئے گی..... لیکن وہ اس حد تک بد گمان ہو گی اس سے یہ اس نے نہیں سوچا تھا.....

وہ کچھ دن اس سے رابطہ نہیں کر سکا ناں اس نے رابطہ کیا تھا اور آج.... یہ بھیانک انکشاف وہ پوجا کے ساتھ گئی ہے.... اس کی چھٹی حس اسے کچھ غلط اشارے کر رہی تھی..... وہ موٹر بائیک تک آیا.. اس نے کک ماری کر بائیک پوری رفتار کے ساتھ دوڑا دی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کنفیوژڈ ہو کر پوجا کو دیکھ رہی تھی جو بے مقصد ہنس رہی تھی.. اس کی ہنسی میں ایک چھبن تھی... مائیکل آگے بڑھ رہا تھا... وہ خوف سے اسے دیکھ رہی تھی.

..مائیکل نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑی... اور وہ کسی معصوم شکاری کی طرح

اپنے شکار کو دیکھنے لگی..اس نے رحم طلب نگاہوں سے پوجا کی طرف دیکھا.....وہ خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی.....

بے بسی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...مائیکل اس کھینچ کر کسی طرف لے کر جا رہا تھا اس نے پوجا کو آواز دی مگر پوجا نہیں سن رہی تھی...کیا ہونے والا تھا آج کی رات کیا کرنے والی تھی اس کے ساتھ....مائیکل اسے ایک درخت کے پاس لے آیا..پوجا بھی ایک رسی لیے اس کے پاس آئی.....مائیکل نے اسے دھکا دے کر درخت کے ساتھ لگایا اور اس کے کندھوں کو زور سے پکڑ لیا.....پوجا اب وہ باریک ڈوری اس کے گرد لپیٹنے لگی ایسے جیسے اسے باندھا جا رہا ہو.....

اس نے تاسف اور غم کی ملی جلی کیفیت میں پوجا کو دیکھا جس کے چہرے پر رحم نام کی کوئی چیز دور دور تک دکھائی نہیں دے رہی تھی.....

"پوجا یہ سب کیا ہے...تم...تم...یہ کیا کر رہی ہو..."اس نے روتے ہوئے پوجا سے پوچھا.....

صبر کرو میری جان ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے... پوجا نے اس ڈوری کو آخری بل دیا تھا....

مائیکل پیچھے ہٹا تھا.... وہ مائیکل کو نہیں پوجا کو دیکھ رہی تھی.. دھوکے کی ایک سیڑھی ایسی ہوتی ہے جب انسان کو دھوکے سے زیادہ دھوکہ دینے والے پر حیرت ہونے لگتی ہے... وہ بھی حیران سی تھی... جب رشتوں پر سے پردہ اٹھتا ہے تو کیا ایسی ہی تکلیف دہ حقیقت سامنے آتی ہے... یونہی سب ختم ہو جاتا ہے....

"پوجا خدا کے لیے مجھے کھولو..." وہ چلائی. پوجا نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر لگایا اور دانت چبا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا.....

"شٹ اپ... کوئی مشورہ نہیں سمجھی."... اس کے بال بکھر گئے... مائیکل دور ہاتھ باندھے کھڑا تھا... جیسے اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہو.....

"کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا... میں نے کون سا گناہ کیا ہے."...؟ وہ بے بس ہو کر رو رہی تھی.....

"مجھے اتنا ذلیل کیا تم نے اور پوچھتی ہو میں نے کون سا گناہ کیا ہے"....؟

"میں نے کیا کیا ہے.."...ایک الجھن بھرا تاثر.....

"تم انوشیر کو مجھ سے کیوں چھیننا چاہتی ہو"....؟پوجا نے زور سے اس کے بالوں کو پکڑا.....

"انوشیر..."؟آیت نے انوشیر کا نام دہرایا وہ کہاں سے آگیا بیچ میں...

"ہاں میں انوشیر سے محبت کرتی ہوں لیکن وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا..."...پوجا نے دکھ کے ساتھ اسے دیکھا..."جانتی ہو وہ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتا.."..؟ آیت نے اس کی آنکھوں میں دیکھا....

"کیونکہ وہ تم سے محبت کرتا ہے."....بادلوں کی گرج سنائی دی اسے....وہ منہ کھولے حیرت سے پوجا کو دیکھ رہی تھی.....

"نہیں... نہیں پوجا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے.. وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا. وہ تو بس یونہی."....

پوجا نے اس کے منہ پر ایک اور تھپڑ مارا... اور غصے سے اس کی طرف دیکھا.....

"محبت نہیں کرتا....؟ تم کہتی ہوئی وہ تم سے محبت نہیں کرتا... یونہی کوئی کسی کے لیے آگ میں نہیں کود جاتا... یونہی کوئی کسی کی مدد کے لیے شاپنگ مال میں نہیں پہنچ جاتا... یوں ہی کوئی کسی کے لیے ٹرک کے نیچے نہیں آجاتا.... کوئی یونہی کسی کے لیے زہر نہیں کھاتا.... کیا یہ محبت نہیں ہے.. اگر یہ محبت نہیں تو کیا ہے... وہ میرے لئے یہ سب کیوں نہیں کرتا وہ پوری یونیورسٹی میں کسی اور کے لیے یہ سب کیوں نہیں کرتا.... جس دن اس نے مجھے ٹھکرایا تھا اسی دن وہ تمہیں بچانے کے لیے آگ میں کود گیا.. اپنی جان کی پرواکئے بنا... وہاں ہزاروں لوگ کھڑے تھے کوئی اور کیوں نہیں آیا تمہیں بچانے."...؟

آیت اسے عجیب انکشافات کرتا دیکھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"محبت.."۔؟تو کیا وہ اس سے محبت کرتا ہے اور...اور اس دن اسے آگ سے انوشیر نے بچایا تھا... حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس پر اور آج اس کو سارے سوالوں کے جواب مل رہے تھے لیکن کب کہاں کس موڑ پر.....

"کتنی کوشش کی تھی میں نے اسے پانے کی اور تمہیں راستے سے ہٹانے کی مگر ہر بار تم جیت جاتیں. اس لئے نہیں کہ تمہاری قسمت اچھی ہے صرف اس لیے کے انوشیر تمہارے ساتھ ہے...."....

تیز تیز ہوائیں چلنے لگیں..اس کے بال اڑنے لگے...پوجا اس کے سامنے کھڑی تھی اور وہ اس مضبوط درخت کے ساتھ بندھی ہوئی تھی.....بے بس لاچار...

"کتنی بار... کتنی بار میں نے تمہیں منہ کے بل گرانے کی کوشش کی مگر تم تو ایک نمبر کی ڈھیٹ نکلیں....

سب سے پہلے میں نے ان دو لڑکوں کو بھیجا تاکہ وہ تمہاری عزت کو داغ دار کریں اور تم انوشیر کی نگاہوں سے گر جاو.. مگر انوشیر نے تمہیں بچا لیا."...

ایک اور بم گرا تھا اس پر.... تو کیا اس دن وہ لڑکے پوجا کے بھیجے ہوئے تھے... اور وہ سب پوجا کر رہی تھی.. یہی تھی پوجا کی اصلیت... نقاب اٹھنے کے بعد کیا ہر خوبصورت رشتہ یوں ہی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے.....

"پھر میں نے تمہیں شاپنگ مال میں پھنسانے کی کوشش کی وہ ڈائمنڈ رنگ تمہارے پرس میں ڈال کر.... اور وہ ہیوی لوڈر کا ایکسڈینٹ... وہ دھمکی آموز خط.... وہ کھانے میں زہر.... اس دن میں نے نمک کی جگہ زہر رکھ دیا تھا... میں نے سوچا تھا تم انہیں کھاتے ہی مر جاؤ گی لیکن مجھے نہیں معلوم تھا وہ زہر انوشیر کی قسمت میں لکھا ہے..... مائیکل کو استعمال کر کے میں نے تمہیں ہٹانے کی کوشش کی.. اور پھر اس دن جب تم ہوٹل گئیں تب میں نے تمہارا پیچھا کیا... وہاں بھی انوشیر آ گیا..... میں نے جب جب تمہیں نقصان پہچانے کی کوشش کی انوشیر ایک سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہا.... اور تم کہتی ہو یونہی.. ؟اتنا سب کچھ کوئی یونہی کرتا ہے".....

www.novelsclubb.com

پوجا نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا....وہ پوجا کو دیکھ رہی تھی...دوستی ٹوٹنے میں لمحہ لگا اعتبار پل بھر میں خاک کے اندر جذب ہو گیا...انسانوں کے کتنے کتنے چہرے ہوتے ہیں اور وہ...وہ اب کس کس سے کہے گی وہ بڑی چہرہ شناس ہے وہ لوگوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے....جو لڑکی اتنے دن تک اس کے ساتھ رہی وہ تو اسے بھی نہیں سمجھ سکی وہ تو انوشیر کو بھی نہیں سمجھ سکی...

پچھتاوا آنسو بن کر اس کے گالوں سے گرنے لگا...

"کیا گناہ کیا تھا میں نے..صرف محبت ہی کی تھی ناں انوشیر سے...اس کی مجھے اتنی بڑی سزا کیوں ملی...کیوں وہ شخص مجھے نہیں تمہیں چاہتا ہے...وہ مجھ سے کبھی کیوں نہیں کہتا سر پہ دوپٹہ لیا کرو...وہ میری اتنی فکر کیوں نہیں کرتا....پیار محبت؟، فکر، سب تمہارے لیے اور میرے لیے..

میرے لیے کچھ بھی نہیں...کچھ بھی نہیں"....پوجا اب رو رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

"وہ ایک بار میرا ہو جاتا میں اس کے لیے پوری کائنات سے لڑ جاتی.. میں اپنا مذہب تبدیل کرتی میں مسلمان ہو جاتی.. لیکن وہ میرا ہوا ہی نہیں.... تم میں آخر ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں.. کیا تم مجھ سے زیادہ خوبصورت ہو..."..؟

"انوشیر کہتا ہے میں بری لڑکی ہوں... اور میں اس کے لیے ہر برائی چھوڑ دیتی. ..اور میں اتنی بری نہیں ہوں جتنی انوشیر کی محبت نے مجھے بنا دیا ہے... میں نے تمہارے ساتھ وہ سب خوشی کے ساتھ نہیں کیا میں صرف دل سے مجبور تھی... اور دل ہی انسان سے ہر صیح غلط کام کرواتا ہے".....

"میں جانتی ہوں وہ مجھ سے کبھی بھی محبت نہیں کرے گا.. میں کبھی اسے حاصل نہیں کر سکوں گی... اور محبت میں زبردستی کبھی نہیں ہوتی.... مرنے کے بعد پوچھو گی خدا سے وہ ایسا کیوں کرتا ہے کسی ایک کو دوسرے سے محبت کرواتا ہے اور پھر دوسرے کو تیسرے سے. اگر وہ میرا نہیں ہو سکتا تو میں اسے تمہارا بھی نہیں

www.novelsclubb.com

ہونے دوں گی... محبت کی اس آگ میں میں اکیلی نہیں جلوں گی... محبت کرنے کی قیمت تم لوگوں کو بھی ادا کرنی پڑے گی.....بائے فار ایور...:.

پوجا کہہ کر جانے کے لیے مڑی..اس نے چلا کر پوجا کو آواز دی...

"پوجا خدا کے لیے مجھ پر رحم کرو..میں اس سنسان جنگل میں اتنی رات کو اکیلے کیا کروں گی.....مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جاو یہاں بہت خطرناک جانور ہوتے ہیں. .."..پوجا کے ہونٹوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ آئی....

"میں تم پہ رحم نہیں کروں گی کیونکہ تم نے بھی مجھ پہ رحم نہیں کیا تھا....اور تم خود ہی تو کہتی ہو اگر محبت سچی ہوئی تو وہ ضرور مل کر ہی رہے گی...یہ ایک طرح سے تم دونوں کی محبت کا امتحان ہے اگر وہ تم سے سچی محبت کرتا ہے تو تم اسے ضرور ملو گی.....اور پھر میں مان لوں گی وہ کبھی میرا تھا ہی نہیں..پھر دونوں کے راستے سے ہٹ جاوں گی...بائے...بائے.....اینڈ آئم سوری....."پوجا تیز تیز قدم اٹھاتی دور جا رہی تھی وہ زور زور سے آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ سن نہیں رہی

تھی.... کچھ دیر بعد اس نے گاڑی کی ہیڈ لائٹ چمکتے دیکھا پھر اس نے گاڑی دور جاتے دیکھا... دور بہت دور. اور وہ اس درخت کے ساتھ بندھی ہوئی تنہا رہ گئی... زور زور سے چلانے کی وجہ سے اس کا گلا بیٹھ گیا.. اس کی آواز نہیں نکل پا رہی تھی لیکن آنسو فوارے کی طرح بہہ رہے تھے....

یونہی کوئی کسی کے لیے آگ میں نہیں کود جاتا..

":آپ کے اندر دل نام کی کوئی چیز بھی ہے"....

اس کی اپنی آواز گونجی....

"شرم آنی چاہیے آپ کو.. مجھے مار کر آپ کو کیا ملے گا..." .اس کا دل چاہا وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے... اسے پچھتاوا ہونے لگا لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں تھی ...ہمیشہ سے اس کی عادت تھی وہ غلطی کر کے ہی پچھتاتی.....اس شخص نے اس کے لیے کیا کچھ نہیں کیا اور وہ اسے ہر بار غلط سمجھتی تھی...اس نے کتنا برا بھلا کہا

اسے... کتنی بے عزتی کی اس کی... اور وہ جواباً خاموش رہا اس نے کچھ بھی نہیں کہا اپنی صفائی بھی پیش نہیں کی..

انوشیر تم کہاں ہو پلیز آجاو میں پھر کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گی.... اس کے دل نے پکارا...

": محبت. "..؟ پوجا کی کہی ہوئی بات یاد آئی اسے...

تو کیا وہ محبت تھی. جس رشتے کو وہ کبھی نام نہیں دے سکی اس کا نام یہی تھا... او میرے اللہ....

اسے اس اندھیری جنگل میں گھٹن کا احساس ہوا.. ہر طرف درخت تھے اونچے اونچے اور رات کے وقت وہی درخت وحشت کا منظر پیش کر رہے تھے وہ ڈر رہی تھی... اسے خوف آنے لگا.... اس نے اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کو دیکھا... اس نے اپنے ہاتھوں کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن بہت جلد ہی اسے احساس ہوا وہ ایسا نہیں کر سکتی.....

اتنی رات کو اس جنگل میں کون اس کی مدد کرتا..اسے اپنی موت دکھائی دے رہی تھی بالکل سامنے...خطرناک جانور جنگلی کیڑے مکوڑے سانپ....وہ یہیں لندن کی سرزمین پر ہی غائب ہو جائے گی اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا.....

وہ تو دن کو یہاں ڈر رہی تھی اور اب تو وہ اکیلی تھی صبح اس نے ایک پل کے لیے بھی نہیں سوچا تھا اس کے ساتھ یہ سب ہونے والا ہے اور وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی.

... جھینگروں کی آوازیں آنے لگیں...

اسے یقین تھا تھوڑی ہی دیر بعد وہ جانوروں کی خوراک کے طور پر استعمال ہو رہی ہو گی...یہ خیال کتنا تکلیف دہ تھا اور یہ سوچ کے وہ اس وقت اکیلی ہے...اس کے دل کو کچھ ہونے لگا...دھڑکن بے قابو تھی...

www.novelsclubb.com

کوئی ہے...ہیلپ می پلیز....وہ جتنی زور سے چلا سکتی تھی چلا رہی تھی....لیکن اس کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا....اس کی اپنی ہی آواز پلٹ کر آ رہی تھی.....

"جب کبھی تمہیں لگے تمہاری آواز خالی لوٹ رہی ہے تو اللہ کو آواز دے کر دیکھو. خالی نہیں لوٹائی جاو گی..اس کے کانوں میں جیسے اسم اعظم گونجا."...

وہ اب اللہ کو پکار رہی تھی....

اندھیرے کو چیرنے والی وہ واحد شے اس وقت انوشیر کے بائیک کی ہیڈ لائٹ تھی... بڑی تیزی سے بائیک چلاتا وہ اس جنگل کی طرف جا رہا تھا.... پاس یہی ایک ہی جنگل تھا اور اسے یقین تھا پوجا آیت کو لے کر اسی جنگل میں آئی ہو گی....اس کے ماتھے پر پریشانی کی لکیریں واضح نظر آ رہی تھیں..

وہ یہ سوچ سوچ کر ہی کانپ رہا تھا پوجا نے جانے کیا کیا ہو گا....وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی اس کے سامنے کسی کی زندگی کی اہمیت ریت کے ذرے برابر بھی نہیں تھی...اسے افسوس ہو رہا تھا وہ آیت کو پہلے ہی صاف الفاظ میں اس کی اصلیت بتا

دیتا..وہ یقین کرتی یا نہیں لیکن سوچ میں ضرور پڑ جاتی...اب اگر وہ اسے نہیں ملی تو وہ خود کو ساری عمر معاف نہیں کر سکے گا.....

رات کے دس بج رہے تھے وہ لوگ یہاں صبح ہی آئے تھے اتنی دیر کیا کیا ہوا ہو گا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا.... سڑک کے چاروں طرف درخت تھے اور جنگل میں داخل ہونے کے دو ہی راستے تھے ایک راستہ جنگل کے پیچھے تھا اور ایک سامنے ہی تھا.....

اس نے جنگل میں داخل ہونے والے راستے پر بائیک روک دی...اسے سامنے ایک بہت بڑا بورڈ نظر آیا جس پہ خطرناک کی علامت بنی ہوئی تھی..یعنی کے اس جنگل میں خطرناک قسم کے جانور بھی پائے جاتے ہیں.... ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم کے آر پار ہونے لگی...لیدر کی جیکٹ میں ملبوس ہونے کے باوجود بھی وہ سردی محسوس کر رہا تھا لیکن اسے اس وقت اپنی نہیں آیت کی فکر تھی..... بائیک

www.novelsclubb.com

کو اس نے سائیڈ پر لا کھڑا کیا اور موبائل کی ٹارچ جلا کر وہ اس خطرناک جنگل میں اپنا قدم رکھ چکا تھا.....

خشک پتے اس کے قدم رکھنے کی وجہ سے شور پیدا کرنے لگے.... وہ چاروں طرف ٹارچ لگا لگا کر دیکھ رہا تھا..... اسے دور سے کچھ جنگلی جانوروں کی بھی آوازیں آنے لگیں... اس کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا.. وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہا تھا اور آیت آیت پکار رہا تھا.... اس کا دل رع دینے کا چاہ رہا تھا وہ جنگل کے وسط میں کھڑا زور سے اسے پکار رہا تھا اس کی آواز درختوں سے ٹکرا رہی تھی... لیکن کوئی جواب نہیں مل رہا تھا.....

اس کا گلا بیٹھ گیا.. حلق میں جلن محسوس ہوئی وہ زور زور سے کھانسنے لگا... وہ تھوڑا اور آگے بڑھا... اور اسے سامنے ہی ایک جگہ کوئی بہت بڑا سیاہ ہیولا دکھائی دیا... وہ انسان نہیں تھا وہ کوئی درخت بھی نہیں تھا. تو پھر وہ کیا ہو سکتا ہے.... وہ محتاط ہو کر قدم اٹھاتا آہستہ آہستہ آگے جا رہا تھا... اس نے ٹارچ اس طرف لگائی اب وہ وہاں

www.novelsclubb.com

اس ہیولے تک پہنچ چکا تھا... وہ اسے صاف دیکھ سکتا تھا... اس نے سہی اندازہ لگایا وہ کوئی انسان یا درخت نہیں تھا وہ ایک خیمہ تھا.... اور اب وہ اس خیمے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا... اس نے باہر کچھ خالی برتن دیکھے... پیاز کے چھلکے کچھ ہڈیاں..... وہ ٹارچ لے جا کر اندر کا جائزہ لینے لگا.. اندر باہر کچھ فالتو چیزیں بکھری پڑی تھیں... وہ اب تجسس سے ایک ایک چیز دیکھ رہا تھا. اچانک زمین پر پڑے ہوئے پرس کو دیکھ کر وہ چونکا.... وہ پرس آیت کی ہے اس بات میں کوئی شک نہیں تھا... یعنی صبح انہوں نے اسی جگہ کیمپ لگایا... اس نے پرس اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھا... وہ خالی تھا اس میں کچھ بھی نہیں تھا.... اس نے پرس کو وہیں پھینک دیا اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سوچنے لگا... پوجانے آخر کیا کیا ہو گا اس کے ساتھ....

وہ کہاں ہو گی...

www.novelsclubb.com

": یااللہ وہ کسی مصیبت میں نہ ہو... آپ اس کے حصے کی تکلیف مجھے دے دیں"....اس نے شدت سے دعا کی اور خیمے سے باہر نکل آیا... وہ اب آس پاس ٹارچ جلا کر دیکھ رہا تھا... وہ ان بڑے بڑے درختوں کے بیچ ٹارچ کی مدد سے اسے ڈھونڈ رہا تھا.... جیسے وہ ان درختوں کے پیچھے ہی کہیں چھپی ہوئی ہو....

بھاگ کر اس نے ایک درخت پھر دوسرے تک گیا پھر تیسرے... لیکن نہیں اچانک وہ رک گیا اس نے مڑ کر اس دوسرے درخت کو دیکھا... جس کی قد بلند تھی جس کا تنا کافی موٹا تھا لیکن وہ تنے یا قد کو نہیں درخت پر لگے خون کے نشانات کو دیکھ رہا تھا.....

وہ اس درخت کے پاس گیا... جس میں خون کے داغ نظر آئے.. اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا خون سوکھ چکا تھا... اور پھر اس نے آس پاس لائٹ لگائی... اسے نیچے پڑی ہوئی ڈوری دکھائی دی.....

www.novelsclubb.com

تو اس کا مطلب پو جانے اس درخت کے ساتھ آیت کو باندھ دیا تھا... لیکن وہ وہ خود کو چھڑا کر کہاں چلی گئی.... وہ ایک بار پھر اسے تلاش کرتا آوازیں دیتا آگے بڑھ گیا.....

وہ زخمی قدموں کے ساتھ بھاگ کر سڑک تک آئی. اسے یقین نہیں آیا وہ سڑک تک پہنچ گئی.. اس نے خدا کا شکر ادا کیا... یہ سب خواب کی طرح لگا اسے.. ایک گھنٹہ پہلے وہ درخت کے ساتھ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی... اسے آس پاس کوئی راستہ کوئی ذریعہ نظر نہیں آرہا تھا جس سے وہ ان رسیوں سے نجات حاصل کرتی اس کے ڈر میں مزید اضافہ ہونے لگا.... اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگی اس نے ہر طرح سے زور لگا کر دیکھ لیا لیکن وہ خود کو اس رسی نما ڈوری سے آزاد نہیں کر سکی. .. وہ رسی اس کی طاقت سے کہیں زیادہ طاقتور تھا... وہ بری طرح ناکام ہو چکی تھی. .وہ ہاتھ پاؤں مار مار کر تھک چکی تھی... اس کے آنسو خشک ہو چکے تھے وہ ہمت

www.novelsclubb.com

ہارنے لگی تھی... تھک کر اس نے اپنا توازن رسی پر ڈال دیا اور وہیں لڑھکنے والے انداز میں تنے کے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی. اس کے ہاتھ پہ زوردار رگڑ بھی آئی... یہ اس کی خوش قسمتی تھی اس کے جسم کی بوجھ کی وجہ سے ڈوری ڈھیلی پڑ گئی....

اس نے محسوس کیا.. اور پھر ہاتھ کو زور سے کھینچا. یقین کرنا مشکل تھا لیکن وہ آزاد ہو چکی تھی اس کا ہاتھ کھل چکا تھا وہ کئی لمحے اپنے ہاتھ کو دیکھتی رہی جیسے ہاتھ کو پہلی بار دیکھ رہی ہو.....

اور پھر اس نے خود کو مکمل طور پر آزاد کیا... آزاد ہو جانے کے بعد اس نے جو سب سے پہلے سوچا اب وہ کہاں جائے گی... خیمہ پاس ہی تھا... اور ایک خیال اس کے دماغ میں جھماکے کی طرح آیا... اسے یاد تھا اس کا پرس خیمے کے اندر ہی رہ گیا اور موبائل بھی اس پرس کے اندر ہے.... وہ بھاگ کر خیمے کے اندر گئی اندھیرا تھا اور اس اندھیرے میں وہ اندازے سے ہی پرس کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہوئی... اس

www.novelsclubb.com

نے پرس میں ہاتھ ڈالا اور اسے یہ جان کر دکھ نہیں صدمہ لگا. پرس خالی ہے.. پوجا نے کوئی معمولی سازش نہیں کی تھی اسے سزا دینا اس کا مقصد نہیں تھا وہ اسے ختم کرنا چاہتی تھی.....

اس کا دل رونے لگا.. وہ خیمے سے باہر نکلی تھی اس کے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا جس سے وہ کسی سے رابطہ کرتی یا یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی... اب اسے جو کرنا تھا جیسے کرنا تھا صرف اندازے سے ہی کرنا تھا.... یعنی اندازے سے ہی اسے راستہ تلاش کرنا تھا.. یہ کافی مشکل تھا اسے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا سڑک کس طرف سے ہے.. اور سڑک تو چھوڑو وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی وہ خود کہاں کھڑی ہے... ایسٹ ویسٹ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا... اللہ کا نام لے کر اس نے ایک طرف چلنا شروع کیا... لیکن آدھے گھنٹے تک مسلسل بھاگنے سے ہی اسے احساس ہو گیا وہ غلط طرف آگئی.... کیونکہ اس طرف آگے جنگل ہی جنگل تھا وہ افسردہ ہو کر واپس پیچھے کی طرف گھومی.... اندھیرے میں چلنا کافی مشکل تھا اور راستہ تلاش

www.novelsclubb.com

کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل تھا... لیکن مجبوری میں انسان کو ہر کام کرنا پڑتا ہے وہ بھی کر رہی تھی.....

وہ کوئی خوفناک جنگل تھا شاید کوئی اندھیروں بھرا راستہ وہ صحیح اندازہ نہیں کر سکی..۔وہاں گھٹاٹوپ اندھیرا تھا وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔اس قدر گھپ اندھیرے میں

اس کی بینائی جواب دے چکی تھی۔وہ بہت سوچ سوچ کر اور دھیرے دھیرے چھوٹے قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی...دل کو ایک مسلسل دھڑکا لگا ہوا تھا کہ کہیں اسکا اگلا قدم کسی گہری کھائی میں نا جا پڑے

اسے کچھ آوازیں آ رہی تھیں لیکن وہ چلتی رہی پورے ایک گھنٹے بھاگنے کے بعد وہ اب جا کر سڑک پر پہنچی.....

www.novelsclubb.com

سڑک پر پہنچ کر وہ کوئی گاڑی وغیرہ لے گی یہی سوچ کر وہ نکلی تھی لیکن اتنی رات کو اس سنسان سڑک پہ کوئی گاڑی کہاں سے ملتی اسے....

البتہ وہ سڑک تھا وقفے وقفے سے کوئی ٹرانسپورٹ والی گاڑی گزر ہی جاتی لیکن وہ اس کے اشارے کے باوجود بھی نہیں رک رہے تھے...دوپٹہ وہیں کہیں گر رہے تھے بھاگنے کی وجہ سے جوتی ٹوٹ گئی اب وہ ننگے پاؤں ننگے سر کھڑی تھی.....

اس کا سانس پھولا ہوا تھا...اچانک ایک چھوٹی سی کار اسے آتی دکھائی دی....اس نے کار کو اشارہ کیا کار زرا فاصلے پر جا کر رک گیا.....اور ریورس ہو کر پیچھے آیا....اس کار والے نے بٹن کے ذریعے ونڈو کھولا...وہ اس کی مشکور ہو گئی.

...اور مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی....گاڑی کی نرم سیٹوں پر اسے تحفظ کا احساس ہوا.....گاڑی چلنے لگی اس نے رحمت کے اس فرشتے کی طرف دیکھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

"تھینکس."..بڑی دیر بعد وہ بولی...اور اس نے سر سیٹ کی پشت پر ٹیک دیا...آنکھیں بھی بند کر دیں...

"نو پرابلم ڈارلنگ."..اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں..اس کا دماغ آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آنکھیں اس سے پہلے ہی اس شخص کو دیکھ چکی تھیں...اسے ایک بار پھر سب کچھ وہیں لگا جہاں سے سب شروع ہوا تھا.....اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ زور سے مائیکل کو گاڑی روکنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ بے نیاز تھا ایک دو بار اس نے شیشہ کھولنے کی بھی کوشش کی مگر کچھ بھی اس کے اختیار میں نہیں تھا...وہ خود کو آکٹوپس کے گرداب میں محسوس کرنے لگی.....مائیکل نے اس کی چیخوں اور مزاحمت سے تنگ آکر اس بے ہوشی والا رومال سنگھایا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوش و حواس کی دنیا سے باہر تھی.....

****

www.novelsclubb.com

اندھیری رات کو آیت اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد کر کے بھاگ رہی تھی تیز تیز.....

پورے ایک گھنٹے بھاگنے کے بعد وہ اب جا کر سڑک پر پہنچی.....

سڑک پر پہنچ کر وہ کوئی گاڑی وغیرہ لے گی یہی سوچ کر وہ نکلی تھی لیکن اتنی رات کو اس سنسان سڑک پہ کوئی گاڑی کہاں سے ملتی اسے....

البتہ وہ سڑک تھا وقفے وقفے سے کوئی ٹرانسپورٹ والی گاڑی گزر ہی جاتی لیکن وہ اس کے اشارے کے باوجود بھی نہیں رک رہے تھے...دوپٹہ وہیں کہیں گر رہے تھے بھاگنے کی وجہ سے جوتی ٹوٹ گئی اب وہ ننگے پاؤں ننگے سر کھڑی تھی.....

اس کا سانس پھولا ہوا تھا...اچانک ایک چھوٹی سی کار اسے آتی دکھائی دی....اس نے کار کو اشارہ کیا کار زرا فاصلے پر جا کر رک گیا.....اور ریورس ہو کر پیچھے آیا....اس کار والے نے بٹن کے ذریعے ونڈو کھولا...وہ اس کی مشکور ہو گئی. ...اور مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی....گاڑی کی نرم سیٹوں پر اسے تحفظ کا

احساس ہوا..... گاڑی چلنے لگی اس نے رحمت کے اس فرشتے کی طرف دیکھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا.....

"تھینکس." .. بڑی دیر بعد وہ بولی... اور اس نے سر سیٹ کی پشت پر ٹیک دیا... آنکھیں بھی بند کر دیں...

"نو پرابلم ڈارلنگ." .اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں.. اس کا دماغ آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آنکھیں اس سے پہلے ہی اس شخص کو دیکھ چکی تھیں... اسے ایک بار پھر سب کچھ وہیں لگا جہاں سے سب شروع ہوا تھا..... اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ زور سے مائیکل کو گاڑی روکنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ بے نیاز تھا ایک دو بار اس نے شیشہ کھولنے کی بھی کوشش کی مگر کچھ بھی اس کے اختیار میں نہیں تھا... وہ خود کو آکٹوپس کے گرداب میں محسوس کرنے لگی..... مائیکل نے اس کی چیخوں اور مزاحمت سے تنگ آکر اس بے ہوشی والا رومال سنگھایا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوش و حواس کی دنیا سے باہر تھی...

www.novelsclubb.com

پوجا بستر پر لیٹی تھی جب فون کی گھنٹی بجی..اس نے خمار آلود آنکھوں سے موبائل پر نمبر دیکھا..مائیکل کا نمبر دیکھ کر وہ چونک گئی....اس نے فون کال سے لگایا...تو مائی مائیکل نے اسے جو خبر سنائی وہ سن کر سناٹے میں آگئی..مائیکل کہہ رہا تھا وہ رات کو کلب سے واپس آرہا تھا جب اتفاقاً اسے آیت ملی.اس نے اسے گاڑی میں لفٹ دی تھی.....یہ خبر حیرت کا پہاڑ توڑ چکا تھا اس پر...وہ وہاں سے کیسے نکلی اس نے خود کو رسی سے کیسے آزاد کیا ہو گا..اور سب سے بڑی بات وہ راستہ ڈھونڈنے میں کیسے کامیاب ہوئی.....کہیں انوشیر تو اس تک نہیں پہنچ گیا...نہیں نہیں انوشیر وہاں کیسے جا سکتا ہے انوشیر کو تو معلوم ہی نہیں تھا وہ کہاں ہے اور وہ تو کچھ دن سے آیت سے ناراض تھا تو....؟

www.novelsclubb.com

"اب وہ کہاں ہے"..اس نے مائیکل سے پوچھا....

"ریڈ لائٹ ایریا..."..مائیکل نے بتایا.....

"ریڈ لائٹ ایریا"...اس نام کو اس نے زیر لب دہرایا...اور مائیکل سے ایڈرس لے کر کاغذ پہ نوٹ کر لیا....

اس کے ذہن میں ایک اور شیطانی خیال اچانک آیا...وہ مسکرا دی....

"تم کبھی میری چال سے نہیں بچ سکتیں آیت."...اس نے سوچا اور موبائل سے ایک اور نمبر ملانے لگی....

ہیلو لنڈن پولیس کالنگ....موبائل سے آواز آئی..

اس نے پولیس کو اس ایریا کے بارے میں انفارمیشن دی..اور انہیں ایڈرس بھی لکھوا دیا..وہ لنڈن تھا وہاں کی پولیس منٹوں میں ریڈ لگاتی...آیت ہو گی جیل میں اور اس کی بدنامی الگ.....وہ سوچ سوچ کر ہی مسکرا رہی تھی....اور پھر کمبل اوڑھ کر سو گئی....

انوشیر اس سنسان جنگل میں اتنی دیر سے آیت کو تلاش کر رہا تھا لیکن وہ اسے نہیں مل رہی تھی... پچھتاوا، افسوس، دکھ، اضطراب، کیا تھا جو وہ اس وقت نہیں محسوس کر رہا تھا.

اس کی آنکھ کھلی... اسے تیز تیز روشنی کا احساس ہوا... اس نے آہستہ آہستہ سے آنکھیں کھولیں... اسے محسوس ہوا وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی ہے... اس نے آنکھوں کو زرا دائیں طرف گھمایا اسے دیوار پہ لگی پینٹنگ نظر آئی... وہ پینٹنگ کسی لڑکی کی تھی جس کے تمام کپڑے غائب تھے تقریباً... وہ جھٹکا کر اٹھ بیٹھی. پھر اس نے چاروں طرف دیکھا ایسے کئی اور نیم برہنہ پینٹنگز نظر آنے لگیں.... اس نے سوچنے کی کوشش کی وہ یہاں کیسے آئی.....

"پکنک پلان.. رابرٹ.... پوجا.... مائیکل."... اسے سب یاد آ گیا...

www.novelsclubb.com

"یہ کون سی جگہ ہے.."؟وہ سوچنے لگی..اس نے وہی کپڑے پہنے ہوئے تھے جو اس نے صبح سے پہنے تھے...وہ اٹھ کر دروازے تک آئی...دروازہ باہر سے بند ملا..اس کا خوف اور وحشت بڑھنے لگا....وہ سامنے لگے آئینے کے سامنے آئی ...اسے اپنے وجود اجنبی لگا..سامنے کھڑی لڑکی کوئی اور تھی....بال بکھرے ہوئے...چہرے پہ کئی جگہ دھول اور داغ کے نشان...

اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی..تیزی سے اس نے پلٹ کر دیکھا..ایک عمر کی خاتون جس کے بال سرخ تھے اندر داخل ہوئی..وہ جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی....آیت اسے دیکھتی رہ گئی.....

"تم جاگ گئی ہو."؟وہ انگریزی میں اس سے پوچھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"آپ کون ہیں اور میں یہاں کیسے آئی یہ کون سی جگہ ہے....؟"ایک ہی سانس میں اس نے کتنے سوال پوچھ ڈالے.....

": مجھے اپنی دوست سمجھو..اور تم اس وقت ایک اچھی جگہ پہ ہو."..اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا..اس کے کھلے سلکی بال کاندھوں پر گرے تھے.....

"اچھی جگہ.."..؟اس نے نیم برہنہ پینٹنگز کو دیکھا...

"یہ کون سی جگہ ہے"....؟

"تم سا وقت ریڈ لائٹ ایریا میں کھڑی ہو.."..

"ریڈ لائٹ ایریا..ریڈ لائٹ ایریا"...پورے کمرے میں انہی الفاظ کی بازگشت شروع ہو گئی...اس نے وحشت زدہ ہو کر ان پینٹنگز کو دیکھا...

ریڈ لائٹ ایریا...اس کی اب یہی اوقات رہ گئی تھی..وہ ایسے کیسے جگہ آنا تو دور نام بھی سننا نہیں چاہتی تھی اور قسمت کی سفاکی تو دیکھو اس لڑکی کو کہاں لا کر پھینک دیا....اسے لگا وہ ایک بار پھر اسی جنگل میں کھڑی ہے اسی درخت کے ساتھ بندھی ہوئی...اسے وہ کمرہ قبر لگنے لگا....قبر سے بھی بڑھ کر.....

"مہ...مہ..میں یہاں کیسے آئی..کون لایا مجھے..اسے گھن آنے لگی اپنے آپ سے اور اس جگہ سے."

"تمہارا بوائے فرینڈ لایا تھا تمہیں..اور تمہیں یہیں چھوڑ کر چلا گیا..."

"بوائے فرینڈ..مائیکل."...؟

"نہیں وہ میرا بوائے فرینڈ نہیں تھا..اور میں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں آپ پلیز.."اس خاتون نے اس کی بات کاٹ دی...

"شروع شروع میں سب یہی کہتے ہیں بعد میں ایڈجسٹ ہو جاتے ہیں..ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا"..

"سب ٹھیک ہو جائے گا...؟اب ٹھیک ہونے کے لیے کیا بچا تھا...اس سے تو بہتر تھا وہ وہیں جنگل میں ہی مر جاتی کوئی جانور اسے کھا لیتا کم از کم یہ سب تو نہ دیکھنا پڑتا...."

:"نو پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں.."...وہ ان کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی...خشک آنسو ایک بار پھر پھگلنے لگے.

"آئم سوری ڈیئر...اور یہ سیو جگہ ہے ٹینشن مت لو..یہاں تم کو بہت سارا پیسہ بھی ملے گا."....وہ خاتون باہر چلی گئی اور جاتے جاتے اس نے دروازہ بند کر دیا.

....وہ وہیں بیڈ پر گر سی گئی....

اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنے لگا..وہ اس اندھیرے میں کہیں غائب ہو چکی تھی.اس کا وجود کہیں کھو سا گیا تھا...قیامت کی گھڑیاں قریب تھیں اس کے لیے...موت کا منظر اس سے بڑھ کر تو نہیں ہوتا ہو گا....وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی بے پناہ شدت سے....ریڈ لائٹ ایریا..گناہ کا وہ دلدل جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اس کے پاس.....وہ جگہ جس کا نام اس کی سات پشتوں نے کبھی نہیں سنا وہ وہیں پہنچ گئی.....

www.novelsclubb.com

اب یہیں اس کی زندگی گزر جاتی.. سب کچھ دھرا کا دھرا رہ گیا...اس کی یہی عزت رہ گئی تھی...خواہشوں کا یہ سفر اس کے خوابوں کا شہر اس کے لیے اتنے سارے امتحان چھپائے ہوئے تھا.....

وہ آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی...اس نے دروازے کو چیک کیا وہ بند تھا....وہ اب اس دروازے کو زور زور سے پیٹنے لگی لیکن اس کی چیخ و پکار سننے والا کوئی نہیں تھا.....وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی.. کتنی بے بس ہو چکی تھی وہ... کتنی مجبور کتنی لاچار ہو گئی تھی...اس دلدل سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا.....

کمرے میں کھڑکی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی دوسرا راستہ..سب کچھ بند ہو چکا تھا اس کی سانسیں بھی بند ہونے لگی تھیں.....

www.novelsclubb.com

یہ تو طے تھا اب وہ یہاں سے کبھی نکل نہیں سکے گی اسے یہیں رہنا ہو گا...اور یہاں رہنے کا کیا مطلب تھا اپنا جسم بیچنا.....ہر رات جینا ہر رات مرنا..

وہ مسلمان گھرانے کی لڑکی یوں اس طرح اس گندے بازار میں لا کر پھینک دی گئی.....

پل پل مرنے سے بہتر ہے وہ ایک بار مر جاتی...اس نے فیصلہ کیا..خودکشی کرنے کا فیصلہ...اور وہ ادھر ادھر کوئی ہتھیار دیکھ رہی تھی جس سے وہ اپنی نبض کاٹتی....کچھ نہیں ملا اسے.....پھر اس کی نظر چھت والے پنکھے پر پڑی....اس نے اپنے آپ کو لٹکانے کا فیصلہ کر لیا...اور وہ کسی کپڑے یا رسی کے لیے ادھر ادھر دیکھنے لگی...اسے الماری نظر آ گئی وہ دوڑ کر الماری تک گئی وہاں اسے ایک مفلر نما چھوٹا سا دوپٹہ ملا.....دروازے کو اس نے اندر سے بھی بند کر دیا تاکہ کوئی اسے روک نہیں سکے.....

www.novelsclubb.com

اس نے میز کو بیڈ کے اوپر رکھا...اور میز کے اوپر وہ چھوٹی سی کرسی رکھ دی...اس نے مفلر کو مضبوطی کے ساتھ پنکھے سے باندھ دیا.....اب وہ اپنے گلے میں گرہ ڈالنے لگی.....

"لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ." .اس نے کلمہ پڑھا اور آخری گرہ لگایا..وہ جانتی تھی خودکشی حرام ہے لیکن اس ذلت بھری زندگی سے عزت کی موت ہی بہتر نظر آئی اسے.....

گرہ لگانے کے بعد اس نے کرسی کو لات مار کر اپنے پاوں تلے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اچانک ہی اس کی نظر فون پر پڑی.....اسے ایسا لگا گھپ اندھیرے میں کوئی جگنو ہاتھ لگا ہے اس کے.....وہ فون کر سکتی تھی مگر کسے....؟انوشیر کو...؟ہاں اس کا نمبر اسے یاد تھا...کیا وہ اس کی مدد کرے گا.؟کیوں نہیں پہلے بھی کئی بار اس نے مدد کی...وہ سوچ میں پڑ گئی اس نے مفلر کو گلے سے نکالا اور چھلانگ لگا کر نیچے آئی.....جلدی جلدی وہ انوشیر کا نمبر ملانے لگی...اس کی قسمت اچھی تھی انوشیر نے پہلی ہی بیل پہ کال رسیو کر لی.....

"ہیلو.." .انوشیر کی آواز آئی...وہ کچھ کہنے کی بجائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی.

.انوشیر اس کی آواز پہچان گیا...

www.novelsclubb.com

"ہیلو.... آیت آپ کہاں ہو... ہیلو... میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں.... آپ ٹھیک تو ہیں ناں.... ہیلو...."

"انوشیر آپ کہاں ہو.."..؟ وہ سسکتے ہوئے بولی:

"آپ کہاں ہو.." .انوشیر نے پوچھا.....

"میں وہ.."...اور اس نے انوشیر کو شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی. ...ساری بات سننے کے بعد انوشیر سناٹے میں آ گیا وہ کچھ بھی بول نہیں سکا... بڑی دیر بعد اس نے کہا....

"آپ فکر نہ کریں میں ابھی آ رہا ہوں.." .آیت نے تشکر آمیز انداز میں آنکھیں بند کیں دو آنسو نکل آئے.....اس نے آسمان کی طرف دیکھا....

انوشیر کو ایک گھنٹہ لگا تھا اس ایرے تک آنے کے لیے. اور ایک گھنٹے بعد وہ گناہ کی اس دلدل کے سامنے کھڑا تھا... یہ عمارت شہر سے دور کافی روپوش اور سنسان علاقے میں تھا... یہاں پولیس کی ریڈ کا خطرہ کم ہی ہوتا ہے..... اور آس پاس کوئی دوسری ایسی جگہ نہیں تھی اس لیے اسے یہی لگا مائیکل آیت کو لے کر یہیں آیا ہو گا.....

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اس وقت رات کے دو بج رہے تھے... اپنی بائیک سائیڈ پہ روک کر وہ اس عالیشان عمارت کے اندر داخل ہوا..... باہر اندھیرا کیا گیا تھا تاکہ ہر دوسرے کو وہ عمارت نظر نہ آئے لیکن اندر اتنی روشنی تھی کہ اس کی آنکھیں چندھیانے لگیں... سامنے ایک گیلری تھی.. دور تک جاتی ہوئی گیلری اس کے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے. وہ سوچے بنا بھی جانتا تھا ان کمروں میں کیا ہوتا ہو گا.. م اسے گھن آنے لگی اس جگہ سے.. نفرت سی ہونے لگی.. وہ گیلری کے اندر داخل ہوا.....

www.novelsclubb.com

اسے کچھ لوگ دکھائی دیے... کچھ لڑکے کچھ نیم برہنہ لڑکیاں.... شراب کی بدبو... کیا کیا گندگی نہیں تھی وہاں... وہ بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھے بنا چلتا جا رہا تھا... اچانک ایک لڑکی اس کے سامنے آ گئی چلتے چلتے وہ رک گیا. اس لڑکی نے نیم کپڑے پہنے تھے اس کا جسم سارا عیاں تھا.. بے اختیار اس نے نگاہیں چرائیں.... وہ لڑکی اب اس کے گالوں کو مسکرا کر چھو رہی تھی اس نے غصے سے اس لڑکی کا ہاتھ جھٹک دیا... اور آگے بڑھا.....

"آپ کو کس قسم کی لڑکی چاہیے مسٹر.... ایک اور عورت اس کے پیچھے لگی..." وہ جلد ہی یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا....

"مجھے کچھ نہیں چاہیے.." وہ رکھائی سے بولا.. وہ عورت اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی....

"ہمارے پاس، انڈین، یورپین، امریکن، دیسی، ہر قسم کی لڑکیاں ہیں".... وہ چلتے چلتے رکا اس نے غصے سے اس عورت کو دیکھا....

www.novelsclubb.com

"بولا ناں نہیں چاہیے بات سمجھ میں نہیں آرہی."..وہ اس کے غصے سے زرا بھی متاثر نہیں ہوئی....

"شراب،ڈرگز،کچھ او"ر....؟اس نے گہری سانس لے کر جیب سے والٹ نکال کر کچھ پیسے اس کی طرف بڑھائے اس نے وہ پیسے مٹھی میں دبا لیے....وہ آگے بڑھ گیا..سامنے ہی اسے ایک عورت نظر آئی سرخ بالوں والی وہ صوفے پر ایک شان سے بیٹھی تھی اسے وہ یہاں کی سربراہ لگی.....وہ اس کے پاس گیا اور اس سے کہا وہ پاکستانی لڑکی سے ملنا چاہتا ہے جو یہاں نئ آئی ہے.....

اس خاتون نے اعتراض کیا وہ ابھی نئ ہے اور ایسے یوں وہ کسی کو اس سے نہیں ملا سکتے...انوشیر نے جھنجھلا کر والٹ نکالا یہاں سارا کھیل پیسے کا تھا...آئی ڈی کارڈ اور کچھ ضروری کاغذات نکال کر اس نے وہ والٹ اس کے ہاتھوں پہ رکھ دیا.....

اوکے...وہ والٹ چیک کرنے کے بعد بولی...پھر ایک اور لڑکی کو اس کی رہنمائی کے ساتھ بھیج دیا...وہ لڑکی اسے کمرے کے دروازے تک چھوڑ کر واپس پلٹ

گئی....اس نے دروازہ کھولا جو باہر سے بند تھا لیکن وہ اندر سے بھی بند تھا اس نے دستک دی....آیت نے انوشیر کو سوراخ میں سے دیکھ لیا اور دروازہ کھولا....

انوشیر اندر داخل ہوا....وہ اسے دیکھ کر بے اختیار اس کے گلے لگ کر رونے لگی. .انوشیر نے اسے رونے سے نہیں روکا..وہ کافی دیر تک اس کے سینے پر سر رکھ کر روتی رہی..وہ اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا...اسے اس لڑکی پر ترس آیا جانے اس نے کتنی تکلیفوں کا سامنا کیا تھا...اس کا دل چاہا وہ اپنا دل نکال کر اس لڑکی کے قدموں میں ڈال دے..اس کی اپنی آنکھیں بھی نم ہو گئیں....

انوشیر نے اسے خود سے الگ کرنے کی یا ہٹانے کی کوشش نہیں کی روتے روتے کتنے ہی لمحے یوں ہی بیت گئے جب آیت نے خود کو علیحدہ کیا....اور انوشیر کی آنکھوں میں دیکھا...

وہ کون تھا...؟کوئی خواب..کوئی حقیقت کوئی معجزہ....یا رحمت کا فرشتہ....ہر مصیبت میں ہر وقت وہ اسے کیسے بچا لیتا تھا...انوشیر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی

www.novelsclubb.com

جانب بڑھا.... وہ اسے اس حالت میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا. رو رو کر اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں وہ کس تکلیف سے گزری ہو گی... انوشیر اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا.....

وہ دونوں باہر نکل آئے... لیکن اس دن سب سے بڑا واقعہ یہ ہوا تھا اس ریڈ لائٹ ایریا میں ریڈ پڑا تھا.... ان دونوں کئی نیم برہنہ لڑکیوں اور لڑکوں کو ادھر ادھر بھاگتے دیکھا.... پورے علاقے کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا تھا....

سبھی اپنی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگ رہا تھے... ہر طرف لنڈن یونیفارم میں ملبوس پولیس والے ہی نظر آ رہا تھا.. کسی کے لیے بھی بچ نکلنا مشکل تھا... کیونکہ اندر باہر پولیس تھی... وہ دونوں بھی حواس باختہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے... قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو چکے تھے.... وہ جس ایریا میں تھے وہ دونوں بھی وہاں کا حصہ سمجھے جاتے... کوئی ان کے لاکھ یقین دہانی کرانے پر بھی یقین نہیں کرتا....

www.novelsclubb.com

ایک ہال نما گیلری میں اس وقت وہ سب کھڑے تھے...جو جو اس دلدل میں راتیں گزارنے آئے تھے وہ سب ایک قطار میں کھڑے تھے....انوشیر اور آیت کو بھی اس قطار میں کھڑا کیا گیا..آیت مسلسل روئے چلی جا رہی تھی اور انوشیر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دے رہا تھا.....

پولیس کے اہلکار ان کے سامنے کھڑے تھے..ان کا سربراہ وہ سرخ بالوں والی عورت گرفتار ہو چکی تھی....ان سب کا جو حاکم تھا جو سب سے بڑے عہدے پر فائز تھا وہ ایک صوفے پر بیٹھا سب لڑکے لڑکیوں کو گھور رہا تھا...سب نگاہیں جھکائے کھڑے تھے....وہ سب شریف اور امیر گھرانوں کے بگڑے شہزادے تھے جو تھوڑی دیر پہلے مستی میں مگن تھے ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ان کے ساتھ یہ سب ہونے والا ہے..

www.novelsclubb.com

انوشیر پورے اعتماد کے ساتھ سینہ تان کر کھڑا تھا کیونکہ وہ مجرم نہیں تھا...اس پولیس افسر نے کھنکھار کر گلا صاف کیا....

"تم سب لوگ میری بات سنو."..اس پولیس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا...وہ انگریزی میں بات کر رہا تھا اور چہرے سے ہی کافی کرخت نظر آ رہا تھا. سبھی اسے دیکھنے لگے....

"تم سبھی لوگوں کو گرفتار کیا جاتا ہے..تم میں سے کوئی کتنے ہی بڑے باپ کا بیٹا کیوں نہ ہو کسی کی بھی سفارش منظور نہیں کی جائے گی...اور اگر تم لوگوں نے قانون کو ہاتھوں میں لینے کی کوشش کی تو انجام بہت برا ہو سکتا ہے"....

"اریسٹ دیم.."۔اس نے حکم دیا.....

سبھی ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے...سرگوشیوں میں باتیں شروع ہوئیں...آیت اور انوشیر نے ایک دوسرے کو دیکھا.اس کی آنکھوں میں ایک بے بسی تھی....جب ایک اہلکار آیت کو گرفتار کرنے پہنچا تبھی وہ آگے بڑھا....

"سر اسے گرفتار مت کیجئے."....آیت رو رہی تھی..

"کیوں بے... بہن لگتی ہے تیری."....صوفے پر بیٹھے پولیس افسر نے پوچھا... وہ اس کی گالی کو ضبط کر گیا.. وہ مزاجاً ایسا تھا یا نہیں لیکن اس پولیس افسر کو یہاں کے ماحول نے غصہ دلا دیا.....

"شی از مائی وائف سر...:"(یہ میری بیوی ہے)

اس نے بات سنبھالنے کے لیے سراسر جھوٹ بولا.. آیت نے منہ کھول کر حیرت سے اسے دیکھا.. اسے نہیں معلوم تھا یہ معمولی جھوٹ اس کے گلے پڑ جائے گا.... ...وہ پولیس افسر کھڑا ہوا... اور ان کے پاس آیا.....

اب وہ انوشیر سے سوال کر رہا تھا.... کب ہوئی "شادی... کہاں ہوئی... کوئی گواہ..... یہاں کیا کرنے آئے.."..انوشیر نے اسے کچھ سچ جھوٹ ملا کر یہاں آنے کی کہانی سنائی..... لیکن وہ پولیس والا تھا اپنی شکی عادت سے مجبور... ان کی کسی بھی کہانی پہ ظاہر ہے اس نے یقین نہیں کرنا تھا.... وہ دونوں اس وقت جہاں

کھڑے تھے اول تو شریف آدمی وہاں آتے نہیں تھے اور اگر آتے بھی تھے تو وہ شریف نہیں ہوتے تھے.....

"میرج پیپرز ہیں.."؟اس پولیس افسر نے پوچھا...

"نہیں وہ..وہ... گھر میں پڑے ہوئے ہیں"..انوشیر نے روانی سے جھوٹ بولا. آیت ڈری ہوئی تھی....

"تو... تم لوگوں کو جیل چلنا پڑے گا."...وہ غصے سے بولا...آیت جیل کا نام سن کر ہی کانپ گئی...

"مجھے جیل نہیں جانا.."..انوشیر نے اسے آنکھوں سے ریلکس ہونے کا اشارہ کیا.

....

www.novelsclubb.com

"ہم کیوں جیل جائیں... ہم نے کوئی کرائم تو نہیں کیا..اور آپ کا قانون یہ تو نہیں کہتا کسی بے گناہ کو سزا ملے...."..دوسرے پولیس والے باقی لڑکے لڑکیوں کو

گرفتار کر کے لے جا چکے تھے..ہال میں وہی کھڑے تھے ان کا معاملہ زیر بحث تھا.....

قانون کیا کہتا ہے ہمیں مت سکھاو....اگر بے گناہ ہو تو ثبوت لاو یا پھر منگواو نہیں تو ہم جو کرتے ہیں ہمیں کرنے دو.....

."اوکے...ہم آپ کو اریسٹ نہیں کریں گے..رول کے مطابق آپ کوئی پروف پیش کریں یا کوئی وٹنس یا پھر.

سر پلیز ہماری مجبوری سمجھیں....

آپ ہماری مجبوری سمجھیں مسٹر آپ کہہ رہے ہیں یہ آپ کی بیوی ہے اور آپ کے پاس کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے اور ریڈ لائٹ ایریا میں کوئی اپنی بیوی کو لے کر نہیں گھومتا.....آپ کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو ثبوت اور گواہ پیش کریں یا پھر.....

یا پھر....؟انوشیر اور آیت نے الجھ کر اسے دیکھا....

یا پھر اپنی بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے تم دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے شادی کرو....

اس نے اطمینان سے کہا...جب کہ ان دونوں پر کسی نے جیسے بم گرا دیا ہو.....دونوں نے پھٹی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا.....

****

آیت اور انوشیر پولیس کے ہاتھ لگ چکے تھے انوشیر نے ایک جھوٹ بولا لیکن پولیس نے پھر ایک عجیب شرط عائد کر دی.....

اپنی بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے تم دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے شادی کرو....

اس نے اطمینان سے کہا... جب کہ ان دونوں پر کسی نے جیسے بم گرا دیا ہو..... دونوں نے پھٹی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا.....

"سوچ لو جو سہی لگے دس منٹ ہیں تم لوگوں کے پاس." آیت ایک بار پھر رونے لگی وہ پولیس والا جا کر صوفے پر بیٹھ گیا... انوشیر نے "اب کیا کریں" والی نگاہوں سے آیت کی طرف دیکھا.....

آیت کی نگاہوں کے سامنے دونوں جہان گھوم رہے تھے.. ایک مشکل کے بعد دوسری مشکل ایک مصیبت کے بعد اس سے بڑی مصیبت....

سب کچھ آنکھوں کے سامنے تھا اس نے ذہن کو تھوڑا بہت سوچنے پر لگا دیا.....

"اگر میں جیل میں گئی تو سب ختم ہو جائے گا.. یہ بات میڈیا پہ اچھالی جائے گی میری تصویریں نکالیں جائیں گی... میری بہت بدنامی ہو گی.. میرا سارا کیریئر برباد ہو جائے گا... لنڈن آنا میرا سب سے بڑا خواب تھا اور میرا خواب ادھورا رہ جائے

گا..میں بہت منتیں کر کے آئی ہوں یہاں...اور یہ بات پاکستان میں بھی پھیل جائے گی ابو میری جان لے لیں گے."....

وہ روتے ہوئے جیسے آپ نے آپ سے مخاطب تھی....

"تو.کیا کریں.."..؟انوشیر نے پوچھا....اس نے پرامید نگاہوں سے انوشیر کی طرف دیکھا..اس کا انداز ایسے تھا جیسے کہہ رہا ہو تم اگر جان بھی مانگو گی تو دوں گا.....

"میں جانتی ہوں میں بہت مطلبی ہوں آپ کو میری وجہ سے پہلے بھی کئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے...لیکن یوں اس طرح زندگی کے اس موڑ پر میرے خواب ٹوٹنے نہ دیں...مجھے بازار میں ننگا ہونے سے بچا لیں...آپ ہی ایسا کر سکتے ہیں. ..میں جانتی ہوں یہ مشکل ہے لیکن...لیکن آپ پلیز مجھ سے نکاح کر لیں.....پلیز."..وہ ہاتھ جوڑ کر رو رہی تھی..انوشیر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا...

"آپ کو کیا لگتا ہے... میں آپ کو رسوا ہونے دے سکتا ہوں..." آیت نم آنکھوں سے مسکرادی...

اور پھر وہ ہوا جو کسی نے بھی نہیں سوچا... ان دونوں نے پولیس کو ہاں کہہ دی اور انہیں بتایا وہ اسلامی طریقے سے نکاح کرنا چاہتے ہیں... اس پولیس افسر نے فوراً ہی کسی نکاح خواں کا انتظام کیا.. یہ اس کے لیے مشکل کام نہیں تھا... اور ایک گھنٹے کے اندر اندر ان دونوں کا نکاح ہو گیا... اور وہ اس مشکل سے آزاد ہو کر ایک نئے رشتے کے ساتھ بندھ گئے.... جب وہ اس ریڈ لائٹ ایریا سے باہر نکلی تب تک سب کچھ بدل چکا تھا.. رشتے بدل چکے تھے رشتوں کے مطلب بدل چکے تھے.. جو شخص اس کے لیے اجنبی تھا کبھی اب وہی شخص اس کا شوہر تھا.... وقت کتنی تیزی سے چلتا ہے ناں.. انسان کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملتا اسے بھی موقع نہیں ملا.... بس فیصلہ سنا دیا گیا تھا.. ایک ہی رات میں زندگی اسے کہاں سے کہاں لے آئی. کتنا لمبا سفر طے ہو گیا.... اسے نہیں معلوم جو ہوا وہ سہی تھا یا غلط لیکن جب

www.novelsclubb.com

جب جو جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے کسی کے لاکھ چاہنے کے باوجود قسمت کا لکھا بدل نہیں جاتا.... شاید لندن کی سرزمین میں اس کے ساتھ یہی سب ہونا لکھا تھا... انسان کیا کیا سوچتا ہے اور ہو کیا جاتا ہے.. انسان زندگی میں اپنی مرضی کے فیصلے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فیصلوں کو رد کر کے کہتا ہے ہو گا وہی جو میں چاہوں گا.

....

یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کیا ہو گا... اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کبھی غلط نہیں ہوتے... وہ خشک آنکھیں لیے خاموش تھی جیسے اب بولنے کے لیے کچھ باقی ہی نہ رہا ہو... واقعی اب بولنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا تھا... انوشیر اسے بائیک پر بٹھا کر اپنے اپارٹمنٹ لے آیا.... اور اسے بیڈ پر بٹھا دیا..... اتنی رات کو اسے ہوسٹل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مل سکتی تھی.....

www.novelsclubb.com

وہ حیران نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... یہ سب کچھ اجنبی تھا اس کے لیے. .. وہ دن میں غیر لڑکوں کے کمرے میں آنے سے ڈرتی تھی اور آج رات وہ اس

کمرے میں اس بیڈ پر بیٹھی تھی... کیونکہ اسے حق حاصل تھا وہ شخص اب اس کے لیے غیر کہاں تھا وہ تو اسلامی طریقے سے اس کا شوہر بنا تھا اور اس نے خود ہی تو قبول کیا.... وہ نکاح کے دوران بھی گم سم بیٹھی رہی جب اسے قبول ہے کرنے کے لیے کہا گیا تبھی اس نے قبول ہے کہا..... وہ اس شخص کو اپنی مرضی سے قبول کر چکی تھی... اور وہ شخص کیا اسے وہ زبردستی تھوپ دی گئی... کیا وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے.... کیا اس نے محض اس کی عزت بچانے کے لیے نکاح کیا ہے.... "یوں کوئی کسی کے لیے اتنا سب کچھ نہیں کرتا.."

پوجا کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے.. تو کیا کچھ اور بھی ہے.... اس سمجھوتے کے علاوہ... ہونہہ تقدیر نے کیسا مذاق کیا تھا اس بے بس لڑکی کے ساتھ.. وہ اس کے لیے پانی لے آیا تھا... وہ بنا کچھ کہے پانی پینے لگی... وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اس نے آیت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا... اسے یاد پہلے جب کبھی وہ

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ پکڑتی تو وہ خود ہی چھڑا لیتا لیکن اب وہ اختیار رکھتا تھا صرف اس کے ہاتھ پر نہیں اس کے پورے وجود پر.....

آپ تھک گئیں ہوں گی تھوڑا آرام کر لینا....

وہ کہہ رہا تھا.. وہ کچھ نہیں بولی ایک خاموش مجسمے کی طرح بیٹھی ہوئی تھی وہ تو واقعی پتھر بن گئی.. انوشیر نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر لیٹایا اور اس پر کمبل اوڑھ دی....اور خود جا کر صوفے پر لیٹ گیا....

وہ اس کی مشکور تھی...ہمیشہ سے آج بھی...

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تب تک انوشیر ناشتہ بنا چکا تھا.. وہ ہاتھ منہ دھونے کے لیے واش روم گئی کل کی نسبت اس نے آج خود کو ہلکا پھلکا محسوس کیا. جب وہ باہر آئی...تو. وہ ناشتہ لیے اس کا منتظر تھا...

وہ وہیں بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی..اس نے اسے کھانے کو کہا لیکن وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے کچھ کھا نہیں پا رہی تھی...اس کے ہاتھ کیوں کانپ رہے تھے سردی کی وجہ سے یا کچھ اور وجہ تھی....؟

انوشیر اپنے ہاتھوں سے اسے ناشتہ کرانے لگا.وہ بھی بنا مذاحمت کے ناشتہ کر رہی تھی...دن کے دس بجے وہ اسے اپنی بائیک پر لے کر یونیورسٹی پہنچا...بائیک روک کر اس نے آیت کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا....اندر داخل ہوا. اسے سامنے ہی پوجا دکھائی دی جو کسی بات پر ہنس رہی تھی ان دونوں کو یوں سا دے کر اس کی ہنسی کو بریک لگ گئی...وہ حیران اور تاسف سے انہیں دیکھ رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"تم کہیں جا رہی ہو پوجا....؟" آیت نے پوجا سے پوچھا وہ روتے ہوئے اپنا سامان پیک کر رہی تھی...وہ جواباً کچھ نہیں بولی اور بیگ میں اپنے کپڑے رکھنے لگی....

"پلیز بتاو پوجا تم کہاں جا رہی ہو..." .اس نے پوجا کو بازوؤں سے پکڑا.....

"میں انڈیا جا رہی ہوں...ہمیشہ ہمیشہ کے لیے.." .وہ پوجا کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی.....

لیکن تم اس طرح... مطلب تمہاری پڑھائی تو ادھوری ہے..وہ حیران ہوئی....

جہاں محبت ہوتی ہے وہ کچھ اور نہیں سوچا جا سکتا کوئی کچھ سوچ بھی نہیں سکتا...یہ بات تم نہیں" سمجھو گی جب تمہیں کسی سے محبت ہو گی تب تمہیں سمجھ آئیں گی میری باتیں....."وہ آنسو پونچھ کر بتا رہی تھی.....

"آئم سوری پوجا... لیکن میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا"...سب انجانے میں ہو گیا....وہ پوجا سے معذرت کر رہی تھی....

"معافی تمہیں نہیں مجھے مانگنی چاہیے...میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ. .. لیکن میں صرف دل سے مجبور تھی..میں نے انوشیر کی محبت میں ہی یہ سب کیا

ہے میں اندھی ہو گئی مجھے کچھ نظر نہیں آیا... لیکن تم پلیز مجھے غلط مت سمجھنا میں اتنی بری نہیں ہوں...."..

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں پوجا.. میں سمجھ سکتی ہوں محبت انسان کو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں چھوڑتا... لیکن تم اس طرح یوں تو مت جاو پلیز. ....."پوجا بیگ میں کپڑے ڈالتے ڈالتے رک گئی اس نے آیت کی آنکھوں میں دیکھا.....

"مجھے جانا چاہیے مجھے نہیں معلوم یہاں رہ کر میں اور کون سا تماشا کروں گی اور سچ پوچھو تو میں یہ دیکھ ہی نہیں سکتی انوشیر کسی اور سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا مجھے نہیں چاہتا میں برداشت کر لوں گی لیکن وہ میری آنکھوں کے سامنے کسی اور کو چاہے کسی اور کو پسند کرے یہ برداشت نہیں ہو گا مجھ سے... میں نے کل رات تم سے کہا تھا اگر تمہاری محبت سچی ہوئی تو وہ تمہیں ضرور ملے گا اور وہ تمہیں

www.novelsclubb.com

ملے گا اپنے وعدے کے مطابق مجھے اب پیچھے ہٹ جانا چاہیے...."..... آیت کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اس نے پوجا کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر اپنے برابر بٹھایا...

"مجھے ساری زندگی افسوس رہے گا میری وجہ سے تمہیں تمہاری محبت نہیں مل سکی... کاش مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی لنڈن نہیں آتی... مجھے نہیں پتا تھا میں یوں کبھی اس طرح کسی کے دل توڑنے کی وجہ بنوں گی.."....آیت نے کہا.....

"افسوس تو مجھے رہے گا... آخری سانس تک میں نے تم جیسی پیاری دوست کا بھروسہ توڑا... اور تمہیں کانٹوں پر پھینک دیا... اور انوشیر میرا کبھی نہیں تھا اگر وہ تمہارا نہ بھی ہوتا تب بھی وہ میرا نہیں تھا..... لیکن تمہیں معلوم ہے وہ تمہیں پہلے سے جانتا تھا.. اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ایسا ہی لگتا ہے مجھے."....

www.novelsclubb.com

پوجا نے اس کے گالوں کو چھو کر کہا..

"تو کیا انوشیر اسے پہلے سے جانتا تھا مگر کیسے"...؟

وہ ایک بار پھر سے الجھی.... لیکن اگلے ہی لمحے پوجا کی طرف متوجہ ہو گئی....

"پوجا پلیز مت جاو."....

"جانا تو مجھے پڑے گا.. میں یہاں نہیں رک سکتی اور تم پلیز مجھے خوشی خوشی وداع کرو... اگر یوں روتے ہوئے وداع کیا تو میں ساری زندگی پریشان رہوں گی.. میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی... تمہارے ساتھ گزارے دن میری زندگی کے بہت خوبصورت دن تھے... تم بہت یاد آو گی آیت...."....

وہ رو رہی تھی.... وہ دونوں ہی رو رہی تھیں.. پوجا نے روتے روتے اپنا بیگ اٹھایا... وہ اس کے ساتھ باہر تک آئی.. پھر سیڑھاں عبور کر نیچے پہنچی... مائیکل گاڑی میں پوجا کی منتظر تھی.. مائیکل نے اسے معذرت خواں نگاہوں سے دیکھا....

"میں تمہیں بہت بہت مس کروں گی پوجا."..وہ پوجا سے آخری بار گلے ملی تھی.

....

"میں بھی." پوجا نے اس کا گال چوما اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی..وہ اسے دیکھتی رہی گاڑی سٹارٹ ہوئی پوجا جاتے ہوئے ہاتھ سے اسے الوداع کہہ رہی تھی اور وہ سوچ رہی تھی زندگی میں آخری الوداع کتنی کھٹن ہوتی ہے..

شام کی اداسی اس کی آنکھوں میں اتر آئی تھی...اس نے نہیں سوچا تھا وہ پوجا کو اتنا مس کرے گی..زندگی میں جو لوگ بہت قریب ہوتے ہیں چاہے وہ اچھے ہوں یا برے جب وہ اچانک بچھڑ جاتے ہیں تو درد ہوتا ہے.....

اور وہ جانتی تھی پوجا بری نہیں ہے..اس نے صرف پیار میں اندھی ہو کر غلط کیا ہے..اور اب جب وہ چلی گئی تو اسے لگا وہ سارے جہان کی خوشیاں سمیٹ کر لے گئی..اس کے ساتھ اس نے اتنا اچھا وقت گزارہ تھا زندگی کی کچھ خوبصورت یادیں تھیں...وہ ان لمحوں کو کبھی بھول نہیں سکے گی...یہ وقت اسے بہت یاد آئے گا.....کاش زندگی میں آخری الوداع نہیں ہوتا..تو کوئی بھی اداس نہیں ہوتا...یہ

احساس کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے جس سے محبت کرو جس کو چاہو اسے پھر ہمیشہ کے لیے کھو دو... وہ چیز ملتی ہی کیوں ہے جو ہماری ہوتی ہی نہیں.... جانے پوجا اب کہاں ہو گی... کیسی ہو گی... کیا وہ اسے یاد کرتی ہو گی...

اور وہ خود تو صبح شام اسے یاد کرتی.. کمرے میں ہر جگہ وہی نظر آتی.... اف اس کی باتیں اور اس کے بوائے فرینڈز.....

انوشیر کے ساتھ اس کا نیا رشتہ بندھا تھا اور یہ سب اس کے لیے غیر متوقع تھا ..اسے نہیں معلوم تھا اسے کیسے ری ایکٹ کرنا چاہیے... اسے خوش ہونا چاہیے یا اداس.... وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی.....

انوشیر میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی وہ پہلے سے بھی زیادہ اس کا خیال رکھنے لگا تھا.. اور وہ بھی اس رشتے کو قبول کرنے کی کوشش کر رہی تھی.. کیونکہ اسے یہی کرنا تھا اب.... اس نے نہیں سوچا تھا یوں لنڈن میں اس کا نکاح ہو جائے گا لیکن اب جب کہ یہ ہو چکا ہے تو اسے سوچنا تھا.....

اسے رشتے کو بنائے رکھنا چاہیے یا ختم کر دینا چاہیے.. کبھی کبھی وہ سوچنے بیٹھ جاتی... کبھی وہ اسے توڑنے کے بارے میں سوچتی...ایسے کیسے نکاح ہو سکتا ہے اور یوں وہ پاکستان جا کر کیا جواب دے گی جب سب سوال کریں گے... وہ سب کا سامنا کیسے کرے گی... لیکن کبھی وہ اس رشتے کو قائم رکھنے کے بارے میں سوچتی....

ہو سکتا ہے ان دونوں کا ملنا کوئی اتفاق نہ ہو.. یہ سب تقدیر کاتب کا فیصلہ ہو... پوجا کا ان کی زندگی میں آنا انوشیر کو اس کے مزید قریب لانا اور اچانک نکاح.. اس ناول کا ہیرو جو اسے بہت پسند تھا... وہ جانتی تھی انوشیر اس سے زیادہ خوبصورت ہے اور اس سے زیادہ اچھا ہے... کیا اسے اس کے خوابوں کا شہزادہ مل گیا.. کیا وہ انوشیر تھا....

www.novelsclubb.com

کیا اس سے انوشیر جتنی محبت کوئی اور کر سکتا ہے... کبھی نہیں..دل نے جواب دیا...اس جیسا شخص اس دنیا میں ہے ہی نہیں..دنیا میں دوسرا ایسا انسان نہیں ہے جو اس سے اتنی محبت کرے.....

وہ شخص سائے کی طرح ہمیشہ اس کے ساتھ تھا اس نے کئی بار اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس کی زندگی بچائی....انوشیر نے اس رشتے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی. ..وہ فیصلہ اس پر چھوڑ چکا ہے شاید...اس رشتے کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی لیکن کچھ نہ کچھ چینج ہو گیا تھا...جیسے پہلے انوشیر اس کا ہاتھ پکڑنے سے کتراتا تھا اب ہمیشہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چلتا...اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا..اس کی ضرورت کی ہر چیز اپنے پیسوں سے خرید کر اسے دیتے...وہ مشرقی شوہروں والے سارے فرض نبھا رہا تھا اور وہ خود بھی ایک مشرقی بیوی بننے کے کوشش کر رہی تھی جیسے پہلے کی طرح وہ انوشیر کے ساتھ ہنس کر کھلکلا کر بات نہیں کرتی تھی...اس کے ساتھ مذاق نہیں کرتی تھی...اس کی آنکھوں میں

www.novelsclubb.com

آنکھیں ڈال کر اس نے کبھی بات نہیں کی...اب وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے کتراتی تھی. انوشیر یقیناً اس کی اس تبدیلی کو محسوس کر رہا تھا..... لیکن وہ خود اب بنا کسی خوف کے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ہی بات کرتا اور پہلے کی طرح شرماتا نہیں تھا...پہلے اگر وہ اس سے بات کرتا تو ادھر ادھر دیکھ رہا ہوتا.....

بہت زیادہ رومینٹک تو خیر وہ اب بھی نہیں تھا..مزاج اس کا اب بھی ہمیشہ کی طرح سنجیدہ اور سڑیل تھا لیکن وہ پہلے کی نسبت کافی بدل چکا تھا.....

اور جانے کیوں اسے یہ تبدیلی اچھی لگ رہی..

اس دن جب وہ بیدار ہوئی تو اس نے اپنے آس پاس گلاب کی خوشبو کو محسوس کیا. بے ساختہ اس کی نظر سامنے رکھے گلدان پر گئی...جہاں تازے گلاب لگے ہوئے تھے. وہ مسکرا دی.. لیکن حیران نہیں ہوئی کیونکہ یہ پہلی بار نہیں ہو رہا تھا جب سے اس کا نکاح ہوا تھا انوشیر یونہی تازے خوبصورت پھول لا کر وہاں سجا

دیتے....اسے نہیں معلوم تھا وہ اتنی صبح یہ پھول کہاں سے لاتا ہو گا..... لیکن لال گلاب محبت کی نشانی ہوتی ہے یہ وہ ضرور جانتی تھی.....

وہ اس نکاح کو قبول کر چکا ہے اور اس سے خوش ہے یہ وہ سمجھ رہی تھی لیکن وہ خود ابھی بھی الجھن میں تھی اس رشتے کو لے کر... کمبل ہٹا کر وہ واش روم میں گئی... منہ ہاتھ دھونے کے بعد وہ اپنے لیے ناشتہ بنانے چلی گئی.....

اور کاونٹر پر بڑا سا شاپر دیکھ کر بھی وہ نہیں چونکی اور مسکرا دی... پھر اسے یاد آیا انوشیر روزانہ اس کے لیے ریڈی میڈ ناشتہ لاتا تھا....وہ شاپر اٹھا کر باہر آئی اور سوچ میں پڑ گئی اسے اس سب کے بدلے کیا کرنا چاہیے... محبت کا جواب محبت سے دینا چاہیے.....؟

www.novelsclubb.com

ناشتے کے بعد وہ نہا کر تیار ہوئی... ایگزامز میں کچھ ہی دن باقی تھے اور وہ مکمل تیاری کر رہی تھی.. وہ شام تک کمرے میں گھسی رہی اس دوران انوشیر نے کئی میسج بھی کیے.... جن میں وہ اس سے ملنے کی درخواست کر رہا تھا لیکن اس نے معذرت

کر کے بتا دیا وہ ابھی پڑھ رہی ہے اور امتحانات کے دنوں میں وہ اپنی مصروفیات کم کرنا چاہتی ہے.....

شام کے وقت وہ یونہی یونیورسٹی سے باہر نکل آئی.. موسم کافی خوشگوار تھا وہ سڑک پر چہل قدمی کرتی رہی.... پارک یہاں سے زیادہ دور نہیں تھا اس لیے اس نے پارک جانے کا فیصلہ کیا... دس منٹ بعد وہ پارک کے اندر تھی.... اس وقت پارک میں لوگ زیادہ نہ تھے... وہ آس پاس دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی لیکن سامنے بنچ پر بیٹھی اس اداس بچی نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا.....

وہ خوبصورت نو دس سال کی بچی جس نے گلابی رنگ کی فراک پہنی تھی... ہتھیلی ٹھوڑی تلے دیے کافی اداس نظر آئی اسے... وہ اپنے قدم روک نہیں سکی ایک نے اختیار سی کیفیت میں اس کے قدم آگے بڑھنے لگے.....

وہ اس بچی کے پاس آئی.. اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی.. وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئی....

"ہائے وٹس یو آر نیم"..؟(تمہارا نام کیا ہے)

اس نے بچی سے پوچھا..وہ بچی پہلی بار اس کی طرف متوجہ ہوئی اس کی آنکھوں میں ایک الجھن پیدا ہو گیا.....

"گڑیا.."..وہ بڑی معصومیت سے بولی....وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی وہ حیران ہوئی وہ لڑکی اسے پاکستانی لگی.....

"تم اردو بول سکتی ہو."..؟

"ہاں.."...

"تمہارا اصل نام کیا ہے."...؟

www.novelsclubb.com

"ارسہ...لیکن پیار سے مجھے سب گڑیا کہتے ہیں."..

"یہاں کیا کر رہی ہو.."؟

"بچوں کو دیکھ رہی ہوں."..اس نے سامنے بچوں کی طرف اشارہ کیا.....

"تمہارا گھر کہاں ہے.."..؟آیت سوال کرتی جا رہی تھی.

"میرا گھر نہیں ہے.."..آیت چونکی...

"تمہارے امی ابو، بہن بھائی کوئی نہیں ہے..."؟اس بچی نے آیت کی طرف دیکھا اور سر نفی میں ہلا دیا...

"کہاں گئے.:"....اس کی زبان سے پھسلا.....

"مر گئے...ابو نے سب کو مار دیا."....آیت نے ہونٹ کاٹ لیے....اسے اب اس بچی کی آنکھوں میں آنسو نظر آئے.

"کیوں.."..؟

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا.."...

"اور تمہیں نہیں مارا انہوں نے."..

"میں ٹیبل کے نیچے چھپ گئی تھی پھر نانا کے گھر چلی گئی. نانا مجھے لے کر لنڈن نانی کے پاس آئے." وہ اداسی سے بتا رہی تھی....

رام بھی مر گیا....اس کی آنکھوں میں اداسی اتر آئی...

"اور تمہارے نانا نانی کہاں ہیں اس وقت"....؟

"صبح میں نانی کے ساتھ مارکیٹ آئی تھی..وہ جب راشن لینے لگیں تو میں ادھر ادھر کھلونے دیکھ رہی تھی پھر مجھے نہیں پتا میں بہت آگے نکل آئی اور راستہ کھو دیا..نانی نے مجھے بہت ڈھونڈا ہو گا....اور میں پارک میں چلی آئی....اور ابھی تک یہیں بیٹھی ہوں.....وہ جوں جوں بتا رہی تھی آیت کو حیرت میں مبتلا کر رہی تھی.."

"کیا تمہیں اپنے نانا نانی کے گھر کا ایڈریس معلوم ہے".؟

"نہیں میں یہاں نئی آئی ہوں"..وہ اب آنسو پونچھ رہی تھی..آیت نے افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی.....

تو تم اب یہاں کیا کر رہی ہو.. وہ لوگ تمہیں یہاں تو" نہیں ڈھونڈ سکیں گے.."؟

"تو میں کہاں جاوں؟"اس نے آیت کی آنکھوں میں دیکھا. آیت سوچنے لگی....

"تم میرے ساتھ چلو... میں تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گی اور پھر تمہارے نانا نانی کسی نیوز پیپر پر اشتہار ضرور دیں گے تب میں تمہیں وہیں پہنچادوں گی... گڑیا سوچنے لگی...."کچھ دیر بعد وہ بولی....

"اوکے...."آیت اسے انوشیر کے اپارٹمنٹ لے آئی وہ اسے لے کر ہوسٹل نہیں جاسکتی تھی... وہاں اجازت نہیں تھی انوشیر اسے دیکھ کر حیران ہوا... اس نے گڑیا کے بارے میں نہیں پوچھا آیت نے خود ہی اسے سب بتادیا..... گڑیا سارا دن وہیں رہی... اس نے اپنا وقت ٹی وی پر کارٹون دیکھ کر گزارا... وہ بھی اس کے ساتھ وہیں رہی... رات کے کھانے کے وقت انوشیر گڑیا کی پسند کے چاکلیٹس لایا تھا.....

"یہ انکل کافی کھڑوس ہیں..." گڑیا نے کھانے کے دوران تبصرہ کیا...وہ منہ چھپا کر ہنسنے لگی انوشیر نے سنجیدہ سی ایک نگاہ اس پہ ڈالی لیکن کہا کچھ نہیں...

"اور کافی خوبصورت بھی." گڑیا نے مزید تبصرہ کیا...

اس نے گڑیا کے گال کی چٹکی کاٹی...اور رات وہیں گزارنے کا فیصلہ کیا..وہ گڑیا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی....رات کے وقت گڑیا اس کے برابر لیٹی تھی وہ اسے کہانی سنا رہی تھی..انوشیر صوفے پر لیٹا ہوا تھا...اس نے چہرے پر بازوؤں رکھے ہوئے تھے.

اچانک کہانی سنتے سنتے گڑیا کو جانے کیا خیال آیا جب وہ پوچھنے لگی...

"آپ دونوں ہسبنڈ وائف ہی ہو ناں.." ؟انوشیر نے چہرے سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا...گڑیا یہ سوال پہلے بھی پوچھ چکی تھی اس نے تبھی بتا دیا انوشیر اس کا ہسبنڈ ہے اور اب وہ ایک بار پھر پوچھ رہی تھی اس نے پھر سے سر اثبات میں ہلا دیا.....

"تو پھر آپ دونوں الگ الگ کیوں سوتے ہو.." .. گڑیا نے اطمینان سے کہا.. جبکہ وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی... انوشیر کے تاثرات کیا تھے یہ وہ نہیں دیکھ سکی.. یقیناً وہ بے حد محفوظ ہوا ہو گا... اس سوال کا جواب اس نے گڑیا کو نہیں دیا اور اسے سونے کو کہا... وہ بھی چہرہ دوسری طرف موڑ کر سو گئی یہ جانتے ہوئے بھی کہ انوشیر اسے ہی دیکھ رہا ہے.....

اگلی صبح سب سے پہلا کام جو اس نے کیا تھا وہ تھا اخبار چیک کرنا.. لیکن اسے مایوسی ہوئی گڑیا کے بارے میں کسی نے اشتہار نہیں دیا.. گڑیا کو ناشتہ کرانے کے بعد وہ اسے مارکیٹ لے آئی تھی... اسے آئس کریم اور شاپنگ کرانے کے بعد وہ نیوز آفس پہنچی... اس نے انہیں اشتہار دینے کے لیے کہا... انہوں نے گڑیا کی ایک تصویر نام عمر وغیرہ سب لکھ ڈالا... لیکن یہ سن کر اسے ایک بار پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ یہ نیوز کل کے اخبار میں آئے گا.... گڑیا تھوڑی اور مایوس ہو گئی.. وہ اسے دلاسا دینے لگی....

www.novelsclubb.com

اگلی رات بھی اس نے یونہی انوشیر کے اپارٹمنٹ میں گزاری.. مگر دوپہر تک ایک عمر رسیدہ خاتون ان کے ایڈریس پر پہنچی اس نے اشتہار میں انوشیر کے اپارٹمنٹ کا ہی ایڈرس لکھا تھا..... گڑیا اس عورت سے جا کر چپک گئی وہ بھی اسے گلے لگا کر پیار کرنے لگی.. اس عورت نے جاتے جاتے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کا موبائل نمبر بھی لے لیا.....

گڑیا نے اسے بائے کہا اور وہ دونوں چلی گئیں.. اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ جیسے اتر گیا ہو.....

رات وہ دیر تک کھڑی چاند سے باتیں کرتی رہی... پھر کافی دیر تک سٹڈی بھی کرتی رہی.... اس لئے صبح دیر سے بیدار ہوئی.. لیکن جب اٹھی تو سب سے پہلی نظر اس کی گلدان کی طرف گئی... وہاں خوبصورتی سے پھول سجے رکھے ہوئے تھے.. لیکن نہیں وہاں صرف پھول تو نہیں تھے وہاں کچھ اور بھی تھا.....

ایک سفید کاغذ. وہ اٹھ کر وہ کاغذ اٹھا کر دیکھنے لگی...اس پہ لکھا تھا...

اپنی زندگی میں آج کا دن میرے نام کر دو.....نیچے لکھا ہوا تھا...آر اے....آر اے...انوشیر رضا کا مخفف نہیں تھا شاید آر اے اس نے رضا انوشیر لکھا ہو گا....اس نے کاغذ کو مٹھی میں دبا لیا...

"اف کل کو میرا پیپر ہے اور یہ جناب."...اس نے مصنوعی غصہ کیا اور مسکرا دی...ایس ایم ایس پہ اسے "اوکے" لکھا..اس نے آدھے گھنٹے بعد آنے کو کہا..وہ تب تک ناشتہ کر کے تیار ہوئی...آج اس نے دل سے میک اپ کیا..سیاہ انار کلی فراک اور ہم رنگ کڑھائی والا خوبصورت دوپٹہ.....اس نے بال بھی ماتھے پر خوبصورت سے تھوڑا آگے کیے.....ہلکی سی لال لپ اسٹک بھی لگائی.....

www.novelsclubb.com

ایک گھنٹے بعد انوشیر کی بائیک نے ہارن بجائی اس نے کھڑکی سے نیچے جھانکا...وہ اس کا منتظر تھا....

وہ دوڑ کر نیچے آئی..اور نیچے آنے سے پہلے کمرے کو لاک کرنا نہیں بھولی تھی..

انوشیر ہمیشہ سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا..وہ سیڑھیوں سے اترتے رک گئی..اور کئی لمحے اسے دیکھتی رہی....انوشیر بائیک سٹارٹ کر چکا تھا وہ بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی...یونیورسٹی کے احاطے سے نکل کر اس نے بائیک کی رفتار بڑھادی....وہ جانتی تھی وہ بائیک کی سپیڈ کیوں بڑھا رہا ہے لاشعوری طور پر وہ یہ چاہتا تھا وہ ڈر کر اسے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے قابو کرے.....آج پھر لنڈن کے آسمان نے بادلوں کو دعوت دے رکھی تھی...کالے کالے بادل آسمان کے رنگ کو چھپائے ہوئے تھے.....

انوشیر نے سب سے پہلے بائیک الزبتھ ٹاور کے سامنے روک دی....وہ یہاں دوسری بار آئی تھی..پہلی بار بھی انوشیر اسے لے کر یہاں آیا تھا اور آج بھی وہ اس کے ساتھ آئی تھی...پہلے دن وہ اس کے لیے اجنبی تھا اور آج..آج وہ اس کا شوہر تھا...کتنی جلدی رشتے بدل گئے..وہ مسکراتے ہوئے بائیک سے اتری.....

www.novelsclubb.com

"اف لنڈن کا وہ الزبتھ ٹاور (اس کو بگ بین یا کلاک ٹاور بھی کہا جاتا ہے).."اس کی لمبائی چھیانوے میٹرز، تین سو پندرہ فیٹ تھی...اس کے چاروں طرف گھڑیال لگے ہوئے تھے جو وقت بتاتے....اسے یاد تھا وہ پہلی بار نیٹ پہ اس ٹاور سے متعارف ہوئی اور تبھی سے یہ ٹاور آنکھوں کے سامنے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا تھا اسے.....

ویسے تو پورا لنڈن خوبصورت تھا لیکن الزبتھ ٹاور کی تو بات ہی کچھ الگ تھی. انوشیر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے لے آیا...وہ موبائل نکال کر تصویریں بنانے لگی..آج انوشیر بھی اس کے ساتھ تصویریں بنوا رہا تھا...پندرہ منٹ تک وہاں کی سیر کے بعد انوشیر اسے ایک آئس کریم پارلر لے آیا.....وہ وہاں بیٹھ کر آئس کریم کھاتے رہے....انوشیر کو بھی آج روزہ نہیں تھا...وہ بنا جھجک ہنس کر اس سے باتیں کر رہا تھا..اس کے موتی جیسے خوبصورت دانت چمکنے لگے...اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت ہے اس نے آج ہی دریافت کیا.....پہلے تو آپ ہمیشہ سنجیدہ رہتے تھے

www.novelsclubb.com

کبھی نہیں مسکرائے اب کیوں اتنا مسکراتے ہیں....؟ وہ بے اختیار دل میں موجود سوال زبان پر لے آئی....

"کیونکہ پہلے آپ میرے لیے نامحرم تھیں..اب آپ میری بیوی ہیں...."

(اف... مشرقی مرد کے مشرقی اصول)

...اس نے پہلی بار اسے بیوی بلایا تھا..اور وہ نگاہیں جھکا گئی....وہ اس کی اس مشرقی ادا سے بے حد محفوظ ہوا تھا.....

پھر وہ اسے لے کر ایک خوبصورت جھیل کے کنارے آیا..وہ اس جھیل کو دیکھ کر ہی حیران رہ گئی..اتنا خوبصورت جھیل شاید وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی..پہاڑ پر سے گرتا خوبصورت آبشار....اور چاروں طرف سبزہ....خوبصورت درخت...قدرتی پھول..کتنا خوبصورت تھا وہ سب کچھ..جیسے زمین پر جنت کا کوئی ٹکڑا ہو.....اس نے انوشیر سے شکوہ کیا وہ اسے یہاں پہلے کیوں نہیں لے کر آیا....

اس لیے کیوں کہ میں یہاں آپ کو کسی خاص موقع پر لے کر آنا چاہتا تھا...اس نے جواباً کہا...وہ دونوں وہیں اس جھیل کے کنارے بیٹھ گئے...انوشیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا.....وہ دونوں وہیں اس خوبصورت کنارے پر بیٹھ کر برگر کھانے لگے...جو وہ ساتھ لے کر آئے تھے..انوشیر اسے اپنے ہاتھوں سے برگر کھلا رہا تھا...اس وقت آیت کی دھڑکن عجیب انداز میں دھڑکنے لگی...یہ کون سا احساس تھا..جو بھی تھا بہت ہی خوب تھا.....

پہاڑوں کے اوپر اڑتے وہ خوبصورت رنگ برنگے پرندے، پھولوں پر بیٹھی وہ خوبصورت تتلیاں، سب کتنا خوبصورت تھا...اس نے یہاں بھی تصویریں بنائی تھیں.....

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں."..انوشیر نے کہا..اس نے سوالیہ نگاہوں سے انوشیر کو دیکھا..اسے وہ کچھ شرمندہ سا لگا....

"ابھی نہیں آپ کے ایگزامز کے بعد.."..انوشیر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا...انوشیر کے یاد دلانے پر اسے یاد آیا...کل تو اس کا پہلا پیپر ہے اور وہ یہاں بیٹھی انجوائے کر رہی تھی.....

"آپ مجھے یہاں لے آئے اگر میں فیل ہو گئی تو.."..؟

"آپ میری وجہ سے کبھی فیل نہیں ہوں گی...انفیکٹ میں آپ کو فیل ہونے ہی نہیں دوں گا...اس بات کی آپ کو میں گارنٹی دیتا ہوں...."....

بہت اچانک آسمان پر موجود بادلوں نے برسنا شروع کیا..اور وہ دونوں کنارے پر بیٹھے تھے اٹھ کر درخت کے نیچے آ گئے....انوشیر درخت سے ٹیک لگا کر پاوں پھیلائے بیٹھا تھا...اور آیت کو بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا.....وہ سردی سے کانپ رہی تھی...انوشیر نے اپنی لیدر کی جیکٹ اتار کر اس کے کاندھوں پر ڈال دیا....بارش ختم ہونے کے بعد انوشیر نے اسے کشتی کی سیر بھی کرائی...وہ دن اس کے لیے بہت خوبصورت ثابت ہوئی...ایک خوبصورت یاد بننے کے لیے وہ

دن سر فہرست تھا.... کافی دیر ہو چکی تھی لیکن انوشیر کی طرف سے کوئی فکر مندی دیکھنے کو نہیں ملی اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پوری رات یہیں گزارنا چاہتا ہو.....

ان کی واپسی رات کو دیر سے ہوئی.. وہ اس جھیل کے کنارے سے جلد ہی روانہ ہوئے تھے لیکن راستے میں انوشیر کی بائیک خراب ہو گئی وہ ایک سنسان سڑک تھا دور دور تک کوئی ورکشاپ تو دور کسی انسان کا نام و نشان بھی نہیں تھا.... جب تیز تیز بائیک چلاتے انوشیر کو احساس ہوا بائیک میں کچھ مسئلہ ہے تو وہ بائیک سے اتر گیا.. وہ بھی سائیڈ پر کھڑی ہو کر انوشیر کو دیکھنے لگی اس وقت وہ دونوں سڑک کے درمیان میں کھڑے تھے جس کے دونوں اطراف میں اونچے سرسبز درخت تھے...

www.novelsclubb.com

وہ ایک خوبصورت منظر تھا.. انوشیر بار بار بائیک چیک کرتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا گو کہ یہ کام وہ کافی چھپ چھپ کر رہا تھا لیکن وہ دیکھ سکتی تھی.... اچانک اسے یوں لگنے لگا جیسے بائیک انوشیر نے جان بوجھ کر روک دی ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ

زیادہ سے زیادہ وقت گزار سکے... وہ اس کی اس شرارت پر دل ہی دل میں مسکرا دی... اس وقت اسے اپنا آپ دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی لگی... کیا کوئی کسی سے اتنی محبت بھی کرتا ہے جو اس کے لیے اتنا سب کچھ کرے... کیا آیت کے لیے خوشیوں کی کوئی حد باقی رہ گئی تھی وہ شخص جو اتنا خوبصورت ہے جو اتنا اچھا ہے وہ اسے شوہر کے طور پر دے دیا گیا ہے. اسے اپنے آپ پر رشک آیا... اور یہی وہ لمحہ تھا جب اس نے فیصلہ کیا وہ اس رشتے کو نبھائے گی آخری سانس تک.... انوشیر نے ایک گھنٹے بعد بائیک سیٹ کر دی جیسے اس میں کوئی بہت بڑی پرابلم تھی. اور وہ اس کی چالاکی سمجھ لینے کے باوجود خاموش رہی.....

انوشیر اسے اپنے اپارٹمنٹ لے آیا تھا... وہ وہیں بیٹھ گئی جب انوشیر ہوٹل سے کھانا لینے چلا گیا... وہ تب تک میگزین اٹھا کر دیکھنے لگی..... انوشیر کی واپسی دس منٹ بعد ہوئی.... وہ جا کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی انوشیر نے خود ہی کھانا لگایا.... وہ کہیں سے دیسی پاکستانی کھانا ڈھونڈ کر لایا تھا اتنے عرصے بعد پاکستانی کھانا کھا کر اسے

www.novelsclubb.com

پاکستان ہی یاد آ گیا... وہ کھانا کافی مزیدار تھا... کھانے کے دوران بھی انوشیر اس سے باتیں کرتا رہا.... جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے ٹائم دیکھا... ساڑھے دس بج رہے تھے اس نے ہوسٹل واپس جانے کا کہا تو انوشیر نے بے اختیار کہا....

"مت جاو پلیز."...اس وقت انوشیر کی آنکھوں میں ایک التجا تھی وہ انکار نہیں کر سکی.... سونے کے لیے وہ اسی کمرے میں لیٹی انوشیر صوفے پر لیٹ گیا.. اسے بہت برا لگا اس کی وجہ سے انوشیر کو اتنی تکلیف اٹھانی پڑی... اور ان کے نکاح کو ایک مہینہ ہو رہا تھا انوشیر نے ایک بار بھی اس کے اوپر اپنا حق جتانے کی کوشش نہیں کی.. لیکن اب آیت کو خود ہی برا لگ رہا تھا.. وہ اس کی تھی اور اسے خود ہی ہر اختیار دے چکی تھی تو اب کیسے پردہ.. اس رشتے کو قبول کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

وہ انوشیر کے پاس چلی گئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے سے اٹھایا... وہ بھی مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا... وہ اسے بیڈ پہ لے آئی... وہ اس کے برابر لیٹ گیا.. وہ دونوں لیٹے لیٹے ایک دوسرے کو بڑی محبت سے دیکھتے رہے پھر آیت نے خود ہی انوشیر کا راستہ صاف کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا... وہ مسکرا کر اس کے اور قریب آ گیا..... بے اختیار سی کیفیت میں اس نے اپنا سر انوشیر کے دل کے اوپر رکھ دیا.... اس کی دھڑکن بے ترتیب تھی... دھک دھک کرتی ہوئی.. اس کے سینے پر سر رکھے وہ اس کی دھڑکن اچھی طرح سن سکتی تھی..... وہ پہلی بار ہی انوشیر کے اتنے قریب تھی کہ اس کے کپڑوں سے اٹھنے والی مہک اسے مسحور کر رہا تھا... وہ خوبصورت شخص اس کا تھا یہ احساس بہت ہی خوبصورت لگا اسے... پھر وہ اس کے وجود میں کھو گئی.....

www.novelsclubb.com

فریش ہونے کے بعد انوشیر نے ناشتہ بنایا.. وہ دونوں ساتھ مل کر ناشتہ کرنے لگے... ناشتے کے بعد اس نے یونیورسٹی جانے کا فیصلہ کیا آج اس سے اس کے ایگزامز شروع ہو چکے تھے.....

انوشیر کپڑے چینج کرنے واش روم میں چلا گیا. اس نے جاتے وقت اپنی شرٹ باہر اتار دی... وہ انوشیر کے الماری کے پاس آئی اس نے الماری کھول کر بلیو رنگ کی شرٹ نکالی... یہ شرٹ اس نے پہلے بھی کئی بار انوشیر کو پہنے دیکھا تھا یہ اس کا پسندیدہ کلر تھا... وہ شرٹ اس نے سامنے بیڈ پر رکھ دیا.. اور وہ شرٹ جو وہ ابھی نکال کر گیا تھا اسے اٹھا کر الماری میں رکھنے کا سوچا.....

شرٹ اٹھا کر وہ جونہی تھوڑا آگے بڑھی. شرٹ کی جیب سے کچھ نکل کر نیچے گر گیا... اس کے چلتے قدم رک گئے... فرش پہ انوشیر کی آئی ڈی کارڈ نظر آئی... اس نے جھک کر وہ کارڈ اٹھایا... اس پہ انوشیر کی تصویر لگی ہوئی تھی... آئی ڈی کارڈ

www.novelsclubb.com

میں بھی وہ کافی پر کشش لگ رہا تھا... وہ اس سے نگاہیں نہیں ہٹا سکی.... تصویر سے نظر ہٹی تو نام پہ نظر پڑی... ایک بچھو تھا جس نے اسے ڈنک مارا.....

اس نے آنکھوں کو بے یقینی سے مسل کر ایک بار پھر نام کو دیکھا... اس کی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھومنے لگے.... اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے.

... شرٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی.. اس کے اندر کچھ ٹوٹا تھا کہیں وہ دل تو نہیں تھا.....؟

اس کا جسم حرکت کرنا بھول گیا... دماغ میں آندھیاں چلنے لگیں... وہ سانس لینا بھی بھول چکی تھی.. اس کے جسم سے جان نکلتی جا رہی تھی.....

""دھوکہ.....؟ اتنا بڑا دھوکہ.."..اس شخص نے اسے منہ کے بل گرایا تھا اور ایسے گرایا وہ دوبارہ زندگی میں کبھی کھڑی ہونے کے قابل نہیں رہی تھی... اسے سب کچھ ختم ہوتا دکھائی دیا... سب کچھ بھاپ بن کر ہواؤں میں اڑ رہا تھا.... اس کی زندگی کے یہ دس مہینے مکمل طور پر آتش کی زد میں تھے.....

سب کچھ آنکھوں کے سامنے تحلیل ہوتا جا رہا تھا وہ خود بھی کچھ لمحوں بعد تحلیل ہو جاتی.. جیسے پانی میں نظر آنے والا بلبلا.....

اسے کہیں سے قہقہے سنائی دیے... کوئی ہنس رہا تھا اس پر... اور ہنسنے والی دیواریں تھیں... کھڑکی تھی... پینٹنگز، بیڈ صوفہ، کمرے میں موجود ایک ایک چیز کے دانت نکل آئے..... سبھی اس کی حماقت پر ہنس رہے تھے... وہ اب کس کس سے کہے گی وہ چہروں کو شناخت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے...؟

اس نے اپنے گالوں پر نمی کو محسوس کیا.. وہ وہیں کھڑے کھڑے جم چکی تھی.. برف بن چکی تھی.. وہ جانتی تھی جب یہ برف پگھلے گا تو طوفان آئے گا... اس کی آنکھوں نے اس شخص کو باہر نکلتے دیکھا.. وہ بنا شرٹ کے وہیں رک کر اسے دیکھنے لگا.. پھر اس کی نظر اس لڑکی کے ہاتھ میں موجود آئی ڈی کارڈ پر پڑا..... بے اختیار اس نے اپنے ہونٹ کاٹ لیے..... اور وہ. وہ شخص کون تھا..؟ وہ تو اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی... وہ تصویر اسی شخص کی تھی مگر وہ تھا کون....؟

www.novelsclubb.com

روحل آفتاب.....وہ شخص جسے وہ پاکستان سے ٹھکرا کر آئی تھی.....تو پھر وہ کون تھا جو اس دن پارک میں ملا تھا.....

اتنا بڑا دھوکہ.....برف پھگل چکی تھی وہ حواسوں میں لوٹ آئی لیکن کب جب سب کچھ ختم ہو چکا تھا.

"دیکھو آیت ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو."..؟.

وہ کہہ رہا تھا ایسا کچھ نہیں ہے.اور وہ.وہ کیا سوچ رہی تھی وہ کیا سوچ سکتی تھی سن ذہن کے ساتھ..اب کیا بچا تھا سوچنے کے لیے سب کچھ تو واضح تھا...

"میرا یقین کرو..."..وہ ایک قدم آگے بڑھا..بے اختیار وہ روتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹی....

www.novelsclubb.com

"یقین."..؟اب یقین کرنے کے لیے کیا باقی رہ گیا..سارا یقین اعتبار تو وہ خود ہی توڑ چکا تھا اب وہ کیسے یقین کرتی.....

"دیکھو بیٹھ کر بات کرتے ہیں..میں آپ کو پورا سچ بتاتا ہوں..."..اس سے بڑھ کر کون سا سچ باقی تھا.....

****

...فرش پہ انوشیر کی آئی ڈی کارڈ نظر آئی...اس نے جھک کر وہ کارڈ اٹھایا...اس پہ انوشیر کی تصویر لگی ہوئی تھی...آئی ڈی کارڈ میں بھی وہ کافی پرکشش لگ رہا تھا. ..وہ اس سے نگاہیں نہیں ہٹا سکی....تصویر سے نظر ہٹی تو نام پہ نظر پڑی...ایک بچھو تھا جس نے اسے ڈنک مارا.....

اس نے آنکھوں کو بے یقینی سے مسل کر ایک بار پھر نام کو دیکھا...اس کی آنکھوں کے سامنے زمین آسمان گھومنے لگے....اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے. ...شرٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی..اس کے اندر کچھ ٹوٹا تھا کہیں وہ دل تو نہیں تھا.....؟

اس کا جسم حرکت کرنا بھول گیا... دماغ میں آندھیاں چلنے لگیں... وہ سانس لینا بھی بھول چکی تھی.. اس کے جسم سے جان نکلتی جا رہی تھی.....

""دھوکہ....؟ اتنا بڑا دھوکہ.."..اس شخص نے اسے منہ کے بل گرایا تھا اور ایسے گرایا وہ دوبارہ زندگی میں کبھی کھڑی ہونے کے قابل نہیں رہی تھی... اسے سب کچھ ختم ہوتا دکھائی دیا... سب کچھ بھاپ بن کر ہواؤں میں اڑ رہا تھا.... اس کی زندگی کے یہ دس مہینے مکمل طور پر آتش کی زد میں تھے.....

سب کچھ آنکھوں کے سامنے تحلیل ہوتا جا رہا تھا وہ خود بھی کچھ لمحوں بعد تحلیل ہو جاتی.. جیسے پانی میں نظر آنے والا بلبلا.....

اسے کہیں سے قہقہے سنائی دیے... کوئی ہنس رہا تھا اس پر... اور ہنسنے والی دیواریں تھیں... کھڑکی تھی... پینٹنگز، بیڈ صوفہ، کمرے میں موجود ایک ایک چیز کے دانت نکل آئے..... سبھی اس کی حماقت پر ہنس رہے تھے... وہ اب کس کس سے کہے گی وہ چہروں کو شناخت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے...؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے اپنے گالوں پر نمی کو محسوس کیا.. وہ وہیں کھڑے کھڑے جم چکی تھی.. برف بن چکی تھی.. وہ جانتی تھی جب یہ برف پھگلے گا تو طوفان آئے گا... اس کی آنکھوں نے اس شخص کو باہر نکلتے دیکھا.. وہ بنا شرٹ کے وہیں رک کر اسے دیکھنے لگا.. پھر اس کی نظر اس لڑکی کے ہاتھ میں موجود آئی ڈی کارڈ پر پڑا..... بے اختیار اس نے اپنے ہونٹ کاٹ لیے..... اور وہ. وہ شخص کون تھا.. ؟ وہ تو اسے پہلی بار دیکھ رہی تھی... وہ تصویر اسی شخص کی تھی مگر وہ تھا کون.... ؟.

اتنا بڑا دھوکہ..... برف پھگل چکی تھی وہ حواسوں میں لوٹ آئی لیکن کب جب سب کچھ ختم ہو چکا تھا.

"دیکھو آیت ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو."..؟.

www.novelsclubb.com

وہ کہہ رہا تھا ایسا کچھ نہیں ہے. اور وہ. وہ کیا سوچ رہی تھی وہ کیا سوچ سکتی تھی سن ذہن کے ساتھ.. اب کیا بچا تھا سوچنے کے لیے سب کچھ تو واضح تھا...

"میرا یقین کرو..."..وہ ایک قدم آگے بڑھا..بے اختیار وہ روتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹی....

"یقین."..؟اب یقین کرنے کے لیے کیا باقی رہ گیا..سارا یقین اعتبار تو وہ خود ہی توڑ چکا تھا اب وہ کیسے یقین کرتی.....

"دیکھو بیٹھ کر بات کرتے ہیں..میں آپ کو پورا سچ بتاتا ہوں..."..اس سے بڑھ کر کون سا سچ باقی تھا....

اور جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا مسٹر روحل آفتاب.....وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی...اور منہ پر ہاتھ رکھ کر بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی....وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا لیکن آیت نے اندر سے دروازہ بند کر دیا.....وہ اب دروازے کو پیٹ رہا تھا وہ نہیں سن رہی تھی.....وہ بھاگ کر گرل والی کھڑکی کے پاس آیا....

"دیکھو آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہو..مجھے صفائی پیش کرنے کا ایک موقع تو دیں."

.....یہ آخری جملہ تھا جو اس نے سنا...وہ بھاگ کر اس اپارٹمنٹ سے باہر نکلی.

..اور سڑک پر روتے ہوئے چل رہی تھی...آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے.....اسے نہیں معلوم اس کے قدم اسے کہاں لے کر جا رہے تھے...اتنا بڑا دھوکہ کھا کر وہ کہاں جاتی.....

روحل آفتاب تو یہ شخص روحل آفتاب تھا...اتنا بڑا جھوٹ اتنا بڑا دھوکہ کوئی کیسے دے سکتا ہے....

وہ اسے ٹھکرا کر آئی تھی اور وہ ٹھکرائے جانے کا بدلہ لینے کے لیے لنڈن پہنچ گیا.

..اس نے ضد باندھ لی تھی وہ اس لڑکی سے بدلہ لے کر ہی رہے گا....اور وہ.

...وہ...اس دن پارک میں اس سے ملنے کون آیا تھا.....؟.

www.novelsclubb.com

"مجھے ایسا لگتا ہے جیسے انوشیر آپ کو پہلے سے ہی جانتا ہو...."؟

"آر...اے...رضا انوشیر نہیں روحل آفتاب..."

وہ ننگے پاؤں بھاگتی ہوئی دوڑ رہی تھی اس آس پاس کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا.

...وہ تو اپنے آپ کو بھی کھو چکی تھی اس بھیڑ میں.....

"میں لڑکیوں سے پیسے نہیں لیتا."....

"دوپٹہ ہی لڑکیوں کا اصل زیور ہے."....

"میں آپ کو رسوا ہونے دے سکتا ہوں کیا."..؟

"میں آپ کو کبھی فیل ہونے نہیں دوں گا...."..

"دھڑام."...تاج محل ٹوٹ کر زمین پر آ گرا...خواب ٹوٹ کر بکھر گیا..اور خواب کی تعبیر اتنی بھیانک ہو گی یہ اس نے نہیں سوچا تھا...کتنے کتنے چہرے ہوتے ہیں انسانوں کے....احمق تھی وہ نادان تھی جو دنیا کو اپنے جیسا سمجھتی تھی...محبت کے نام پر طمانچہ مارا گیا تھا اس کے منہ پہ....وہ محبت نہیں تھی وہ تو بدلہ تھا وہ تو صرف انتقام کے لیے لنڈن آیا تھا.....

جب چہروں سے نقاب اترتے ہیں تو وہ اتنے ہی خوفناک ہوتے ہیں جب انسانوں کا باطن نظر آنے لگتا ہے تو یونہی سب ختم ہو جاتا ہے جیسے اس کا سب کچھ ختم ہو رہا تھا.....دس مہینے لگے تھے سب کچھ بننے میں ٹوٹنے میں دس سکینڈز بھی نہیں لگے.....وہ بھاگ کر یونیورسٹی میں داخل ہوئی سبھی سٹوڈنٹس ہاتھوں میں بکس لیے کھڑے تھے...اب کیا باقی تھا...اب تو کچھ بھی نہیں بچا تھا...وہ آنسو بہاتی بھاگ کر اپنے کمرے تک پہنچی..... غصہ، دکھ، پچھتاوا کیا کیا نہیں تھا اس وقت اس کے چہرے پر...اس نے بیڈ کے نیچے سے وہ بیگ نکالا.....اور روتے ہوئے جا کر الماری کھولی....وہ اس میں اب ایک ایک چیز رکھ رہی تھی....دھندلی آنکھوں سے وہ اپنا سب کچھ اس بیگ میں پیک کرتی جا رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

کیوں...کیوں..کیوں...اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا اسے ہی اتنا بڑا دھوکہ کیوں ملا تھا..اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا..آج تو ماتم کا دن تھا سب کچھ ختم ہو گیا تھا.....بیگ پیک کر کے اس نے ایک نظر مڑ کر اس کمرے کو بھی نہیں دیکھا

جس میں وہ دس مہینے سے رہ رہی تھی... بھاگتی ہوئی وہ سیڑھاں اتری..آنسو نہیں رک رہے تھے...اس رفتار سے وہ تمام سٹوڈنٹس کے سامنے بھاگتی یونیورسٹی کے گیٹ تک آئی... سبھی آج اس پاکستانی لڑکی کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہے تھے.

..اس نے ٹیکسی کو ہاتھ کے اشارے سے روکا...اور ٹیکسی میں بیٹھ کر ایک آخری بار اس اونچی عمارت کو دیکھا جو اسے راس نہیں آئی...اسے تو لنڈن بھی راس نہیں آئی.....سب کچھ چھوڑتے اسے ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آیا آج اس کا پیپر تھا اس نے یہ بھی نہیں سوچا لنڈن میں پڑھنا یہاں کی ڈگری حاصل کرنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا.....سب سے بڑی خواہش تھی اور آج وہ سب کچھ اپنے قدموں تلے روند رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

ٹیکسی میں بیٹھے بیٹھے اس کے کانوں میں پوجا کے الفاظ گونجے تھے....

""جہاں محبت ہوتی ہے وہ کچھ اور نہیں سوچا جا سکتا کوئی کچھ سوچ بھی نہیں سکتا...یہ بات تم نہیں سمجھو گی جب تمہیں کسی سے محبت ہو گی تب تمہیں سمجھ جاو گی"....

محبت.؟اس نے دوپٹے سے آنسو پونچھنے کی کوشش کی.تو کیا وہ اس سے محبت کرتی تھی...یی تکلیف صرف اس لیے ہو رہی ہے اس شخص نے اس کی محبت کی توہین کی.....وہ اس دھوکے سے زیادہ محبت کی توہین برداشت نہیں کر سکی.....

اس نے ایمرجنسی اپنی ٹکٹ بک کروائی اور ایئرپورٹ پہ چلی آئی....اس کے آنسو نئے سرے سے شروع ہونے لگے....اس وہ سیاہ فام لڑکی یاد آئی جو اس دن اسے لینے یہاں آئی تھی....تب وہ خوش تھی اور آج...؟تب لنڈن کو وہ اپنی مٹھی میں محسوس کر رہی تھی اور آج سب کچھ اس کی مٹھی سے نکل چکا تھا..

کتنا مختصر وقفہ تھا...زندگی سے موت کا....وہ ہنستے ہوئے آئی تھی روتے ہوئے جا رہی تھی وہ کچھ پانے کے لئے آئی تھی اور اپنا سب کچھ کھو کر جا رہی تھی...پورا ائیر

www.novelsclubb.com

پورٹ وہیں کھڑا تھا... سارے انگریز وہیں موجود تھے.... ہر منظر وہیں تھا سب کچھ ویسے تھا... لیکن ان سب میں وہ ایک شخص کہیں بھی نہیں تھا.... وہ دل کے اس کھیل میں اپنا سب کچھ ہار کر جا رہی تھی..... وہ جہاز میں آ کر بیٹھ گئی.... اس نے کھڑکی سے ایک آخری بار لنڈن کی سرزمین کو دیکھا.... اپنے خوابوں کے شہر کو دیکھا.. مگر سب کچھ اسے ریت کی طرح اڑتا دکھائی دے رہا تھا.... لنڈن کہہ رہا تھا ہم نے تمہیں آزاد کر دیا اب جاو جہاں جاتی ہو...؟ اور وہ... وہ... سب کچھ ختم ہو جانے کے بعد اب کہاں جاتی....

"لنڈن میں نے تم سے وعدہ لیا تھا مجھ سے میرا کچھ مت چھیننا... پھر بھی تو نے مجھے دھوکہ دے دیا.. تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا... میں پھر کبھی نہیں آؤں گی تیری سرزمین پہ..."

..اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے سوچا.....

www.novelsclubb.com

وہ تو پاکستان جا رہی ہے... لیکن اپنا دل انگلینڈ کے سب سے بڑے شہر کے ائیر پورٹ پر چھوڑ کر جا رہی تھی..... وقت کی سوئی رک جاو. تھم جاو.. اتنی جلدی بھی کیا ہے میں خود کو جہاں چھوڑ کر جا رہی ہوں وہ موڑ تو بہت پیچھے چھوٹ رہا ہے.

.....

"بے اعتبار شخص تھا سو وار کر گیا

لیکن میرے شعور کو بیدار کر گیا

کچھ میں نے اشتیال میں شکوے گلے کیے

کچھ وہ شکایتیں سر ِ بازار کر گیا

پہلے وہ میری ذات کی تعمیر میں رہا

پھر مجھ کو اپنے ہاتھ سے مسمار کر گیا

وہ آملا تو فاصلے کٹتے چلے گئے

بچھڑا تو راستے میرے دشوار کر گیا

بچھڑا کچھ اس ادا سے کے رُت ہی بدل گئی

www.novelsclubb.com

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا"

وہ کمرے کے اندر بند تھا اور یوں اور تڑپ رہا تھا جیسے بن پانی کے مچھلی... آیت اس طرح کیسے کر سکتی ہے اس کے ساتھ... اس نے صفائی پیش کرنے کا ایک بھی موقع نہیں دیا.. یوں کوئی کسی کو سزا سناتا ہے کیا....؟

وہ دروازے کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا... تاکہ اسے جا کر سمجھائے اسے بتائے وہ غلط نہیں ہے اور آج تو اس کا پیپر ہے کہیں وہ پیپر ہی غلط نہ کر بیٹھے... اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے... پھر وہ گرل والی کھڑکیوں کے پاس آیا... اس نے گرل کو توڑنے کی کوشش مگر وہ ایسا نہیں کر سکا.. وہ کافی مضبوط لوہے کا گرل تھا... اس کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا.....

پھر وہ دروازے کے پاس آیا اور دروازے کو زور زور سے لاتیں مارنے لگا... دروازہ لکڑی کا تھا شاید ٹوٹ جاتا..... وہ آدھے گھنٹے تک مسلسل کوشش کرتا

رہا اور اس کی کوشش کامیاب ہوئی... دروازہ باہر سے کھل گیا... وہ بھاگ کر کمرے سے باہر آیا اس نے بائیک کی چابی اٹھائی.... نیچے آکر بائیک سٹارٹ کی اور سیدھا یونیورسٹی پہنچا.....

ہال میں سٹوڈنٹس پیپر دے رہے تھے... وہ بھی انہی سٹوڈنٹس کے بیچ کہیں بیٹھی ہو گی اس نے سوچا... پھر وہ انتظار کرنے کے لیے اس کے کمرے میں آیا..... وہاں اس نے ہر چیز کو ادھر ادھر بکھرا دیکھا.. دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کپڑوں والی الماری کھولی اسے دھچکا لگا الماری خالی تھی....؟

اس کی چھٹی حس نے اسے اشارہ کیا... وہ بھاگ کر گیٹ تک آیا اور اس نے وہاں بیٹھے چوکیدار سے اس پاکستانی لڑکی کے بارے میں پوچھا.....

www.novelsclubb.com

چوکیدار نے بتایا وہ بیگ لے کر کسی ٹیکسی میں بیٹھی.. اس نے بے ساختہ اپنا سر تھام لیا... محاورتاً نہیں حقیقت میں اس کے پاوں تلے زمین نکل گئی..

تو کیا وہ چلی گئی سب کچھ چھوڑ کر... اس طرح... اپنے ایگزامز...

وہ بائیک لے کر ائیر پورٹ پہنچا...اور اس نے آسمان پر اڑتے اس جہاز کو دیکھا جس میں اس کی زندگی تھی.....دو آنسو اس کی گالوں پر آئے....

"اتنا بڑا ظلم تو نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں...اتنی بڑی سزا تو مت دیتی مجھے...تم نے تو مجھے حقیقت میں مجرم بنا دیا....میری وجہ سے تم اپنے ایگزامز اپنا کیریئر سب کچھ چھوڑ کر چلی گئیں...مجھے بھی...اب میں خود کو کیسے معاف کروں گا...:".

"تمہیں رکنا چاہیے تھا کم از کم مجھے اتنی مہلت تو دیتیں میں اپنی صفائی پیش کرتا"...اس نے ہونٹ بھینچ لیے...اندھیرا تھا ہر طرف اندھیرا تھا اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا.....

وہی لنڈن، وہی سڑکیں، وہی سب کچھ بس وہ پاکستانی لڑکی کہیں نہیں تھی....وہ تو چلی گئی واپس اور ساتھ اس کی سانسیں بھی لے گئی.....

"دیکھا ناں تو نے مڑ کے بھی پیچھے_____

کچھ دیر تو میں رکا تھا_____

جب دل نے تجھ کو روکنا چاہا_____

دور تو جا چکا تھا_____"

_____

"وٹ آ پلیزینٹ سرپرائز..."؟یہ تم ہی ہو ناں"آیت... عروہ مسکراتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی....وہ عروہ آپی کے گلے لگ کر سسک پڑی...وقتی طور پر عروہ کو یہی لگا وہ اتنی لمبی جدائی کے بعد پاکستان آئی ہے اس لئے رو رہی ہے..لیکن وہ آنسو کچھ اور تھے کسی اور کے لیے تھے.....

"امی دیکھیں تو زرا کون آیا ہے."...عروہ نے وہیں سے عمارہ بیگم کو آواز دی....اور مسکرا کر آیت کے گال چھونے لگی.....

www.novelsclubb.com

"ارے کون آیا ہے بھئی تم...."...آیت کو دیکھ کر ان کی بات ادھوری رہ گئی.

..وہ خوشگوار حیرت کے ساتھ آکر آیت کے گلے لگیں.....

"تو کیسا رہا تمہارے لنڈن کا سفر."...رات کے کھانے کے وقت ابو نے اس سے پوچھا تھا...وہ سب آیت کی طرف متوجہ ہو گئے... چمچ چھوٹ کر پلیٹ میں جا گرا...

کیسا تھا وہ سوچنے لگی....وہ میری زندگی کا سب سے برا سفر تھا...میں نے اپنا سب کچھ کھو دیا...وہ کہہ نہیں سکی...منہ سے نکلا تو بس "اچھا"

"لیکن تم تو ایک سال کے لئے گئی تھیں ناں.."پھر اتنی جلدی تمہارے ایگزامز ختم ہو گئے...عمارہ بیگم کو یاد آیا....

"میں نے ایگزامز نہیں تھے."..سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.....

www.novelsclubb.com

"ایگزامز نہیں دیے... لیکن کیوں...:."؟آیت نے بھرپور حیرت سے پوچھا.

.....

"بس میرا دل نہیں کیا"....آواز جیسے کسی کھائی سے آئی تھی.... عروہ اور عمارہ بیگم حیران ہوئیں..

"دل نہیں چاہا..؟کیا صرف اس لیے لیکن آیت تم"....ان کے ابو نے ان کی بات کاٹ دی.....

"اچھا کیا آگئی...میں بھی یہی چاہتا تھا تم واپس آجاو."..انہیں کوئی فرق نہیں پڑا تھا بیٹی کے دس مہینے ضائع ہو گئے.... عروہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی....

کھانے کے بعد جب وہ سونے کے لیے لیٹی تھی..تبھی عروہ نے اس سے پوچھا.....

"سچ سچ بتاو کیا بات ہے آیت."؟وہ نگاہیں چرا گئی...

"کچھ نہیں آپی بتایا تو ہے...."بس دل نہیں لگا....اس نے ٹالنے کی کوشش کی.

....

"نہیں آیت تم صرف اس لیے تو ایگزامز نہیں چھوڑ سکتیں تھیں..لنڈن جانا تمہارا سب سے بڑا خواب تھا..بتاو کیا بات ہے".....

"میں نہیں بتا سکتی..."..وہ ناخن کھرچنے لگی...

"مطلب کوئی بات ہے...."عروہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا...

"ہاں...لیکن ابھی میں نہیں بتا سکتی مجھے کچھ وقت لگے گا."..وہ کمبل اوڑھنے لگی..عروہ نے مزید بحث نہیں کی....

www.novelsclubb.com

وہ پاکستان آچکی تھی...اپنے خوابوں کے شہر کو وہیں انگلینڈ میں چھوڑ کر...سب کچھ ختم کر کے آئی تھی.... گزرا لمحہ خواب لگتا اسے....وہ سب کچھ اب صرف

یادیں ہی بن کے رہ گئیں تھیں... لیکن وہ یادیں اتنی تکلیف دہ ہوں گے یہ اس نے نہیں سوچا تھا.. وہ تو اس ایک سال کو اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت سال بنانا چاہتی تھی... اور اچھی اچھی یادیں لے کر لوٹنا چاہتی تھی لیکن تقدیر نے اسے مہلت ہی کہاں دی... انوشیر کے ساتھ گزارا ہوا ہر لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا ایک فلم کی طرح.... وہ ہر چیز بھلا دینا چاہتی تھی لیکن کچھ بھی بھلا نہیں پا رہی تھی... وہ خود کو وہیں پر چھوڑ آئی.. اسی لندن میں... وہ اب بھی وہیں تھیں... اسی سڑک پہ.. اسی کینٹین میں... اسی جھیل کے کنارے.... الزبتھ ٹاور کے پاس تصویریں بناتے ہوئے... سب کچھ تو وہیں رہ گیا تھا....

جیسے یہ کل کی بات ہو... جیسے وہ سب کچھ کل ہی ہوا ہو. کیا تقدیر اتنی ظالم اور سفاک ہے.... اس کے مسکراتے چہرے سے لمحے بھر میں مسکراہٹ چھین لی... اور وہ معصوم سا دکھنے والا شخص دل میں اتنی بڑی سازش کیے ہوئے تھا..... وہ سب کچھ دھوکہ تھا سب کچھ.... وہ اس سے ملنا اس کی مدد لینا، اس کے

www.novelsclubb.com

ساتھ چلنا پھر نا وہ سب ایک سازش تھی.....اتنی بڑی سازش....اور وہ احمق اب تک یہ سمجھ رہی تھی اس نے لنڈن میں ایک مسلمان لڑکے کو دریافت کر لیا.....

حالانکہ اس لڑکے نے اسے ڈھونڈا تھا...اس دن یونیورسٹی میں اسے انوشیر رضا نہیں انوشیر رضا کو وہ ملی تھی..اور آہستہ آہستہ سے اس نے اس معصوم لڑکی کے جذبات کے ساتھ کھیلنا شروع کیا.اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کی کوشش کی...اور وہ ایک میگنیٹ کی طرح اس طرف کھچی چلی گئی یہ سوچا بنا وہ سب آنکھوں کا ایک دھوکہ ہے.....

جیسے مچھلی پکڑنے کے لئے جال پھینکا جاتا ہے اور اس جال میں کچھ کھانے کی چیزیں ہوتی ہیں مچھلیوں کے لیے انوشیر رضا نے بھی تو وہی کیا.....اس نے سب کچھ پلان کر رکھا تھا...وہ اس لڑکی کی مدد اس لیے کرتا تھا تاکہ وہ اسے پھسا سکے اور بدلہ لے سکے اور وہ احمق یہ سمجھ رہی تھی انوشیر ہر جگہ اس کی مدد کے لیے پہنچ جاتا ہے .اس رات ریڈ لائٹ ایریا میں اسے اپنا پلان کامیاب کرنے کا ایک موقع ملا...اور

www.novelsclubb.com

اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھالیا.. وہ تو ساری زندگی یہی سمجھتی انوشیر نے محض اس کی عزت بچانے کے لیے یہ سب کیا ہے.....

لیکن وہ سب تو ایک بدلہ تھا... وہ آنکھیں بند کرتی تو انوشیر کا چہرہ سامنے آ جاتا... مسکراتا ہوا چہرہ جیسے وہ کہہ رہا ہو....

"تم مجھے ٹھکرا کر لنڈن چلی گئی تھیں اور میں نے تمہیں تمہاری چال میں پھنسا دیا... میں نے بھی تم سے شادی کر کے اپنا سارا قرض وصول کر لیا"....

وہ انوشیر رضا نہیں تھا وہ تو روحل آفتاب تھا.. وہی شخص جس سے اس نے پہلے دن میسج پہ بات کی اور جسے اس نے پارک میں بلایا تھا.... اور اس نے اپنے کسی دوست کو روحل آفتاب بنا کر پیش کیا اور اس نادان لڑکی کو بے وقوف بنایا... اور اب اسے یاد آ رہا تھا امی ابو اس کی تعریفیں کر کر کے نہیں تھکتے تھے.. کہ وہ خوبصورت ہے مذہبی ہے.. وہ یہی تھا.. باہر سے خوبصورت دکھنے والا اندر سے ایسا چہرہ. اس کی زبان نہیں تھکتی تھی اسلام اور مذہب کی باتیں کرتے کرتے.... فلاں حدیث

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں فلاں حکم ہے فلاں آیت میں یہ کہا گیا ہے..اور خود...وہ خود کیا کر گیا..اتنا بڑا دھوکہ دے گیا...ہونہہ دوسروں کو دین سکھانا بہت آسان ہوتا ہے لیکن خود اس پر عمل کرنا ہر دوسرے انسان کے بس کی بات نہیں ہے.....

اب کیا وہ ساری زندگی کسی انسان پر بھروسہ کر سکے گی اور خصوصاً کسی مرد پر..کوئی ایک چیز نہیں تھا جو اس انسان نے توڑا تھا...بھروسہ،یقین،دل،خواب جانے جانے کیا کیا توڑا تھا اس نے.....

انوشیر کیا تمہیں معلوم ہے تم نے میرا کتنا بڑا نقصان کر دیا. کبھی کبھی وہ بیٹھ کر سوچتی...اور کبھی کبھی اسے لگتا جیسے اس نے کالا جادو کیا ہو اس پہ. وہ اس کی یاد سے نکل ہی نہیں پاتی....کون سی چیز تھی جو اسے سانس لینے نہیں دے رہی تھی پاکستان اجنبی لگ رہا تھا اسے...وہ یہاں پر سیٹ ہی نہیں ہو پا رہی تھی اور کیسے سیٹ ہوتی یہاں تو صرف جسم لے کر آئی تھی...روح کو وہیں لنڈن میں دفنا کر....عروہ اور عمارہ بیگم اس کی اس تبدیلی کو نوٹ کر رہے تھے وہ لنڈن سے آنے کے بعد

www.novelsclubb.com

چپ چپ اور گم سم رہنے لگی تھی... کھانا پینا سب کچھ بے دلی سے کرتی... زیادہ باتیں کرنا بھی چھوڑ چکی تھی... کبھی کبھی ندی کے کنارے جا کر بیٹھ جاتی اور وہیں گھنٹوں بیٹھی رہتی.... ایک بار عمارہ بیگم نے اس سے پوچھا بھی تھا انہیں ڈر تھا کہیں وہ بیمار نہ ہو.....

آیت تم ٹھیک تو ہو... کیوں اتنی گم سم رہنے لگی ہو.. اللہ خیر کرے کوئی بیماری تو نہیں ہے ناں... اس نے عمارہ بیگم کی آنکھوں میں دیکھا.....

"بیماری تو ہے امی.. بہت بڑی بیماری.. مجھے عشق کا روگ لگا ہے جس کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں ہے."....وہ کہہ نہ سکی....

"میں ٹھیک ہوں امی...."اس نے اتنا ہی کہا تھا....وہ رات کو دیر تک سو نہ پاتی... کبھی کبھی روتی.. اسے جب زیادہ گھٹن ہونے لگتی تو وہ گھر سے باہر نکل جاتی اور رجو کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی.....

زندگی بہت پیچھے چھوٹ گئی تھی...

"تم اتنی اداس کیوں رہتی ہو.. ".؟اس دن درخت کے منڈیر تلے رجو نے اس سے پوچھا...

"نہیں تو میں اداس نہیں رہتا..."اس نے جھوٹ بولا....

"تم جھوٹ بول رہی ہو کیونکہ تمہاری آنکھیں کچھ اور کہہ رہی ہیں.."رجو نے اس کی آنکھوں میں دیکھا...

بعض دفعہ آنکھیں بھی جھوٹ بولتی ہیں...اس نے نگاہیں چرائیں اور سامنے دیکھنے لگی.....

"تو مان نہ مان...لندن میں تیرے ساتھ کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے...ان انگریزوں نے تجھ سے تیری ہنسی چھین لی."...

"انگریزوں نے نہیں مسلمان نے.." .وہ کہنا چاہتی تھی... لیکن خاموش رہی... وہ فل دیہاتی ماحول تھا جہاں اس وقت کھیتوں میں کام کرتی عورتیں نظر آئیں.. بچے کھیلتے نظر آئے... اسے یاد آیا لنڈن جانے سے پہلے وہ یہیں بیٹھی تھی اور اداس تھی کیونکہ امی اسے لنڈن جانے کی اجازت نہیں دے رہے تھے.. تب اسے سب کچھ اداس لگا تھا.. اور آج.. آج بھی وہ اسی درخت تلے بیٹھی اداس تھی .. آج بھی اسے سب کچھ اداس لگا....

چلو قلفی کھاتے ہیں.. رجو نے سامنے قلفی والے کو دیکھ کر کہا... جس پہ بچے مکھیوں کی طرح منڈلا رہے تھے.. وہ بے دلی سے رجو کے ساتھ چلتی ہوئی قلفی والے کے پاس آئی.. رجو نے دو قلفیاں خریدیں... اسے زندگی میں پہلی بار وہ قلفی پسند نہیں آ رہی تھی اس کا دل چاہا وہ اسے نیچے پھینک دے.. لیکن اگر وہ ایسا کرتی تو اسے رجو کو جواب دینا پڑتا اور اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا.....

www.novelsclubb.com

قلفی کھانے کے بعد رجو کو وہ چوڑیوں والا نظر آ گیا.. چوڑیوں کی ریڑھی ہو اور رجو چوڑیاں نہ خریدے یہ تو ناممکن تھا.... وہ بھاگ کر وہاں گئی اور چوڑیاں دیکھنے لگی.

....

"تم نہیں لو گی چوڑیاں"....اسے ادھر ادھر دیکھتے رجو نے پوچھا....

"نہیں..." وہ سرسبز کھیتوں کو دیکھنے لگی....

"کیوں تمہیں تو پسند ہیں ناں چوڑیاں"....؟

" کبھی کبھی پسند کی چیزوں سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے" اس نے اداسی سے سوچا.....

"ضروری تو نہیں جو چیز مجھے کبھی پسند ہو وہ ہمیشہ پسند رہے وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی سوچ اور پسند بدل جاتی ہے."..اس نے کچھ تلخی سے کہا....

www.novelsclubb.com

تم لندن جا کر بدل گئی ہو... رجو نے کندھے اچکا کر تبصرہ کیا... وہ حیران نہیں ہوئی یہ اس نے بہت بار سنا تھا اور بہت بار سننا تھا.. رجو نے چوڑیاں خریدیں... اور وہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی.....

اچانک کچھ یاد آنے پر وہ ٹھٹک کر رک گئی.....

"رجو تمہیں یاد ہے لنڈن جانے سے پہلے ہم یہیں آئے تھے ہم نے کچھ چوڑیاں خریدیں تھیں."..

"ہاں تو.."..رجو اپنی چوڑیوں سے کھیلنے لگی.....

"تو کیا اس دن یہاں کوئی اور بھی آیا تھا مطلب کوئی اجنبی شخص جس نے چوڑیاں خریدی ہوں.... جو ہمارے گاؤں کا نہ ہو..... مطلب تم نے دیکھا کسی کو."...

رجو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی پھر اس نے زوردار چیخ لگائی.....

"ہائے ربا... میں تے بھول ہی گئی اس دن تمہارے جانے کے بعد میں گھاس کے لیے جب واپس کھیتوں میں آئی تو کیا دیکھتی ہوں ایک خوبصورت گبرو نوجوان چوڑیاں خرید رہا تھا.. ایک دم فلمی ہیرو جیسا... کتنا خوبصورت تھا وہ تمہیں کیا بتاؤں ایسا شخص میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا... وہ جس کے لیے چوڑیاں لے رہا تھا مجھے اس پہ بہت رشک آیا وہ کتنی خوش قسمت ہو گی."...

رجو بات کو کچھ زیادہ ہی کھینچ رہی تھی اس نے رجو کو ٹوک دیا....

"تم بتاو وہ دکھتا کیسا تھا مطلب اس کا انداز اس کے کپڑے کیسے تھے.....؟" اس نے تجسس سے پوچھا...

"دراز قد تھا.... فٹ باڈی.... اس نے آنکھوں پہ کالا عینک لگایا ہوا تھا.... اس کے ہونٹ خوبصورت گلابی تھے... اس کی داڑھی مونچھیں نہیں تھیں.. بس ہلکی داڑھی تھی ہاتھ پہ گھڑی بندھی تھی.... کیا بتاؤں وہ کتنا خوبصورت تھا... سچی پوچھو وہ جس کے لیے بھی چوڑیاں....."

رجو چہک کر بولے چلی جا رہی تھی لیکن اس سے مزید سنا نہیں گیا...اس میں زرا برابر بھی شک نہیں تھا وہ انوشیر کے علاوہ کوئی اور ہو سکتا ہے..رجو نے جو نقشہ جو شخصیت بتائی تھی وہ انوشیر کی ہی تھی....وہ یہیں تھا پاکستان میں....اس کے اتنے پاس..اسے نئے سرے سے سب کچھ یاد آنے لگا...رجو سے رخصتی لے کر وہ اسی جگہ پہ آئی..اسی ندی کے پاس اسی درخت تلے جہاں سے اسے چوڑیاں پھینکی گئی تھیں.....اس دن اسے اس سوال کا جواب نہیں ملا لیکن آج اسے جواب مل گیا تھا.....اسے وہ تحریر یاد آئی جس پہ لکھا تھا...

"پاگل لڑکی لال رنگ کے کپڑوں کے ساتھ پیلی چوڑیاں کوئی نہیں پہنتا"

اسے کے زخم تازہ ہو گئے... لیکن ایک سوال اس دن وہ چوڑیاں کس طرف سے پھینکی گئیں تھیں. کیونکہ اس نے چاروں طرف دیکھا کوئی نہیں تھا....اسے کسی کوئل کے گانے کی آواز آئی...بے ساختہ اس کا سر اوپر کی طرف اٹھ گیا...جہاں درخت تھا.....اور اسے سارے جواب مل گئے.....وہ اس دن درخت کے اوپر

www.novelsclubb.com

بیٹھ تھا....اف وہ اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا اور اس نے جب وہ چوڑیاں ندی میں بہادی تھیں تو کیا اس نے وہ بھی دیکھا.....؟

اف اس کی یادیں....وہ وہاں مزید نہیں رک سکی اور نم آنکھوں کے ساتھ گھر چلی گئی.....

اگلے سات دن وہ بخار میں مبتلا رہی..اس رات موبائل پہ انوشیر کی تصویریں دیکھتے ہوئے وہ ساری رات روتی رہی اور جب صبح اٹھی تو ٹمپریچر ہو چکا تھا...عمارہ بیگم نے ڈاکٹر کو وہیں گھر پہ بلا لیا تھا...ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کیا اور کچھ میڈیسن لکھ کر دیں جو وہ نہیں لے رہی تھی...اس شخص نے اگر اسے مارا نہیں تھا تو زندہ بھی نہیں چھوڑا.....

اس دن لنڈن ائیر پورٹ پر ہی اس نے اپنی سم نکال کر وہیں پھینک دی تاکہ وہ اس شخص دوبارہ کبھی اس سے رابطہ نہ کر سکے..اس نے یقیناً رابطہ کرنے کی کوشش ضرور کی ہو گی..وہ جو ایک بار چلی تھی پھر کہاں ملنے والی تھی.....

وہ ابھی بھی بستر پر پڑی ہوئی تھی اس کی حالت خراب نہیں خراب ترین تھی اور وہ جیسے وقت نزع سے گزر رہی ہو...آنسو آبشار کی طرح نکل رہے تھے اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں...بال الجھے ہوئے تھے..وہ موت مانگ رہی تھی لیکن موت بھی اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا شاید...وہ ان کچھ دنوں میں کافی نڈھال نظر آنے لگی جیسے برسوں کی مریضہ ہو...کھانا پینا، باہر جانا، میک اپ کرنا یہ سب تو وہ کب کا چھوڑ چکی تھی.....دروازے پہ دستک دے کر عروہ آپی اندر داخل ہوئی اس نے آنکھیں نہیں کھولیں...کچھ دنوں سے گھر والے اس کی حالت سے کافی پریشان تھے.....وہ جانتی لیکن کچھ نہیں کر سکتی تھی ابو بہر حال اس

www.novelsclubb.com

معاملے سے آزاد تھے انہیں کوئی فرق نہیں پڑنا تھا بیٹی ٹھیک ہے یا بیمار..زندہ ہے یا مر گئی....انہوں نے ایک بار بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی.....

عروہ اس کے سرہانے کی طرف آئی اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا بخار چیک کرنے لگی...اس نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں.....

"کیسی ہو آیت..."؟ عروہ نے پوچھا...وہ کیا جواب دیتی..

"ٹھیک ہوں آپی...."وہ کمزور آواز میں کہنے لگی..آپی وہیں بیڈ پہ اس کے پاس بیٹھ گئی اور سوپ کا جو ڈونگا وہ اپنے ساتھ لائیں تھیں اس میں چمچ ہلانے لگیں....اور پھر انہوں نے آیت کو سہارے سے اٹھایا.اور اسے سوپ پلانے لگی.....

"اور نہیں آپی.."..اس نے دو تین چمچ کے بعد احتجاج کیا.

"امی نے کہا تھا آیت سے کہنا یہ سارا سوپ بنا کوئی نخرہ کیے ختم کرنا ہے..عروہ نے ایک اور چمچ اس کی طرف بڑھائی جو اس نے بادل نخواستہ پی لی.....

آیت یہ سب کیا ہے...."؟اس نے سوالیہ نگاہوں سے عروہ کی طرف دیکھا..

"آیت بند کرو یہ سب..کب تک اس طرح خود کو اور ہمیں تکلیف دیتی رہو گی...آخر کون سا روگ لگا ہے تمہیں..وہ کون سی چیز ہے جو اندر ہی اندر تمہیں کھائے جا رہی ہے.."....الفاظ سے پہلے اس کے آنسو نکلے وہ کیا بتاتی.....

"آپی میں جینا نہیں چاہتی.."...وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی....

"کیوں آیت...مجھے وجہ بتاو اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرو اس طرح گھٹ گھٹ کر تم مر جاو گی...کیا تمہارے ساتھ لنڈن میں کوئی حادثہ ہوا ہے...کچھ ایسا جو نہیں ہونا چاہیے تھا."....

اس کی آنکھوں کے سامنے لنڈن کی تصویر آئی....

پوجا...انوشیر....مائیکل..سب کچھ تو یاد آگیا اسے...

"عورت کمزور کیوں ہوتی ہے."...؟عروہ نے سوپ کا ڈونگا ایک طرف رکھا.....

"ویسے دیکھنے کو تو عورت کی بھی دو آنکھیں دو ہاتھ دو پاؤں ہوتے ہیں.. عورت چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو وہ کمزور ہوتی ہے اور مرد چاہے کتنا ہی دبلا پتلا ہو وہ عورت سے طاقتور ہوتا ہے.... تمہیں معلوم ہے ایسا کیوں ہے"....؟

"کیوں کہ ہم عورتیں خود کو بہت کمزور ظاہر کرتی ہیں.. ہمیں بہت شوق ہوتا ہے ہمدردی حاصل کرنے کا یہ دکھانے کا کہ ہم بہت کمزور ہیں.. بے بس ہیں لاچار ہیں... حالانکہ ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو پاوں دو ہاتھ دیے پھر ہم کیوں کمزور ہیں... ایک مرد بڑے سے بڑے طوفان کا مقابلہ کر سکتا ہے اور ہم عورتیں ایک چھپکلی سے بھی ڈر جاتی ہیں کیوں ہمارے اندر یہ بات بیٹھ چکی ہوتی ہے ہم کمزور ہیں... ہم کچھ نہیں کر سکتیں.... بعد صرف ہمت کی ہوتی ہے.. اور ہمت ہار جاتے ہیں تم بھی وہی کر رہی ہو...

www.novelsclubb.com

اگر تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے تو اسے فیس کرو بہادر بن کر..یوں رونا دھونا آنسو بہانا کمزور عورتوں کا کام ہے.....مسائل تو ہر کسی کی زندگی میں ہوتے ہیں لیکن ان کا سامنا کرنے کی ہمت تو ہونی چاہیے ناں انسان میں...اور تم اللہ پر بھروسہ کرو.ان کے فیصلے قبول کرو پھر تم کبھی مار نہیں کھاو گی".....

عروہ نے اس کے گالوں کو چھوا...اور ڈونگا لیے باہر چلی گئی...آپی کی ہر بات اس کے دل کو چھو گئی..واقعی وہ کمزور پڑ رہی تھی اسے حالات کا مقابلہ کرنا تھا یوں آنسو بہانا کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہیں....

تو وہ کیا کرے...گھر والوں کو ساری سچائی بتا دے..اور سچ جان لینے کے بعد وہ لوگ کیا کریں گے..وہ کہاں سے ڈھونڈ لائیں گے اس اجنبی شخص کو...اس نے بڑی بے دردی سے اپنے آنسو پونچھ ڈالے یہ سوچ کر وہ آئندہ کبھی ہمت نہیں ہارے گی...

www.novelsclubb.com

دو دن بعد اس کا بخار اترا تو وہ عروہ آپی کے ساتھ شہر میں شاپنگ کرنے آئی..پہلے کی نسبت وہ کافی بہتر لگ رہی تھی.....مال میں رش تھا..لوگوں کا ایک ہجوم تھا...اس نے آس پاس چاروں طرف دیکھا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی...؟

"انوشیر رضا.."..؟ہونہہ وہ یہاں کیا کرنے آتا...اگر اسے وفا کرنی ہوتی تو وہ اسے اتنا بڑا دھوکہ کبھی نہیں دیتا...اسے یقین تھا انوشیر اس کے لیے تو کبھی بھی پاکستان نہیں آئے گا.....

عروہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مال کے اندر لے آئی..وہ اداس آنکھوں سے لوگوں کو دیکھ رہی تھی..اسے پھر سے گھٹن ہونے لگا..ہر جگہ وہی شخص...وہ کہیں اور کسی اور جگہ پہنچ گئی.....لندن کا شاپنگ مال....وہ ڈائمنڈ رنگ...وہ تاریک کمرہ....پولیس...انوشیر...کیا تھا جو اسے وہاں یاد نہیں آرہا تھا...ہر شخص میں اس ایک ہی شخص کی تصویر تھی...ہر منظر وہی تھا....وہ ہمت ہار رہی تھی....اور

www.novelsclubb.com

آپی کہتی ہے عورتیں کمزور ہوتی ہیں واقعی کمزور ہوتی ہیں اتنا سب کچھ سہنے کے بعد وہ مضبوط ہو بھی کیسے سکتی تھی.....

آنکھوں کے گرد اندھیرا چھانے لگا..جی متلانے لگا اور اگلے ہی لمحے اسے زوردار ابکائی آئی... عروہ بھاگ کر اس کے پاس آئی..اس کا جی کچا ہو رہا تھا... عروہ اسے سہارا دیتی ایک رکشے کے پاس لے آئی...اور اسے رکشے میں بٹھا کر ایک ڈاکٹر کے پاس لے آئی.....وہ شہر کا ایک چھوٹا کلینک تھا...ڈاکٹر نے اس کے کچھ ٹیسٹس کیے... عروہ وہیں بنچ پر بیٹھی دعائیں کرتی رہی.....

"پریشانی کی کوئی بات نہیں...."وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھیں....

"ایسی حالت میں ایسا ہوتا رہتا ہے. آپ کو چاہیے انہیں کسی گائناکالوجسٹ کے پاس لے جائیں"...ان دونوں نے الجھن بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا.

...

"گائناکالوجسٹ...؟میں سمجھی نہیں ڈاکٹر صاحب"...؟عروہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا....

"شی از پریگننٹ...یہ ماں بننے والی ہیں.."..کوئی بم تھا جو ان دونوں بہنوں پر گرا تھا....عروہ نے شاکڈ ہو کر آیت کو دیکھا تھا.....

****

میں آپ کو کیا بتاؤں آپی...اس نے سب ختم کر دیا میں اس پہ کتنا بھروسہ کرتی تھی اور اس نے سب کچھ توڑ دیا.....اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میرے ساتھ.

...میں اس سے بہت پیار کرتی تھی اور اس نے میری محبت کی توہین کر دی....آپ کو یاد ہے آپی میں ایک ناول پڑھتی تھی جس کا ہیرو مجھے بہت اچھا لگتا تھا..وہ بالکل ویسا تھا اس سے بھی زیادہ خوبصورت کسی ملک کا شہزادہ لگتا تھا وہ اور."".....

وہ دو گھنٹے سے اپنے کمرے میں آپی کے سامنے بیٹھ کر اسے روتے ہوئے ساری تفصیل بتا رہی تھی شروع سے لے کر آخر تک....انوشیر سے مدد لینا...پوجا کی

کہانی اور کیسے پوجا کی سازش کی وجہ سے وہ مشکل میں پھنسی.....اور کیسے ان دونوں کو حادثاتی طور پر نکاح کرنا پڑا تھا.....

عروہ حیرت، افسوس، دکھ کے ساتھ اس کی ساری داستان سنتی گئی....آیت نے سر اٹھا کر آپی کو دیکھا... لیکن وہ اسے نہیں وہ منہ کھولے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اس نے بھی نگاہ گھما کر دروازے کی طرف دیکھا...اور اسے قیامت کی ایک گھڑی نظر آئی...ابو جانے کب سے وہاں کھڑے تھے اور ان کہ کی کتنی باتیں سن چکے تھے..ان کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ کافی کچھ سن چکے ہیں.....وہ غصے سے مٹھیاں بھینچے کھڑے تھے.... عروہ آپی کھڑی ہوئی وہ بھی ڈرتے ڈرتے کھڑی ہو گئی..

www.novelsclubb.com

ابو نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ ایک زناٹے دار تھپڑ مار دیا....

"بے حیا، بد بخت لڑکی یہی سب کرنے لنڈن بھیجا تھا ہم نے تمہیں.... ہم نے تم سے کہا تھا ہم تم پر بھروسہ کر کے تمہیں بھیج رہے ہیں اور تو ہماری عزت اپنے قدموں تلے روند آئی."".....

وہ سر جھکائے کھڑی تھی. عمارہ بیگم بھی وہیں آ گئیں... وہ پریشان ہو کر بیٹیوں کو اور شوہر کو دیکھتی.. "ابو آپ ایک بار آیت کی..."..عروہ نے اس کی طرف داری کرنے کی کوشش کی....

"ہمیں کچھ نہیں سننا.... ہم نے فیصلہ کر لیا ہے ہم اس کے لیے آج ہی لڑکا دیکھیں گے..."..انہوں نے غصے سے کہا... آیت مزید حیران ہوئی... تو اس کا مطلب انہوں نے نکاح والی بات نہیں سنی انہوں نے صرف محبت والی بات سنی تھی.....

"جماعت اسلامی کے گروپ میں ہمارا اتنا بڑا نام ہے ہم اپنا نام ڈوبنے نہیں دیں گے... جلد سے جلد تمہارا رشتہ طے کر کے تمہیں دفع کر دیں گے....اور اگر تم

www.novelsclubb.com

نے کوئی چوں چراں کرنے کی کوشش کی تو تمہاری خیر نہیں... آئی بات سمجھ میں.

"...وہ دھمکی دیتے باہر نکلے.. عمارہ بیگم بھی ان کے پیچھے پیچھے گئیں.

اور ان دونوں کو افسوس ہونے لگا انہوں نے دروازہ کیوں بند نہیں کیا.... آیت عروہ کے گلے لگ کر رو پڑی.. وہ اسے کیا حوصلہ دیتی.....

"آپی میں کسی سے شادی نہیں کروں گی"...

"میں اب کیا کر سکتی ہوں.. حالات اتنے سنگین ہیں اور تم ایسے گرداب میں پھنسی ہو میں تمہیں چاہ کر بھی نہیں نکال سکتی.... تمہیں پہلے سب کچھ سوچ کے کرنا تھا تمہیں اتنا جذباتی ہو کر نہیں سوچنا چاہیے تھا.. ہو سکتا ہے وہ لڑکا کسی اور وجہ سے لندن گیا ہو.... تم بنا سوچے سمجھے چلی آئیں.. ابو کو نہیں معلوم تمہارا نکاح ہو چکا ہے اور تم کسی ایک کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں. اور یہ پریگننسی."....

سب کچھ دھندلانے لگا تھا....

"میری بات مانو تو تم ابورشن کروالو." .. عروہ نے اسے مشورہ دیا وہ اس مشورے پر کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی.. اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا اس ننھے وجود کا کیا قصور جو ابھی اس دنیا میں آیا بھی نہیں تھا اسے کس بات کی سزا ملتی.....

"نہیں میں ابورشن نہیں کروا سکتی.؟." .. وہ سسک پڑی

"دیکھو آیت ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں بچا.. یہی وہ واحد راستہ ہے تم ابورشن کروالو اور اس لڑکے سے رابطہ کر کے اس سے طلاق لے لو.... بات یہیں پہ ختم ہو جائے گی.... ابو ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں پھر انہیں کوئی نہیں روک سکتا اگر انہوں نے کہا ہے وہ تمہارے لیے لڑکا ڈھونڈیں گے تو وہ ایسا ضرور کریں گے تم ڈرنا چاہیے حالات کی سنگینی سے. ابھی تک تو انہیں صرف یہ پتا چلا ہے تم کسی لڑکے میں انٹرسٹڈ ہوا گر انہیں یہ معلوم چلا کہ تم نکاح کر چکی ہو اور پریگننٹ ہو تو وہ واقعی تمہارا قتل کر دیں گے..... اور وہ لڑکا اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے وہ پاکستان آئے گا بھی یا نہیں... اگر وہ کبھی نہیں آیا تو اس نے تم سے رابطہ نہ کیا تو تم کیا کرو

www.novelsclubb.com

گی.....؟ کیا ساری زندگی یونہی گزار دو گی...اس کی یادوں کے سہارے.. ممکن ہے وہ تمہارے لیے پاکستان آجائے اور یہ بھی ممکن ہے وہ سب بھول جائے... لیکن ہم امکان اور ممکنات کے سہارے نہیں بیٹھ سکتے."...

سب کچھ بھنور کی زد میں محسوس ہونے لگا تھا اسے... سوچنے سمجھنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا تھا اب... جو بھی تھا لیکن وہ ابورشن نہیں کروا سکتی تھی اور اس بچے کو اس دنیا میں لانا مطلب اپنے لیے ایک طوفان کھڑا کرنے کے مترادف تھا.....

"تم اچھی طرح بیٹھ کر سوچو... تمہیں اس رشتے کے بارے میں کیا کرنا چاہیے. ..میرا مشورہ مان لو آیت.. جذباتی ہو کر مت سوچو... جو تمہاری قسمت میں لکھا تھا وہی ہوا... تم ابورشن کروا کے طلاق لے لو... ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا اور جو ہو چکا ہے وہ صرف ایک خواب بن جائے گا... اگر تم اسی طرح ضد کرتی رہیں تو اپنا ہی نقصان کر دو... ابھی تمہارے سامنے پوری زندگی پڑی ہے اور اس بے نام بچے کو لے کر تم کبھی آگے نہیں بڑھ سکو گی.

www.novelsclubb.com

.... کس کس کو صفائی دو گی کس کس کے سامنے اپنی داستان دہراو گی... اور کون کون یقین کرے گا تمہاری بات پر..... تم اسے پیٹ کو چھپا بھی نہیں سکتیں... کچھ ہی عرصے میں تمہارا پیٹ باہر نکل آئے گا تب کیا جواز پیش کرو گی... دنیا والوں کے لیے تو تم آج بھی کنواری ہو.... اور کنواری کا پریگننٹ ہونا تمہیں معلوم ہے کیا ہوتا ہے."...؟

"تم جو نکاح کر چکی ہو اس کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے تمہارے پاس.. بنا نکاح نامے کے کون تسلیم کرے گا تمہارے نکاح کو.... اور اگر تم ضد کر کے اس بچے کو دنیا میں لے بھی آئیں تو اس بن باپ کے بچے کو کیسے پالو گی... کیسے دنیا والوں کو بتاو گی اس کا اصل باپ کون ہے.... اور کسے دلچسپی ہو گی تم سے ہمدردی رکھنے میں.

.. کل جب یہ بچا بڑا ہو گا اور تم سے اپنے باپ کے بارے میں سوال کرے گا تو کیا جواب دو گی اس بچے کو... کہاں سے پیدا کر کے لاو گی اس کے باپ کو....."..

www.novelsclubb.com

عروہ اسے مستقبل کا بھیانک نقشہ دکھا رہی تھی.. سب کچھ آنکھوں کے سامنے تھا... منٹوں میں نہیں سیکنڈوں میں وہ اس خوبصورت خواب کے بھنور سے نکل کر خوفناک سچائی میں قدم رکھ چکی تھی...

عروہ اسے سوچنے کا وقت دے کر باہر نکل گئی اور وہ آگے کے قیامت کا انتظار کر رہی تھی اصل قیامت وہ نہیں تھا جو آ چکا تھا اصل قیامت تو آگے اس کا منتظر تھا.....

وہ ایک بار پھر خود کو اسی جنگل میں محسوس کرنے لگی.. اسی ریڈ لائٹ ایریا میں.

...اس کا دم ایک بار پھر سے گھٹنے لگا... یہ بھیانک سچ یوں اس طرح کھل جائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا...

لیکن سوچا تو اس نے بہت کچھ نہیں تھا... عروہ کہہ رہی تھی ابورشن اور طلاق اس مسئلے کا واحد حل ہے.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر ابورشن اس مسئلے کا آخری حل ہوتا تب بھی وہ ایسا نہیں کرتی...اتنی ظالم وہ کیسے ہو سکتی تھی یوں اس طرح کسی کی جان کیسے لے سکتی تھی وہ بھی اپنے خون کا. ..اس کے پیٹ میں اس شخص کی نشانی تھی جو ان سب کا ذمہ دار تھا جس کی وجہ سے سب کچھ اس طرح ہوا تھا... لیکن وہ صرف اس کی نشانی ہی تو نہیں تھی وہ اس کا خون بھی تو تھا.. کوئی اس طرح اپنے خون کو یوں کیسے ختم ہر سکتا ہے.....

"مما.."...اس کے پیٹ سے آواز آئی...اس نے پیٹ کو چھو کر دیکھا....

"میرا تو کوئی قصور نہیں ہے مجھ کس کے گناہوں کی سزا مل رہی ہے میں نے کیا کیا ؟.."

"نہیں تم نے کچھ نہیں کیا اور میں تمہیں کسی اور کے گناہوں کی سزا نہیں دوں گی...چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اس دنیا میں آ کر ہی رہو گے...اگر یہ امتحان ہے تو میں یہ امتحان دوں گی. ایک لڑکی کمزور ہو سکتی ہے ایک بیٹی کمزور پڑ سکتی ہے لیکن ایک ماں...ایک ماں کبھی بھی کمزور نہیں پڑے گی."

اس دن اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا وہ ابورشن نہیں کرائے گی..اور یہ فیصلہ کوئی معمولی فیصلہ نہیں تھا...ایسا کرنے کی صورت میں اسے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا..سب کا مقابلہ کرنا تھا اسے...سب سے لڑنا تھا اسے.....

وہ انوشیر سے رابطہ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ کرنا بھی نہیں چاہتی تھی..کیوں گرتی وہ اس ظالم شخص کے قدموں میں جس کی وجہ سے آج وہ ان حالات سے دوچار ہوئی....چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی اس سے رابطہ نہیں کرے گی اب...

گھر میں شادی اور پریگننسی والی بات صرف عروہ کو ئی معلوم تھی اور وہ اسے وقتاً فوقتاً ابورشن کا مشورہ دیتی..وہ جانتی تھی ابورشن اس مسئلے کا آخری حل ہے لیکن پھر بھی وہ یہ نہیں کرنا چاہتی تھی....وہ جانتی تھی اگر ابو کو معلوم چل گیا تو وہ اسے گھر سے نکال دیں گے یا اس کا قتل کر دیں گے...اور اسے یہ بھی معلوم تھا کچھ ہی مہینوں بعد اس کا پیٹ ظاہر ہو کر باہر آئے گا تب اس حقیقت کو چھپانا مشکل ہو جائے گا...مستقبل اسے بہت بھیانک نظر آنے لگی...خوابوں اور خیالوں میں

www.novelsclubb.com

رہنے والی وہ البیلی سی لڑکی تقدیر کی زد میں اچانک تھی... ہنسنے گانے کھیلنے اور چاند سے باتیں کرنے والا وہ دور تو بہت پیچھے رہ گیا... زندگی خوابوں خیالوں سے ہٹ کر ہے اور جیسا ناولز میں ہوتا ہے سب سہی.. سب کچھ اچھا.. ویسا اصل زندگی میں نہیں ہوتا.. اصل زندگی میں معجزے نہیں ہوتے یہاں اپنے دم پہ اپنے بازوؤں سے لڑنا پڑتا ہے... یہاں آپ کو ہر مشکل سے بچانے کے لیے کوئی ہیرو نہیں آ جاتا.....

وہ اس وقت زندگی کے مشکل ترین دور سے گزر رہی تھی.. حالات بے قابو ہوتے جا رہے تھے.. وقت کچھ اور آگے بڑھتا جا رہا تھا.. وقت کو وہ وہیں روکنا چاہتی تھی . کسی برف کی طرح جما کر.. لیکن وقت اس کے ہاتھوں میں نہیں تھا.. اور وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کے مسائل میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا.. اس کا پیٹ تھوڑا سا باہر نکلنا شروع ہوا تھا.... ابو اس کے لیے رشتے ڈھونڈ رہے ہیں یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی... وہ جماعت اسلامی کے ایک اہم رکن تھے جو لوگوں کو دین

www.novelsclubb.com

سکھاتے تھے....اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کا طریقہ بتاتے تھے...وہ کبھی بھی اپنے گروپ کے سامنے اتنی بڑی ذلت کا سامنا نہیں کر سکتے تھے...ان کا مقصد صرف ایک ہی تھا وہ جلد از جلد آیت کی شادی کر دیں اس سے پہلے وہ ان کی بے عزتی کا باعث بنے.....

گھر میں اس کا ابو سے سامنا کم ہی ہوتا.. کبھی کبھی کھانے کی ٹیبل پر وہ نظر آ ہی جاتے اور اسے حقارت سے دیکھتے وہ بھی ان سے نگاہیں نہیں ملا سکتی تھی...

اور یہ انہی دنوں کی بات ہے جب اس کے ابو نے اپنے ہی جماعت کا ایک لڑکا اس کے لیے پسند کیا.....وہ لڑکا کافی مذہبی تھا اور پڑھا لکھا بھی تھا اس کی داڑھی بہت لمبی تھی...اور جس دن وہ ان کے گھر آئے امی نے ہی آ کر اسے اطلاع دی.....

"آیت چلو جلدی تیار ہو جاو تمہیں دیکھنے لڑکے والے آئے ہیں..."؟ یہ کوئی اتنی معمولی خبر تو نہیں تھی جو امی اتنی آسانی سے سنا گئی..

"مجھے کسی سے نہیں ملنا."اس نے درشتی سے کہا.

"پاگل ہو کیا جلدی تیار ہو جاو.."...انہوں نے بھی غصے سے اس کی طرف دیکھا.....

"ہاں میں پاگل ہوں امی..آپ بس چلی جائیں یہاں سے."."تماشا مت بناؤ آیت....جو کہا جا رہا ہے وہ کرو...اگر تمہارے ابو کو پتا چلا تو وہ دو تھپڑ لگا کر تمہیں لے جائیں گے..."."انہوں نے آیت کو ڈرانے کی کوشش کی..."دو تھپڑ لگائیں یا دس لیکن میں نہیں آنے والی."...وہ کتاب صوفے پر پٹخ کر بولی..عمارہ بیگم اسے دیکھتی رہ گئیں..اسی وقت عروہ اندر آئی...اور اس نے عمارہ بیگم کو آنکھوں ہی آنکھوں سے جانے کا کہا..وہ چلی گئیں تو عروہ اس کے پاس آئی.....

www.novelsclubb.com

"چلو آیت"....آپی نے اس کا ہاتھ پکڑا..اس نے تاسف سے آپی کو دیکھا...

""آپ جانتی ہیں آپی میں شادی شدہ ہوں...پھر بھی آپ.".. عروہ نے اس کی بات کاٹ دی....

""فی الحال تم سے شادی کے لیے کوئی نہیں کہہ رہا... تم صرف آوا نہیں دیکھو اور اپنے آپ کو بھی دکھاو بس..."..

"لیکن میں اس طرح."... عروہ نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹ دی.....

"پاگل ہو کیا... تمہارا نکاح تو کوئی نہیں کر رہا اس وقت..اور کیوں سب کے سامنے خود کو ظاہر کرنا چاہتی ہو..ابھی تھوڑی دیر بعد ابو اوپر آئیں گے اور تمہارے نہ آنے کی وجہ پوچھیں گے تو کیا جواب دو گی انہیں...؟بہتر ہے تم چلو اور باقی سب مجھ پہ چھوڑ دو میں کرتی ہوں کچھ...دیکھو وہ جو پوچھیں نارمل طریقے سے بتاتی جاو.."... عروہ نے اسے تسلی دی...وہ آئینے کے سامنے آئی اور بال بنائے.....سر پہ دوپٹہ لیا....عروہ نے سیاہ شال اس کی طرف بڑھائی...

"یہ کیا ہے."..؟آیت نے شال کو حیرت سے دیکھا....

"یہ شال ہے تم اس اچھی طرح اوڑھ لو تاکہ تمہارا جو پیٹ تھوڑا بڑھا ہوا ہے وہ نظر نہ آسکے."...اس نے شال کو اوڑھ لیا....

www.novelsclubb.com

"اور ہاں چلتے ہوئے زرا جھک کر چلنا تا کہ پیٹ پیچھے چلا جائے.." عروہ نے تاقید کی....

"اس سے میرے بچے کو تو نقصان نہیں ہو گا ناں"..؟ وہ ڈرتے ہوئے پوچھنے لگی.

...

"نہیں.." .وہ عروہ کا ہاتھ پکڑے باہر آئی... عروہ اسے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اس لیے زرا آگے چل رہی تھی تا کہ وہ نظر نہ آسکے.... وہ سر جھکائے عروہ کے بتائے ہوئے طریقے سے چل رہی تھی..... ہال میں سبھی موجود تھے... ابو امی اور لڑکا اور اس کی ماں... لڑکے کی ماں اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی.

.... وہ اسے لے کر ایک صوفے پر جا کر بیٹھ گئی.....

www.novelsclubb.com

"یہ آپ نے اسے اس طرح پکڑ کر کیوں رکھا ہے"...؟ خود نہیں چل سکتی کیا.."..؟ ہال میں پوچھا جانے والا پہلا سوال جو لڑکے کی ماں نے پوچھا تھا.....

"نہیں آنٹی ایسی کوئی بات نہیں ہے دراصل آیت کے پاوں پہ زرا موچ آگئی ہے."... عروہ نے جھوٹ بول کر اس کی طرف داری کی...وہ لڑکا نگاہیں جھکائے بیٹھا تھا اس نے سر پہ سفید ٹوپی بھی پہنی ہوئی تھی...اس کا ابو اور وہ باتیں کر رہے تھے.... عروہ موقع کی تلاش میں تھی اور آیت کو وہیں چھوڑ کر وہ اپنی امی ابو کے صوفے کے پیچھے آئی.....اس لڑکے کی امی آیت سے پوچھ گچھ کرنے میں مصروف تھیں. سب کا چہرہ دوسری طرف تھا وہ لڑکے کی طرف دیکھنے لگی...اسے سمجھ میں نہیں آیا وہ کس طرح اس لڑکے کو بلا لائے.....

"عروہ بیٹا چائے پانی لے آو"....اس نے اپنی ماں کی آواز سنی اور ہونٹ کاٹ کر کچن میں چلی گئی..چائے اور سموسے ٹرے میں سجا کر وہ باہر چلی آئی..چائے بنا کر وہ سب کو ان کے کپ تھمانے لگی.....اچانک ایک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں آیا.....اس لڑکے کی طرف کپ بڑھاتے ہوئے اس نے ہاتھ کو زرا

www.novelsclubb.com

ڈھیلا کیا اور کپ اس کے ہاتھ سے گر کر فرش پر جا پڑا... چائے ساری لڑکے کے سفید کپڑوں پہ جا گری.... سبھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے.....

"اوہ... آئم.... سو... سوری."....وہ گڑبڑانے کی ایکٹنگ کر رہی تھی.....

"خیال سے عروہ بیٹا...." .عمارہ بیگم نے اسے ٹوکا....

"آئیں میں آپ کو واش روم دکھاتی ہوں.. آپ اپنے کپڑے دھو لیں.." ..وہ اس لڑکے کو لیے واش روم کی طرف آئی.... لڑکا اندر جا کر اپنی قمیض صاف کرنے لگا.. وہ تب تک باہر کھڑی رہی..... جب وہ قمیض صاف کر باہر نکلا تو وہ اس کے آگے جا کر کھڑی ہو گئی....

"دیکھیں میں نے تھوڑی دیر پہلے جھوٹ بولا تھا.. کہ آیت کے پاوں پہ موچ آئی ہے دراصل ایسا نہیں ہے." ...وہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی تھی وہ مولوی ٹائپ کا لڑکا اسے الجھے ہوئے انداز میں دیکھ رہا تھا.

"تو....؟"اس نے پوچھا....

"دراصل آیت نے آج کچھ زیادہ چڑھالی تھی"....

"کیا.."..؟

"شراب..."۔وہ لڑکا ہکا بکا ہو کر اسے دیکھنے لگا....

"استغفراللہ تو کیا وہ شراب پیتی ہے"....

"نہیں.. نہیں... نہیں...وہ روز تو نہیں پیتی کبھی کبھی جب کلب جاتی ہے تو تھوڑا بہت پی لیتی ہے۔"....لڑکے کی آنکھیں پھیل گئیں.....

"کلب....توبہ نعوذ باللہ۔"....

www.novelsclubb.com

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں وہ ہمیشہ کلب نہیں جاتی..وہ تو جب سے جیل سے ہو کر آئی ہے تب سے ہی جانے لگی ہے"..

"جیل...او میرے اللہ تو کیا وہ جیل بھی جا چکی ہے...کس جرم میں۔"..؟

"قتل....."عروہ نے افسوس کے ساتھ ہونٹ سکڑ لیے....

"استغفار..استغفار....تو وہ قتل بھی کر چکی ہے.."

"ہاں جب اسے مرگی کا دورہ پڑا تھا."...عروہ نے بے نیازی سے بتایا....

"تو کیا اسے مرگی کے دورے بھی پڑتے ہیں."..؟اس لڑکے کی آواز بہ مشکل عروہ کو سنائی دی.....

"ہمیشہ کہاں ہیں پڑتے ہیں وہ تو تب پڑتے ہیں جب کوئی اس کا رشتہ دیکھنے آتا ہے".

...وہ لڑکا سر پہ پاوں رکھ کر ایسے بھاگا....جیسے کوئی کتا اس کے پیچھے پڑا ہو..عروہ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی...اور وہی ہوا جو اس نے سوچا تھا اس لڑکے نے رشتے سے انکار کر دیا وجہ اس نے یہ بتائی اسے لڑکی ہی نہیں پسند...اب کیا ہو سکتا تھا وہ چلے گئے.....

شام کو جب اس نے اپنا یہ نمایاں اور انوکھا کارنامہ آیت کو سنایا تو وہ یقین ہی نہیں کر سکی.....

"یہ سب تم نے کیا ہے.."..؟اس نے بے یقینی سے پوچھا...

"کوئی شک."..؟وہ فرضی کالر جھاڑنے لگی....

"لیکن تم تو اتنی سنجیدہ مزاج ہو... تم نے یہ سب کیسے کیا..."..؟

"بس ہو گیا...پہلے میرا ارادہ تھا اسے سب سچ بتاوں پھر سوچا اس طرح اسے لگے لگا ہم ہی رشتہ نہیں کرنا چاہتے پھر میں نے وہ طریقہ سوچا جس سے وہ خود ہی انکار کر دیتا.....اور اس نے وہی کیا..وہ اتنی زور سے بھاگا تمہیں کیا بتاؤں...اس کی شکل دیکھنے لائق تھی.....ہاہاہاہاہا..."دونوں بہنوں نے مل کر قہقہے لگائے...وہ اتنی اداس ہونے کے باوجود اس واقعے پہ ہنس رہی تھی....

"لیکن عروہ مجھے معلوم ہے...ابو اور رشتہ ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے وہ اس طرح نہیں بیٹھیں گے"...وہ سنجیدہ ہو کر کہنے لگی.....

"میں جانتی ہوں..اور ہم ہر بار یہ سب نہیں کر سکتے میری بات مانو تو ابورشن کے بارے میں پھر سے سوچو.یا اس لڑکے سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو..."آیت نے کچھ نہیں کہا....

"تمہارے سارے مسائل کا حل مل گیا ہے مجھے"....؟

وہ اداس ہو کر کھڑکی کے پاس کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی جب عروہ اخبار لیے اندر داخل ہوئی..اس کے چہرے سے ہی خوشی نظر آ رہی تھی...وہ حیران ہو کر عروہ کو دیکھنے لگی.....

"تمہارے ہر مسئلے کا حل اس میں ہے"...؟ عروہ نے اخبار کی طرف اشارہ کیا.

...اس نے بے یقینی سے اخبار کی طرف دیکھا.....

"اس میں کیا ہے..."؟ کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا اندر داخل ہونے لگی...اس نے کھڑکی بند کر دی اور عروہ آپی کی طرف متوجہ ہوئی....

"یہ لو پڑھو...اچھا ایک منٹ میں خود ہی پڑھ کر سناتی ہوں."..

"کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقے میں بابا فقیر شاہ کا ڈیرہ..بابا فقیر شاہ روحانی علم میں اپنا ایک الگ نام رکھتے ہیں..ان کی طاقت سے کئی لوگوں کی مرادیں پوری ہوئی ہیں..یہ غائب کا علم بھی جانتے ہیں اور ایک بار جب کہتے ہیں ہو جا تو سب ہو جاتا ہے.....ان کے ڈیرے پر روزانہ سیکڑوں لوگ پر امید ہو کر لوٹتے ہیں.اس جمرات کو خصوصی اجتماع ہے....اولاد کا نا ہونا..گھریلو ناچاکی...محبوب آپ کے قدموں میں....ہر بیماری کا علاج....دشمنوں کو زیر کرنا....خواہ آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہو...بابا کے پاوں چھو کر اپنی خواہشات پوری کریں.....باباجی کی فیس

صرف ایک ہزار روپے..اور آپ.."..عروہ جوش سے پڑھتی جا رہی تھی جب آیت نے غصے سے اس کی بات کاٹ دی....

"پاگل ہو کیا آپی"....عروہ نے اخبار بیڈ پر رکھ دیا...

"اس میں پاگل ہونے والی کون سی بات ہے"...؟

"یہ شرک ہے.....؟

"شرک...؟مطلب.."..؟عروہ الجھی.....

"شرک مطلب شریک کرنا..یعنی اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو لا کر کھڑا کرنا..تم بتاو مجھے کیا اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی ہو سکتا ہے...وہ جو پوری کائنات کا مالک ہے خالق ہے جس نے زمین آسمان بنائے جو ہمیں رزق عطا کرتا ہے...کیا کوئی اور اس کا مقابلہ کر سکتا ہے".....؟

"نہیں آیت... یہ شرک نہیں یہ تو عقیدت ہے"...؟آیت کو مزید غصہ ہے.....

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ...؟آپ تو پڑھی لکھی ہیں..یہ عقیدت نہیں سراسر حماقت ہے..بے وقوف ہیں وہ لوگ جو یہ سب کر رہے ہیں....جو کہتا ہے کن (ہو جا)اور ہو جاتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے....کوئی اور یہ اختیار نہیں رکھتا. .اس بابا کی فیس ہزار روپے ہے اور اللہ تعالیٰ جو ہمیں رزق دیتا ہے،انہوں نے تو کبھی کوئی فیس نہیں لی ہم سے....؟اور اس میں لکھا تھا غائب کا علم...غائب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور کسی کو بھی نہیں...یہاں اس بابا میں جو جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں..وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے یہ سب کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے....اور وہ بابا بھی ہم جیسا ہی ایک انسان ہے وہ خدا نہیں ہے جو یہ سب کرے.....اور نہ ہی وہ ایسا کچھ کر سکتا ہے...اولاد دینا نہ دینا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے یہ کوئی انسان تو کبھی بھی نہیں کر سکتا....اور انسان تو انسان

www.novelsclubb.com

فرشتے اور پیغمبر بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے....ایک طرح سے یہ زمانے کے خدا ہوئے جو سمجھتے ہیں وہ سب کچھ کر سکتے ہیں..سب کچھ ان کے ہاتھ میں حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سیکنڈوں میں ان کی ہستی مٹا دے."...

اس کی بات سن کر عروہ نے ایک گہری سانس خارج کی...

"آیت میرا مطلب یہ نہیں ہے لیکن تم یہ بھی تو دیکھو اتنے سارے لوگ ان کے پاس جاتے ہیں ان سے مدد لیتے ہیں...اتنے سارے لوگ تو غلطی نہیں ہو سکتے ناں."..؟

"یہ سب وہ لوگ ہیں جن کے دل پہ ٹھپا لگا ہوا ہوتا ہے جو کچھ دیکھ نہیں سکتے. ..انہیں نہیں معلوم ہوتا وہ اپنے لیے جہنم خرید رہے ہیں ہر گناہ معاف کیا جا سکتا ہے لیکن شرک (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا) کبھی معاف نہیں ہوتا....یہ جاہل لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں...وہ جو

خود بھی ان کی طرح کے انسان ہیں..ایک انسان دوسرے انسان کو کیا دے سکتا ہے...ان کے پاس کتنے لوگ جاتے ہیں...دس بی، سو، یا ہزار..لیکن اللہ تعالیٰ کے گھر میں اور خانہ کعبہ میں ایک ہی وقت میں کروڑوں انسان ہوتے ہیں...جو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اللہ سے مدد مانگتے ہیں ایک ہم ہیں جو ان لوگوں کو فالو کرتے ہیں جن کی اقلیت ہے....ہم ان دس بیس لوگوں کو فالو کرتے ہیں جو خدا سے نہیں انسانوں سے رزق مانگتے ہیں ان کروڑوں کو نہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیروکار ہیں.... تمہیں کیا لگتا ہے.اگر اللہ تعالیٰ کسی کو آزما رہا ہے یا کچھ نہیں دے رہا تو کیا ایسے لوگ وہ چیز دے سکتے ہیں ایسے لوگ اختیار رکھتے ہیں..جن کا اپنی سانس پر بھی اختیار نہیں وہ کسی اور چیز پر کیا اختیار رکھیں گے....فرعون نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری کرنے کی کوشش کی تھی اور کیا ہوا...؟کیا وہ ایسا کر سکا....؟کیا وہ کامیاب ہوا تھا نہیں ناں.؟تو پھر اس دنیا کے فرعون کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں...اور تم یہ اخبار لے کر میرے پاس آئیں...دس دس بیس بیس روپے

www.novelsclubb.com

میں ایمان بیچنے والے یہ انسان... اب میں مدد لینے ان کے پاس جاؤں گی."...؟

اس نے بلند آواز میں چلا کر وہ اخبار دور پھینک دیا... عروہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی....

"میں صرف اتنا کہہ رہی تھی یہ بہت بڑا عالم ہے تم جا کر ایک بار اس سے مل لو ہو سکتا ہے وہ تمہاری مدد کرے.... عروہ نے مدھم آواز میں کہا تھا..."..

"آپی بات پھر سے وہیں پر آ گئی... میں اس کے پاس کیوں جاوں مدد کے لیے. جب اللہ تعالیٰ میرے پاس ہیں میرے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تو میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کیوں جاوں.."؟

"میں اس کے پاس چلی جاؤں اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوں جو ہزار روپے فیس دے کر جہنم خرید رہے ہیں.. میں بھی جہنم خریدوں.... آپ صلی علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں اگر نمک کی بھی حاجت ہو تو اللہ سے مانگیں... اگر ہمارے پیارے نبی صلی علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو ان کی بات غلط کیسے ہو سکتی ہے...؟

کیا اس کے علاوہ مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور دلیل ہے.....؟

آپ کہہ رہی ہیں وہ بہت بڑا عالم ہے جس عالم کو یہ تک نہیں معلوم اس کی زندگی کتنی ہے اور وہ کب مرے گا وہ کتنا بڑا عالم ہو سکتا ہے... یہ جو لوگ کہتے ہیں ان کے دل سے سکون غائب ہو گیا ہے...؟ یہ اچانک نہیں غائب ہو جاتا...؟ اللہ اچانک بنا مقصد بندے سے ناراض نہیں ہو جاتا.... سب سے پہلے انسان اللہ تعالیٰ کے برابر دوسروں کو شریک کرتا ہے... یعنی اللہ کا مقابلہ کرتا ہے... تب انسان کے اندر سے خوف خدا ختم ہو جاتا ہے پھر اس کے دل سے ایمان ختم کر دیا جاتا ہے..... اور پھر سب کچھ ختم ہو جاتا ہے..... اچانک کچھ ختم نہیں ہوتا.... بندے خود ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا....."

....وہ مختلف دلیلیں دینے لگی.....

www.novelsclubb.com

"تم بے کار میں مجھ سے بحث کر رہی ہو آیت.. میرے یا تمہارے کہنے اور سوچنے سے کچھ بھی بدل نہیں جائے گا... لوگ یہ سب خوشی خوشی کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے.. اگر وہ غلط بھی ہیں تب بھی وہ اس غلطی پر خوش ہیں.. انہیں یہ سب سہی لگتا ہے.. چاہے وہ سہی نہ بھی ہو....." ..... وہ خاموش ہو گئی اس نے افسوس بھری ایک ٹھنڈی آہ نکالی... واقعی عروہ سے بحث کر کے اس کیا حاصل ہونا تھا جو لوگ یہ سب کر رہے ہیں وہ کسی کے رکنے سے نہیں رکیں گے..... اسے دکھ ہوا بہت دکھ....

وہ کھلی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی ہوا اندر داخل ہو رہی تھی.. وہ آسمان پہ موجود اس خوبصورت چمکتے چاند کو دیکھ کر کچھ سوچ رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

عروہ آپی کے خراٹے اسے سنائی دے رہے تھے وہ بڑے مزے سے سو رہی تھی لیکن وہ خود نہیں سو سکی... صبح سے اس کے اندر ایک بے چینی تھی... عروہ کی باتوں نے اور اخبار کے اس خبر نے اس کافی ڈسٹرب کیا.....

"وہ بابا غائب کا علم بھی جانتے ہیں اور ایک بار جب کہتے ہیں ہو جا تو سب ہو جاتا ہے. .."..اس کے کانوں میں درد ہونے لگا.... بے چینی بڑھتی جا رہی تھی.. کوئی انسان یہ اختیار کیسے رکھتا ہے... یہ کیسے ممکن ہے کسی انسان کے کہنے سے سب ہو جائے....

شرک. یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا.

"اگر تم اپنے لوگوں کے سامنے مجھے رد کرو گے تو میں تمہیں اپنی نظروں میں رد کرونگا"

اس نے آنکھیں بند کر سوچنے کی کوشش کی...

"گستاخی..."؟تو کیا یہ گستاخ خدا نہیں... کیا یہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اتنی بڑی گستاخی نہیں کر رہا.. جو کہہ رہا ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں جو خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے...اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا..

ٹھیک ہے اللہ خود ہی اسے ہدایت دے میں کچھ نہیں کر سکتی...اس نے گہری سانس لے کر ہتھیار پھینک دیے....

""تو کیا تم پہ کچھ فرض نہیں..."..دل سے آواز آئی....

"کیا تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح برائی کا تماشا دیکھتی رہو گی اسے روکنے کی کوشش نہیں کرو گی...اگر اس بابا کی وجہ سے ایک بھی انسان گمراہ ہو کر جہنم میں چلا گیا تو کیا معاف کر سکو گی خود کو...؟وہ تمہارے مسلمان بہن بھائیوں کو گمراہ کر رہا ہے اور تم یہیں گھر بیٹھ کر صرف افسوس کرو گی... برائی کے خلاف جہاد نہیں کرو گی".....؟

اسے اچانک لنڈن میں اسے بوڑھے سے کی گئی گفتگو یاد آئی اور اس کے اپنے الفاظ ہر طرف گونج اٹھے...

""زندگی میں بہت بار رسک لینا پڑتا ہے...اور ویسے بھی میں نے اچھے کام بہت کم ہی کیے ہیں اگر زندگی نے کبھی موقع دیا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گی...."..

موقع تو ملا تھا اسے تو کیا وہ پیچھے نہیں ہٹ رہی تھی..؟

اس رات وہ کافی دیر تک دل کے ساتھ بحث کرتی رہی اور اس بحث کے نتیجے میں اس نے کوہ سلیمان جانے کا فیصلہ کیا..یہ علاقہ کہاں ہے کیسا ہے یہ وہ نہیں جانتی تھی اس کے دل میں صرف ایک ہی بات تھی کسی طرح بھی اپنے ان مسلمانوں کو گمراہ ہونے سے بچانا ہے جو غلط راستے پر چل نکلے ہیں...وہ انہیں ایک بار حقیقت سے آگاہ ضرور کرے گی وہ انہیں صراط مستقیم کا راستہ ضرور بتائے گی اس کے بعد وہ اللہ کو سجدہ کریں یا اس بابا کو وہ ان کا اپنا ایمان ہے....اس کی اپنی زندگی میں کئی مسائل تھے جن کے حل ابھی تک نہیں نکلے اس خود نہیں معلوم تھا اس کا اور اس

کے بچے کا مستقبل کیا ہو گا اور آنے والی زندگی میں کیا کیا امتحانات باقی ہیں...اس کی اپنی پرسنل زندگی کے مسائل بہت ہی زیادہ تھے اور ایسے میں یہ فیصلہ کوئی معمولی فیصلہ نہیں تھا اس کے لیے خطرہ بھی تھا اپنی زندگی کا خطرہ....وہ نہیں جانتی تھی وہ بابا کس قسم کا انسان ہے اور اس کے کتنے مرید ہوں گے....اسے چیلنج کرنا اور غلط ثابت کرنا آسان نہیں تھا...مگر ہر امکانات پر غور کرنے کے باوجود بھی اس نے کوہ سلیمان جانے کا فیصلہ کر لیا...وہ اپنا فیصلہ نہیں بدلنے والی تھی.....لیکن سب سے پہلا مسئلہ گھر والوں سے بات کرنے کا تھا وہ جانتی تھی ابو اسے وہاں جانے کی اجازت نہیں دیں گے...وہ دو دن کا سفر تھا جانے کیسا علاقہ کیسے اجنبی لوگ تھے.....لیکن اگر وہ ابو سے کہے وہ صرف زیارت کے لئے وہاں جا رہی ہے تو وہ اسے نہیں روکیں گے کیونکہ ابو لاکھ مزہبی اور جماعت اسلامی کے رکن ہونے کے باوجود بہت سارے غلط کام بھی کرتے تھے...اس نے مستحکم فیصلہ کر لیا تھا اور ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا...انوشیر کی تصویر آنکھوں کے سامنے آئی اس نے آنکھیں

www.novelsclubb.com

کھول دیں... سامنے چاند پہ انوشیر کی تصویر دکھائی دینے لگی.... وہ کھڑکی بند کر کے اندر آئی..

"میں کوہ سلیمان جانا چاہتی ہوں."...رات کے کھانے پہ اس نے اعلان کیا.

. سبھی کھانا روک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگے..اس کا چہرہ سپاٹ تھا.....

"کوہ سلیمان....؟وہ پہاڑی علاقہ."..؟عمارہ بیگم نے دہرایا...اسے پہلی بار پتا چلا وہ پہاڑی علاقہ ہے اب اسے یاد آیا وہ کتابوں میں بھی کوہ سلیمان پہاڑوں کا سلسلہ پڑھ چکی تھی.....

""وہاں کیا کرنے جاو گی تم."...؟اس کے ابو نے کھیر کی چمچ منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا... عروہ ابھی تک حیران تھی.....

"بابا فقیر شاہ کے پاس جاؤں گی."..وہ چالوں میں چمچ گھما رہی تھی.....

'یہ کون ہیں."...؟

"ایک روحانی عالم... جن کے پاس ہر مشکل کا حل ہے..."آخری جملہ اس نے استہزائیہ انداز میں کہا...

"اور تمارے ساتھ کیا مسئلہ ہے"...؟

"مسئلے پیش آ سکتے ہیں... کبھی کہیں بھی ہو سکتا ہے میری آنے والی زندگی میں کچھ پرابلمز ہوں..."

یہ بات تم کیسے کہہ سکتی ہو...؟تم کوئی نجومی تو نہیں ہو..."اب کی بار اس کے ابو نے زرا غصے سے کہا.....

"میں نہیں جانتی لیکن بابا فقیر شاہ تو جانتے ہیں ان کے پاس تو غائب کا بھی علم ہے. ہے ناں عروہ آپی."؟...اس کا لہجہ کچھ تلخ ہو گیا.. عروہ نے اسے گھور کر دیکھا..

"تم انہیں کب سے جانتی ہو..."؟

"آج صبح سے ہی.."...

"کہیں ٹی وی میں دیکھا تھا کیا."..؟

"نہیں نیوز پیپر پہ..."

"جانا ضروری ہے کیا....؟"

"بہت ضروری ہے....."

"کیوں ضروری ہے"....؟

"بس مجھے عقیدت ہے محبت ہے.....اللہ سے.." آخری دو الفاظ وہ دل میں ہی بولی....اس کے ابو کچھ دیر خاموش رہے....عمارہ بیگم اور عروہ بھی ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے.....

www.novelsclubb.com

"کتنے دن کے لئے جاو گی"..؟

"پانچ دن تو لگ ہی جائیں گے"..؟

"اکیلے جا سکو گی اتنی دور".....؟

"میں سات سمندر پار لنڈن اکیلی گئی تھی اور اکیلی واپس بھی آئی ہوں"....اس نے یاد دلایا.....

"ٹھیک ہے...چونکہ تم ایک اچھے کام کے لیے جا رہی ہو اس لیے تمہیں روکنا گناہ ہو گا...وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے تمہارا نکاح کر دینا ہے.."..وہ سرد مہری سے بولے...وہ کچھ نہیں بولی.....

""کیا کہا تم کو وہ سلیمان جا رہی ہو..."؟رات کو عروہ نے اس سے پوچھا تھا....

ہاں....

"اب کیوں جا رہی ہو..؟ صبح جب میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا تب تم نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور ایک سے بڑھ کر ایک دلائل دینے لگی....."..عروہ کو غصہ آیا....

""میں وہاں کوئی دعا کوئی منت مانگنے اب بھی نہیں جا رہی.." عروہ کے ماتھے پہ بل پڑے....

""تو پھر کس لیے جا رہی ہو تم.."..؟

"لوگوں کو گمراہی سے نکالنے اور اس جعلی بابا کا پردہ فاش کرنے."....عروہ کی آنکھیں بڑی ہو گئیں..

"تم....تم...یہ...کیا...تم پاگل تو نہیں ہو"....عروہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے اسے.....

"بہت زیادہ پاگل ہوں..."وہ بے نیازی سے بولی..

"میری طرف دیکھو آیت.."..آیت نے عروہ کو دیکھا...

"دنیا میں بہت کچھ غلط ہوتا ہے..ہر جگہ کوئی نہ کوئی برائی ہو رہی ہوتی ہے ہم ہر کسی کو غلط کرنے سے روک نہیں سکتے...یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہوتی...تم ان سب

چکروں میں مت پڑو تمہاری اپنی زندگی میں کم مسائل ہیں کیا...؟ تمہیں اپنے کل کا پتا نہیں اور تم دوسروں کو دینے سکھانے چل پڑی ہو... تمہیں یہ بھی نہیں پتا تمہارا اپنا مستقبل کیا ہے..اس بچے کو کیا کرو گی..اور.."..آیت نے جھنجھلا کر اس کی بات کاٹی..

"آپی آپ پلیز مجھے سہی اور غلط مت بتائیں...اگر میں بھی دوسرے انسانوں کی طرح دور کھڑی ہو کر تماشا دیکھتی رہی تو مجھ میں اور ان میں کیا فرق باقی رہ جائے گا....میرا دل کہتا ہے وہ لوگ غلط ہیں اور اگر کوئی میری وجہ سے غلط راستے پر جانے سے رک گیا تو یہ کتنی اچھی بات ہے...اگر کوئی نہ بھی رکا تو کم از کم سوچ میں ضرور پڑ جائے گا....میں نے زندگی میں اچھے کام بہت کم ہی کیے ہیں اور اگر مجھے اللہ تعالیٰ کسی اچھے کام کے لیے استعمال کر رہے ہیں تو آپ پلیز مجھے گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں...میری خواہش ہے میں زندگی میں کوئی تو ایسا کام کروں جس سے مجھے اپنے آپ پر فخر ہو جس سے میں اپنی نظروں میں کھڑی رہ سکوں...میں

www.novelsclubb.com

صرف ایک ڈگری حاصل کرنے کے لیے سات سمندر پار گئی تھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنا چھوٹا سفر نہیں طے کر سکتی...."

عروہ کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے.....

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں آیت یہ سب آسان نہیں ہے...اللہ کے لیے تم نماز پڑھ رہی ہو یہی کافی ہے لیکن اس طرح وہاں جانے کا مطلب تمہیں معلوم ہے" ..؟"ایک اجنبی علاقہ اجنبی لوگ....اور جس بابا کو چیلنج کرنے تم چل پڑی ہو وہ کتنا بڑا عالم ہے اور لوگ اس سے کتنی محبت کرتے ہیں تمہاری کوئی بھی غلطی تمہیں موت کے منہ میں بھیج سکتا ہے....وہ لوگ بابا سے اس قدر محبت کرتے ہیں تمہاری کوئی بھی گستاخی سننے سے پہلے ہی تمہاری گردن کاٹ دیں گے..تم ان ہزاروں لوگوں سے ٹکر لینے نکلی ہو....وہ بھی اکیلی...تم کوئی بہت بڑی عالم دین نہیں ہو اور نہ یہ تمہارا کام ہے زندگی ان سب چیزوں میں پڑنے کا نام نہیں ہے جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو...تم سچ مچ احمق ہو.....اور اوپر سے تم پریگننٹ بھی

www.novelsclubb.com

ہو... سفر میں اس پہاڑی علاقے میں تمہارے ساتھ ساتھ اس بچے کی زندگی کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے... تم سمجھتی کیوں نہیں ہو... تم اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہو تو یہیں بیٹھ کر دعا کرو.. تم کوئی مضبوط لڑکے نہیں ہو ایک معمولی کمزور سی لڑکی ہو.... ہر چھوٹی بات پہ رونے والی.... اتنا بڑا جنگ کیسے لڑو گی....."؟

اس نے عروہ آپی کی بات سنی..... لیکن متفق نہیں ہوئی.....

"میں جانتی ہوں یہ مشکل ہے.. اس میں رسک ہے.. میری زندگی کے چانسز بھی کم ہیں لیکن اگر میری زندگی ختم بھی ہو گئی تب بھی مجھے یہ پچھتاوا تو نہیں ہو گا میں نے برائی سے لڑنے کی کوشش نہیں کی..... اور یہ کوئی اتنی بڑی جنگ نہیں ہے. کربلا کی جنگ میں مسلمانوں نے کتنی تکلیفوں کا سامنا کیا تھا.. اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح سے آزمایا تھا پھر بھی وہ مستحکم رہے.... اور میں ایک معمولی سی جنگ نہیں لڑ سکتی..... آپ پلیز مجھے غلط کرنے کو نہ کہیں... اگر میں یہیں بیٹھ کر نیوز پڑھ کر افسوس کرتی رہوں تو کبھی برائی ختم نہیں ہو گی... ہم میں سے کسی نے کسی کو کبھی

www.novelsclubb.com

نہ کبھی برائی کے خلاف نکلنا ہی پڑے گا.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے"

.....

عروہ تاسف سے اسے دیکھتی رہی اسے سمجھانا فضول تھا..وہ آکر سونے کے لیے لیٹ گئی...آیت نے لیپ ٹاپ آن کیا اور کوہ سلیمان کا نقشہ ڈھونڈ نکالا....وہ پہاڑی علاقہ تھا ایک خطرناک اجنبی علاقہ...جہاں جان ہتھیلی پر رکھ کر چلنا تھا لیکن اس کے باوجود ایک لمحے کے بھی اس نے اپنے ارادے کمزور نہیں پڑنے دیے.....اور اپنا سامان پیک کر کے برائی کے خلاف جہاد کرنے کے لیے کھڑی ہوئی.

www.novelsclubb.com

*****

آیت کوہ سلیمان جانا چاہتی تھی کسی جعلی بابا کا پردہ فاش کرنے..

صبح سب کو الوداع کر کے وہ بس سٹینڈ تک آئی... عروہ اسے آخر تک رکنے کا کہتی رہی لیکن وہ نہیں رکی.. ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم کے پار ہونے لگی... درخت جھوم رہے تھے... بس سٹینڈ پہ اس وقت کچھ اور مسافر بھی بیٹھے تھے... ٹکٹ اس کا کل ہی ہو گیا تھا... وہ وہیں بنچ پر بیٹھ گئی... بس کے آنے میں ابھی کچھ وقت تھا اس نے اپنا چھوٹا بیگ اپنے پاس رکھا... بیگ میں اس نے زیادہ سامان نہیں ڈالا تھا بس ضرورت کی کچھ چیزیں تھیں.....

"اسلام و علیکم میڈیم..."..اس کے پاس سے ہی کہیں آواز آئی..اس نے سر اٹھا کر مخاطب کو دیکھا.....

وہ کوئی پٹھان شخص تھا. جس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں... لمبا کرتا اور پشاوری چپل پہنی ہوئی تھی اس نے.... ہاتھوں میں پھولوں کا ایک ٹوکرا تھا.... وہ کچھ لمحے اس سے نظر نہیں ہٹا سکی پھر سلام کا جواب دیا... اس نے سلام کا جواب دیا اور اس

www.novelsclubb.com

پٹھان نے سمجھا اسے بنچ پر بیٹھنے کی اجازت بھی مل گئی وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا... درمیان میں اس کا بیگ رکھا ہوا تھا....

"کیسا ہے تم....؟" اب وہ ایسے پوچھ رہا تھا جیسے اسے برسوں سے جانتا ہو... آیت نے دیکھا وہ چوینگم بھی چبا رہا تھا.....

"ٹھیک ہوں.." اس نے مدھم آواز میں کہا اور ایک بار پھر سڑک کی طرف دیکھنے لگی.....

"ہمارا نام بادشاہ خان ہے ہم ادھر کو پھول بیچتا ہے".. وہ خود ہی بتانے لگا آیت کو اس اس کی طرف متوجہ ہونا پڑا... کوئی عجیب انسان معلوم ہو رہا تھا....

"اوہ."..وہ اتنا ہی بول سکی....

"پھول چاہیے آپ کو...."؟ وہ اب سفید اور نیلے گلاب نکال رہا تھا....

"نہیں... نہیں.. مجھے نہیں چاہیے."...

www.novelsclubb.com

"اچھا تو کتنے کے دوں پھر..."؟آیت کو لگا وہ شاید بہرہ ہے...

"میں نے کہا مجھے گلاب نہیں چاہیے"....وہ زرا زور سے بولی...

"ہاہاہاہا...آپ بھی کمال کرتا ہے میڈیم..دہی چاہیے.اب ہم دہی کدھر سے لائے."..وہ واقعی ہی بہرہ تھا آیت کو یقین آگیا...

"تم بہرے ہو کیا....؟کوئی مشین وغیرہ نہیں استعمال کرتے..."آیت نے دیکھا وہ شرما گیا....

"ارے ناں..ناں کوئی کریم استعمال نہیں کرتا ہم تو پیدائشی خوبصورت ہے.."..وہ خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی.بہروں سے بات کرنا ہی فضول ہوتا ہے..آیت اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی بس آنے میں پانچ منٹ باقی تھے اگر انہوں نے وقت کی پابندی کی تو.....

"تو آپ کتنے کا پھول بولیں تھیں...." آیت کا دل چاہا پتھر اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے... کتنا اریٹیٹ کر رہا تھا وہ... اسے لگا وہ پانچ منٹ یوں ہی اس کا سر کھاتا رہے گا اس لیے اس نے بیس روپے نکال کر اس کی طرف بڑھائے.... اس پٹھان نے تین خوبصورت تازے گلاب اسے دیے.... اچانک اسے کوئی اور یاد آ گیا.. ہر صبح گلدان میں رکھے وہ خوبصورت پھول.....

"اچھا اب ہم جائیں میڈیم.." ؟ جیسے اس نے اسے باندھ رکھا تھا....

"نہیں بیٹھ جاو... تھوڑی دیر بعد یہاں ولیمہ ہونے والا ہے وہ کھا کر جایئے گا..." وہ جل کر بولی....

"نہیں... بیس روپے کا تین پھول ہی ملتا ہے اس سے زیادہ نہیں.." وہ بڑا سے ٹوکرا لیے وہاں سے چلا گیا. وہ الجھتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی وہ لنگڑاتے ہوئے چل رہا تھا... کوئی عجیب انسان تھا..... بس نے ہارن بجائی وہ چونکی. ...اس نے جلدی جلدی بیگ اٹھایا.... سبھی مسافر بس کی طرف بھاگے وہ بھی تیز

تیز قدم اٹھاتی بس میں آ کر بیٹھ گئی... کچھ مسافر اتر رہے تھے اور کچھ داخل ہو رہے تھے.. مسافروں کا میلہ تھا.. جو مختلف اور بھیانک آوازیں نکال رہے تھے.

.. کھڑکی کا شیشہ بھی ٹوٹا ہوا تھا.... اور کرسیوں کی بھی یہی حالت تھی.... اس نے ٹیک لگا کر ایک موندلیں.. مسافروں کا چیخنا چلانا برابر آ رہا تھا....

"ارے اللہ کا بندی ہم کو دھکا کیوں دیتی ہے."..اس نے تیزی سے اپنی آنکھیں کھول کر انٹری ڈور کی طرف دیکھا وہ پٹھان ٹوکرا لیے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا.

...

"اف.. ناٹ اگین."..وہ بڑبڑائی.....

سیٹیں ساری فل ہو چکی تھیں.. اس کے برابر والی سیٹ خالی تھی اور وہ بادشاہ خان ابھی تک اپنے لیے بیٹھنے کی کوئی جگہ ڈھونڈ رہا تھا... اس نے شدت سے دعا کی وہ اس کے پاس آ کر نہ بیٹھ جائے مگر اس کی دعا قبول نہیں ہوئی اور وہ اس کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا.....

"کیا ہم ادھر بیٹھ سکتی ہے..."؟ یہ وہ بیٹھنے کے بعد پوچھ رہا تھا....

"اگر میں نہیں بولوں گی تب بھی آپ یہاں بیٹھے ہی رہو گے." وہ غصے سے دانت چبا کر بولی....

"مہربانی... پھر سے تعریف کا شکریہ... ویسے ہم اتنا خوبصورت نہیں ہے جتنی آپ ہماری تعریف کرتی ہے."..ماشاءاللہ آپ بھی تو بہت خوبصورت ہے آپ کون سا کریم استعمال کرتا ہے..."۔اس نے غصے سے بادشاہ خان کو دیکھا.....

"میں کریم کی نہیں مشین کا کہہ رہی تھی.. مشین یہ کان والا... پاگل"....اس نے ہاتھ سے کان کی طرف اشارہ کیا...

"تم مشین کا بات کرتا ہے."..؟

"ہاں ہم مشین کا بات کرتا ہے.."۔اس نے اپنی بات سمجھ جانے پہ شکر ادا کیا...اب وہ پٹھان جیب میں ہاتھ ڈال کر کان والی مشین نکال کر کان میں لگا رہا تھا.

...وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی بس چل پڑی...وہ اس سے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے باوجود وہ جانتی تھی وہ اس سے کوئی نہ کوئی بات ضرور کرے گا اور وہی ہوا....

"آپ کدھر جاتا ہے."..

"بابا فقیر شاہ کے ڈیرے پر...."

"کمال ہے ہم بھی وہیں جاتا ہے"...وہ کچھ نہ بولی..

"آپ کا نام کیا ہے میڈیم.."؟یہ پہلا سوال تھا...

"آیت.."..

www.novelsclubb.com

"پورا نام"...؟دوسرا....

"آیت انوشیر رضا.."..بے اختیار اس کے منہ سے پھسلا.اور پھر خود ہی خاموش ہو گئی.....

"انوشیر آپ کا ابا کا نام ہے..."..؟ تیسرا سوال اس کے بعد سوالوں کا سلسلہ چل پڑا.....

"نہیں.."..اس نے چہرہ دوسری طرف کیا...

"پھر کس کا.."..؟ وہ جھنجلا گئی....

'شوہر کا.."...

"واللہ آپ شادی شدہ ہے."...وہ جوش سے پوچھ رہا تھا..لگتا تو نہیں ہے.....

"کتنا بچہ ہے.."..؟

"میری شادی کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا..لیکن میں ابھی پریگننٹ ہوں."...؟

www.novelsclubb.com

"کیا ہو..."..اس پٹھان کے اوپر سے گزر گیا شاید...

"مطلب ابھی بچہ میرے پیٹ میں ہے."وہ زچ ہو چکی تھی...

'تو کب باہر آئے گا.."..یہ احمقانہ سوال تھا.....

"چار مہینے بعد شاید."(اف)...

"بیٹا ہے یا بیٹی.."دوسرا احمقانہ سوال...ایسے سوالوں کی توقع ایک پاگل سے ہی کی جاسکتی تھی وہ بھی بنا سوچے سمجھے اس کے ہر سوال کا جواب دیتی جا رہی تھی.

.....

"ابھی نہیں پتا."....

"شوہر کدھر ہے."...؟

"آپ اور کتنے سوال پوچھنے والے ہیں."..اس نے غصے سے کہا اور وہ خاموش ہوا.

..اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اس نے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور باقی کا سفر خاموشی سے کٹا.....

www.novelsclubb.com

بس راستے میں رکا...اس وقت وہ سو رہی تھی جب اچانک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی...اس نے آس پاس دیکھا..آدھے سے زیادہ مسافر رک رہے تھے پھر اس کی نظر بادشاہ خان کی طرف گئی وہ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا.....

سو جاو ہم تمہاری سامان کا خیال رکھتی ہے...وہ اسے گھورتی ہوئی سیٹ سے سر ٹکا کر سو گئی اور اگلی بار اس کی آنکھ تب کھلی جب ہوٹل پہ بس رکا...اس وقت سبھی مسافر جاگ رہے تھے اور سبھی اتر کر ہوٹل کی طرف گئے....وہ وہیں اندر ہی بیٹھی رہی اس کے ساتھ دو چار اور مسافر بھی اندر بیٹھے تھے....بادشاہ خان بھی باہر چلا گیا...تھوڑی دیر بعد اس نے بادشاہ خان کو باہر کھڑکی سے دیکھا وہ اس کی طرف آ رہا تھا.....

www.novelsclubb.com

"یہ لے میڈیم..."۔وہ اب اس کی طرف کچھ کھانے کی چیز بڑھا رہا تھا...اس نے کوئی مزاحمت کیے بنا وہ چیزیں اس کے ہاتھ سے لے لیں...وہ ایک برگر اور کوک کی کین تھی۔اس نے سب ختم کر دیا اسے احساس ہی نہیں ہوا..کب اسے بھوک

لگی.....سفر ختم ہی نہیں ہو رہا تھا وہ بور ہو چکی تھی.....یہ سفر کافی طویل تھا...اور بس کی حالت ایسی تھی ایک دن کا سفر دو دن میں طے ہو رہا تھا..

مسافروں کی باتیں، مشغلے اس سب چیزوں میں اچانک دلچسپی محسوس ہونے لگی.

..کچھ دن پہلے والا اضطراب وہ بھول گئی...وہ تو یہ بھی بھول گئی وہ ایک بہت بڑے بابا کو چیلنج کرنے جا رہی ہے...اور اس کا انجام کتنا خطرناک ہو سکتا ہے.

.....بادشاہ خان کافی دیر تک اس کا سر کھاتا رہا....اس کی باتیں عجیب تھیں بہت زیادہ عجیب...وہ کافی تنگ آ چکی تھی اس کی باتوں سے....

بیالیس گھنٹے کے بعد وہ سفر ختم ہوا...اور وہ کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقے میں کھڑی تھی....جب وہ بس سے نیچے اتری تو آس پاس کے اونچے اونچے پہاڑوں نے اس کا استقبال کیا....بادشاہ خان بھی اس کے ساتھ ہی اترا تھا...وہ اس پورے سفر میں اس کے ساتھ رہا ایک ہم سفر کی طرح.....

www.novelsclubb.com

بادشاہ خان نے اس کا بیگ اپنے کندھوں پر رکھا... وہ کچھ نہیں بولی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی.. ہر طرف پہاڑ تھے... درخت تھے... اور ان پہاڑوں پر خوبصورت سبزہ نظر آرہا تھا... دور نیچے ایک پانی کی جھیل بھی نظر آئی.. اسے ایک اور جھیل یاد آنے لگا.. کچھ اور یاد آنے لگا.....

اس وقت وہ جہاں کھڑی تھی اس کے سامنے ایک پہاڑی تھی جس پر بابا فقیر شاہ کا اڈہ تھا..... اور اس پہاڑی کے نیچے سیکڑوں کے حساب سے گاڑیاں کھڑی تھیں... موٹر سائیکلیں تھیں بہت سارے لوگ آجا رہے تھے.. اسے افسوس ہوا وہاں کوئی ایک انسان نہیں تھا جو شرک کر رہا تھا.. وہ لاکھوں میں تھے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں اس کے ایک ادنیٰ بندے کے سامنے جھک رہے تھے.....

www.novelsclubb.com

وہ پہاڑی اس کے بالکل سامنے تھی... جو بہت اونچی تھی سامنے خوبصورت پتھروں سے بنی سیڑھیاں تھیں... جو کافی چوڑی تھیں... وہ سیڑھیاں پتھروں کو تراش کر بنائی گئی تھیں.. جن سے لوگ آرہے تھے جا رہے تھے... ہر طرف ایک ہجوم

تھا..اس ہجوم میں اسے اپنا وجود اجنبی سا لگا..بادشاہ خان سیڑھیوں پر اپنا قدم رکھ چکا تھا...وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی...کتنا بڑا خطرہ اس نے مول لیا ہے اس کا اندازہ اسے اب ہو رہا تھا....

کیا ہو جائے گا زیادہ سے زیادہ جان چلی جائے گی مگر مجھے یہ افسوس تو کبھی نہیں ہو گا میں نے کبھی برائی سے لڑنے کی کوشش نہیں کی.....اس نے مسکراتے ہوئے سوچا.....

وہ اب اونچی سیڑھیاں مکمل کر اس کر کے اس ڈیرے کے سامنے کھڑی تھی..جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا..

اسے ڈیرے کے اندر جاتے ہوئے اور مزار سے باہر نکلتے ہوئے ہزاروں لوگ نظر آئے..ہزاروں سوالی تھے ہزاروں اپنی مرادیں پوری کروانے آئے تھے..آخر یہ لوگ ڈائریکٹ اللہ سے کیوں نہیں مانگتے.شرک کیوں کرتے ہیں..اگر خدا سے سچے دل سے مانگیں تو کیا وہ نہیں دے گا...خدا سے مانگنے والا تو کبھی کسی کے

سامنے نہیں جھکتا، نہ قبروں پہ نہ کوٹھوں پہ نہ میناروں پہ نہ مزاروں پہ... خدا تو خدا ہے سب سے بڑا سب سے عظیم... وہ تو مالک ہے جو چاہے وہ کر سکتا ہے.....

ڈیرے کے باہر ایک بہت بڑا بیری کا درخت تھا جس کے نیچے پانی کے بہت بڑے مٹکے رکھے ہوئے تھے. وہ اب دروازے تک پہنچ چکی تھی... نیلے رنگ کا وہ ایک بہت بڑا لکڑی کا دروازہ تھا جہاں سے کئی لوگ آ جا رہے تھے...

بادشاہ خان وہ دروازہ کراس کر کے اندر آ چکا تھا.. وہ بھی اندر آئی... یہ ایک بہت ہی زیادہ وسیع اور کشادہ اڈہ تھا جہاں چاروں طرف لوگ ہی لوگ نظر آئے اسے. اسے ڈر لگا اتنی سارے لوگوں میں کہیں کوئی یہ نہ جان لے کہ وہ یہاں کیا کرنے آئی ہے کیا مقصد ہے اس کا.. لیکن اتنے لوگوں میں کوئی کیسے جان سکتا تھا وہ بھی عام انسان تھی یہاں آئے باقی لوگوں جیسی.. تو کسی کو کیسے پتا چل سکتا تھا وہ کیا کرنے آئی ہے یہاں. اس کا باطن کیا ہے.....

www.novelsclubb.com

وہ خود کو بادشاہ خان کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی... کیونکہ اس نے کہا وہ یہاں کے بارے میں سب جانتا ہے اس کی باتوں میں کتنی سچائی تھی یہ وہ نہیں جانتی تھی. ...وہ اسے لیے ایک بڑے سے کمرے میں آیا... جہاں پہلے بھی کئی عورتیں موجود تھیں... بادشاہ نے اس کا بیگ اسے دے دیا.....

"تم بابا کا زیارت کب کرے گا..."..اس نے آس پاس دیکھا اسے اندھیرا نظر آیا اس وقت وہ نہیں جاسکتی تھی وہ کل شام کو ان کے پاس جائے گی. اب تو زیادہ لوگ واپس جارہے تھے.....اس نے سوچا.....

""میں کل مل لوں گی....."اس نے مدھم آواز میں کہا...

"اچھا ابھی آپ یہیں رہو."..وہ چلا گیا وہ اسے ایک بار پھر دیکھتی رہی....اس کمرے میں کئی چھوٹے چھوٹے بچے تھے جنہوں نے بری طرح سے شور مچا رکھا تھا اور عورتوں کا ہجوم تھا.....اس کے بیٹھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں تھی.....دو تین

بڑے بڑے چار پائیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن ان پہ پہلے ہی قبضہ جمایا گیا تھا...وہ یہاں سوئے گی کیسے رہے گی کیسے...؟

اور کھانے پینے کا انتظام وہ تو کچھ بھی سوچ کر نہیں آئی تھی یہ ایک سنسان علاقہ تھا یہاں کم از کم کوئی کھانے کا انتظام نہیں تھا اگر کہیں پہ کچھ تھا بھی تو وہ نہیں جانتی تھی....اسے کافی مشکلات کا سامنا تھا.....آدھے گھنٹے بعد بادشاہ خان واپس آیا اس کے ہاتھ میں کچھ تھا جو اس نے آیت کی طرف بڑھایا وہ سمجھ گئی اس میں کچھ کھانے کی چیزیں ہیں اس نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا.....

وہ چلا گیا اور دس منٹ بعد واپس جب آیا...تو ایک چار پائی بھی لے کر آیا...اسے نہیں معلوم اس نے یہاں چار پائی کا انتظام کیسے کیا..مگر وہ چار پائی دیکھ کر خوش ہوئی....

www.novelsclubb.com

اب اسے رکھنے کی پرابلم تھی.. وہ اسے اندر تو لے گیا مگر کوئی اسے رکھنے ہی نہیں دے رہا تھا.. عورتوں نے چلانا شروع کیا... جگہ کم ہے اس لیے وہ چارپائی وہاں نہیں رکھ سکتا.....

"ارے اللہ کا بندی ہمارا بیگم کدھر سوئے گا پھر.."؟اس نے جھٹکا کھا کر بادشاہ کو دیکھا... جو چارپائی سیٹ کر چکا تھا..... وہ اس کی طرف گھوما....

"ارے معاف کرنا اگر ہم ایسا نہیں کہتا تو یہ لوگ جگہ نہیں دیتی...." .وہ خاموشی سے اسے گھورتی رہی وہ چلا گیا اور وہ وہیں چارپائی پر لیٹ گئی.....

صبح کی چمکتی روشنی پہاڑوں کے درمیان سے راستہ بناتی چھین کرتی زمین پر اپنی کرنیں بکھیر رہی تھی تھوڑی دیر پہلے والا اندھیرا ختم ہو گیا.. وہ صبح جلدی ہی اٹھ گئی تھی سو بھی کیسے سکتی تھی ہر طرف بچوں کے رونے کی آوازیں تھیں.....

وہ اس بڑے ہال نما پتھروں سے بنے کمرے سے باہر نکل آئی....اور وہیں کھڑی ہو کر نیچے کا نظارہ دیکھنے لگی. اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر شے خوبصورت اور منفرد تھی،

پہاڑوں سے لے کر درختوں تک، سبزے سے لے کر بارشوں تک..... پھر بھی یہ لوگ اللہ کے سامنے نہیں انسانوں کے سامنے سجدہ کرتی ہیں... صبح کی اداسی اس کی آنکھوں میں اتر آئی..... وہ ہاتھ باندھے نیچے دیکھے جا رہی تھی...

اسلام و علیکم.... بادشاہ خان کی آواز سنائی دی اسے.. اس نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا وہ ہاتھوں میں ناشتے کی ٹرے لیے کھڑا تھا.....

"ہم تمہارے لیے ناشتہ لائی ہے..." .. وہ ٹرے ادھر ہی پتھروں پر رکھتے ہوئے بولا... وہ وہیں ایک پتھر پر جا کر بیٹھ گئی... وہ بھی اس کے برابر بیٹھ گیا.. اور اسے عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگا....

"آپ نے ناشتہ کر لیا."....؟ وہ چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے بولی.. وہاں کی چائے کافی الگ تھی وہ ایسی چائے پہلی بار پی رہی تھی....

"ارے میڈیم اب بسکٹ کدھر سے لائے ہم... آپ یہی پراٹھا کھا لو.." ... بے اختیار وہ مسکرا دی.....

"پتا ہے میرا دل چاہتا ہے یہ پتھر اٹھا کر آپ کے سر پہ دے ماروں....."اس نے ایک بڑے پتھر کی طرف اشارہ کیا.....

"ارے ناں... ہم پتھر نہیں بیچتے... وہ تو ہمارا دادا پردادا کرتا تھا یہ سب کام..."... وہ اس کے لیے پانی بھی س ساتھ لایا تھا.. وہ اب پانی کا ایک گلاس پی رہی تھی اور پہاڑی کے اوپر سے نیچے دیکھ رہی تھی.. نیچے اسے ایک خوبصورت نہر نظر آئی.. اس کا دل بے اختیار چاہا وہ اس نہر کے پاس چلی جائے.....

"آپ مجھے وہاں اس نہر کے پاس لے چلو گے... اس نے نہر کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور پانی گلاس خالی کر کے وہیں رکھ دیا."... بادشاہ خان نے گردن لمبی کر کے نیچے دیکھا.....

www.novelsclubb.com

"اب صاف ہے یا گندہ یہی پانی پیو... وہاں تک ایک گلاس کے لیے کون جائے..."۔ وہ ادھر نہر کو ہی دیکھ رہی تھی اس کی بات سن کر اسے گھور کر دیکھا

.....

"تم اپنی کان والی مشین لگاو"... وہ اشارہ سمجھ کر مشین نکالنے لگا پھر اس نے غور سے آیت کی طرف دیکھا.....

"میں نے کہا آپ مجھے اس نہر کے کنارے لے چلو گے.."

"تو کیا تم پیر صاحب کا زیارت نہیں کرے گا.. سیر سپاٹے کو آئی ہے."....

""وہ میں بعد میں کر لوں گی"... وہ ناگواری سے بولی.. اور اٹھ کھڑی ہوئی بادشاہ خان بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا... اب وہ دونوں اس پہاڑی سے نیچے اترتے نظر آئے.. راستہ کافی ڈھلوان تھا اور مشکل بھی... اسے اترنے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی.

ہمارا ہاتھ پکڑ لے... بادشاہ خان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا.. کچھ لمحے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی.

"نہیں شکریہ"... اس نے جیسے غصے سے کہا....

"ارے اللہ کا بندی ہم شریف لڑکا ہے کوئی ایسا ویسی حرکت نہیں کرے گا....ا"س نے بادشاہ خان کو گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ دیا..اس کے گرم ہاتھوں نے ان نازک ہاتھوں کو پکڑ لیا.....اب وہ اسے لے کر نیچے اتر آیا. آدھے گھنٹے بعد وہ اس نہر کے پاس کھڑے تھے..وہ اس نہر کے درمیان میں اپنا قدم رکھ چکی تھی اور آہستہ آہستہ پانی میں چلنے لگی...ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اسے عجیب احساس سے دو چار کر رہا تھا اس کے پاؤں میں گدگدی ہونے لگی....بادشاہ خان نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اسے اچانک لندن یاد آیا.....

"تم کب واپس جائے گا."...؟

"ابھی نہیں پتا..شاید کل کو"....

""تم اپنا شوہر کو ساتھ نہیں لائی."...

"وہ نہیں ہے."....

www.novelsclubb.com

"مر گئی کیا.."..؟ بادشاہ خان بھرپور حیران ہوا....

"بکواس بند کرو."....

تو کدھر ہے.....

""لنڈن میں.."...وہ پانی میں اپنے پاوں بھگو رہی تھی."ادھر کیا کرتا ہے."..؟

سوالوں کا بوچھاڑ....

"کچھ نہیں."...

'پاکستان کیوں نہیں آتا"....,؟

"پتا نہیں...میں اس سے ناراض ہوں.."..

www.novelsclubb.com

"کیوں..؟"پرندوں کا ایک غول ان کے سر کے اوپر سے اڑ کر گزر گیا....

""وہ بہت برا ہے.."..وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی....

'تم کیا تم اس کو چھوڑ دیا"...؟

"اس نے مجھے چھوڑ دیا.."...

"ہمارا بیوی بھی ہم کو چھوڑ گئی"....وہ خاموش رہی..

"تم ہم سے شادی کرے گا کیا."..وہ چلتے چلتے رک گئی.اس کی آنکھوں سے دو آنسو اتر آئے.....

"ہم تو مذاق کرتا ہے..تم روتی کیوں ہے"....؟

"تم نے ایسا کیوں کیا."؟اس نے روتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا....

ہم نے کیا کیا....؟

"تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا انوشیر."...؟

www.novelsclubb.com

وہ سانس نہیں لے سکا....

****

تم ہم سے شادی کرے گا کیا."

بادشاہ خان نے پوچھا... وہ چلتے چلتے رک گئی. اس کی آنکھوں سے دو آنسو اتر آئے.....

"ہم تو مذاق کرتا ہے.. تم روتی کیوں ہے"....؟

"تم نے ایسا کیوں کیا."؟اس نے روتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا....

ہم نے کیا کیا....؟

"تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا انوشیر."...؟

وہ سانس نہیں لے سکا....

"کیا بولا تم ہم کو انوشیر کیوں بولا."..؟وہ شاکڈ تھا..

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ میں بے وقوف نہیں ہوں... تمہیں کیا لگا نقلی مونچھ لگا کر اور یہ لمبا کرتا پہن کر تم مجھے بے وقوف بنالو گے اور میں بن بھی جاؤں گی"....؟وہ غصے سے بولی.....

"اوہ"....وہ مسکرا دیا....

"مطلب اب تم نے مجھے پہچان لیا"...وہ اپنی مونچھ اتار رہا تھا.....

"اب نہیں پہچانا پہلی بار تمہیں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا.. تمہیں کیا لگا تھا میں ہر دوسرے شخص کو اپنے ساتھ سیٹ میں بیٹھنے کی اجازت دوں گی اور ہر دوسرے مرد کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے دوں گی."..وہ غصے میں اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی....

"تمہارا کیا ارادہ ہے...؟آخر تم چاہتے کیا ہو...؟اور کتنا تنگ کرو گے مجھے اور کتنے نام ہیں تمہارے.. تمہیں کس نام سے پکاروں....انوشیر رضا...روحل آفتاب یا بادشاہ خان".....

www.novelsclubb.com

"جو تم کو اچھا لگے جان."...وہ اس کے غصے کو نظر انداز کرتا شرارت سے بولا.....

"دفع ہو جاو یہاں سے.. میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی تمہیں معلوم ہے تمہاری وجہ سے مجھے کتنی تکلیف اٹھانی پڑی تھی.."....

"تکلیف تمہیں میری وجہ سے نہیں اپنی حماقت کی وجہ سے اٹھانی پڑی ہے.. کیا ضرورت تھی سب کچھ چھوڑ کر آنے کی..'...وہ بھی اب سنجیدہ ہو چکا تھا...

"تو کیا کرتی میں....؟ کہاں جاتی...؟ اتنا بڑا دھوکہ کھا کے.."...اس کے آنسو نکل رہے تھے...

"میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا.. تم مجھے صفائی پیش کرنے کا موقع ہی نہیں دیا.. یونہی سزا سنا کر چلی آئیں...ایسے کوئی کرتا ہے... تم کم از کم مجھے ایک موقع تو دیتیں..... میں لنڈن صرف اس لئے آیا تھا کیونکہ میں آپ سے پیار کرتا تھا.... میں وہاں صرف آپ کے لیے ہی آیا تھا.... اس دن جب آپ نے مجھ سے ملنے کے لیے کہا تو میں نے اپنے دوست کو بھیجا... میں جانتا تھا آپ مل کر اس رشتے کو توڑنے کی بات کریں گی... اس لئے میں سامنے نہیں آیا... اس دن میں بھی اسی

پارک میں کھڑا تھا درخت کے پیچھے آپ کی ساری باتیں سن رہا تھا.. جب آپ نے کہا آپ کسی اور سے پیار کرتی ہیں تو مجھے صدمہ لگا.. میں ساری رات سو نہیں سکا... پھر میرے دل میں خیال آیا ہو سکتا ہے آپ جھوٹ بول رہی ہوں اور اسی بات کو جاننے میں لنڈن آیا تھا."....

"تاکہ آپ کے دل میں مجھے لے کر جو بھی غلط فہمی ہو وہ صاف ہو جائے اور میں ایک نئے انسان کے روپ میں آپ کے سامنے آوں.....اور وہ نکاح ایک اتفاق تھا میرا کوئی پلان نہیں تھا وہ صرف تقدیر کا تب کا فیصلہ تھا ہم دونوں کو ملانے کے لئے."....

آیت بنا پلکیں جھپکائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اسے پہلی بار محسوس ہوا وہ جھوٹ نہیں بول رہا....

"اور میں یہ بات آپ کو بتانا چاہتا تھا یاد ہے اس دن جھیل کے کنارے بیٹھے ہوئے میں نے آپ سے کہا تھا میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں لیکن آپ کے ایگزامز

www.novelsclubb.com

کے بعد..تاکہ ایگزامز میں آپ کو کوئی ٹینشن نہ ہو.....اور آپ کو جس دن سچ پتا چلا آپ سب کچھ چھوڑ کر چلی آئیں...اس حد تک بد گمان تھیں مجھ سے...میں پاگلوں کی طرح ائیر پورٹ پر آپ کو ڈھونڈتا رہا...یونیورسٹی کے ایک کونے میں. ...میں اس جھیل کے کنارے بھی گیا تھا اور الزبتھ ٹاور بھی. سب کچھ وہیں تھا پورا یو کے وہیں تھا ایک تم ہی نہیں تھیں.....میں اسی دن پاکستان آنا چاہتا تھا لیکن یہاں قسمت نے میرا ساتھ نہیں دیا...میں بائیک چلاتے ہوئے جا رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے میں کچھ دیکھ نہیں پایا اور ایک بس نے میری بائیک کو ٹکر مار دی...اور میں ساڑھے چار مہینے ہاسپٹل رہا...کیونکہ میں چل نہیں سکتا تھا...اس بیڈ پر پڑے ہوئے میں نے تمہیں کتنی بار یاد کیا کتنی بار تمہارا نام لیا....مجھے نہیں معلوم...لیکن تمہاری یاد سانس لینے کے ساتھ آتی تھی میرا دل چاہتا اڑ کر آپ کے پاس آوں اور آپ کو سب بتاؤں..میں نے کل بھی آپ سے

www.novelsclubb.com

محبت کی اور آج بھی صرف آپ سے محبت کرتا ہوں آپ نے مجھے کل بھی غلط سمجھا آپ مجھے آج بھی غلط سمجھتی ہیں....."...

وہ خاموش ہوا.... آیت نے اسے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے دیکھا.. آخر وہ کتنی بار اس انسان کو پہچاننے میں دھوکہ کھائے گی.... اسے لگا تھا وہ مظلوم ہے اور سامنے کھڑا شخص ظالم ہے... لیکن آج اسے معلوم ہوا وہ غلط تھی... اس شخص نے ایک معمولی سا سچ چھپایا جو وہ بتانا چاہتا تھا.... اور اس نے اسے اتنی بڑی سزا دی... اور آج جب وہ اس کے سامنے کھڑا تھا تو وہ اس سے نگاہیں ملانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی....

انوشیر نے اس کا ہاتھ پکڑا..... اور مسکرا کر اپنے پوروں سے اس کی آنکھیں صاف کیں.....

"ہم بہت روئے ہیں ایک دوسرے کے لیے اب اور نہیں.. اب ہم اپنے قیمتی آنسو ضائع نہیں کریں گے."..وہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا... آیت کے حلق سے

www.novelsclubb.com

جیسے کسی نے زبان کھینچ لی ہو... وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہی تھی.. یہ شخص اسے کبھی بولنے کے قابل نہیں چھوڑتا تھا وہ زندگی کے ہر قدم پر اسے غلط سمجھتی آئی لیکن آخر میں ہمیشہ وہی سہی نکلا.....

"میرا بے بی کیسا ہے...؟" اچانک انوشیر نے اس کے پیٹ پر ہاتھ لگایا....

" بالکل تمہاری طرح... پیٹ میں آتے ہی اس نے مجھے رلانا شروع کر دیا.

"..... وہ مصنوعی خفگی سے بولی انوشیر مسکرا دیا.... پہاڑوں کے درمیان اس خوبصورت نہر کے کنارے چلتے ہوئے ہم سفر کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر... کیا زندگی اس سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہوتی ہے.....

"ویسے تم یہاں کیا کرنے آئی ہو..." اچانک انوشیر کو یاد آیا....

""اس ڈھونگی بابا کا پردہ فاش کرنے.."...

""کیا کرنے..."؟ انوشیر چلتے چلتے رکا تھا.....

"وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے.. جہنم میں دھکیل رہا ہے...اور میں اس برائی کو ختم کرنے آئی ہوں.."..انوشیر نے ہونٹ بھینچ لیے.....

"تمہیں معلوم ہے ناں یہ سب مشکل ہے..بلکہ ناممکن ہے..اور تم اس طرح اپنا سب کچھ داوپر لگا کر کسی اور کی جنگ لڑنے آئی ہو.... برائی تو ہر جگہ ہوتی ہے تم ایک کا پردہ فاش کرو گی تو ہزاروں اور پیدا ہو جائیں گے..."وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا.....

"میں جانتی ہوں... لیکن کہیں پہ تو برائی ختم ہو گی کچھ غلط ہونے سے تو رک جائے گا ایسا ضروری نہیں ہم پوری دنیا سے برائی کو نکال کر پھینک دیں..ہم جو کر سکتے ہیں جتنا کر سکتے ہیں ہمیں اتنا کرنا چاہیے..اگر ہم روزے نہیں رکھ سکتے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے ہمیں نماز بھی نہیں پڑھنی چاہیے....ویسے بھی میں جتنا کر سکی کروں گی....."...وہ پر عزم ہو کر بولی تھی.....

www.novelsclubb.com

"ارے واہ.. میری زوجہ محترمہ اتنی بہادر ہے اور مجھے کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکا.....

میں بہادر ہوں بس اللہ تعالیٰ نے اس برائی کو ختم کرنے کے لیے میرا انتخاب کیا ہے اور میں اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹوں گی."...

انوشیر دشوار راستوں پر اس کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا وہ اسے گرنے نہیں دے رہا تھا. ہمیشہ کی طرح..

وہ سیڑھیاں ایک بار پھر اس کے سامنے تھیں.. وہ پہاڑی جس پر چڑھ کر اسے اپنی منزل تک پہنچنا تھا... اس نے اپنا پہلا قدم اوپر رکھا... راستہ دشوار تھا لیکن دور نہیں تھا... انوشیر بھی اس کے ساتھ تھا.....

قیامت جانے اور کتنی دور تھی وہ گناہ کی اس دلدل سے کتنی دور تھی. اس شخص سے کتنے فاصلے پر تھی جو زمین پر خدائی کا دعویٰ کر رہا تھا جو اتنا بڑا شرک کر رہا تھا اور لوگوں سے کروا رہا تھا.... وہ خود جہنم میں کھڑا تھا اور ہزاروں مسلمانوں کو بھی اس گڑھے کی طرف کھینچ رہا تھا.....

وہ آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر چڑھ رہی تھی.. لوگوں کا ایک میلہ تھا آج کے دن... ہر طرف چھوٹے بڑے لوگ ہی لوگ نظر آئے اسے... پتھروں سے زیادہ انسان تھے وہاں.....

وہ نہیں جانتی تھی اس نے کتنا بڑا رسک لیا ہے یا کیا ہونے والا ہے آگے لیکن وہ بنا کچھ سوچے سمجھے آگے بڑھ رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

یہی وہ وقت تھا جب سوچ کو حقیقت میں بدلنا تھا جب زمانے کے بادشاہوں کو بتانا تھا اصل بادشاہ کون ہے... وہ پتھروں کی سیڑھیاں عبور کر چکی تھی... سامنے ایک کھلا میدان تھا ایک بہت بڑا درخت اور اس درخت کے نیچے بیٹھے شخص کو دیکھ کر

اسے اس پر ترس آنے لگا... وہ سبز کرتے میں ملبوس تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے بڑے بڑے سفید اور سیاہ بال... گلے میں موتیوں والے کئی ہار اس نے پہن رکھے تھے ان کے سامنے عقیدت مندوں کی ایک لائن لگی ہوئی تھی... وہ سیکڑوں نہیں ہزاروں کے حساب سے تھے.... چاروں طرف ایک ہجوم تھا.... اس نے انوشیر کو آنکھوں ہی آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا... انوشیر نے سر اثبات میں ہلا دیا... اور کیمرہ سنبھال کر کھڑا ہو گیا.. وہ بھی اس لمبی لائن کے آخر میں آ کر کھڑی ہو گئی جس کی رسائی اس ظالم انسان تک تھی جس کے سامنے سبھی سجدہ کر رہے تھے.....

انوشیر باباجی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا کیمرہ اس کی شرٹ پر لگا ہوا تھا تاکہ کسی کو نظر نہ آ سکے.. اس کی ایک سہیلی میڈیا میں تھی اور اسی کی مدد لے کر وہ یہ کیمرہ لائی تھی جس سے ساری کوریج آن لائن لوگوں کو دکھائی جائے گی.....

www.novelsclubb.com

لائن آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی...وہ بھی اسی حساب سے چل رہی تھی.

..اس نے سیاہ چادر کو اپنے چاروں طرف اوڑھ رکھا تھا صرف اس کا چہرہ نظر آ رہا تھا جو دھوپ کی روشنی میں چمک رہا تھا.....

رش اتنا زیادہ تھا لوگ اتنے زیادہ تھے اس کی باری دو گھنٹے بعد آئی اور وہ دو گھنٹے اس لائن میں کھڑی رہی....وہ اب اس انسان کے سامنے کھڑی تھی...جو ہزار روپے فیس لے کر جہنم خرید رہا تھا....جو ایک ادنیٰ سا انسان تھا اور خدا سے مقابلہ کرنے نکلا تھا..جو ایک نطفے سے پیدا کیا گیا تھا جسے یہ نہیں پتا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے وہ لوگوں کو ان کے باطن دکھاتا تھا.....

وہ ان کے پاس بیٹھ گئی اور پرس سے ہزار روپے نکال کر ان کے ہاتھ میں رکھ دیا.....

www.novelsclubb.com

"بول بچہ کیا مسئلہ ہے...؟" وہ پوچھ رہے تھے انوشیر اس کے پاس کھڑا تھا... کیمرہ سنٹر پہ تھا.. یہ ساری وڈیو پاکستان ایک بہت بڑے نیوز چینل پہ دکھائی جا رہی تھی.....

"بابا میں نے الٹراساؤنڈ کرایا ہے ڈاکٹر نے کہا. میرے پیٹ میں بیٹی ہے لیکن مجھے بیٹا چاہیے..."..اس نے جھوٹ بولا اسے لگا وہ بابا الجھے گا یا کچھ اور کہے گا مگر وہ چونکی جب انہوں نے کہا.....

"ہو جائے گا.."...(ہو جائے گا اتنی جلدی...)

"اور مجھے ایک شخص کو قتل کروانا ہے"...؟اس نے رک کر بابا کے تاثرات دیکھے .....

www.novelsclubb.com

"ہو جائے گا. اور کچھ"..انہوں نے کہا... وہ آنکھیں بند کر کے تسبیح پڑھ رہے تھے. اسے افسوس ہوا...

"اور..اور..مجھے ابھی اسی وقت خانہ کعبہ کا دیدار کرنا ہے.."...اس نے تیزی سے کہا.....

"ہو جا."".....وہ کہتے کہتے رکا....اس نے آنکھیں کھول کر اس لڑکی کو دیکھا. ..آیت کو لگا وہ تھوڑا گھبرا گیا ہے اور کچھ سوچ رہا ہے.....

"لڑکی یہ نہیں ہو سکتا"....؟

"کیوں نہیں ہو سکتا.."...

"اس کی فیس بہت زیادہ ہے"....وہ زور سے بولے...

"کتنی..."."؟وہ چونک گئے....

www.novelsclubb.com

"پچاس ہزار."...وہ سوچ کر بولے.....

"میں دے دوں گی....آپ مجھے دیدار کرا دیں"...وہ ضدی ہو کر بولی..اس بابا کے تاثرات بدل گئے...اس کے چہرے پہ حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ آیا.....

"تم اس قابل نہیں ہو کہ خانہ کعبہ کا دیدار کر سکو.. تم بہت گناہگار ہو"..... وہ بولے....

"اس لئے تو دیدار کرنا چاہتی ہوں تاکہ میرے گناہ دھل جائیں باباجی.. اور کہیں پہ یہ تو نہیں لکھا گنہگار انسان خانہ کعبہ نہیں جا سکتا یا نہیں دیکھ سکتا....." سبھی لوگ ان کی گفتگو سن رہے تھے... بابا نے ادھر ادھر لوگوں کو دیکھا.. انہیں تھوڑی بے عزتی کا احساس ہوا...

"چلی جاو یہاں سے.... دوسروں کو آنے دو."... وہ گرج دار آواز میں بولے ... لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی وہ ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی.....

"قرآن پاک میں کتنی سورتیں ہیں."...؟.. اس نے سوالیہ نگاہوں سے بابا کو دیکھا... وہ چونک گئے.. انہوں نے آس پاس دیکھا سبھی ان کے جواب کے منتظر تھے لیکن وہ جواب تب دیتے جب انہیں خود معلوم ہوتا...

"اس میں اتنی سوچنے والی کیا بات ہے آپ کو تو جواب معلوم ہونا چاہیے ناں. ؟ دوسرا کلمہ آتا ہے آپ کو"...؟

باباخاموش تھے ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا..لوگوں نے نگاہوں کا تبادلہ کیا.....باباجی غصے میں تھے.....

"چلی جالڑکی."....وہ دھاڑے لیکن اس نے جیسے سنا ہی نہیں...

"دوسرا کلمہ سنائیں اس وقت پچیس کروڑ عوام آپ کے جواب کا منتظر ہے...آپ کی یہ لائیو کوریج پورا پاکستان دیکھ رہا ہے."".....

وہ گھبرا گئے...انہوں نے تھوک نگلا....

"نہیں معلوم..تعجب کی بات ہے ایک عالم جو لوگوں کے ہر مسئلے حل کرتا ہے لوگوں کو ان کا باطن بتاتا ہے اسے دوسرا کلمہ ہی نہیں آتا.....جب آپ کو دوسرا کلمہ ہی نہیں آتا تو آپ لوگوں کو کیا سکھائیں گے....؟آپ اللہ سے مقابلہ کرنے

چلے ہیں...؟آپ کو یہ تک نہیں پتا قرآن پاک میں کتنی سورتیں ہیں.....آپ کسی اور کو کیا کیا صراط مستقیم پر لائیں گے آپ تو خود ہی غفلت کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں...."...

"پکڑو اس لڑکی کو.."..وہ بابا چلائے ان کے دو مرید آگے بڑھے...انوشیر گھبرا گیا...آیت نے غصے سے ان کی طرف دیکھا.....

"خبردار اگر کسی نے آگے بڑھنے کی کوشش کی..واپس اپنے پیروں پر نہیں جاو گے"....اس کی دھمکی سے وہ پیچھے ہٹے....وہ ایک بار پھر بابا کی طرف متوجہ ہوئی.....

"آپ لوگوں کا ان کا باطن بتاتے ہیں..اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں ردوبدل کرتے ہیں مجھے یہ جاننا ہے آپ یہ کیسے کرتے ہیں اور آپ کو یہ اختیار کس نے دیا..؟"وہ اس بابا کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی.....

"ہم صرف اللہ کے ولی ہیں اور ہم بشارت دی گئی ہے."..؟وہ باباجی پر اعتماد ہو کر بولے.....

"کس نے کہا آپ اللہ کے ولی ہیں...جو اللہ سے مقابلہ کرے وہ اللہ کا ولی کیسے ہو سکتا ہے جو کسی کو ناحق قتل کرے وہ اللہ کا دوست تو نہیں ہوتا...؟اور کہاں سے ملی آپ کو بشارت...؟کس نے دی آپ کو بشارت..

؟اخبار میں آپ نے اشتہار دیا تھا آپ کہیں گے ہو جا تو ہو جائے گا...کس نے آپ سے کہا آپ کے ہو جا کہنے سے سب ہو جائے گا...ابھی آپ ہو جا کہہ کر مجھے یہاں سے غائب کر دیں..کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کیا آپ کو یہ اختیار ہے.."..؟

وہ بابا بول نہیں سکے.ان کے حلق سے آیت زبان کھینچ چکی تھی..وہ خوف سے آیت کو دیکھ رہے تھے...

سبھی لوگ اس بہادر لڑکی کو دیکھ رہے تھے جس کی ایک بھی بات غلط نہیں تھی.....

"آپ نے کہا تھا آپ میرے دشمن کو قتل کروگے. کس نے آپ کو یہ اختیار دیا. ...".

"اللہ ہی وہ ہستی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا کیا تمارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے. وہ پاک ہے اور بالا تر ہے.....

بتاو کیوں کرتے ہیں آپ ایسا.. کیوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں.... خدا سے نہیں ڈرتے اس کی طاقت سے نہیں ڈرتے.. اسے چیلنج کرتے ہوئے آپ کا دل نہیں کانپتا.. جو سب سے بڑا ہے جو آپ کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے جو چاہے ابھی کے ابھی آپ کی دھڑکن بند کر دے.... جو آپ کو رزق دیتا ہے جس نے آپ کو پیدا کیا آپ اسی سے مقابلہ کر رہے ہو اس کے برابر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہو... دین کوئی مذاق نہیں ہے جو ہر بندہ اپنی دوکان کھول کر بیٹھ جائے.."..... اس کی آواز بھرا گئی... انوشیر نے تفاخر سے اسے دیکھا....

www.novelsclubb.com

"تم مرو گی. ہم تمہیں جہنم میں ڈال دیں گے.." .وہ بابا غصے سے چلائے.....

"آپ مالک نہیں ہو جو مجھے جہنم میں ڈالو گے آپ میری طرح کے ایک انسان ہو...اور جہنم میں تو آپ خود کھڑے ہیں.."...

عروہ چائے کا کپ لیے لاونج میں آئی...اس نے ٹی وی آن کیا...عمارہ بیگم بھی وہیں آ کر بیٹھ گئیں....

بریکنگ نیوز...آیت نامی ایک لڑکی کوہ سلیمان کے علاقے ایک بہت نامور اور مشہور بابا کو چیلنج کرنے نکلے ہیں.....

عروہ کی آنکھیں پھیل گئیں..عمارہ بیگم نے کپ رکھ کر ٹی وی دیکھا...ان کے ابو جو وہاں سے گزر رہے تھے آیت کا نام سن کر رک گئے اور ٹی وی دیکھنے لگے.....وہ ایکنز بول رہی تھی...

"جی تو ناظرین آیت نامی لڑکی اتنی دور سفر طے کر کے اس ڈھونگی بابا کا پردہ فاش کرنے نکلی ہے...جو لوگوں کو گمراہ کر رہا تھا اور شرک کر رہا تھا...اس وقت یہ خبر پورا پاکستان دیکھ رہا ہے..آپ کو یہ لائیو کوریج دکھائی جا رہی ہے.....کیسے ایک لڑکی بنا ڈر بنا خوف کے اس بابا سے سوال جواب کر رہی ہے..پورے پاکستان کو اور مسلمانوں کو فخر ہے اس لڑکی پر.اس لڑکی نے ایک اہم برائی پر انگلی اٹھائی ہے...."...

اس کے ابو کے تاثرات بدل گئے....تو وہ کوہ سلیمان زیارت کے لیے نہیں یہ سب کرنے گئی تھی.....

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا یہ لڑکی انہیں یوں ننگا کرے گی.....انہیں اس کے جھوٹ پہ غصہ آنے لگا...عمارہ بیگم اور عروہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھیں.....

"یہ شرک نہیں ہے لڑکی...تم چلی جاو برباد ہو جاو گی.."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیت نے حیرت سے اسے دیکھا...

"یہ شرک نہیں ہے..اس سے بڑھ کر شرک اور کیا ہو سکتا ہے...آپ وہی کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے آپ ان کی برابری کرنے کی کوشش کر رہے ہو...غائب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے پھر آپ کون ہوتے ہو ؟کسی کو اس کا مستقبل دکھانے والے...آپ کو کلمہ آتا نہیں ہے اور آپ چلے اتنا بڑا چیلنج کرنے.....اور آپ جیسے سبھی لوگ جو ہزار ہزار روپے میں ایمان کا سودا جہنم سے کرتے ہیں...اور گمراہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر آپ جیسے انسانوں یا قبروں سے مانگنے لگتے ہیں...شرک یہی ہے شرک اس کے علاوہ کسی کو نہیں کہتے..."..

www.novelsclubb.com

"ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشا...انسا166

بے شک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے...اس کے سوا وہ جس گناہ کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا.....

سب کی نگاہیں اسی کی طرف تھیں.. سبھی فخر سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے انہیں ایسا لگ رہا تھا اس لڑکی نے انہیں جہنم میں گرنے سے بچا لیا ہو....

اللہ تعالیٰ مالک ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کبھی نہیں کر سکتا... اللہ دیتا ہے اور اللہ ہی لیتا ہے انسان کے ہاتھ میں کسی کو رزق دینا نہیں لکھا گیا.....

کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں آپ سہی ہیں...؟ میں آپ کو چیلنج کر رہی ہوں آپ ثابت کر کے دکھائیں آپ شرک نہیں کر رہے...؟ آپ مجھے ثبوت دیں اور میں آپ کو ثبوت دیتی ہوں..... وہ انہیں فاتحانہ انداز میں دیکھنے لگی...."..

"ہمارے پاس ثبوت ہے... ہم نے ان لوگوں کو تعویذ لکھ کر دی اور انہوں نے ہمیں سجدہ کیا... ان کی اولاد نہیں تھی اور اب ان کا ایک بیٹا ہے.. بابا جی نے ایک جوڑے کی طرف اشارہ کیا تھا.. اور ایک دوسرے بندے کو ہم نے نوکری دی اس کے پاس رزق نہیں تھا."... آیت ا

"کون کہتا ہے ان کو اولاد آپ نے دی....اور جو روزانہ کروڑوں بچے پیدا ہوتے ہیں وہ سب آپ دے رہے ہیں..آپ کے دماغ میں یہ گھٹیا سوچ آئی بھی کیسے..؟اور میں..مجھے تو آپ نے اولاد نہیں دی اور نہ ہی میں نے آپ کو سجدہ کیا...نہ ہی آپ کے پاؤں چھوئے...ہزار روپے فیس بھی نہیں دی...تو پھر میرے پیٹ میں بچہ کہاں سے آیا...؟آپ کہتے ہیں آپ نے ان کو اولاد دی تو آپ نے اس اب وہ اولاد چھین کر دکھاو....کیونکہ اللہ تعالیٰ اگر کچھ دیتا ہے تو وہ لینے کی استقامت بھی رکھتا ہے".....

"اور آپ نے کہا تھا آپ نے کسی کو نوکری دی.رزق دیا...آپ کب سے رزق دینے لگے..آپ رازق تو نہیں ہو رازق تو کوئی اور ہے آپ تو ایک معمولی نطفے سے پیدا ہونے والے ادنیٰ سے انسان ہو بس اور کچھ نہیں...

کوئی اور ثبوت ہے تو پیش کریں.."..وہ ان کے ثبوتوں کے پرخچے اڑا چکی تھی.

.....وہ بابا خاموش رہے اس خاموشی کا مطلب وہ سمجھ رہی تھی....

www.novelsclubb.com

"اب میں آپ کو ثبوت دیتی ہوں جسے آپ تو کیا یہاں کھڑا کوئی بھی انسان جھٹلا نہیں سکتا.. سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ اپنے اٹھارہ برگزید انبیاء کرام کا نام بناذکر فرماتا ہے اور آخر میں فرماتا ہے...

"ولو اشرکو لحبط عنھم ماکانو یعلمون...

اگر ان سے بھی (بفرضِ محال) شرک سرزد ہو جاتا تو ان کے اعمال بھی ضائع کر دیے جاتے.."....

اس سے بھی سخت آیت نبی کریم صل اللہ علیہ وعلیہ وسلم کے لیے نازل ہوئی کہ...

"ترجمہ..اے نبی صل اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے بھی

(بفرضِ محال) شرک کیا تو آپ کے اعمال بھی ضائع کر دیے جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے."....

"ذرا سوچیں تو سہی اللہ کے انبیاء اور خود حضرت محمد صلی علیہ والہ وسلم دنیا میں شرک کرنے نہیں آئے تھے بلکہ شرک کی جڑوں کو دنیا سے اکھاڑ کر پھینکنے آئے تھے.... لیکن یہ بات ان کے حوالے سے انسانیت کو سمجھائی جا رہی ہے کہ دیکھو.. شرک اتنا شنیع گناہ ہے کہ اس کے لیے انبیا اکرام کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا... تو پھر عوام الناس کے اعمال کی کیا حیثیت. آپ صرف پیسے لئے لوگوں کو جہنم بیچ رہے ہیں. چند کاغذ کے معمولی ٹکڑے آپ کو شرک کروا رہے ہیں".

.....

سبھی لوگوں نے خوش ہو کر تالیاں بجائیں آیت کے لیے... اور گھروں میں موجود وہ لوگ جو ٹی وی دیکھ رہے تھے سب خوشی خوشی اور تفاخر سے اسے دیکھ رہے تھے.....ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے..

www.novelsclubb.com

"تم کس طرح اللہ سے کفر کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے تو اللہ نے تم کو زندگی عطا کی پھر وہی تم کو موت دے گا پھر وہی تم کو زندہ کرے گا..پھر تم سب "اس کی طرف لوٹائے جاوگے.....البقرہ"...

"اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہ دیں اور وہ تو ان کی پکار سے بے خبر ہیں....الاحقاف"....

"پھر فرمایا مردہ اور زندہ برابر نہیں لہذا مردوں کو پکارنا حماقت اور جہالت ہے..."

"آخر وہ اپنے گناہوں کے سبب غرقاب ہو ہوئے پھر آگ میں ڈالے گئے اور اللہ کے سوا ان کو کوئی اور حمایتی نہیں ملا..."

اس لڑکی کے پاس جو دلائل تھے وہ دنیا کے سب سے بڑے دلائل تھے جو ثبوت تھے ان کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں تھی..وہ جس کتاب کا حوالہ دے رہی تھی وہ دنیا کی سب سے بڑی کتاب تھی.....آیت کی آنکھوں میں آنسو تھے...اس نے روتے ہوئے انوشیر کی طرف دیکھا انوشیر نے اسے ہاتھ کا اشارے

سے بیسٹ آف لک کہا...اس بابا کی کشتی ڈوب چکی تھی کیونکہ وہ دھوکے اور جھوٹ کے ۸

پولیس آچکی تھی..وہ یہ جنگ جیت چکی تھی اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر دل ہی دل میں کہا.....

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں..وہ ایک ہیں نہ کوئی ان کے جیسا ہے اور نہ ہی کوئی ان کا شریک ہے.." .وہ بابا دھو دنیا کے سبھی لوگوں کو ہر مشکل سے نجات دلاتا تھا اس کے پاس ایسا کوئی علاج نہیں تھا جس سے وہ اپنے آپ کو بچا پاتا ...

اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں..وہ کامیابی کی سیڑھی پر کھڑی تھی اس نے صرف کوشش کی تھی اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستے صاف کرتا گیا...

وہ کوئی معمولی کمزور لڑکی تھی کوئی ولی نہیں تھی اس نے اللہ کی راہ میں خود کو نچھاور کر دیا اور اللہ نے اسے رسوا نہیں ہونے دیا.....

انوشیر کیمرے لیا کھڑا تھا..وہ نم آنکھیں لیے کھڑی ہوئی....اس نے پوروں سے آنکھوں کو صاف کیا...پولیس اس بابا کو گرفتار کر کے لے جا رہی تھی اس نے ایک آخری بار غصے سے اس لڑکی کو دیکھا جو اس کی ساری بازی الٹ چکا تھا....انہوں نے اپنی پوری زندگی نام اور پیسہ کمانے میں گزار کر دی اور وہ لڑکی سیکنڈوں میں اس کا محل گرا چکی تھی....

غصے سے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے....ان کی نظر ایک پولیس والے کے بیلٹ سے بندھی پستول پر پڑی...انہوں نے اس لڑکی کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی سکینڈ کے ہزارویں حصے میں انہوں کھینچ کر وہ پسٹل نکالی اور اس لڑکی کی طرف نشانہ لگایا....وہ نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

انوشیر اس بابا کو پسٹل نکالتے اور نشانہ لگاتے دیکھ چکا تھا...اس بابا نے تیزی سے ٹریگر دبایا اور انوشیر نے بھاگ کر آیت کو دھکا دے کر دور ہٹایا....گولی اس کے کاندھے کو جا لگی...

دوسری گولی چلانے سے پہلے پولیس اسے پکڑ چکی تھی... آیت نے انوشیر کو دیکھا اور بھاگ کر اس کی وجہ آئی. وہ زمین پر گر رہا تھا. اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں شور تھا شور تھا.... آوازیں تھیں..... اور وہ.....

****

انوشیر کو گولی لگی تھی وہ ہاسپٹل میں تھا.. آیت کے آنسو جائے نماز میں جذب ہو رہے تھے.. وہ سجدے میں گری تھی.. انوشیر ایمرجنسی وارڈ میں داخل تھا اس کا آپریشن ہو رہا تھا.... وہ اس وقت وہاں اکیلی تھی... سانس لینے میں دقت ہونے لگی اسے... جانے زندگی اور کیا کرنے والی تھی اور کیا کچھ سہنا باقی تھا...

ابھی تو بہت کچھ ادھورا تھا وہ یوں اس طرح سب کچھ چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے.... اس شخص کا وہ مقروض ہے اور ہمیشہ رہے گی.. کیا کبھی کوئی ایسا وقت آئے گا اس کی زندگی میں جب وہ اپنے حصے کی مصیبتیں خود اٹھائے گی.... ہمیشہ سے

ہر قدم پہ جو دکھ تکلیف اس کے حصے کی تھیں وہ شخص اپنے حصے میں کر لیتا تھا.

.....

اس کے شخص کے ساتھ اس کا رشتہ کیا تھا..؟آخر کون سا تعلق تھا جو اتنا مضبوط تھا.....

"یا اللہ پلیز انوشیر کو کچھ نہ ہونے دیں...وہ میری زندگی ہے میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں چاہے تو آپ میری جان لے لیں لیکن اسے مرنے نہ دیں....اس شخص نے ہمیشہ میرے لیے مصیبتیں اٹھائی ہیں آج بھی وہ میری زندگی بچانے کے لیے خود موت کے منہ میں آگیا...جو شخص مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے اسے یوں تو مجھ سے الگ نہ کریں.....

www.novelsclubb.com

میرے دل کی دنیا کو یوں تو نہ اجاڑیں..میں نے آج تک جتنی بھی نیکیاں کی ہیں وہ سب میزان میں ڈال کر بدلے میں مجھے انوشیر دے دیں....آپ کی پوری کائنات میں سے مجھے وہ ایک شخص چاہیے....."....

اس کے دل میں مختلف اندیشے پیدا ہونے لگے..اگر وہ نہیں ہو گا تو کیا باقی رہے گا ...؟اگر اسے کچھ ہو گیا تو وہ کیسے زندہ رہے گی....؟

انوشیر میرے ساتھ ایسا مت کرو میں جانتی ہوں..میں نے تمہاری محبت کی اتنی قدر کبھی نہیں کی لیکن یوں اس طرح مجھے اتنی بڑی سزا تو مت دو....یوں تو مجھے اپنے زیر بار مت کرو...اتنا بڑا قرض تو میرے سر پر مت لادو...اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں خود کو کیسے معاف کر سکوں گی.....

اسے ایمرجینسی وارڈ سے نکلتا ہوا ایک ڈاکٹر دکھائی دیا..وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اس ڈاکٹر کے منہ سے نکلنے والا ایک جملہ اس کی زندگی اور موت کا فیصلہ کر سکتا تھا.....

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر صاحب وہ کیسا ہے..."؟اس نے بہ مشکل سے نکلتے ہوئے آواز کے ساتھ پوچھا...اسی لمحے اس نے شدت سے اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا.....

"مبارک ہو... آپریشن کامیاب رہا... گولی نکالی دی گئی ہے تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آجائے گا آپ ان سے مل سکیں گی..."....

ڈاکٹر چلا گیا وہ وہیں سجدے میں گر گئی... اس نے اللہ سے بہت شکوے کیے تھے اب ان کا شکر ادا کرنا تھا اس نے... اس نے گھر پہ بھی سب کو بتا دیا ہے ویسے بھی میڈیا کے ذریعے بھی انہیں معلوم ہوا ہے. عروہ نے کہا تھا وہ تھوڑی دیر بعد ہاسپٹل آرہے ہیں.....

کچھ وقت گزرا تو اسے ملنے کی اجازت ملی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر گئی... وہ ہوش میں تھا اور دروازے کی طرف دیکھ کر اسی کا ہی منتظر تھا...

وہ سست روی سے چلتی اس کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی.. اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں.... انوشیر نے اس کا نازک ہاتھ اپنے گرم ہاتھ میں دبایا... وہ انوشیر کی آنکھوں میں کھو گئی.. خوبصورت سنہری آنکھیں.. سفید رنگت.

ہلکی سی داڑھی.. موتی جیسے چمکتے خوبصورت دانت... گلے میں لٹکتا گولڈن لاکٹ..... وہ سب پہلے بھی کئی بار دیکھ چکی تھی لیکن ہر بار دیکھنا کتنا اچھا لگتا تھا.....

"میں نے تم سے کہا تھا تم آئندہ آنسو نہیں بہاو گی."؟ وہ اس کی سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر بولا...

"تم بھی تو باز نہیں آتے... ہر بار مجھے رلانے کا موقع ڈھونڈ ہی لیتے ہو... آخر تم مجھے کتنا اور رلانا چاہتے ہو اور کتنی بار میری مصیبتیں اپنے سر پر لو گے... کبھی تو مجھے میرے حصے کے سزا بھگت لینے دو.." .... وہ نم آنکھوں کے ساتھ اس سے شکوہ کر رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

"جب تک میری سانسیں چل رہی ہیں تب تک تو میں تم پر کوئی بھی مصیبت نہیں آنے دوں گا.. ہر طوفان کو تم تک پہنچنے کے لیے مجھ سے ٹکرانا ہو گا..... اور میری ٹیچر کہتی تھیں... شادی تو سبھی مرد کرتے ہیں محبت بھی سبھی کرتے ہیں اصل

مرد وہ ہے جو عورت کی حفاظت کرے... کیونکہ مرد عورت کا محافظ ہوتا ہے. وہ مرد نہیں ہوتے جو محبت کا اقرار کر کے عورت کو قید کر دیتے ہیں اور پھر آزاد ہو جاتے ہیں... عورت کی آنکھوں میں آنسو مرد کے لئے آنے چاہیں نا کہ مرد کی وجہ سے..."....

اف انوشیر اور اس کی ٹیچر اور مشرقی مردوں والی باتیں.. آیت بے اختیار لمبی سانس لے کر رہ گئی....اسی لمحے دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی.....

وہ عروہ تھی جو آ کر اس کے گلے لگ گئی....

"میں جانتی تھی تم کر لو گی... کیونکہ تم ہی یہ سب کر سکتی تھیں... مجھے تم پہ فخر ہے."... عروہ خوشی خوشی بتا رہی تھی.....

اگلے ہی پل عروہ کی نگاہیں انوشیر سے ملیں اور وہ سانس لینا بھول گئی... یک ٹک منہ کھولے وہ سامنے لیٹے اس شخص کو دیکھ رہی تھی... وہ کیا تھا کوئی حقیقت کوئی

خواب یا کوئی معجزہ..... کیا وہ وہی دیکھ رہی تھی جو سامنے تھا... کیا سامنے لیٹا شخص وہی تھا... وہی... او میرے اللہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے... بے یقینی سے بے یقینی تھی.. کم از کم اس شخص کو تو وہ صیح پہچان رہی تھی... تقدیر اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے..... انوشیر بھی اسے دیکھ چکا تھا وہ حیران ضرور تھا لیکن اس کی طرح شاکڈ نہیں تھا.....

"یہ ہیں انوشیر... تمہارے بہنوئی.." آیت نے تعارف کرایا.... عروہ کچھ سن نہیں سکی انوشیر بھی آیت کو نہیں عروہ کو دیکھ رہا تھا.....

"اور انوشیر یہ ہیں میری عروہ آپی"..... انوشیر کے چہرے پہ کیا تھا.. اس وقت ڈر... شرمندگی...؟

www.novelsclubb.com

"آیت... یہ انوشیر نہیں ہے....." اس نے زور سے چلا کر کہا.... آیت اور انوشیر دونوں حیران رہ گئے.....

"ہاں یہ انوشیر نہیں ہے یہ تو روحل آفتاب ہے۔"....کھلے دروازے سے ابو اور امی داخل ہوئیں.....آیت نے پلٹ کر انہیں دیکھا...اس کے ابو انوشیر سے مصافحہ کر رہے تھے..لیکن انوشیر عروہ کو دیکھ رہا تھا...

"لیکن یہ روحل آفتاب بھی نہیں ہے یہ تو...."..وہ آگے کچھ کہنے والی تھی...جب انوشیر نے آنکھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا..انوشیر کی آنکھوں میں ایک التجا تھی جو عروہ کے ساتھ ساتھ آیت بھی دیکھ چکی تھی....آیت ان دونوں کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی وہ انوشیر کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا....تو کیا کوئی اور سچ بھی ہے جو ابھی تک جاننا باقی ہے...؟ کیا وہ اس شخص کو پہچاننے میں ایک بار پھر سے غلطی کر گئی.....

www.novelsclubb.com

ابو انوشیر سے مل کر خوش نظر آ رہے تھے..کیونکہ وہ اسے پہلے سے جانتے تھے اور اسی خوشی میں انہوں نے آیت سے کچھ نہیں کہا....ورنہ وہ اس سے اس کے جھوٹ کے بارے میں سوال جواب ضرور کرتے.....

"یہی وہ لڑکا تھا جس سے ہمیں تمہاری شادی کرنا چاہتے تھے جب تم لنڈن جانے کی ضد کرنے لگیں"...اس نے اپنے ابو کی آواز سنی....عمارہ بیگم نے ایک خوشگوار حیرت سے انوشیر کو دیکھا....اس کا دماغ ابھی بھی سن تھا.....

"لیکن تم اچانک غائب کہاں ہو گئے تھے.."؟ابو انوشیر سے پوچھ رہے تھے...

بس انکل باہر گیا ہوا تھا.....اس نے مسکرانے کی کوشش کی....آیت ان کی گفتگو سے لاتعلق بیٹھی تھی وہ گاہے بگاہے چوری سے عروہ آپی کو دیکھ رہی تھی..اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر وہ حیران تھی....سب کو گفتگو میں مگن چھوڑ کر وہ آہستہ سے باہر نکل آئی....

"کیا ابھی بھی کچھ ادھورا تھا..."؟عروہ آپی انوشیر کو دیکھ کر اتنی حیران کیوں ہوئیں...وہ بھی حیران تھا..کیا وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے...پہلے سے مگر کیسے....آپی کب ملی تھی اس سے....وہ کیسے جانتی ہے انوشیر کو....انوشیر نے

اسے کیا بتانے سے منع کیا تھا...؟اور کیا ہے جو ابھی تک سامنے نہیں آیا.....اس کا سر میں پھر سے درد ہونے

لگا.....

انوشیر کو ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے تین دن ہو چکے تھے وہ آیت اور اس کے ابو کے بہت اسرار کے باوجود بھی ان کے گھر نہیں آیا...اسے اپنے شہر جانا تھا جو یہاں سے کافی فاصلے پر تھا...اس کی طبیعت اب بالکل ٹھیک ہو چکی تھی...جاتے وقت انوشیر نے اسے خدا حافظ کہا تھا اور مسکرا کر عروہ کو بھی خدا حافظ کہا تھا.....

وہ اس وقت ان کی آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی اس آخری لمحے ان کی آنکھوں میں کیسی چمک تھی..وہ الجھ کر دونوں کو دیکھنے لگی.....گھر آنے کے بعد بھی وہ اس پزل کو حل نہیں کر سکی.....شام کے وقت جب عروہ کمرے میں آئی تو اس نے عروہ سے پوچھنے کا فیصلہ کیا.....

"آپی آپ انوشیر کو کیسے جانتی ہیں."...؟عروہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا....آیت نے دیکھا ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا..وہ اٹھ کھڑی ہوئی.....

"ارے واہ آیت یہ ایوارڈ کتنا خوبصورت ہے ناں.."..؟وہ اب اس نوبل پرائز ایوارڈ کو اٹھا کر دیکھ رہی تھی جو حکومت کی طرف سے اسے ملا تھا اس برائی کو ختم کرنے کے لیے..... عروہ کا انداز ٹالنے والا تھا..

"آپی میں نے کچھ پوچھا ہے."...اس نے اپنے سوال پہ زور دے کر پوچھا....

"وہ..وہ..آیت دراصل میں اس سے کچھ عرصہ قبل ملی تھی..."عروہ گڑگڑائی....اس نے صاف محسوس کیا وہ کچھ چھپا رہی ہے..وہ بتانا نہیں چاہ رہی تھی اور اس نے بھی مزید کریدنے کی کوشش نہیں کی.....

لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئی ہے..انوشیر اور آپی اس سے کچھ چھپا رہے تھے کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی..وہ ایک بار سب کچھ پھر سے سوچنے لگی ایسے آپی انوشیر کو دیکھ

کرشا کڈ ہوئی انوشیر کی بھی یہی حالت تھی... جیسے وہ ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں.....

کوئی پرانی محبت....؟ یا کالج کے زمانے کا کوئی افئیر....؟ وہ سمجھ نہیں سکی.....انوشیر دو دن بعد واپس آ گیا تھا وہ اسے بھی کچھ نہیں بتا سکتی تھی ظاہر ہے وہ بھی ٹال دیتا.....اس شام انوشیر نے اسے ملنے کے لئے بلایا تھا...وہ تیار ہوئی ..جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے جا رہی تھی تبھی پیاس کا تھوڑا احساس ہوا تھا اسے. ...وہ پانی پینے کے لیے کچن میں چلی گئی... عروہ آپی اس وقت وہیں رات کے لیے ڈنر بنا رہی تھیں....اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی.....

"کہاں جا رہی ہو آیت...". عروہ نے اس کی تیاری دیکھ کر پوچھا تھا..وہ بوتل کا ڈھکن بند کر رہی تھی....

"انوشیر سے ملنے."...آپی نے گوشت کڑھائی میں ڈال دیا..ایک خوش ذائقہ خوشبو چاروں طرف پھیل گئی...

www.novelsclubb.com

"اچھا اسے میرا سلام کہنا.."...وہ چلتے چلتے رک گئی اس نے پلٹ کر آپی کو دیکھا وہ مصروف نظر آئی...وہ کچن سے باہر نکل آئی.....

شام کے وقت سمندر کی ساحل پہ وہ انوشیر کے ساتھ تھا..انوشیر اپنے ہمیشہ والے حلیے میں تھا....اس نے پینٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے.آستین کہنیوں تک فولڈ تھے.....

شام کی آخری روشنی سمندر کے پانی میں پڑنے لگی.خوبصورت لہریں ان کے پاؤں سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھیں...ساحل سمندر پر اس وقت کافی لوگ تھے.

"عروہ کیسی ہے.."..؟اچانک انوشیر نے پوچھا....وہ چلتے چلتے رکی تھی....

"ٹھیک ہے..وہ آپ کو سلام کہہ رہی تھی.."اسے یاد آیا.انوشیر مسکرا دیا....وہ اس سے پوچھ نہیں سکی"تم عروہ کو کب سے اور کیسے جانتے ہو.....

"اچھا عروہ کا نمبر تو مجھے دو."...انوشیر نے جیب سے موبائل نکالا...وہ ہونٹ بھینچے کسی سوچ میں پڑ گئی پھر اس نے انوشیر کو نمبر نوٹ کروایا تھا.....

جب رات کو وہ واپس آئی تب بھی عروہ اس سے انوشیر کے حوالے سے باتیں کرتی رہی وہ بڑی دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہی تھی..جبکہ وہ دلچسپی سے نہیں بتا رہی تھی.....

"مجھے سونا ہے آپی.."بے رخی سے کہہ کر وہ کمبل کھینچنے لگی عروہ اسے دیکھتی رہ گئی....

ابو جماعت اسلامی کے ایک جلسے میں گئے ہوئے تھے..وہ واپس آتے تو وہ انہیں سب سچ بتانے کا فیصلہ کر چکی تھی..ابو انوشیر کو جانتے پہلے سے تھے اور وہ اسے پسند بھی کرتے تھے یہ رشتہ سب سے پہلے وہی لے کر آئے تھے.....

لیکن وہ انہیں اپنے اور انوشیر کے نکاح کے بارے میں سب بتانا چاہتی تھی اور پریگننسی کے بارے میں بھی.. کیونکہ وہ مزید یہ بوجھ اپنے سر پر لے کر نہیں گھوم سکتی تھی ویسے بھی وہ اپنی زندگی کی شروعات ایک جھوٹ کی بنیاد پر نہیں رکھنا چاہتی تھی.....

اگر وہ سچ نہ بھی بتاتی تب بھی ایک دو مہینے کے بعد اس کے پیٹ نے بولنا تھا.. اور یہ سچ سب کے سامنے آجاتا اس سے پہلے کوئی اس کہانی کو من چاہی رنگ دیتا وہ سب کچھ صاف صاف بتانا چاہتی تھی.....

عمارہ بیگم صوفے پہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی وہ ناول پڑھ رہی تھی... اور انوشیر سے میسج پہ بات بھی کر رہی تھی.. عروہ بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی.....

اس نے ایک نظر اٹھا کر عروہ کو دیکھا پھر ناول کی طرف متوجہ ہو گئی.....

www.novelsclubb.com

"امی میں کیا کہہ رہی ہوں کیوں ناں...انوشیر کو آج رات کھانے پر بلائیں"....اچانک عروہ بولی...اس نے چونک کر ناول سے نگاہ ہٹائی..اس کے ماتھے پر لکریں نمودار ہوئیں.....

"تمہاری مرضی."....عمارہ بیگم نے کندھے اچکائے..آیت سمجھ میں نہیں سکی وہ اسے کھانے پر کیوں بلا رہی ہے....اور مزید حیرت اسے تب ہوئی جب شام کے وقت وہ کچن میں گھس کر مختلف پکوان خوشی خوشی بنانے لگی..وہ وہیں کچن میں اس کی تھوڑی مدد کر رہی تھی اور اس کے چہرے کو بھی دیکھ رہی تھی....

"بریانی اسے بہت پسند ہے.."..عروہ نے گوشت کاٹ کر بے ساختہ کہا اور پھر ہونٹ کاٹ کر خود ہی شرمندہ ہوئی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی....اس کا مطلب اس نے سہی سوچا تھا..کوئی پرانا تعلق ضرور تھا..ورنہ آپی کو کیسے معلوم اسے بریانی پسند ہے

www.novelsclubb.com

.یہ کوئی ایسی بات تو نہیں تھی جو ہر دوسرے کو پتا ہوتی..یہ تو صرف وہی لوگ جانتے ہیں جو اس کے بہت قریب ہوں...وہ اس کے ساتھ لندن میں اتنا عرصہ رہی اس کے ساتھ نکاح کیا اسے آج تک یہ نہیں معلوم ہو سکا انوشیر کو کھانے میں کیا پسند ہے اور کیا نہیں اور آپی اتنی آسانی سے یہ سب کیسے کہہ گئی.....

اس نے انوشیر کو کھانے کے لیے نہیں بلایا امی کے پاس بھی اس کا نمبر نہیں تھا ضرور عروہ نے اسے میسج کیا ہو گا....وہ انوشیر کو دروازے پر رسیو کرتے ہوئے سوچ رہی تھی.....تو اس مطلب آپی کا اس کے ساتھ رابطہ رہتا ہے...اف یہ کیا ہو رہا ہے...

انوشیر امی سے عروہ سے بڑے جوش سے ملا. عروہ بھی اسے دیکھ کر خوش تھی لیکن وہ خوش نہیں ہو پا رہی تھی اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کھانے کے دوران بھی کسی نے اس کے تاثرات پر غور کرنے کی کوشش نہیں کی...وہ عروہ کی خوشی کو دیکھتی رہ گئی پہلی بار اسے عروہ کی مسکراہٹ زہر لگی.....

www.novelsclubb.com

"ارے واہ یہ بریانی تو بڑی زبردست ہے۔"...انوشیر چمچ منہ میں رکھتے ہوئے بولا....

"ہاں عروہ کھانا بہت اچھا بناتی ہے۔"..وہ نگاہیں جھکا گئی اس نے کبھی اچھا کھانا نہیں بنایا تھا..بس گزارے کا ہی بناتی تھی اور پہلی بار اسے اپنی یہ کمزوری بری لگ رہی تھی.....

"زبردست..اگر عروہ نے بنایا ہے تو اس بریانی کو مزیدار ہونا ہی تھا..."اس نے ایک نگاہ انوشیر کو پھر عروہ کو دیکھا..دونوں مسکرا رہے تھے..چمچ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر پلیٹ میں جا گرا...کھیر کا ذائقہ اچانک کڑوا ہو گیا...اس کے سامنے رکھا ہوا کوک کا گلاس مزید سیاہ ہو گیا...اس نے گرم چاولوں سے اٹھتے بھاپ کو دیکھا اس بھاپ کے اس پار انوشیر اسے دھندلا دکھائی دیا...اچانک اسے سب چیزوں سے نفرت ہونے لگی اس کا دل چاہا وہ سب کچھ اٹھا کر پھینک دے....ہر

www.novelsclubb.com

شے سے وحشت ہونے لگی.....دل میں ایک آگ لگی ہوئی تھی..اس نے آگ بجھانے کے لئے کوک کا گلاس اٹھایا.....

انوشیر اور عروہ ابھی بھی مسکرا رہے تھے وہ ان کی نگاہیں دیکھ رہی تھی..ان کی ہنسی میں کانٹوں جیسی چبھن تھی...جیسے وہ سب کو بے وقوف بنا رہے ہیں...وہ تیزی سے وہاں سے اٹھی....اور انوشیر کے سر پر جا کر کھڑی ہو گئی.....

"یہ سب کیا ہو رہا ہے..تم لوگوں کو کیا لگتا ہے تم اس طرح مجھے بے وقوف بنا لو گے اور مجھے کچھ نظر نہیں آئے گا..اور عروہ تم..؟..ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے اور تم نے اپنی ہی بہن کے شوہر پہ قبضہ جمایا."

.اس نے جنونی انداز میں ٹیبل پہ پڑا ہوا چاقو اٹھایا اور عروہ کے پیٹ میں گھونپ دیا....سب اسے دیکھتے رہ گئے...اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے....

"آیت....."..اس نے اپنی ماں کی آواز سنی....

"آیت بیٹا سب ٹھیک تو ہے تم کانپ کیوں رہی ہو."...اس کے منہ نے اسے جھنجھوڑا اور وہ حواسوں میں لوٹ آئی.. عروہ اور انوشیر اسے ہی دیکھ رہے تھے.. وہ کچھ نہیں بولی.. سب ویسے تھا... وہ ایک خیال تھا اس نے سر جھٹک کر سب کچھ بھلانے کی کوشش کی...

تم ٹھیک ہو آیت....انوشیر کی تشویش بھری آواز سنائی دی اسے.....

"ہاں میں ٹھیک ہوں"..وہ بہ مشکل بول پائی...

"آئی تھنک مجھے ریسٹ کرنا چاہیے"...وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلی آئی.

.....

"تو کیا میرا شک سہی تھا وہ سب کچھ ویسے ہی تھا جیسا مجھے نظر آرہا تھا..اتنا بڑا دھوکہ..ایک بار پھر سے... عروہ آپی بھی"....اسے یقین آیا وہ چہرے نہیں پڑھ سکتی...

اس وقت وہ ہاسپٹل میں انوشیر کے ساتھ بیٹھی تھی..اسے کچھ کمزوری ہو رہی تھی..وہ دونوں بنچ پر بیٹھے تھے..وہ ایک چھوٹا سا کلینک تھا..

پریشانی کی بات نہیں ہے..تھوڑی بہت کمزوری محسوس ہو گی اس کے لیے میں کچھ وٹامنز دے رہی ہوں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا...اس گائناکالوجسٹ نے انہیں تسلی دی.....وہ مایوس تھی انوشیر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے حوصلہ دینے کی کوشش کی..اسے ہاتھ کا لمس محسوس نہیں ہو رہا تھا..وہ خاموش نگاہوں سے انوشیر کو دیکھتی رہی.....

تھوڑی دیر بعد ایک نرس آئی اس کے ہاتھ میں ایک انجکشن تھا....

"یہ انجکشن کس کے لیے ہے..."؟انوشیر نے پوچھا...

"آپ کی مسسز کے لیے...."نرس نے بتایا....

"اوہ... لیکن یہ تو بہت تکلیف دے گا.."..نرس نے بے نیازی سے ابرو اچکائے.....

"کیا کوئی اور طریقہ نہیں ہے.."..

"کس چیز کے لیے.."...

"انجکشن لگانے کے لیے."

"انجکشن تو وینس میں ہی لگانی پڑے گی"...نرس حیران ہو رہی تھی...وہ ان دونوں کی گفتگو سے لاتعلق نظر آ رہی تھی.....

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ یہ انجکشن مجھے لگا دیں اور فائدہ انہیں پہنچے..."۔نرس چونک کر مسکرا دی..آیت نے پہلی بار انوشیر کو دیکھا..جو کافی سنجیدہ لگ رہا تھا .....

www.novelsclubb.com

"یہ انجکشن آپ کو لگاتی اگر آپ پریگننٹ ہوتے... لیکن آپ کی وائف پریگننٹ ہے تو انہیں ہی لگانی پڑے گی."..وہ بری طرح جھنپ کر مسکرا دیا...نرس بھی مسکرا رہی تھی آیت نے دیکھا یہ مسکرانے کا موقع ہے تو وہ بھی مسکرا دی.....

نرس وینز تلاش کرنے لگی...انوشیر نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا...وہ ڈر رہا تھا آیت سے بھی زیادہ.....نرس اب سرنج لگا رہی تھی..انوشیر نے آنکھیں میچ لیں آیت نے انوشیر کے سینے میں منہ چھپا دیا...نرس اپنا کام کر چکی تھی..انوشیر نے شکر ادا کیا...اب وہ نرس آیت کو ٹیبلٹس کی ٹائمنگ بتا رہی تھی.....

"نائس کپل."....آخر میں جاتے وقت نرس نے تبصرہ کیا..وہ جانے کے لئے کھڑی ہوئی جب انوشیر کے موبائل پہ کال آئی...وہ کال سننے کے لیے اسے وہاں بٹھا کر سائیڈ پہ چلا گیا وہ حیران تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا جب انوشیر اس سے چھپ کر

www.novelsclubb.com

کسی سے بات کر رہا ہو..... جب وہ واپس آیا تو اس نے پوچھا بھی تھا... کس کی کال تھی....

"ایک دوست کی."..مبہم سا جواب..نہ سچ تھا نہ جھوٹ..

انوشیر اپنی کار پہ اسے اس کے گاؤں ڈراپ کر گیا...جب وہ گاڑی سے اتر رہی تھی تو اس نے انوشیر سے ایک سکینڈ کے لیے اس کا موبائل لیا تھا....اس نے بنا سوچے سمجھے موبائل اس کے ہاتھوں میں دیا تھا...وہ کال لاگ اوپن کرنے لگی....سب سے پہلے عروہ کا نمبر تھا..اس نے کرب سے ہونٹ بھینچ لیے اب کوئی سچ باقی نہیں تھا..سب کچھ سامنے تھا.....

وہ بے جان قدموں کے ساتھ لاونج تک آئی اور پرس پھینک کر صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی...اس کے چہرے پہ صدیوں کی تھکان نظر آ رہی تھی.....

"آپ نے کبھی کسی سے محبت کی ہے.."۔؟رات سونے سے پہلے اس نے آپی سے پوچھا تھا..وہ جواباً حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی.....

"محبت..؟کیوں پوچھ رہی ہو تم....؟"

"بس یونہی.."...اس نے نگاہ چرائی.....

"یونہی کیوں...آخر کوئی تو وجہ ہو گی."۔عروہ کو شاید اس پر شک ہونے لگا تھا. ..وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ حقیقت تک رسائی حاصل کر چکی ہو....

"ویسے پوچھ لیا...مطلب کالج میں یا یونیورسٹی میں کبھی کوئی پسند آیا ہو یا اسے آپ پسند آئے ہوں"....وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی.....

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا..مجھے کالج یونیورسٹی میں کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی....اور اگر کسی کو مجھ سے ہوئی ہے تو میں نہیں جانتی اس بارے میں..چلو اب سو جاو..."عروہ نے لائٹ کو آف کر دیا...یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا

اسے مزید بات نہیں کرنی اس ٹاپک پہ.....وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گئی چہرے پر گہری اداسی کے نشان تھے.....

اگلی صبح جب وہ بیدار ہوئی...تو عروہ اسے بیڈ پہ نظر نہیں آئی...لیکن اسے حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وہ صبح جلدی اٹھ کر سب کے لئے چائے ناشتہ بناتی تھی وہ گھر کے کاموں میں سست تھی...عمارہ بیگم کئی بار اس سے کہتی بھی تھیں لیکن اس گھر کے کاموں میں کبھی دلچسپی محسوس نہ ہو سکی...نومبر کے آخری دن چل رہے تھے سردیوں کی آمد شروع ہو چکی تھی.....کمبل ہٹا کر وہ واش روم میں گئی....منہ دھوتے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑی لڑکی کو وہ نہیں پہچان سکی...آنکھیں کافی سرخ تھیں..وہ برسوں پرانی مریض لگ رہی تھی..تولیے سے منہ صاف کرتی وہ ناشتے کے لئے نیچے چلی آئی.....ناشتہ وہ ایک ساتھ نہیں کرتے تھے ابو چونکہ اکثر باہر ہوتے تھے اور امی کبھی جلدی تو کبھی دیر سے کرتیں....اور وہ دونوں بھی اپنی اپنی مرضی سے ناشتہ کرتی تھیں...

www.novelsclubb.com

وہ عموماً ناشتہ کچن میں کرتی تھی اور آج بھی حسبِ معمول وہ کچن کی طرف چلی آ رہی تھی جب اندر سے آتی عروہ کی آواز سن کر اس کے قدم رک گئے.....

"آپ سے مل کر میں بہت خوش ہوئی تھی.."...وہ کسی سے فون پہ بات کر رہی تھی...

"اس دن جب میں نے آپ کو ہاسپٹل میں دیکھا تھا تو مجھے تو یقین ہی نہیں آیا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں"....

اس کے کانوں میں طلسم توڑا گویا تھا...یقین ٹوٹتا جا رہا تھا..وہ اپنے قدم بڑھاتی آگے نہیں پیچھے جا رہی تھی...گھر کی ایک ایک چیز اس پر ہنس رہی تھی اس کے آنسو نہیں تھم رہے تھے.....وہ خود ایک بار پھر لنڈن کے اس بھیانک جنگل میں دیکھ رہی تھی. جہاں پوجا نے اسے تنہا چھوڑا تھا....یا اس کلب کے شراب زدہ کمرے میں بند....جہاں مائیکل نے اسے بند کر دیا تھا....اسے لگا وہ خوفناک منظر ایک بار پھر سے آنکھوں کے سامنے آ گئی وہ قبر جیسی زندگی اس کا پیچھا نہیں

چھوڑنے والی تھی... یہ کیسی حقیقت تھی جو وہ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی.

.....

بہن کا رشتہ تو کتنا عظیم ہوتا ہے جب یہی رشتہ ہی بھروسے کے قابل نہیں تو انسان کس پر بھروسہ کرے... آج رشتے اپنا اعتبار کھو رہے تھے.... وہ واپس کمرے میں آکر اوندھے منہ لیٹ گئی.... بات کچھ اور ہے.... کیوں نہیں بتا رہے وہ اسے آخر کیا چھپا رہے ہیں کیا انوشیر اس لیے اس پہ ترس کھا رہا ہے وہ پریگننٹ ہے ایسے میں ایسی کوئی تکلیف نہیں دینی چاہیے...

لیکن انوشیر ایسا کیسے کر سکتا ہے میرے ساتھ وہ مجھے اتنی بڑی تکلیف کیسے دے سکتا ہے وہ تو بہت پیار کرتا ہے مجھ سے.... وہ روتے ہوئے سوچ رہی تھی.....

www.novelsclubb.com

ہو سکتا ہے آپی سے وہ بہت پہلے محبت کرتا ہو اور پھر وہ ایک دوسرے سے ناراض ہو گئے ہوں یا بچھڑ گئے ہوں... اور تب اسے میں ملی اور وہ مجھ سے محبت کرنے لگ

گیا...اور آج برسوں بعد آپی اسے پھر مل گئی ہو گی...وہ خوش ہو گا اور میں. میرا کیا.....؟

اب اس آنکھ مچولی کے کھیل کو ختم ہو جانا چاہیے..اب اسے صاف صاف سب پتا کرنا ہی ہو گا...یہ سب آخر ہے کیا...آپی اور اس کا رشتہ کیا ہے..ایک ایسا رشتہ جسے وہ اپنی محبت سے بھی چھپا رہا تھا....کوئی نہ کوئی تو فیصلہ ہو جانا چاہیے....آر یا اس پار...اس نے اگلے دن روتے ہوئے انوشیر کو میسج کیا....جس میں اس نے لکھا وہ اس سے ملنا چاہتی ہے....وہ اس کے آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرنا چاہتی تھی تاکہ کچھ بھی ابہام باقی نہ رہے. انوشیر کا جواب آیا....

www.novelsclubb.com

آج ایک دوست کے ساتھ ڈنر ہے کل کو ملیں گے...اس نے موبائل غصے سے بیڈ پہ پھینک دیا....وہ جلد سے جلد یہ معاملہ ختم کرنا چاہتی تھی.....

اس کے دل کا اضطراب بڑھتا ہی جا رہا تھا اس کا سکون ختم ہو گیا تھا.. وہ ساری رات روتی رہی.. دور سے روشنی کی ایک کرن جو نظر آ رہی تھی وہ آخر مر جھا گئی.. وہ سب گھل ہو گیا... وہ گھپ اندھیرے میں پڑی تھی جہاں اسے اپنے وجود سے بھی ڈر لگ رہا تھا... مٹھی سے سب کچھ پھسلتا دکھائی دے رہا تھا اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا.... اسے ایک زندگی کا احساس ہوا.... لیکن خود اس کی زندگی کیوں ختم ہو رہی تھی..... عروہ کمرے میں چلی آئی اس نے بڑی تیزی سے اپنے آنسو صاف کیے... عروہ ہیل کے سٹرپ بند کرنے لگی اس کی تیاری سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کہیں جا رہی ہو.....

"کہاں جا رہی ہو آپی.." .اس کے لہجے میں طنز پیدا ہو گیا..

www.novelsclubb.com

"ایک دوست کے ہاں ڈنر پہ..." ..اس پہ بم گر گیا.. عروہ کہہ کر باہر نکلی.. انوشیر بھی کسی دوست کے ساتھ ڈنر کی بات کر رہا تھا اور یہ بھی ڈنر کی بات کر رہی تھی. ..وہ بھی دوست کہہ رہا تھا یہ بھی دوست کہہ رہی تھی.. دونوں کے جواب مبہم

تھے..نہ وہ اسے سچ بتا رہا تھا اور نہ ہی آپی..سچ کیا ہے یہ وہ آج جاننا چاہتی تھی.....وہ آنسو صاف کر کے نیچے آئی..عروہ گاڑی نکال کر نکل چکی تھی وہ دوسری گاڑی میں بیٹھی اور عروہ کا پیچھا کرنے لگی..اس کی گاڑی عروہ سے کچھ ہی فاصلے پر تھی اس نے بڑی شدت سے دعا کی وہ جو سوچ رہی ہو ایسا نہ ہو....وہ انوشیر سے نہیں کسی اور سے ملنے جا رہی ہو....عروہ کی گاڑی شہر کے ایک بہت بڑے ریسٹورنٹ کے سامنے رکی اس نے بھی اپنی گاڑی روک دی...عروہ گاڑی سے نکل کر اس ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہو چکی تھی.....وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے گئی...عروہ اس ٹیبل کی طرف بڑھی جس کے سامنے پہلے ہی ایک شخص کھڑا تھا..اس نے آنکھوں سے دھند ہٹا کر دیکھنے کی کوشش کی..وہ شخص.....

www.novelsclubb.com

ریسٹورنٹ کی چھت اچانک اس کے سر پہ آ گری..کون کیا کہہ رہا تھا وہ نہیں سن رہی تھی..شور تھا بہت شور آوازیں تھی بہت زیادہ...لیکن اس نے زندگی میں پہلی

بار ایک سناٹا محسوس کیا.. منہ پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے وہ باہر نکلی اور گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی.....

ہوا میں جیسے آکسیجن کی کمی ہونے لگی ہو اسے سانس لینا مشکل لگ رہا تھا.. اندر سے چھنک کی آواز آئی کچھ ٹوٹا تھا شاید... کچھ اندر ہی.. شاید وہ دل تھا..

وہ تیز رفتار کے ساتھ گاڑی دوڑاتی گھر پہنچی... اور اپنے کمرے کا دروازہ تیزی سے بند کر بستر پر لیٹ گئی.. کیا سب کچھ یونہی ختم ہو جاتا ہے اتنی جلدی.. وہ روتی رہی کافی دیر تک... اس کی آنکھیں سوجھ گئیں... اسے آپی کے آنے کا انتظار تھا وہ ان سے آج سبھی جواب چاہتی تھی وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی... وہ اس دھوکے اور جھوٹ پر سے پردہ اٹھانا چاہتی تھی..... عروہ ڈیڑھ گھنٹے بعد آئی اس وقت وہ رو رو کر تھک چکی تھی.. اس کی آنکھیں بالکل خشک تھیں... وہ بس عروہ کو ہیل اتارتے دیکھ رہی تھی.. عروہ خوش نظر آ رہی تھی وہ عروہ کے پاس چلی آئی.....

www.novelsclubb.com

"کہاں گئیں تھیں آپ آپی.."...؟اس نے عروہ کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا....

"ڈنر پہ بتایا تو ہے...."

"کس کے ساتھ کیا تھا آپ نے ڈنر.".."؟اس کے لہجے میں تلخی گھل گئی...

"ایک دوست تھا.." عروہ نے جھوٹ نہیں بولا...

"کہیں اس دوست کا نام انوشیر رضا تو نہیں تھا.".. عروہ کے چہرے پہ ایک رنگ آیا...اس نے نگاہیں چرائیں البتہ جواب نہیں دیا.....

"میں نے کچھ پوچھا ہے..؟جس کے ساتھ آپ ڈنر کر کے آئیں ہیں وہ انوشیر ہی ہے ناں...."؟وہ ہزیانی انداز میں چلائی....پورے کمرے میں اس کی آواز سنائی دی.. عروہ اس کی باتوں سے زیادہ اس کے لہجے پہ حیران ہوئی.....

"ہاں وہ وہی تھا."...اس نے مدھم آواز میں کہا....

"کیوں آپی... کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا... میں تو آپ کی سگی بہن تھی ناں پھر کوئی اپنی بہن کے ساتھ یہ سب کرتا ہے."....وہ روتے ہوئے عروہ سے شکوہ کرنے لگی.....

""نہیں آیت ایسا کچھ بھی نہیں ہے."..عروہ صفائی دینے کی کوشش کر رہی تھی.

...

"جھوٹ مت بولیں..میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ اور سن چکی ہوں"....

"لیکن آیت میری بات تو سنو".....

"آپ لوگ میری آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو..آپ کو کیا لگتا ہے مجھے کچھ پتا ہی نہیں چلے گا.."....

"آیت ایسا نہیں ہے میری جان."وہ نہیں سن رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"اس دن ہاسپٹل میں بھی انوشیر نے آپ کو اشارہ کر کے بتانے سے منع کیا تھا... اور میں نے آپ کو فون پر اس سے باتیں کرتے ہوئے بھی سنا.. کیا سب جھوٹ ہے..."؟

"نہیں نہیں... تم غلط سمجھ رہی ہو آیت... میری بات تو سنو.."

"میں غلط سمجھ رہی ہوں سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں.. جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا.."..

"لیکن آیت ایک منٹ میری بات سنو..."..

"مجھے کچھ نہیں سننا... بتاو کیا ہے تم دونوں کے بیچ میں کب سے ہے تم دونوں کا یہ"..... اس کی بات پوری نہیں ہوئی عروہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گالوں پہ مار دیا... عروہ کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا.. عروہ کو دیکھتے ہوئے پہلی بار آیت کو احساس ہو رہا تھا وہ پھر کچھ غلط سمجھ بیٹھی ہے.....

"چپ کرو.... بند کرو اپنی بکواس.... کب سے بولے جا رہی ہو.... تم... تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو... وہ میرے چھوٹے بھائی جیسا ہے."....

آیت نے پھٹی نگاہوں سے عروہ کو دیکھا.. جواب رو رہی تھی.... وہ بھی رو رہی تھی.....

"تمہیں کچھ نظر نہیں آتا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے تم کچھ بھی سوچو گی تم اب کچھ دیکھ کر اپنی مرضی کی کہانی بنانے لگ گئی... میں نے انوشیر کو پہلی نظر میں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کیونکہ میں چہروں کا شناخت رکھتی ہوں... اور تم اسے ایک بار بھی نہیں پہچان سکیں.. اس نے مجھے بتانے سے منع کیا تھا تاکہ تم خود اسے پہچنا و. تم پتا ہے وہ کون ہے..؟"....

www.novelsclubb.com

آیت خاموشی سے عروہ کو دیکھنے لگی....

"وہ انوشیر رضا نہیں ہے وہ روحل آفتاب بھی نہیں ہے وہ تو رام ہے..... تمہارے بچپن کا دوست....

بلی جیسی آنکھوں والا.....یاد ہے تمہیں....آیت ہل تک نہ سکی.....

****

آیت انوشیر کے سینے پر سر رکھ کر رو رہی تھی

"مجھے یقین نہیں آتا میں تمہارے اتنے پاس کھڑی ہوں..اور تمہیں چھو رہی ہوں... لیکن تم غائب نہیں ہو رہے زندگی میں کئی بار میں نے تمہیں چھوا تھا تم غائب ہوئے تھے اور پھر مجھے واپس کبھی نہیں ملے..مجھے آج بھی ڈر لگتا ہے اس بارش سے...ان درختوں سے..ان موسموں سے.....مجھے ڈر ہے اگر ان موسموں نے تمہیں پھر مجھ سے چھین لیا تو میری سانسیں کیسی چلی گئیں....."

"مجھے ڈر لگتا ہے اگر آگے بڑھ کر تمہارے گلے لگوں گی تو تم غائب ہو جاو گے جیسے پہلے ہو گئے تھے...مجھے ڈر لگتا ہے یہ موسم یہ درخت یہ سب کچھ ویسے ہو گا لیکن ان سب کے بیچ تم کہیں نہیں ہو گے...اور پھر میں تمہیں آواز دیتی رہوں گی.

..."؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بارش سے بھیک مانگتی رہوں گی...؟تمہاری واپسی کے لئے دعائیں مانگتی رہوں گی... لیکن تم واپس نہیں لوٹو گے جیسے پہلے نہیں لوٹے تھے....."...

"میں تمہیں بتاؤں تم میرے لیے کیا ہو..؟

تم میرے لیے انوشیر رضا نہیں ہو.....

تم میرے لیے روحل آفتاب بھی نہیں ہو.....

تم میرے لیے صرف رام اگروال ہو....."

میری بلی جیسی آنکھوں والے بچپن کے دوست.."...وہ سسک پڑی...انوشیر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا...اس کے ہاتھ اس وقت کانپ رہے تھے..

"کیا میں تمہیں بتاؤں تمہاری ان بلی جیسی آنکھوں نے مجھے کتنی بار اور کتنی شدت سے رلایا ہے...آج سولہ سال بعد وہ آنکھیں میرے سامنے ہیں....جنت بوا کہتی تھی گڑیا تجھے چہرے پڑھنا نہیں آتا... سہی کہتی تھیں وہ مجھے چہرے پڑھنا کبھی آہی

نہیں سکا... میں اس رام کو بھی کبھی نہیں پہچان سکی جو آٹھ سال میرے ساتھ رہا میں اس انوشیر کو بھی نہیں پہچان سکی...."..

"سولہ سال....؟ کیا تمہیں معلوم ہے سولہ سال کتنے ہوتے ہیں... اور ان سولہ سالوں میں نے تمہیں کتنی بار یاد کیا ہے.. کتنی بار برف کے گھر بناتے ہوئے تمہیں آواز دی.... کتنی بار تمہیں پہاڑوں پر ڈھونڈتی رہی... سب کچھ وہیں تھا وہ برف وہ پہاڑ وہ دسمبر.. وہ جھولا.. وہ آم کا درخت... لیکن تم نہیں تھے..."...

اس نے اپنے ہاتھ انوشیر کی گرفت سے آزاد کیے....

"تمہیں میرے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا... اس طرح مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا وہ میرے بچپن کے دن تھے.. میری زندگی کے آٹھ سال... آٹھ سال جس لڑکے کے ساتھ میں کھیلتی رہی جس کے ساتھ لڑتی رہی وہ اچانک غائب ہو گیا تو میرے دل پہ کیا گزری ہو گی..... وہ لڑکا جو میرے ساتھ گڑیاں کھیلتا تھا جب وہ نہیں تھا تو کیا ان گڑیوں نے اسے نہیں پکارا تھا.... وہ آم کا درخت... وہ جھولا وہ

سب کچھ تمہیں آواز دیتا رہ گیا لیکن تم یوں غائب ہوئے پھر کبھی مڑ کر نہیں دیکھا....."....."

وہ روتے ہوئے مدھم آواز میں کہہ رہی تھی..انوشیر اسے دیکھے جا رہا تھا....ہر طرف بارش کا شور تھا...

"ٹھیک ہے میں تم سے لڑتی تھی تمہیں پسند نہیں کرتی لیکن میں نے یہ تو کبھی نہیں چاہا تھا تم اس طرح سے سب ختم کر کے غائب ہو جاو..... تمہیں سوچنا چاہیے تھا لیکن تم نے مجھ سے ضد باندھ لی تھی اب دوبارہ کبھی گڑیا کو اپنی شکل نہیں دکھاوں گا.....

ہر روز سکول جاتے وقت وہ برف کے ٹکڑے مجھ سے پوچھتے تھے...بتاو تمہاری بلی جیسی آنکھوں والا دوست کہاں ہے.....؟خوبانی کا وہ باغیچہ تمہاری یاد میں سوکھ گیا. صبح سے رات تک آسمان پر موجود بادل، چاند ستارے سبھی اس معصوم لڑکی کا تماشا دیکھتے تھے جسے اس کا دوست چھوڑ گیا تھا."....

بلکتے ہوئے اس کی نظر انوشیر کے لاکٹ پر پڑی وہ اسے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکی تھی لیکن آج اس نے اس لاکٹ کو پہچان بھی لیا_____ یہ وہی لاکٹ تھا جو اس دن برف میں کھیلتے ہوئے کھو گیا تھا جسے انوشیر نے اٹھا لیا تھا_____ اور ایک شرط پر واپس دینے کی حامی بھری تھی....

"اگر تم مجھ سے شادی کرو گی تو ہی یہ لاکٹ تمہیں واپس ملے گا___"_ اس نے یہی کہا تھا وہ روتے روتے ہنس پڑی_____

_____

گڑیا نے رام کی موت کا سن کر اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا ہر بارش میں ہر موسم میں اسے وہ ایک لڑکا یاد آتا.... وہ اسے صبح سے شام تک آوازیں دیتی رہتی اور ہر نماز ہر سجدے میں اس بلی جیسی آنکھوں والے لڑکے کو ڈھونڈتی تھی.... اسے لگا تھا یہ اس کی زندگی کا سب سے خطرناک طوفان تھا لیکن ایک اور طوفان اس کا منتظر تھا جب روہاب اور جنت بوا کی محبت کا پول کھل گیا.....

اسے آج بھی یاد ہے کیسے ابو نے نماز پڑھتی جنت بوا کو جلا کر مار دیا تھا اس کے بعد سے اس کا انسانیت اور رشتوں پر سے بھروسہ ہی اٹھ گیا... جنت بوا نے کہا تھا اللہ معاف کر دیتا ہے انسان ہی معاف نہیں کرتے سہی کہا تھا انہوں نے.....

اس رات چوہدری افضل نے جنت کو جلا کر راکھ کر دیا تھا... اس کے بعد انہیں یہی ڈر تھا کہیں کسی کو پتا نہ چل جائے اور بات آگے نہ پھیل جائے. اسی ڈر سے انہوں نے گھر کے آنگن میں آم کے درخت کے نیچے بہت بڑا کھڈا کھود کر جنت کی لاش کو اس میں پھینک دیا..... دادی عمارہ بیگم رو رو کر اسے روکنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ان پر جنون سوار تھا... دادی ان کے قدموں میں گر کر کہہ رہی تھی میری بیٹی کو مار تو دیا ہے اب کم از کم اس کا جنازہ تو انسانوں کی طرح ہونے دو.... لیکن چوہدری افضل اس وقت سفاکی کی انتہا کو پہنچ چکے تھے رحم نام کی کوئی چیز نہیں تھی ان کے اندر.... گڑیا اپنے ابو کو دیکھتی رہ گئی انسانوں کے ظلم کی کہانی اس کی ننھی آنکھوں کے سامنے تھی.....

www.novelsclubb.com

اس نے نہیں سوچا تھا انسان اتنے ظالم ہوتے ہیں.. وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی یکے بعد دیگرے حادثات.. پہلے اس نے رام کو کھو دیا تھا پھر جان سے عزیز جنت بوا کو.....ان کی ایک ایک نصیحت ایک ایک بات یاد آنے لگی اسے.....

وہ ساری رات روتی رہی اور جانتی تھی اسے زندگی بھر رونا ہے.. جنت بوا کو وہ کبھی نہیں بھلا سکے گی... زندگی اتنی ظالم تھی لمحے بھر پہلے جنت بوا کتنی خوشی تھی اور ایک لمحے بعد سب ختم ہو گیا... یہ دسمبر کا مہینہ اس کے لیے بہت اذیت ناک ثابت ہوا... اسی دسمبر نے پہلے اس سے اس کے دوست کو چھینا تھا پھر دوسری دوست کو.....

وہ تو رو رو کر بھی تھک چکی تھی ان دونوں کے غم کا ازالہ اس کے آنسو تو کبھی نہیں کر سکتے تھے... اسے بہت دکھ ہوا اور بہت غصہ آیا اپنے ابو پہ... یوں کیسے وہ کسی کی جان لے سکتے ہیں ان کی نظروں میں زندگی کی یہی قیمت ہے.. اتنی معصوم اور پیاری لڑکی کو کتنی آسانی سے موت کے گھاٹ اتار دیا.....

www.novelsclubb.com

رام کے معاملے میں وہ بے بس تھی لیکن جنت. ان کے ساتھ جو انصافی ہوئی تھی ان کا بدلہ وہ کیسے چکاتی... وہ چھوٹی سی معصوم بچی اس وقت کر بھی کیا سکتی تھی. ....اس رات وہ سبھی گھر والے روتے رہے ماتم کرتے رہے لیکن جو چلی گئی تھی وہ تو کبھی بھی واپس نہیں آتی.....چوہدری افضل نے سختی سے سب کو ہدایت کی تھی یہ بات کسی کو نہیں بتائی جائے گی.....

لیکن گڑیا نے اگلے ہی دن پولیس کے نام ایک چھوٹا سا خط لکھ کر ڈاک خانے میں ڈال دیا....اور چوری سے گھر واپس چلی آئی اس نے خط میں صرف یہی لکھا ان کے گھر میں قتل ہوا ہے...اس خط میں اس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تھا....شام کے وقت پولیس آئی تھی انہوں نے گھر والوں سے کچھ باتیں پوچھیں چوہدری بھی وہیں تھے.... گھر والے سب کچھ جانتے ہوئے بھی خاموش تھے..چوہدری نے عمارہ بیگم کو طلاق دینے کی دھمکی دی تھی اور دادی اپنے اکلوتے بیٹے کی محبت سے مجبور تھیں...بچے ویسے ہی ڈرے ہوئے تھے ان سب چیزوں سے....کسی نے

www.novelsclubb.com

زبان نہیں کھولی... پولیس اس شام وہاں سے یہ کہہ کر چلی گئی وہ اگلے دن پھر آئیں گے تفشیش کے لیے.....

چوہدری کے اوسان خطا ہو گئے. انہوں نے سوچا نہیں تھا یہ سب ہو گا.. انہیں گھر والوں پہ شک نہیں تھا انہوں نے سوچا آس پاس کسی نے اس گھر سے چیخوں کی آواز سنی ہو گی اور اسی نے ہی پولیس کو اطلاع دی ہو گی... یہ خبر ان کے لیے نہایت خطرناک تھی اور یہاں رہنے کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا.... اسی رات انہوں نے اس گاؤں کو چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تھا.... سبھی گھر والے روتے روتے سامان پیک کر رہے تھے.. گڑیا اقر عروج نے بھی اپنا سامان پیک کیا... یہ گڑیا کے لیے تیسری قیامت تھی... گڑیا جانتی تھی اب سب کچھ ختم ہو رہا ہے... بلی جیسی آنکھوں والا جنت بوا... اس کا بچپن.... برف کا وہ علاقہ.. آم کا درخت... وہ جھولا... سب کچھ پیچھے چھوٹ رہا تھا.. گڑیا نے اس گھر سے نکلتے وقت ایک آخری بار اس درخت کو دیکھا جس کے نیچے جنت دفن تھی... اسے درخت کے نیچے ایک

www.novelsclubb.com

خوشبو کا احساس ہوا...اس کی آنکھوں سے بہت سارے آنسو بہہ رہے تھے..وہ جا رہی تھی لیکن خود کو وہیں چھوڑ کر اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ کر...اس رات اندھیرے میں سب اس گاؤں سے نکلے تھے...برف باری بھی جاری ہو چکی تھی.....

اس نے آسم آسمان کی طرف روتے ہوئے دیکھا.....

"دسمبر چاہے جتنے بھی آنسو بہاو..میں تمہیں معاف کبھی نہیں کروں گی تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا...."

....اس رات ایک خوبصورت گھرانہ ختم ہو گیا..پرندے یوں اڑے پھر کبھی لوٹ کر نہیں گئے...گڑیا کا خوبصورت آشیانہ بکھر گیا تھا.....چوہدری انہیں لے کر ایک اور گاؤں آ گیا تھا یہ اس گاؤں سے کافی دور تھا.....یہاں چوہدری صاحب کے کچھ دوست رہتے تھے دو دن وہ ان کے ہاں رہے تیسرے دن چوہدری نے ایک عالیشان بلڈنگ اپنے نام کرا لیا....پیسہ ہو تو کچھ بھی ناممکن نہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا..پیسہ کس طرح اور کن ذرائع سے آ رہا ہے.

.....اس کے بعد ان کی ایک نئی زندگی شروع ہو گئی... جہاں کوئی برف کا گھر نہیں تھا جہاں کوئی بلی جیسی آنکھوں والا نہیں تھا کوئی لیکچر دینے والی جنت چوہدری نہیں تھی... وہاں کچھ بھی نہیں تھا... پورا گھر اداس تھا سب کچھ یاد آ رہا تھا ماضی کو اور گزرے لمحوں کو بھلانا آسان نہیں تھا....

یوں اس طرح سب کچھ چھوڑنا آسان نہیں ہوتا.. دادی سارا سارا دن روتی رہتی تھیں.. کبھی انہیں رام یاد آ جاتا کبھی اپنی بیٹی جنت..... وہ کچھ نہیں بھول پا رہی تھیں... اپنی بیٹی سے شاید انہیں اتنی محبت تھی ان کے جانے کے چار مہینے بعد وہ بھی سب کچھ چھوڑ کر رخصت ہو گئیں.. گڑیا کا درد کم ہونے کی بجائے بڑھتا جا رہا تھا کوئی معمولی نقصان نہیں ہوا تھا اس لڑکی کا اس نے سب کچھ کھو دیا تھا اپنا.....

www.novelsclubb.com

وہ سکول جانے لگی تھی... عروج بھی اس کے ساتھ تھی لیکن کچھ بھی پہلے جیسا نہیں تھا وہ برف والا سکول وہ زندگی یہاں نہیں تھی.... اسے اپنے ابو سے نفرت تھی ان کی وجہ سے اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا.... اس نے سوچا تھا وہ بڑی ہو کر

زندگی کی میں کبھی ان سے پوچھے گی ضرور مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر آپ کو کیا ملا.....

عروہ جسے جنت بوا ہمیشہ پیار سے عروج کہتی تھی..ان کا کہنا تھا یہ ہمیشہ عروج پر رہے گی اور آیت جسے جنت گڑیا کہا کرتی تھی کیونکہ وہ تھی ہی ایک خوبصورت گڑیا جیسی... لیکن جب وہ ہی نہیں رہی تھی تو اس کے دیئے ہوئے نام بھی مٹ گئے.....

وقت سب سے بڑا مرحم ہوتا ہے...انسان کے ہر زخم کو بھلا دیتی ہے وہ بھی جوانی میں قدم رکھ چکی تھی لیکن کچھ چیزیں بھولنا آسان نہیں ہوتا...یادیں دھندلا ضرور گئیں تھیں لیکن ختم نہیں ہوئی تھیں..سب بھول سکتے ہیں لیکن وہ کبھی نہیں بھولی تھی کچھ....وہ ہر نماز ہر سجدے میں رام کو مانگتی اسے یقین تھا وہ مر چکا ہے اس دن جو ہڈیاں ملی تھیں وہ رام اور مدھو کی ہی تھیں لیکن اس کے دل میں یہ سوچ ہمیشہ سے تھی وہ تو صرف ہڈیاں تھیں اور ہڈیوں سے یہ تو شناخت نہیں ہوتی

www.novelsclubb.com

...کون کس کی لاش ہے....وہ ہر نماز پہ جنت کے لیے بھی دعا کرتی وہ اس کی زندگی تھی جس نے اسے زندگی کے ہر موڑ پر کبھی گرنے نہیں دیا...جنت کے سکھائے ہوئے سبق آج بھی اس کے دل میں محفوظ تھے...وہ ہمیشہ اس کے دل میں زندہ تھی اور زندہ رہتی.....

انہی دنوں اپنے دوستوں سے لنڈن کا ذکر وہ ہمیشہ سے سنتی تھی اور تب سے ہی اس میں لنڈن کو دیکھنے اور لنڈن میں پڑھنے کا شوق بیدار ہوا.....وہ لنڈن گئی دوسرے دن وہ انوشیر سے ملی ایک لمحے کے لیے ایک پل کے لیے بھی اس نے نہیں سوچا وہ انوشیر نہیں رام ہے بلی جیسی آنکھوں والا.....

اس کا نکاح ہوا...وہ پاکستان آئی اس نے کئی بار انوشیر کو دیکھا اسے ملی لیکن یہ وہ نہیں سوچ سکی اس کی دعا قبول ہو چکی ہے وہ لڑکا جو بچپن میں اس سے بچھڑا تھا وہ سولہ سال بعد اسے ملا تھا... معجزات اس سے بڑھ کر تو نہیں ہوتے...اور اب

www.novelsclubb.com

جب وہ لڑکا اسے ملا تھا تو آیت چوہدری سے بڑھ کر بھی کوئی خوش قسمت نہیں تھا اس دنیا میں...

"اس رات ماں مجھے لے کر آپ کے گھر آئیں تھیں ایک رات کے لیے... لیکن تمہارے ابو نے ہمیں پناہ دینے سے انکار کر دیا تھا... میری ماں رو رو کر ایک رات کی پناہ مانگتی رہیں لیکن تمہارے ابو کو رحم نہیں آیا... پھر وہ مجھے لے کر جب گھر پہنچیں تو ان کے ہاتھوں سے انجانے میں میرے باپ کا قتل ہو گیا..... ماں مجھے لے کر ایک جنگل میں آئیں تھیں وہ جنگل بہت خطرناک تھا.. لیکن ماں نے بہادری کے ساتھ مجھے وہاں سے نکالا..... شروعات میں ہمیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا... ماں نے ایک مسلمان گھرانے میں کام کرنا شروع کیا تھا وہ ایک اچھا گھرانہ تھا... بہت خیال رکھنے والا... ماں کو اس بات پہ کبھی پچھتاوا نہیں ہوا کہ انہوں نے اسلام قبول کر کے غلطی کی ہے وہ خوش تھیں اپنے فیصلے سے."....

www.novelsclubb.com

وہ دونوں پارک میں بنچ کے اوپر بیٹھے تھے.... بارش ابھی بھی برس رہی تھی لیکن اس میں وہ زور نہیں تھا جو پہلے تھا..... وہ اب آہستہ آہستہ برس رہی تھی.. آیت نے اپنا سر انوشیر کے سینے پہ رکھا ہوا تھا.... وہ اس کے گرد بازوؤں پھیلائے ہوئے تھا.. اور اس اپنی گزشتہ زندگی کی داستان سنا رہا تھا.....

"تم کہتی ہو تمہیں مجھ سے محبت ہے لیکن مجھے تم سے محبت نہیں ہے گڑیا... مجھے تو تم سے عشق ہے..

تم کہتی ہو تم نے مجھے پل پل یاد کیا اور میں نے.؟ میں نے بھی تو ہر سانس پہ تمہیں یاد کیا ہے... جب میں بڑا ہوا تو میری ایک بینک میں جاب لگ گئی... ماں نے مجھے اچھی سے اچھی تعلیم دلوائی اس لیے کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا جاب کے لیے.

www.novelsclubb.com

....."

جاب کے بعد میں نے گھر گاڑی سب کچھ حاصل کر لیا. لیکن تم ہی نہیں تھیں کہیں پہ... ماں نے مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی کوشش نہیں کی انہوں نے مجھے ماضی کے

تمام حقائقوں سے آگاہ کر دیا...انہوں نے مجھے اسلام کے بارے میں بھی بتایا..وہ اگر نہ بھی کہتیں تب بھی میں اسلام قبول کر لیتا کیونکہ یہ ایک خوبصورت دین ہے....اور مجھے فخر ہے مسلمان ہونے پر...ماں کو میں نے آپ کے بارے میں بھی بتایا ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے".....

"اور جنت بوا بے میری زندگی میں ایک ٹیچر کا کردار ادا کیا ہے ان کی نصیحتیں ان کی باتیں ہر قدم پر میرے ساتھ تھیں..ان کی ہر بات بے میری زندگی آسان بنا دی...وہ مجھے جینے کا قرینہ سکھا گئیں....میں انہیں آخری سانس تک نہیں بھلا سکوں گا..."....."

"سب سے پہلے میں نے تمہیں یونیورسٹی میں دیکھا تھا.اس دن یونیورسٹی میں میرا پہلا دن تھا جب تم اپنی ایک سہیلی کے ساتھ بیٹھی تھیں.....

ایک لمحے کے لیے بھی مجھے پہچاننے میں غلطی نہیں ہوئی وہ سامنے بیٹھی لڑکی گڑیا ہے میری گڑیا.....

www.novelsclubb.com

جس سے میں نے محبت کی جسے چاہا تھا وہ میرے سامنے تھی. وہ لمحہ قیامت کا تھا.... تمہیں نہیں معلوم لیکن اس وقت تمہیں پہلی بار دیکھ لینے کے بعد میں سجدے میں گر گیا تھا اسی یونیورسٹی میں.....

مجھے اس دن سب مل گیا تھا.... سولہ سال کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہوتا.... کہنا آسان ہے لیکن سولہ سال میں پانچ ہزار آٹھ سو چالیس دن ہوتے ہیں.... ایک لاکھ چالیس ہزار ایک سو ساٹھ گھنٹے ہوتے ہیں.... اور جانے کتنے منٹ کتنے سکینڈز ہوتے ہیں... ان ہر لمحے ہر سکینڈ میں نے آپ کو یاد کیا تھا. سولہ سال کی جدائی ایک طویل جدائی ہوتی ہے.. میں واپس اس برفانی علاقے میں بھی گیا تھا تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے مگر تم مجھے نہیں ملیں تمہارے گھر پر لگاتالا رو رہا تھا.. ہم بچپن میں بچھڑے تھے اور آج ایک دوسرے کے ساتھ ہیں".....

"آپ کو یونیورسٹی میں دیکھ لینے کے بعد میں ہمیشہ آپ کو دیکھتا رہتا تھا... لیکن آپ کے سامنے نہیں آیا... پھر ایک دن جماعت اسلامی کی ایک محفل میں میری

www.novelsclubb.com

ملاقات چوہدری صاحب سے ہوئی... وہ ملاقات کافی طویل تھی اس میں کئی باتیں ہوئیں اور یہ سلسلہ چل پڑا. وہ مجھ سے اور میری باتوں سے کافی متاثر نظر آئے..... پھر چوہدری صاحب نے آپ کے لیے مجھے پسند کیا ہے...؟ میں خوش بھی تھا اور حیران بھی... وہ کوئی معجزہ ہی ہو رہا تھا میرے ساتھ لیکن میں نے انہیں اپنے بارے میں سچ نہیں بتایا.... شروع شروع میں مجھے ان پہ کافی غصہ تھا انہوں نے اس رات ہماری مدد نہیں کی پھر مجھے جنت بوا کی نصیحت یاد آئی..... معاف کر دینا بدلہ لینے سے بہتر ہوتا ہے تو میں نے ان کو معاف کر دیا تھا..... اور آگے کی کہانی تمہیں معلوم ہے.."

انوشیر نے اپنے پوروں سے اس کے گال کو چھوا اور اس کے آنسو صاف کرنے لگا... پھر وہ اس کے رخسار پر موجود کالے خوبصورت تل کو چھونے لگا... وہ اس کالے تل کو کبھی نہیں بھلا سکا... اسے یاد تھا اس نے اس تل کی وجہ سے گڑیا کو دادی سے کئی بار ڈانٹ پلوائی آج وہ اس تل سے بھی عشق کرتا تھا.....

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتا میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں لیکن ہر سانس پہ تم یاد آتی ہو.. میری پوری زندگی میرے چوبیس سال ایک کتاب کی طرح تمہارے سامنے ہے اور اس پوری زندگی میں صرف تم ہی وہ واحد لڑکی ہو جس سے میں نے محبت کی... میرے ماضی کا ہر لمحہ گواہ ہے ایک پل پل کہ میں نے تم سے کتنی محبت کی ہے.....

تم ایک "خاموش محبت" بن کر میرے سامنے آئی اور مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا... میں بچپن میں تمہیں تنگ کرتا تھا کیونکہ میں تم سے پیار کرتا میں صرف یہی چاہتا تھا تم صرف میرے بارے میں سوچو... چاہے غصے سے یا نفرت سے لیکن تمہارے دل میں اور کوئی نہیں آنا چاہئے...."...

www.novelsclubb.com

"اور تم ہو کیا گڑیا...؟ تم نے کیسا ڈیرہ ڈال دیا میرے دل پہ میں تمہارے علاوہ نہ کبھی کچھ دیکھ سکا اور نہ کبھی کچھ سوچ سکا... میرے لیے ابتدا تم ہو اور انتہا بھی تم

ہی ہو.....اس زمین و آسمان کے درمیان اگر اللہ تعالیٰ کے بعد کسی سے مجھے عشق ہوا ہے تو وہ تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا".....

وہ سن رہی تھی...اور بعض دفعہ سننا بہت اچھا لگتا ہے اس کی آواز میں ترنم تھی....ایک سنگیت کی طرح...کسی کوئل کی طرح.....بارش کے قطرے اچانک خوبصورت ہونے لگے.....

"تم میرے لیے ہو کیا..؟دل کے اندر جہاں تمہاری رسائی ہے وہاں کسی اور انسانی رشتے کی پہنچ نہیں ہے...جب میں نے اسلام قبول کیا تھا تو سب سے پہلے عمرہ کے لیے گیا...اس دن سعودی عرب کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی بعد میں مانگی اور تمہیں پہلے مانگا....میں ہمیشہ سے یہی سوچتا رہا تم مجھے سے ناراض ہو گی..کیونکہ تم یہی سمجھتی تھیں میں تم سے نفرت کرتا ہوں اور میں تمہیں آخری وقت تک بھی یہ نہیں بتا سکا میں نے کبھی تم سے نفرت نہیں کی....میں ہمیشہ تم سے محبت کرتا تھا...کل بھی آج بھی....یہ موسم یہ درخت یہ

www.novelsclubb.com

ہوائیں سب گواہ ہیں.....بلی جیسی آنکھوں والے نے صرف تم سے ہی محبت کی ہے.....وہ صرف تمہارا ہے اور آخری سانس تک تمہارا ہی رہے گا.."".....

آیت نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا...گہری سنہری خوبصورت آنکھیں.

..اور خوبصورت ہونٹ...اس شخص نے اسے بہت رلایا تھا.....اور اس شخص کی محبت پر اسے کبھی بے یقینی نہیں تھی...جو شخص ایک ہی لڑکی سے چوبیس سال تک محبت کر سکتا ہے اس کی محبت پر تو وہ کبھی بد گمان نہیں ہو سکتی...اس نے انوشیر کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا.....اور اپنا سر ایک بار پھر اس کی سینے پر رکھ دیا.....

اس کے سانسوں کی خوشبو اس کی سانسوں میں اتر رہے تھے..انوشیر نے اسے اپنے مضبوط بانہوں کی زنجیر میں جکڑ لیا.....

www.novelsclubb.com

"ہم نے روحل کے ساتھ تمہارا نکاح کرنے کا فیصلہ کیا ہے"..رات کے وقت چوہدری افضل اس کے کمرے میں آئے اور انہوں نے آیت کو اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا...آیت سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑی ہو گئی....

"آپ کو پتا ہے وہ کون ہے ابو.."؟..اس نے ہاتھ باندھ کر اعتماد کے ساتھ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھا...چوہدری صاحب کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ظاہر ہوئے جیسے پوچھ رہے ہوں.."کون ہے"

"مدھو کا بیٹا.."..

"کون مدھو"...چوہدری صاحب کو فوری طور پر یاد نہ آسکا.....

"مدھوا گروال.....بچپن میں جو ہماری پڑوسن تھی.."اس نے اپنے ابو کے تاثرات دیکھے جن پہلے حیرت پھر ناگواری اور غصہ تھا....وہ خاموشی سے ان کے بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی....

"اس کافر عورت کا بیٹا.؟"..وہ حقارت سے چلائے..

"وہ اسلام قبول کر چکا ہے ابو"....آیت نے بتایا....

"لیکن ہے تو وہ ایک کافر کا بیٹا ہی ناں.."..؟

"مدھو بھی اسلام قبول کر چکی ہے"....اس لیے وہ مسلمان ہیں....

"وہ کافر ہی ہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا انہوں نے اسلام قبول کیا ہے یا نہیں."..؟ان کا اشتعال بڑھتا جا رہا تھا....

"فرق پڑتا ہے ابو کیوں فرق نہیں پڑتا..یہ بات معنی نہیں رکھتی انہوں نے کب اسلام قبول کیا ہے اصل بات یہ ہے انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ مسلمان ہیں....."اس کے اعتماد میں کوئی کمی نہیں آئی...

"اس حرام زادے نے ہمیں دھوکہ دیا ہے اس کی یہ جرات. ہم اس کافر کو چھوڑیں گے نہیں.."..چوہدری غصے سے چلائے.....

"انہوں نے آپ کو دھوکہ نہیں دیا ابو..." آیت ان کا دفاع کرنے لگی....

"تم تو چپ ہی رہو.. اب ہم تمہارا نکاح اس کے ساتھ کبھی نہیں کریں گے."...انہوں نے غصے سے آیت کو دیکھا...

"مجھے بھی نکاح نہیں کرنا.. کیونکہ میں اس کے ساتھ نکاح کر چکی ہوں...اب صرف رخصتی باقی ہے"..چوہدری کو کوئی سانپ ڈنک مار گیا تھا.....

"کیا بکواس کر رہی ہو..؟ ہوش میں تو ہو"....

"بہت دیر لگی لیکن آخر ہوش میں آ ہی گئی ہوں"...وہ افسردگی سے کہنے لگی....

"اور بکواس نہیں.. ہم جانتے ہیں تم یہ سب اس لیے کہہ رہی ہو تاکہ ہم تمہارا نکاح اس کافر سے کر دیں.. لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو گا ہم اس لاوارث کافر سے تمہارا نکاح کبھی نہیں ہونے دیں گے....جماعت اسلامی میں ہمارا ایک بہت بڑا نام ہے اپنی

ساری زندگی محنت کر کے ہم نے وہ سب حاصل کیا ہے...اس نام کو ہم اتنی آسانی سے خراب نہیں ہونے دیں گے سنا تم نے.؟"

انہوں نے انگلی اٹھا کر آیت کو دکھائی..

"آپ کو کس بات پر اعتراض ہے وہ کافر ہے یا آپ کا بہت بڑا نام ہے..."؟

"اگر وہ غریب ہوتا اور ایک اچھا سچا مسلمان ہوتا تب ہمیں اتنے اعتراضات نہ ہوتے لیکن اب ہم اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے."....

"وہ اچھا مسلمان نہیں ہے ابو تو کیا آپ اچھے مسلمان ہیں.:..؟آیت نے استہزائیہ انداز میں پوچھا...وہ دنگ رہ گئے زندگی میں پہلی بار ان کی بیٹی ان کے روبرو آکر ان سے سر اٹھا کر سوال کر رہی تھی...آج تک کبھی کسی کی ہمت نہیں ہوئی ان کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی.....وہ شاکڈ ہی تو تھے.....

"تم انگلی اٹھا رہی ہو ہمارے مسلمان ہونے پر..."؟وہ دھاڑے...

"میں صرف پوچھ رہی ہوں.." .اس نے تصیح کی.....ہم "تمہیں بتانے کے روادار نہیں ہیں سمجھی...ہم ایک اچھے مسلمان ہیں پوری دنیا جانتی ہے آج تک کسی کی کبھی ہمت نہیں ہوئی ہم پر انگلی اٹھا سکے....الحمدللہ جماعت اسلامی میں ہمارا اونچا مقام ہے ایک الگ پہچان ہے.."...چوہدری صاحب تفاخر سے بتانے لگے.....

"میں یہ نہیں پوچھ رہی آپ کا کتنا بڑا نام ہے..جماعت اسلامی میں لاکھوں ممبرز ہیں سب کی ایک پہچان ہے...لیکن میں ان کا نہیں پوچھ رہی میں صرف آپ سے سوال کر رہی ہوں کیا آپ اچھے مسلمان ہیں".....؟

وہ مدھم مگر مستحکم لہجے میں پوچھ رہی تھی....

www.novelsclubb.com

"ہم نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں اور بھی کئی عبادات کرتے ہیں تو کیا ہم اچھے مسلمان نہیں ہیں."..؟

"نماز روزے یہ سب کئی لوگ کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں سب اچھے مسلمان ہیں...پتا ہے کیوں..؟ کیونکہ وہ یہ سب دنیا کے لیے کرتے ہیں انسانوں کے لیے کرتے ہیں دکھاوے کے لیے کرتے ہیں اللہ کے لیے نہیں.."....

چوہدری کے سر پہ بم گرا.....

"تم کہنا کیا چاہتی ہو ہم دکھاوا کر رہے ہیں ہماری ساری عبادات جھوٹی ہیں"....؟ وہ غصے سے بلند آواز میں پوچھ رہے تھے....

"مجھے تو یہی لگتا ہے ابو..کیونکہ میں وہی کہہ رہی ہوں جو دیکھ رہی ہوں..آپ مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں لیکن بعض اوقات گھر میں نہیں پڑھتے..آپ بڑے بڑے ذکاتی اداروں کو لاکھوں زکوٰۃ ڈونیٹ کرتے ہیں لیکن اگر آپ کے دروازے پر کوئی اللہ کے نام پہ مدد لینے آئے تو آپ اسے بے عزت کر کے نکال دیتے ہیں. لوگوں کو دکھا کر آپ لاکھوں خرچ کرتے ہیں جبکہ اللہ کے لیے ایک روپیہ بھی نہیں...آپ پوری دنیا کے سامنے اپنی عبادات کا کھلا اعتراف کرتے ہیں..آج میں

نے نماز پڑھی آج روزہ رکھا آج.. فلاں غریب کی مدد کی...؟اچھے اور سچے مسلمان چھپ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں یوں سر عام سب کے سامنے اپنی نیکیوں کے بارے میں ڈھول نہیں بجاتے.... کہتے ہیں اگر اللہ کی راہ دو تو یوں دو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو... لیکن آپ اگر کسی کو ہزار روپے بھی دیں تو پریس میڈیا، نیوز پیپرز سب پہ اشتہارات لگواتے ہیں.... آپ کہتے ہیں مدھو اور انوشیر اچھے مسلمان نہیں ہیں میری نظر میں تو آپ بھی ایک اچھے مسلمان نہیں ہیں.."

"تڑاخ..." .ایک زناٹے دار تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونجی.. کیونکہ چوہدری اس کی بے لگام زبان روکنے کے لیے یہی کر سکتے تھے..... وہ لڑکی ان کی ساری عبادات ساری نیکیاں مٹی میں ملا رہی تھی.. سیکنڈوں میں.....

www.novelsclubb.com

"تم کون ہوتی ہے ہم سے سوال کرنے والی.. کیا تم خود بڑی نیک لڑکی ہو. ہم اپنی پوری زندگی جماعت اسلامی میں گزار چکے ہیں کیا ہمیں معلوم نہیں ہو گا... کل کی پیدا ہوئی لڑکی جس کے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے وہ ہمیں دین سکھائے

گی.... لنڈن سے دو چار کتابیں کیا پڑھ کر آئی ہو تم ہماری عبادات پر انگلی اٹھانے لگ گئے..... تم اپنا علم اپنے پاس رکھو.. ایک کافر لڑکے کے لیے تم ہم سے بحث کر رہی ہو. وہ جس کے دین ایمان کا پتا نہ ہو.... ہم نے اپنی پوری زندگی اللہ کی راہ میں گزاری ہے کون سی نیکی ہے جو ہم نے نہیں کی... سب کی مدد کرتے ہیں اگر ہمارے دروازے پر کوئی سوالی آئے تو اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے."..... آیت نے تیزی سے ان کی بات کاٹی.....

"تو اس رات جب مدھو آپ کے پاس پناہ مانگنے آئی تھی تو اس کی مدد کیوں نہیں کی آپ نے....؟ اسے کیوں خالی ہاتھ لوٹایا اس وقت آپ کا دین کہاں تھا....؟

وہ ایک کافر عورت تھی اس لیے ہم نے اس کی مدد نہیں کی"..... وہ درشتی سے کہنے لگے....

"لیکن جب وہ آئی تھی تو اسلام قبول کر چکی تھی تب تو وہ مسلمان تھی تب کیوں مدد نہیں کی اس کی.... وہ عورت اسلام کے لیے سب کچھ چھوڑ کر جا رہی تھی.. اور

www.novelsclubb.com

صرف ایک رات کے لیے آپ کے پاس پناہ مانگنے آئی تھی ابو..اس نے کوئی جائیداد کوئی بنگلہ نہیں مانگا تھا صرف ایک رات گزارنے کی اجازت مانگی تھی....کیا ہو جاتا اگر آپ اس کی مدد کرتے ایک رات اسے پناہ دینے سے آپ کی جائداد میں کون سی کمی آجاتی...بقول آپ کے...وہ مسلمان نہیں تھی لیکن آپ تو مسلمان تھے ناں..ایک مسلمان ہونے کے ناطے کیا آپ کا یہی فرض تھا ایک مجبور عورت کو دھکے مار کر دھتکار دو.....وہ آپ سے اللہ کے نام پہ مدد مانگ رہی تھی ...مذہب کے ناطے نہ سہی پڑوسی کے ناطے نہ سہی انسانیت کے ناطے بھی نہ سہی کم از کم اللہ کے نام پہ تو اس کی مدد کر ہی سکتے تھے ناں آپ؟

وہ آپ سے رحم مانگ رہی تھی لیکن آپ کو رحم نہیں آرہا تھا..اگر وہ اللہ سے یا در مصطفی سے مانگتی تو کیا وہ بھی یوں اس مجبور عورت کو دھکے مار کر ٹھکرا دیتے...وہ آپ کے قدموں میں گری تھی ابو..آپ کو یہ حق تو نہیں تھا آپ اسے دھکے دیتے...آپ نے اس کی مدد نہیں کی تو کیا اللہ نے بھی اس کی مدد نہیں کی.....جو

www.novelsclubb.com

عورت اللہ کے لیے نکلی تھی اور اللہ تعالیٰ خوفناک جنگل میں خطرناک جانوروں کے بیچ کیا اسے زندہ نہیں نکالا تھا.."....."

"مہ...مہ...میں..." چوہدری صاحب کے پاس الفاظ ختم ہونے لگے تھے یہ لڑکی واقعی ان کی نیکیاں خراب کر رہی تھی.....

"چپ کرو اس معاملے میں مجھ سے بحث مت کرو تم..بس تم خاموش ہو جاو".

...ان کے الفاظ میں بے ربطگی تھی جیسے اب بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہ ہو پھر بھی وہ اپنا دفاع کر رہے تھے...."

.ٹھیک ہے اس معاملے کو یہیں ختم کریں...ایک سادہ سا سوال...جنت بوا کو کیوں قتل کیا آپ نے"....؟

www.novelsclubb.com

چوہدری کا وجود پرخچے سے اڑا دیا گیا...وہ راز جو زندگی میں وہ دفن کر چکے تھے وہ سب کچھ سامنے آ گیا تھا ایک بار پھر....آیت ہاتھ باندھے ان کے جواب کا منتظر تھی.....

"نام مت لو اس کا....وہ بے غیرت لڑکی تھی"...وہ دانت چبا کر غصے سے بولے...

"تو کیا آپ غیرت مند ہیں."..؟دوسرا بم پھٹا...چوہدری کو لگا تھا وہ کسی عدالت میں کھڑے ہیں اور سامنے کھڑی لڑکی ایک وکیل ہو جو ان سے تمام حساب لینا چاہتی تھی....

"بے شرم..بے غیرت تم مجھے اپنے باپ کو بے غیرت کہہ رہی ہو.اللہ کے غضب سے ڈر نہیں لگتا.."...؟ان کی زوردار آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی ...

"آپ کو ڈر لگا تھا اللہ کے غضب سے...."وہ ان سے بھی بلند آواز میں چلائی.....

"بتائیں کیوں کیا آپ نے ایسا"..؟

"کیوں کہ وہ تھی ہی اس قابل اس بے غیرت نے ہماری عزت کا جنازہ اٹھا دیا تھا.....وہ غیرت کے نام پر قتل کی گئی..اس نے جو گناہ کیا تھا اسے اس کی سزا ملی."ان کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا چہرہ لال ہو چکا تھا

"آپ کون تھے سزا دینے والے..آپ خدا تو نہیں تھے آپ کو یہ اختیار کس نے دیا تھا آپ کسی کو سزا یا جزا دیں..اس نے صرف ایک غلطی کی آپ وہ بھی معاف نہیں کر سکے آپ نے اس کی بھی سزا دی یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ خود ایک انسان ہیں..اور آپ بھی گناہ کر سکتے ہیں اور آپ نے بھی کیے ہوں گے...کیا آپ نے زندگی میں کبھی کوئی گناہ نہیں کیا.....؟اللہ جو ہم سب سے بڑا ہے وہ دن کو ہزاروں غلطیاں معاف کرتا ہے تو آپ کیوں نہیں....کیا حق تھا آپ کو جنت یا جہنم دینے کا".....؟

www.novelsclubb.com

کسی کو سزا یا جزا دینے کا اختیار آپ کے پاس نہیں تھا آپ بھی ایک انسان تھے___ سہی کہا تھا جنت بوا نے اللہ معاف کر دیتا ہے انسان ہی کبھی معاف نہیں کرتے

چوہدری صاحب بول نہیں سکے... حلق سے زبان کھینچ لینے کی طاقت رکھتی تھی وہ لڑکی... ہر جواب دم توڑنے لگا تھا.... آیت کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آنسو کے اس پار جنت کی تصویر تھی.....

"اس رات آپ کے ظلم سے آسمان کانپ رہا تھا لیکن آپ کا دل نہیں کانپا... وہ لڑکی نماز پڑھ رہی تھی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہوئی اس لڑکی کو قتل کر دیا تھا... اور آپ بات کرتے ہیں کافر اور مسلمان کی. انو شیر مسلمان نہیں تھا لیکن اس نے اپنی زندگی اللہ کی مرضی سے گزاری اور آپ سچے اور اچھے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر بھی آپ نے وہ کام کیا جسے کرتے ہوئے کافروں کا بھی دل کانپ جائے..... جنت بوا نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے گزاری.. کبھی کوئی گناہ نہیں کیا.. دل جوان کے بس میں نہیں تھا محبت ہو گئی تھی انہوں نے پھر بھی انہوں نے کچھ غلط نہیں کیا... اپنی حدیں پار نہیں کیں.... ان کی محبت پاک تھی پر آپ نے تو اسے بھی غلاظت میں ڈبو دیا..... روز محشر اللہ تعالیٰ

www.novelsclubb.com

بھی میزان میں ایک طرف نیکیاں اور ایک طرف گناہ ڈالتے ہیں لیکن آپ نے اس کے ایک گناہ کو دیکھا آپ کو اس کی کوئی نیکی کوئی اچھائی نظر نہیں آئی."..... وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی....

چوہدری صاحب کی نگاہیں جھک گئیں.. یہ زندگی کا وہ لمحہ تھا جب انسان اپنے سائے سے بھی ڈر جائے وہ بھی ڈر رہے تھے.....

"وتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ"

"اور اللہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے... تو آپ کون تھے کسی کو عزت یا ذلت دینے والے ابو.."

اس آیت کا ترجمہ نہیں سنا آپ نے

www.novelsclubb.com

"جو بھی کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے گا تو اسی کی سزا جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہے گا.. اس پہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہو. اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا گیا ہے".....

"اور حضرت محمد صلی علیہ وسلم کا وہ ارشاد مبارک آپ نے نہیں سنا مومن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ساری دنیا ختم ہونے سے زیادہ بڑی بات ہے..

آپ تو اپنے عمل سے خوش ہیں... لیکن حضرت محمد صلی علیہ وسلم کا ارشاد کچھ اور ہے. اب کس کی بات سہی ہے کون سچا ہے آپ یا حضرت محمد صلی علیہ وسلم.

...یقیناً وہ سہی ہیں اور وہی سچے ہیں آپ نہیں."

"آپ ان دونوں کی شادی کرا سکتے تھے اسلامی طریقے کے مطابق لیکن آپ خود کو خدا سمجھنے لگ گئے___

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ایک شخص نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا

اور۔۔۔عرض کیا اے اللہ کے رسول۔۔۔ہمارے پاس ایک یتیم لڑکی رہتی ہے۔۔۔جس سے نکاح کا پیغام۔۔۔ایک امیر اور۔۔۔ایک غریب نے دیا ہے۔۔۔لڑکی غریب کو پسند کرتی ہے اور۔۔۔ہم امیر کو۔۔۔

آپ(صلی اللہ علیہ وسلم)نے ارشاد فرمایا۔۔۔

"دو محبت کرنے والوں کی شادی کروانے سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے"۔۔۔

"(ابن ماجہ 1847)"

چوہدری کا دل چاہا خاموش کرا دے اسے....اس کی باتیں تیر بن کر ان کے دل میں اتر رہی تھیں..وہ ان کے وجود کو زخمی کر رہی تھیں.....

"غیرت..ہونہہ...اتنے بڑے گاؤں کے اتنے بڑے چوہدری کی غیرت یہی تھی نماز پڑھتی ایک لڑکی کا قتل کر دیا وہ تب جب وہ نہ اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکتی تھی اور نہ ہی اپنا دفاع کر سکتی تھی.....

غیرت کے نام پر حوا کی اور کتنی بیٹیاں قتل ہوں گی ابو...اور کب تک سزا صرف معصوم لڑکیوں کو ملتی رہے گی...آدم کے بیٹے اپنی مرضی سے گناہ کریں گے اور انہیں کوئی سزا نہیں ملے گی..ہر بار ہر سزا بیٹی کے لیے..غیرت صرف بیٹی کے نام پر.....ابو جہل کے دور میں بھی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا آج وہ وقت ایک بار پھر سے واپس آ رہا ہے..اگر جنت کی جگہ آپ کا کوئی بھائی ہوتا یا کوئی بیٹا ہوتا تو کیا آپ اسے بھی یونہی غیرت کے نام پر قتل کر دیتے.....

www.novelsclubb.com

وہ بلک پڑی....

نہیں ابو آپ ایسا کبھی نہیں کرتے..... ہم لڑکیاں مہمان بن کر آپ لوگوں کے پاس آتی ہیں آدھی زندگی باپ کے گھر اور آدھی زندگی شوہر کے گھر.. اپنے مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک تو کوئی نہیں کرتا ابو...

بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں اس طرح زمین سے رحمت کو ختم نہ کریں ورنہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا... اگر بیٹیاں نہ ہوئیں تو باپوں کے جنازے سناٹے میں اٹھیں گے والدین کے لیے مصیبتوں کے وقت دعا کرنے والے ہاتھ ختم ہو جائیں گے.. اگر اس طرح حوا کی بیٹیاں قتل ہوتی رہیں ناں تو وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا میں ایک قیامت برپا ہو گی.... اور ہر بیٹی اپنے باپ جیسے عظیم رشتے پر سے بھروسہ کھو دے گی".....

www.novelsclubb.com

وہ روتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی.... اور چوہدری افضل کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر گئی..... وہ افسوس اور دکھ کی اس سیڑھی پر کھڑے تھے جہاں سب کچھ نظر آتا ہے کوئی بھی دھند باقی نہیں رہتا.... بہت بڑا آئینہ سامنے ہوتا ہے

اور اس میں انسان کے اپنے اعمال ہی نظر آنے لگتے ہیں.....وہ چوہدری جنہوں نے اپنی ساری زندگی شان و شوکت کے ساتھ گزاری آج اپنے سائے سے ڈر رہے تھے..

ساری زندگی کی عبادات نیکیاں انہیں ایک پل میں اڑتا ہوا محسوس ہوئیں....سب کچھ اڑ کر ایک دھویں کی طرح تحلیل ہو رہا تھا.....وہ جس پل پر برسوں سے چلتے آ رہے وہ دونوں اطراف سے کاٹ دی گئی اور وہ منہ کے بل گر پڑے.....اور پھر سب ختم ہو گیا....ان کے نام کی وہ بلند و بالا عمارت ان کے غرور اور انہکار کا تاج محل پل بھر میں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا...

www.novelsclubb.com

پھر ان دونوں کے قدم اس نگر پر پڑ رہے تھے جہاں انہوں نے برسوں پہلے ایک آشیانہ بنایا تھا جسے ہوا کے تیز جھونکوں نے اجاڑ دیا_____

وہ سب کچھ وہی تھا ویسے ہی جیسے برسوں پہلے تھے___ آسمان سے خوبصورت برف گرنے لگی تھی___ وہ انوشیر کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے جن پر اس کا اختیار نہیں تھا___ ماضی کی دھندلی یادیں ایک بار پھر سے تازہ ہونے لگیں_____

"اتنی دیر کہاں کر دی گڑیا____؟" پہاڑ اور درخت اس سے پوچھ رہے تھے وہ کچھ بھی نہیں بول سکی___

اس برف کی زمین پر اسے ایک کمی کا احساس ہوا کوئی تھا جو نہیں تھا____ سب کچھ وہی تھا___ ایک وہی کہیں نہیں تھی آج____

"وہ کہاں ہے____؟" اس نے برف کے ٹکڑے ہاتھ بڑھا کر اپنی مٹھی میں قید کر لیے___ وہ برستی برف سے پوچھ رہی تھی اس لڑکی کے بارے میں جسے وہاں ہونا چاہیے تھا جو قدم قدم پہ ان کے ساتھ تھی لیکن آج وہ کہیں نہیں تھی_____

سب کچھ اداس لگا تھا اسے_____

یہ برف اجنبی لگا اسے ___ یہ سب تو کبھی اجنبی نہیں تھا اس کے لیے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ شاید سب کچھ اجنبی ہو جاتا ہے ____ ہر لمحہ انسان کی زندگی میں ایک بار آتا ہے اور یادیں چھوڑ جاتا ہے _____

آسمان آج اس کا غم میں شریک تھا وہ لڑکی بھی آنسو بہا رہی تھی اور آج تو اس کے ساتھ آسمان بھی رو پڑنے والا تھا آج تو آسمان کے بھی آنسو نہیں تھم رہے تھے _____

"دسمبر میں تمہیں معاف کبھی نہیں کروں گی" _____

اس نے روتے ہوئے اس رات دسمبر سے کہا تھا ___ چاند ستارے سبھی گواہ تھے اس کے _____

www.novelsclubb.com

دسمبر نے اس سے سب کچھ چھین لیا تھا _____ اور آج سولہ سال بعد دسمبر آ کر اس کے قدموں میں گرا تھا ___ اس لڑکی کے وہ اس سے معافی مانگ کر کہہ رہا تھا

'میں نے تم سے جو چھینا تمہیں وہ واپس بھی کر دیا____" تمہیں تمہاری بلی جیسی آنکھوں والا لوٹا دیا___اب تو مجھے معاف کر دو"_____

""""نہیں___نہیں____نہیں میں تمہیں پھر بھی معاف نہیں کروں گی تم نے صرف اسے تو نہیں چھینا تھا تم نے مجھ سے میری خوشیاں میرا بچپن میری جنت مجھ سے چھینی تھی وہ سب بھی تو مجھے واپس لا کر دو"_____

وہ روتے ہوئے بے آواز دسمبر سے مخاطب تھی___دسمبر جواب میں خاموش رہا ___وہ دونوں چلتے ہوئے اس جگہ آئے جہاں سکول سے چھٹی کے بعد وہ برف کے گھر بناتے تھے___وہ برف بھی تھا موقع بھی تھا دسمبر بھی تھا لیکن وہ بچپن کہیں نہیں تھا_____

www.novelsclubb.com

اسے ہر طرف دیکھ کر کچھ نہ کچھ یاد آجاتا ہر طرف کوئی نہ کوئی یاد دفن تھی ____پھر وہ باغیچے کی طرف آئے جس سے وہ تینوں بچے چوری خوبانیاں چراتے تھے____وہ باغ اپنے مکینوں کی یاد میں ایسے اجڑا پھر نہ جڑ سکا____

واقعی اب بہت کچھ بدل چکا تھا یا پھر شاید اس کی یادداشت بدل چکی تھی____ وہ علاقہ اس کے لیے اجنبی تھا اور وہ بھی ان کے لیے اتنی ہی اجنبی تھی_____

نگاہوں کو چاروں طرف گھماتے اسے اس وقت کیا کیا یاد نہیں آرہا تھا_____

وہ برف جس میں اس کی زندگی کا کافی حصہ گزرا تھا کبھی یوں اس طرح اسے اجنبی کر جائے گا سوچا نہیں تھا____ لیکن سوچا تو خیر اس نے بہت کچھ نہیں تھا____

آج وہ یادیں اسے معاف نہیں کرنے والی تھیں

اب کچھ نہیں بچا تھا صرف یادیں ہی باقی رہ گئیں تھیں____

جو لمحے کبھی ہمارے لیے اتنی تکلیف دہ ہوتے ہیں آگے چل کر ہماری زندگی کی سب سے قیمتی یادیں بن جاتی ہیں____

میری خواہش ہے میں لوٹ سکوں ایک بار پھر اپنے بچپن میں اسی برف میں_____

لیکن نہ میں لوٹ سکتی ہوں نہ کبھی بچپن لوٹ آئے گا_____ گڑیا نے سسکتے ہوئے

خواہش کی_____

زندگی ہمیشہ آگے جاتی ہے ہر سکینڈ زندگی میں صرف ایک بار آتا ہے اور پھر یادیں

چھوڑ جاتا ہے_____

اور وہی یادیں کبھی سانپ بن کر انسان کو ڈسنے کے لیے تیار ہو جاتی ہیں_____

" کبھی ریت کے اونچے ٹیلوں پہ جانا_____

گھروندے بنانا بنا کے مٹانا_____

www.novelsclubb.com

وہ معصوم چاہت کی تصویر اپنی_____

وہ خوابوں کھلونوں کی جاگیر اپنی_____

نہ دنیا کا غم تھا نہ رشتوں کے بندھن_____

بڑی خوبصورت تھی وہ زندگانی_____"

"بچپن تم کہاں ہو___ پھر سے ایک بار لوٹ آو دیکھو میں لوٹ آئی ہوں___ پھر سے وہیں پریوں والی زندگی گزاریں___ جس میں کوئی آنسو نہیں تھا جس میں شرارتیں تھیں خوشیاں تھیں_____ دیکھو میں بھی ہوں بلی جیسی آنکھوں والا بھی ہے صرف تم ہی دور چلے گئے ہو_____"

اس کے دل میں ایک تکلیف ہونے لگی___ ہر منظر آنکھوں کے سامنے تھا____ چلتے چلتے اچانک اسے روہاب کی یاد آئی___ جنت بوا تو شہید ہوئی تھیں اور وہ___ کہاں چلا گیا تھا___ شاید اس نے جنت کا بہت انتظار کیا ہو گا_____ شاید وہ اسے ان برف کی پہاڑوں پر ڈھونڈتا رہا ہو گا___ شاید اس نے مایوس ہو کر انہی پہاڑوں میں سے کسی ایک پہاڑ سے چھلانگ لگا دی ہو_____

www.novelsclubb.com

جنت بوا نے کہا تھا زندگی میں ضروری نہیں ہر کہانی پوری ہو کچھ کہانیاں ادھوری بھی رہ جاتی ہیں_ اور ان پہاڑوں کے درمیان اس کی اپنی محبت کی داستان بھی تو ادھوری رہ گئی_____

وہ دونوں اس گھر میں آئے تھے جو کبھی ان کے لیے ایک خوبصورت پناہ گاہ تھا ایک خوبصورت آشیانہ اور آج___؟

آج وہ صرف ایک مکان تھا ایک ویران مکان جو اپنے مکینوں کی یاد میں اداس تھا ___ خاموش تھا_ گھر انسانوں سے بنتے ہیں جب انسان ہی نہ ہوں تو گھر ویران ہو جاتے ہیں____ وہ بھی شاید ان کی جدائی برداشت نہیں کر سکا_____ اور آج جب اتنے سال بعد گڑیا واپس آئی تو کچھ بھی نہیں تھا وہاں___ اس نے آنے میں بہت دیر کر دی____

www.novelsclubb.com

_____ وہ اس آم کے درخت کو دیکھ رہی تھی___ جس میں وہ گھنٹوں جھولے لیتی تھی___ اور رام اکثر وہ جھولا کاٹ دیا کرتا تھا اور وہ نیچے گر جاتی_____ وہ نم

آنکھوں کے ساتھ مسکرائی تھی___ آج وہ جھولا وہاں نہیں تھا___ آم کا درخت پہلے سے زیادہ خوبصورت اور سبز ہو چکا تھا____ وہ جانتی تھی کیوں_____

آم سے ہوتے ہوئے اس کی نگاہیں اس جگہ گئیں جہاں کئی خوبصورت پھول تھے___ جو باڑ کی شکل میں تھے___ اسے یاد آیا یہاں کچھ قیمتی دفن ہے_____

اور وہ پھول___ ؟اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام تھے اس لڑکی کے لیے جس نے موت کو سامنے دیکھ کر بھی نماز نہیں چھوڑی____ تو ایسا کیسے ہو سکتا اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو عزت نہ دیتا___ ایک انسان اس کے منہ پر کالک مل دی تھی اور رحمن نے اس کی قبر کو چاروں طرف پھولوں سے سجا دیا تھا_____

وہاں ویسی ہی خوشبو تھی جو گڑیا نے اس گھر سے نکلتے وقت محسوس کی تھی وہ خوشبو آج بھی مہک رہی تھی_____ شہید زندہ ہوتے ہیں مرتے نہیں کبھی___ وہ جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اپنی زندگی گوا دی وہ شہید ہی تو تھی_____ سولہ

سال سب کچھ بدل جانے کے بعد بھی اس جگہ سے ویسی ہی خوشبو آ رہی تھی جیسی پہلے تھی_____

وہ انوشیر کے ساتھ وہیں سائیڈ پر بیٹھ کر فاتح پڑھنے لگی___آنسو تو آج ویسے بھی نہیں رکنے تھے____

وہ اپنے ہم سفر کا ہاتھ پکڑ کر اس سنسان اور خاموش گھر سے باہر نکل رہی تھی

_____

اس نے دروازے سے نکلتے ہوئے ایک بار مڑ کر پیچھے دیکھا___یادیں کو پوٹلی میں سمیٹتے ہوئے وہ کچھ اور یادیں بکھیر رہی تھی_____

وہ مسکرائی تھی لیکن بھیگے چہرے کے ساتھ وہ ایک بار پھر خود کو یہیں چھوڑ کر جا رہی تھی_____اسی دسمبر کے پاس_____

ختم شد